اردو ناولیانز
URDU NOVELIANS
کانچ کی چوڑیاں
زویا مجید
زویا چوہدری

کانچ کی چوڑیاں

از زویا چوھدری

"یہ کھانا بنایا ہے تم نے،،،،،، تمہارا دھیان کہاں رہتا ہے،،،،،، اپنے عاشق میں۔۔۔۔۔"

وہ غصے سے چلایا تھا۔۔۔۔

"کھانا تو اچھا ہے،،،،، میں اور بنا لاتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ آنسو پیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"نہیں کھانا مجھے تمہارے ہاتھ کا بنا زہر۔۔۔۔۔۔"

وہ انگارے برساتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"آئی م سو سوری۔۔۔۔۔"

اب غلطی نہیں تھی پھر بھی ہر بار سوری کہنا پڑتا تھا جب کہ صرف اک بار غلطی کی تھی۔۔۔

میں شادی کر رہا ہوں بہت جلد،،،،،، میں نے صرف اپنی پرنسس نیناں کے لئے نہیں کی تھی"

ابھی تک شادی بٹ اب اور نہیں،،،،، تم چاہو تو رہ لینا یہاں ورنہ چلی جانا،،،،، مجھے کوئی ضرورت نہیں

"تمہاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا لہجہ پتھر کو بھی مات دے رہا تھا۔۔۔۔

"ش،،،شادی،،،،، مگر کیوں،،،،، آپ مجھ سے محبت کرتے تھے نا؟؟؟"

وہ ہکلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

"محبت نہیں غلطی کی تھی ورنہ تم جیسی گھٹیا عورت میرے قابل نہیں تھی۔۔۔۔۔۔"

اس کے ماتھے کی واضح رگیں اس کے غصے کا پتہ دے رہی تھیں،،،،،وہ دکھ سے اسے دیکھ رہی تھی،،،، آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

"اب کیا ہوا میں مر گیا ہوں جو سر پر کھڑی یوں روئے جا رہی ہو،،،،،،،"

وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے بولا تھا۔۔

"اللہ نہ کرے،،،،،،،"

اس نے فوراً اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا،،،،وہ اس کی اس حرکت پر چونکا تھا۔۔۔

اللہ پاک آپ کو میری بھی عمر لگا دے،،،،،،،زندگی کے چار سال گزر گئے ہے آپ کو میری محبت کا، میری وفاداری کا یقین نہیں آیا،،،،، میں اپنی جان دے کر بھی یقین دلا سکتی ہوں،،،، پر ڈر ہے کہ کہیں آپ کو دکھ نہ ہو،،،پچھتاوا نہ ہو اور نیناں کا کیا ہو گا ورنہ آپ کی بے رخی سہتے سہتے میں شوخ و خوش رنگ چوڑیوں سے چور چور ہوئی ی چوڑیاں بن گ ئی ہوں۔۔۔۔۔یو ہرٹ می ویری مچ،،،،، کبھی سوچا ہے ایک لمحے کو بھی کہ میں ان چار سالوں میں سب کیوں، کیوں سہتی رہی ہوں،،،، اگر میں آپ کی نہ ہوتی یا آپ کو مجھ پر یقین ہوتا تو بیرون شہر اور بیرون ملک میٹنگز ہر ٹینشن سے آزاد ہو کر اٹینڈ نہ کرنے جاتے

نفرت کا اظہار کرنا مجھے direct مجھ پر یقین مجھے ہمیشہ خوشی دے جاتا مگر indirectly ،،،،، آپ کا توڑ جاتا،،،،،، اب تھک چکی ہوں میں،،،،، ٹوٹ چکی ہوں میں،،،، اب مزید سہنے کی ہمت نہیں مجھ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رو دی اور گھٹنوں کے بل نیچے قالین پر بیٹھ گ ئی اور وہ حیران و ساکت سا اسے دیکھ رہا تھا ،،،،، الفاظ جیسے ختم ہو گ ئی ے تھے اور وہ بس روئے جا رہی تھی، آج اس کا حوصلہ ہمت برداشت سب جواب دے گیا تھا۔۔۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

حنا منہ لٹکائے دونوں پاؤں صوفے پر رکھے چھت کو گھور رہی تھی،،،، سامنے ٹی وی چل رہا تھا،، گھر میں مکمل خاموشی تھی،،، صرف ٹی وی میں بولنے والے نفوس کی ہلکی ہلکی آواز آ رہی تھی۔۔۔

"چاچو جان، بابا ایمبولینس کو بلائیں۔۔۔۔۔"

حنان نے اسے چند لمحے دیکھا جب وہ ساکت یونہی لیٹی رہی تو حنان نے شور مچایا۔۔۔

"ک۔کی۔۔ کیا ہوا؟؟"

وہ ہکلاتی ہوئی ی اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

"اووووشِٹ میں نے تو تمہارے لئے کہا تھا،،،، بٹ تم تو زندہ ہو،،، شکر ہے کسی نے نہیں سنا۔۔۔۔۔۔"

وہ بھی صوفے پر آن بیٹھا۔۔۔

"میرے لئے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

حنا نے دانت پیسے۔۔۔

"افکورس،،،،، تم جیسے ساکت لیٹی تھی،،،، مجھے لگا گزر گئی،،،،،،"

وہ شرارت سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

ویری فنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" حنا نے سر جھٹکا۔۔"

"کیا ہوا دوست؟؟ منہ کیوں کڑوا کریلا بنا ہے؟؟"

حنان نے اسے دیکھا۔۔۔

"کچھ نہیں،،،،،"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

"اووووو میں بھول ہی گیا تھا،،،،، شکل ہی ایسی ہے،،،،،"

وہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔

"ماما نے انسلٹ کی ہے۔۔"

اس نے ناخن چباتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاہاہاہاہاہا،،،،،کون سا پہلی بار ہوئی ی۔۔۔۔۔"

وہ اس کی بات سن کر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا مگر جب اس کا غصے سے سرخ چہرہ دیکھا تو بمشکل ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

"یار تو کیا ہو گیا،،،،میری بھی تو ہوتی ہے،،،،،یہ کہنا بجا ہو گا کہ تمہارا تو ون ڈے پیکج ہے جب کہ میرا منتھلی،،،،اور اتنا بڑا بزنس مین ہو کر بھی میں نے کبھی دل پر نہیں لیا۔۔۔۔۔"

اس نے جیسے مداوا کرنا چاہا۔۔۔

"دعا اور سعد بھائی ی لوگوں کے سامنے کی ہے انسلٹ انہوں نے۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں نمی آئی ی۔۔۔۔

"تو کیا ہو گیا یار،،،،ماں کی ڈانٹ خوش نصیبوں کو پڑتی،،،،مجھے تو جوتا بھی پڑ جاتا ہے سب کے سامنے اور دعا اسوہ سعد لوگ کوئی ی غیر تو نہیں ہیں۔۔۔۔"

اس نے ہنستے ہوئے سمجھایا۔۔۔

"لیکن پھر بھی۔۔۔۔۔"

اس نے آنکھیں صاف کرنے کے لئے ہاتھ اٹھایا تو چوڑیوں کی کھنکھن نے دھن بجائی ی۔۔

"تو تمہیں کس نے کہا تھا کہ سری لیک کھاؤ ؟؟؟"

حنان نے ابرو اچکائے۔۔۔۔

"تم تو ہو ہی ماما کے چمچے۔۔۔۔۔"

اس نے سر جھٹکا۔۔۔۔۔

"اچھا لیو اٹ،،،،،،،،،،چائے بنا دو۔۔۔۔"

اس نے ریموٹ سے ٹی وی کا والیم اونچا کیا۔۔۔

"ہاں تم تو آئے ہی چائے پینے ہو،،،،،جاؤ جا کر کہو اپنی چہیتی چچی سے۔۔۔۔۔"

اس نے دانت پیسے۔۔۔۔

میری ماں،،،،میں آفس سے تھکا آیا ہوں،،،،چائے کی طلب ہو رہی ہے،،،،،اور چہیتی چچی یہاں ہوتی تو"
"محترمہ مجھے آپ کی یوں منتیں نہ کرنی پڑتی،،،،،جاؤ بھی پلیز ززززز۔۔۔۔۔

اس نے گھورا۔۔۔

"اچھا،،،،ویسے تمہیں کس نے بتایا کہ میں نے سری لیک کھایا؟؟؟؟"

وہ جاتے جاتے پلٹی۔۔۔۔۔

"افکورس یار،،،،، دوست ہوں تمہارا،،،، سب جانتا ہوں۔۔۔۔"

وہ آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔

"اووو ففففففففف زہر لگتے ہو،،،، جب تھرڈ کلاس ہیرو کی طرح آنکھ مارتے ہو۔۔۔۔۔"

حنا نے کچن کی طرف جاتے ہوئے گھورا۔۔۔

"کباب پڑے ہیں اگر فریج میں وہ بھی فرائی کر لینا،،،، یا کچھ اور ساتھ لے آنا،،،،، میں فریش ہونے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔"

وہ کہتا ہوا سیڑھیاں پھلانگتا اوپر بھاگ گیا۔۔۔

،،،،،،،،،،،،،،،،

یہ دو منزلہ بنگلہ جو باہر سے تو شاندار تھا ہی مگر اندر سے حسین تر تھا،،،،، کیونکہ یہاں رہتے تھے قابل مثال لوگ،،،،، زاہد اور شاہد دو بھائی تھے جب کہ ایک ہی بہن تھی عفت۔۔۔۔

زاہد کی شادی پھوپھو زاد جویریہ سے ہوئی ان کے تین بچے ہیں،،،،،، ہادی جو ہائیر اسٹڈیز کے لئے باہر گیا اور چند سال وہاں ہی جاب کے لئے رک گیا،،،، اس کی شادی اپنی کولیگ زرنش سے ہوئی جو کہ ایک بہترین جیون ساتھی تھی ان دونوں کا ایک بیٹا تھا عریش۔۔۔ دوسری بیٹی دعا جس کی شادی

گریجویشن کے بعد پھوپھو کے بیٹے سعد سے ہوئی ی اور ان کے دو بچے تھے،،،، حرم اور فاہم اور دعا کی باقی کی اسٹڈیز اس نے سسرال میں ہی کمپلیٹ کی جب کہ آخری اور اس گھر کا سب سے چھوٹا پیس جو سب کی آنکھوں کا تارہ ہے "حنا" ،،،، ہر ایک کے دل میں بسنے والی چلبلی سی لڑکی،،،، ماسٹرز کر رہی تھی اسے چوڑیوں سے عشق تھا،،،، ہر وقت اس کے ہاتھ چوڑیوں سے بھرے رہتے اس کے روم میں جاؤ تو یوں لگتا کہ چوڑی شاپ ہو مگر وہ چوڑیوں سے محبت اتنی کرتی کہ اگر صرف ایک چوڑی بھی غائب ہو جائے تو حنا اس گھر میں زلزلہ لے آتی،،،،،۔۔۔۔

دوسرے شاہد کی شادی خالہ کی بیٹی فرح سے ہوئی ی،،،،، ان کی دو اولادیں تھیں۔۔۔ اسوہ جو کہ دعا کی ہم عمر تھی اس کی شادی بھی دعا کے ساتھ ہی ہوئی ی پھوپھو کے دوسرے بیٹا عمیر سے ہوئی ی۔۔۔۔ جب کہ بیٹا حنان جو ہادی کے ساتھ ہی پڑھنے باہر گیا مگر اسٹڈیز مکمل کر کے واپس آ کر بزنس جوائی ن کر لیا ۔۔۔۔ حنان اور حنا بیسٹ فرینڈز ایک دوسرے کے بنا رہنا ناممکن،،،،،۔۔۔۔ جوائنٹ فیملی ہونے کی وجہ سے حنان اور حنا کا سارا وقت ایک ساتھ گزرتا تھا،،،، حنان پانچ سال کا تھا جب حنا پیدا ہوئی ی،،، اسے اور ہادی کو جیسے کھیلنے کو کھلونا مل گیا تھا،،،، حنا کا نام بھی حنان نے ہی رکھا تھا۔۔۔۔ یوں ایک مکمل خوشیوں کا گھر تھا۔۔۔۔۔

?????

"اووووشِٹ ،،،،، سات بج گ ئی ے،،،، آج پھر لیٹ ہو گ ئی،،، اور حنان کا بچہ بھی نیچے نہیں آیا،،" وہ اتنا لیٹ ہونے کے باوجود چوڑیاں پہننا نہیں بھولی تھی۔۔۔۔

"حنان،،،،،حنان۔۔۔۔۔۔۔"

وہ سیڑھیوں کے پاس کھڑی ہو کر چلا رہی تھی،،،،حنان دعا اسوہ ہادی سب ایک دوسرے کے ہم عمر تھے سو کبھی بھائی ی آپی نہ بولا ایک دوسرے کو اور یہی عادت حنا کو بھی پڑی۔۔۔وہ صرف ہادی کو بھائی ی کہتی تھی جبکہ دعا اور اسوہ کو وہ نام تو بلاتی مگر آپ بولتی جبکہ حنان کو تو بھائی ی یا آپ بولنا اس کے بس سے باہر تھا بقول اس کے عزت دل میں ہوتی ہے۔۔۔

"حنان۔۔۔۔۔"

وہ پھر آوازیں دینے لگی۔۔۔

"جی،،جی حنان کی جان۔۔۔۔۔"

وہ سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے آیا۔۔۔۔

"چلو بھی۔۔۔۔لیٹ ہو گ ئی ے آج پھر۔۔۔۔۔"

اس نے حنان کا جان کہنا بلکل برا نہیں بنایا تھا کیونکہ حنان کو جو بھی کہتا حنان تو اس کی عادت تھی آگے سے کہتا جی میری جان۔۔۔۔

تم چوڑیاں پہن رہی تھی،،،،،تب لیٹ نہیں ہوئی ی،،،،،مجھے ناشتہ بھی کرنا ہے،،،،،پیٹ میں ہاتھی" "کبڈی کھیل رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

حنان نے منہ بنایا۔۔۔۔

مجھے ڈراپ کر کے پلیز آ کر ناشتہ کر لینا،،، بائے داوے آفس میں بھی تو ناشتہ کر سکتے ہو نا؟؟؟؟ آج اگر"

"میں لیٹ ہوئی ی تو سر بینڈ بجا دیں گے میری یار،،،، چلو۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کار تک لائی ی اور حنان بھی چھوٹے بچوں کی طرف گھسیٹتا چلا آیا۔۔۔۔

"اب کار میں بھی بٹھا دو۔۔۔۔"

حنان نے لطیف سا طنز کیا تو حنا جو فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولے بیٹھنے لگی تھی اس کی بات سن کر ڈرائی یونگ سیٹ کی طرف آئی ی اور اسے سیٹ پر دھکا دیا۔۔۔۔۔

"آؤ چ۔۔۔۔۔چڑیل۔۔۔۔۔۔"

اس کا سر اسٹ ئی یرنگ سے ٹکرایا۔۔۔

"حنان،،،،،"

وہ دانت پیستے چلائی ی۔۔

"جی حنان کی جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ سب درد بھول کر بولا۔۔۔۔

ہر وقت فلرٹ کرتا ہے افففففف،،،،، کہیں سے بزنس مین نہیں لگتے تم۔۔۔۔بھ ئی میں نے تو"

ناولوں میں پڑھا تھا کہ ہیرو ایک بزنس مین ہوتا ہے،،،،وہ باہر تو کیا گھر والوں کو بھی لفٹ نہیں کرواتا،،،،

ایک یہ حنان صاحب ہیں بزنس مین جو ہر ایک کو لفٹ کرواتے پھرتے ہیں بلکہ یہ کہنا بجا ہو گا کہ ہر جگہ "فلرٹ کرتے پھرتے ہیں۔۔۔۔۔

حنا نے دانت پیس کر آئی مینہ دکھایا اور اسے شرم دلانے کی کوشش کی تھی مگر یہ بات خود بھی جانتی تھی کہ کوشش غلط جگہ کی ہے۔۔۔۔

یار بات کچھ یوں ہے کہ زندگی ہے چھوٹی سی،،،، میں اس چھوٹی سی زندگی کو انجوائے کرنا چاہتا ہوں،،،،" دوسری بات آج کل کوئی ی جتنا بھی شریف ہو،،،، کون یقین کرتا ہے؟؟؟ کوئی ی نہیں اور ستم تو یہ ہے کہ میرے جیسے ہینڈسم لڑکے کا تو کوئی ی یہ بھی یقین نہیں کرتا کہ یہ سنگل ہے،،،، سو فلرٹ کر کے دل "کو سکون ملتا ہے کہ ہینڈسم ہونے کا حق ادا کیا ہے۔۔۔۔

وہ تفصیلاً اسے صفائی ی دے کر بولا تھا۔۔۔

"ایک بات کہوں،۔۔۔۔۔؟؟؟"

حنا نے ہنستے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

"تم کب سے اجازت طلب کرنے لگی؟؟؟"

اس نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔

" سچ کہوں تو یقین تو مجھے بھی نہیں ہے کہ تم سنگل ہو؟؟؟"

وہ شرارت سے اس کا کان کھینچ کر بولی تھی۔۔۔۔

" اووووووووہووووو،،،،،، دیکھا تمہیں بھی نہیں یقین تو باقی کیا کوئی ی خاک کرے گا؟؟؟"

اس نے افسوس سے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

یار تم ایک گرل فرینڈ بنالو نا پلیز،،،،، پھر جب اسے سبز باغ دکھاؤ گے میں بھی انجوائے کیا کروں گی"

"،،،،

وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔

"تو تم بن جاؤ۔۔۔۔۔"

اس نے آفر دی۔۔۔۔

"میں تو بیسٹ فرینڈ ہوں نا؟؟ گرل فرینڈ اسے بناؤ جو تمہیں جانتی نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے بلیک کلر میں ملبوس ڈیشنگ سے حنان کو دیکھا،،،،

"میرے سنگل ہونے کی سب سے بڑی ریزن تم ہو۔۔"

حنان نے منہ بنایا تو حنا نے گھورا۔۔۔۔

یار آئی م سیریس،،،،، میں یہ سوچ کر نہیں بناتا گرل فرینڈ کہ میری دوست کا کیا ہو گا،،،، آئی ی مین جو"

"وقت تمہارے ساتھ گزارتا ہوں وہ شئیر نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

اس نے حنا کی چوڑیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور جب تمہاری شادی ہو جائے گی تب؟؟؟"

حنا نے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"تب تمہاری بھی تو شادی ہو چکی ہو گی،،،،، پھر مجھے اتنا ملال نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔"

وہ دور اندیشی سے بولا تھا۔۔۔

اور اگر تم شادی کے بعد مجھے بھول گ ئی ے تو،، کیونکہ تمہاری وائی ف ہم دونوں کا اتنا گُھلنا ملنا"
"برداشت نہیں کرے گی۔۔۔۔۔ تم بدل جاؤ گے۔۔۔۔

حنا دکھی ہوئی ی تھی،،،،،۔۔۔

میری جان کبھی نہیں،،،،، میں اپنی وائی ف کو صاف اور واضح الفاظ میں کہوں گا کہ حنا میری بیسٹ فرینڈ"
ہے،،،،، زندگی کے پچیس چھبیس سال اس کے ساتھ گزارے ہیں سو میں اسے نہیں بھول سکتا
،،،، ہمارے ریلیشن شپ کو غلط سمجھا تو تمہیں صرف چند سیکنڈز میں اوپر پہنچا دوں گا،،،،، مطلب بھ ئی ی
"حد ہے کیا کزنز دوست نہیں ہو سکتے۔۔۔۔

وہ تو جیسے ایمو شنل ہو گیا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا،،،،،، واؤ پلاننگ بھی کر لی ہے ماشاءاللہ،،،،،،،،، بائے داوے میرا ہزبینڈ تو نہیں برداشت"
کرے گا نا؟؟؟

"تم اسے بھی کیا ڈراؤ گے۔۔؟؟؟۔

حنا نے ہنستے ہوئے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔۔۔

"نہیں وہ انسان میری دوست کا ہزبینڈ ہو گا بہت قابل احترام ہو گا،،،،، سو اس سے ریکوسٹ کروں گا کہ یار حنا صرف تیری ہے،،،، میری دوست ہے سو پلیز صرف سنڈے کے دن اسے ہمارے گھر چھوڑ دیا کرو میں اپنی دوست کے ساتھ کچھ وقت گزار لیا کروں۔۔۔۔"

وہ مسکینوں والی شکل بنا کر بولا تھا اور گاڑی پارکنگ میں کھڑی کی۔۔۔۔

"ہاہاہاہاہا،،،،، بائے،،،،، ہیو اے نائس ڈے۔۔۔۔۔"

حنا ہنستے ہوئے ہاتھ ہلاتی چلی گئی،،،، چوڑیوں نے بھی حنان کو اللہ حافظ کہا۔۔۔۔

"پگلی سی ہے،،،،، عادت ہو گئی ہے اس کی،،،،، جانے کیسے رہوں گا اس کے بنا،،،،،، گھر داماد ڈھونڈ لوں گا۔۔۔۔"

حنان نے اسے ڈیپارٹمنٹ کے اندر داخل ہوتے دیکھا تو گاڑی ریورس کرنے لگا۔۔۔۔۔

"آپ کو ڈراپ کر دوں میں؟؟"

حنان ایک کپل کے پاس جا رکا اور لڑکی کو دیکھتے آفر کی۔۔۔

"تیری تو میں۔۔۔۔۔"

لڑکا جونہی حنان کی طرف آیا تو وہ گاڑی بھگا کر لے گیا۔۔۔۔ یہ اس کی عادت تھی ہر کپل کو ڈسٹرب کرنا اپنا حق سمجھتا تھا۔۔۔۔۔

اس کام میں حنا بھی برابر ساتھ دیتی تھی۔۔۔۔

?????????

"ارحہ بیٹا،،،،، تم فری ہو؟؟؟"

تنزیلہ بیگم نے اسے دیکھا۔۔۔

"جی ماما کوئی ی کام تھا۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے ماما کو دیکھا۔۔۔

"ہاں بیٹا،،،،،،، تم یہ کوفی دے آؤ عارش کو۔۔۔۔"

انہوں نے اسے کوفی تھمائی ی۔۔۔۔

"عارش بھائی ی کو،،،،،،،،،وہ کب آئے۔۔۔۔۔"

اس نے چونک کر دیکھا۔۔۔

رات کو آیا تھا،،،،، اس کی میٹنگ تھی،،،،رات دیر ہو گ ئی تو ادھر ہی آ گیا تھا،،،،،، اب جلدی سے"

"کوفی دے آؤ۔۔۔۔۔۔

انہوں نے کہاتو وہ سر ہلاتی ہوئی ی چلی گ ئی۔۔۔

"دادو والے روم میں ہی ہوں گے۔۔۔۔۔۔"

وہ اس کے روم کی طرف جانے کی بجائے دادو کے روم کی طرف چلی گ ئی۔۔۔۔

"دادو عارش بھائی ی کہاں ہیں؟؟؟؟"

وہ دادو کے روم میں آئی ی۔۔۔

"بیٹا،،،،،ابھی تو ادھر نہیں آیا وہ۔۔۔۔۔۔"

دادو نے تسبیح کے دانے پھیرتے کہا۔۔۔۔

"اووووو شٹ،،،،،،،وہ اپنے روم میں ہوں گے،،،،،،میں ابھی دے کر آئی ی کوفی۔۔۔۔۔۔۔"

وہ تیزی سے اس کے کمرے کی جانب آئی ی،،، کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کوفی لیٹ ہو گ ئی تو وہ شور کرے گا،،،،،عارش اس کی پھوپھو کا اکلوتا بیٹا تھا،،،،،وہ چند سال کا تھا جب اس کے بابا کی ڈیتھ ہو گ ئی تو سویرا کی پھوپھو اور وہ ارحہ کے گھر آگ ئی ے،،،،ارحہ کے پاپا صفدر صاحب نے اسے اولاد کی طرح سمجھا تھا اور اسے ہائیر اسٹڈیز کے ل ئی ے انگلینڈ بھیجا،،،،ساری زندگی اس نے باہر ہی گزاری،،،،، ابھی اسے پاکستان آئے اور بزنس شروع کیے سال ہی ہوا کہ ماں بھی چھوڑ کر چلی گ ئی،،،،،،،یہ صدمہ اس کے ل ئی ے بہت بڑا تھا مگر اس صدمے نے اسے بے حس بنا دیا،،،،،،،اسے اتنے بڑے گھر میں وحشت ہوتی تھی کہ ماں نے کونا کونا خود سجایا تھا۔۔۔۔۔جب دل زیادہ گھبراتا تو وہ نانو گھر چلا آتا۔۔۔۔۔

ریزرو نیچر کی وجہ سے اس کی اپنی ننھیال ددھیال میں اکلوتی کزن سے بھی دوستی نہ ہو سکی سو یہی فاصلے تھے دونوں کے درمیان،،،،،،

ابھی وہ راہداری مڑنے مڑنے ہی لگی تھی کہ سامنے سے آتے ہوئے عارش سے بری طرح ٹکرائی ی،،،،،، کوفی ساری عارش کے کوٹ پر گر گ ئی،،،،، ارحہ منہ پر ہاتھ رکھے ساکت سی اسے دیکھ رہی تھی کہ اب وہ اسے اٹھا کر پھینک دے گا،،،،،،، جب کہ عارش لب بھینچے کھڑا رہا۔۔

آئی م سو سوری،،،،، میں آپ کے ل ئی ے کوفی لا رہی تھی مجھے لگا آپ دادو کے روم میں ہوں گے،،"

" وہاں نہیں تھے تو میں جلدی سے آ رہی تھی اور یہ سب ہو گیا،،،،،،،،،، سوری۔۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے سہمی سی بولی۔۔۔۔۔

"اٹس اوکے،،،،،،، اب میرا کوئی ی ڈریس نکال دو،،،،، اور جلدی۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے تحمل کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔

"میں؟؟؟؟؟"

وہ متحیر ہوئی ی تھی۔۔۔۔

"جی آپ۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے جتایا۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔۔"

اس نے سر ہلایا اور راہداری سے بائیں جانب مڑی۔۔

"محترمہ دھیان کدھر ہے،،،،،،میرا روم ادھر ہے۔۔۔۔"

وہ کوفت سے بولا۔۔۔۔

"آئی نو،،،،،وہ آپ کے لئے کوفی لے آؤں۔۔۔۔۔۔"

اس کی سیٹی گم ہوئی ی۔۔۔۔۔

"پہلے ڈریس نکال دو،،،،،،"

اس نے حکم دیا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔۔۔

شبانہ یہ جگہ صاف کرو اور میرے لئے کوفی لاؤ ،،،،،،، ممانی پوچھیں تو کہنا عارش سے گر گئی ہے"

"،،،،،،اوکے۔۔۔۔۔۔

اس نے ملازمہ کو کہا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی

"یہ ٹھیک ہے؟؟؟؟"

اس نے بلو کلر کا پینٹ کوٹ نکالا۔۔۔۔۔

"ہوں،،،،،،،ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ موبائل سے نظریں ہٹائے بنا بولا۔۔۔۔

"آپ نے دیکھا ہی نہیں تو آپ کو کیسے معلوم ہو گا،،،،،؟؟؟؟؟ مجھے بعد میں مت ڈانٹ ئی ے گا،،"

اس نے بمشکل ہمت کرتے ہوئے کہا تھا اس کی اتنی ہمت پر وہ حیران ہوتا اٹھا اور اس کے پاس آن رکا

،،،،،،ارحہ دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔

"نائی س۔۔۔۔۔۔"

اس نے سر ہلایا تبھی نظر ارحہ کے ہاتھ پر پڑی۔

"کس کی شادی پر گ ئی تھی تم،،،،،،"

اس نے ارحہ کے ہاتھ پر لگی مہندی کو دیکھا

"نہیں تو،،،،، کیوں۔۔۔۔۔۔۔"

وہ الجھی تھی۔۔۔۔۔

"تو یہ مہندی۔۔۔۔۔"

اس نے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

"وہ،،،،،، یہ تو میں نے ویسے ہی لگائی تھی۔۔۔۔"

وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی۔۔۔

"بے وجہ مہندی لگانے کی ٹک نہیں بنتی،،،،،،"

وہ تلخ ہوا تھا،،،،اسے اپنی ماں یاد آئی ی تھی جو ہر پل مہندی لگائے رکھتی تھی۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔؟؟؟؟"

وہ بمشکل ہمت کر کے بولی۔۔۔۔

"کیونکہ یہ مہندی صرف اور صرف میری ماں کے ہاتھوں پر جچتی تھی،،،،،، آئی ندہ اگر میرے سامنے آؤ تو مہندی مت لگا کر آنا اور اگر لگی ہوئی ی تو ہاتھ چھپا کر آنا۔۔۔۔۔۔"

وہ غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے بولا۔۔۔۔

"گووووو۔۔۔۔۔۔"

اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو ارحہ بھاگتی ہوئی ی چلی گ ئی،، عارش نے چہرے پر ہاتھ پھیرے۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

URDUNovelians

"ہیلو ارحہ کدھر ہو؟؟؟"

وہ میٹنگ سے فری ہوا تو ارحہ کو کال کی۔۔

"کہیں نہیں،،،،،، تمہیں یاد آگ ئی ہفتے بعد۔۔۔۔۔۔۔"

ارحہ نے شکوہ کیا۔۔۔

"جناب آپ کی یاد تو ہر پل آتی ہے۔۔۔۔"

وہ شرارت سے بولا۔۔۔۔

"اچھا جی،،،، کیسے ہو؟؟؟"

وہ مسکرائی ی تھی،،،،،، وہ اس پر یقین کرتی تھی کیونکہ حنان اس سے جھوٹ نہیں ملتا تھا،،،، حنان نے اسے بتادیا تھا کہ ن ئی ے پروجیکٹ کے سلسلے میں وہ بزی ہو گا،،،،۔۔۔۔۔۔

"ٹھیک ٹھاک،،،،،، تم سناؤ ؟؟؟؟"

وہ اپنے روم کی طرف آتا ہوا بولا۔۔۔

"میں بھی الحمدُ للہ ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

وہ گہرا سانس لے کر بولی۔۔۔۔

"گڈ،،،،،، گھر پر سب کیسے ہیں؟؟؟"

وہ چئیر پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

"سب ٹھیک ہیں،،،،، تم سناؤ چوڑیوں کی دیوانی کیسی ہے؟؟؟"

ارحہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

"اے ون ہے،،،، یار ملنا ہے تم سے؟؟؟؟"

حنان نے ٹیبل پر کہنیاں ٹکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"حنان یہ پاسبل نہیں ہے یار۔۔۔۔۔۔"

اس نے گہرا سانس لیا۔۔۔

ارحہ پلیززززز،،،،، اب آنٹی سے بات کرو میں باقاعدہ رشتہ لے کر آنا چاہتا ہوں،،،،،، ایک سال سے تم" نے لٹکا کر رکھا ہے اب تو میری سسٹر کی شادی کو بھی چار سال ہو گ ئی ے ماما لوگ ویٹ نہیں کریں "گے۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

"میں کروں گی ماما سے بات جلد ہی۔۔۔۔۔"

اس نے حنان سے زیادہ خود کو تسلی دی۔۔۔

"مہربانی ہو گی آپ کی،،،،،"

وہ رکھائی سے بولا۔۔۔۔

"دنیا جہان کے ل ئی ے نرم دل حنان اور میرے ل ئی ے اکھڑ و اور کھڑوس۔۔۔۔۔۔"

اس نے منہ بنایا۔۔۔۔

ارحہ پلیز زز ٹرائی ی ٹو انڈر سٹینڈ گھر والے ویٹ نہیں کرتے نا،،،،،،،،،،مجھے بھی نہیں اچھا لگتا کہ یوں" ریلیشن شپ میں رہیں ہم،،،بے نام رشتے اللہ کو نہیں پسند اور اب میں تمہیں اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں "۔۔۔۔۔

حنان نے کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا،،،،اسے حنان اپنی سوچ کی وجہ سے ہی پسند تھا جب کہ وہ حنان کو اس ل ئی ے پسند تھی کیونکہ اس میں وہ تمام خوبیاں موجود تھی جو جو وہ اپنی لائی ف پار ٹنر میں چاہتا تھا۔۔۔۔

،،،،،،،،

"دوست،،،،،،،سنو ایک تازہ ترین خبر لایا ہوں بلکہ دھماکہ دار۔۔۔۔۔"

وہ کتابوں میں سر گھسائے بیٹھی تھی جب حنان اس کے روم میں آیا۔۔۔۔

"کیسی خبر؟؟؟"

حنا نے سرسری سا اسے دیکھا کیونکہ وہ الٹی سیدھی خبریں لاتا رہتا تھا۔۔۔۔۔۔

آج آفس میں بابا کے دوست آئے تھے یاد ہیں نا جمال انکل اور پتہ ہے انہوں نے باتوں ہی باتوں میں" "تمہارے رشتے کے ل ئی ے کہا۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا بولا۔۔۔

"وٹ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ شاکڈ سی چلائی۔۔۔۔۔

"جی،،،، کیا ہوا؟؟،،،، میں ملا ہوں لڑکے سے کافی اچھا ہے،،،، دوبئی میں بزنس رن کر رہا ہے"

"۔۔۔۔۔۔۔

.....حنان نے مسکراتے ہوئے بتایا

"اس رشتے سے انکار کر دینا پلیز زززززز۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے التجا کی۔۔۔۔

"کیوں؟؟؟؟ اتنا اچھا لڑکا ہے،،،،، سویٹ سا ہے،،،، تم اسے ایزیلی تپا بھی سکو گی تو بھی کہے گا بے بی آئی لو یو۔۔۔۔۔"

حنان نے اسے دیکھتے شرارت سے کہا تو حنا نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"اچھا میری جان بتاؤ،،،،، کیوں کروں انکار۔۔۔۔"

حنان نے اس کے اڑے رنگ کو دیکھا۔۔۔۔

"مجھے ابھی ایم ایس سی تو کرنے دو۔۔۔۔۔"

اس نے روہانسے لہجے میں کہا۔۔۔۔

"میری ماں،،،،، دوماہ میں تمہارے فائی نلز ہیں اور دوماہ میں تو مر کے رشتہ اور منگنی وغیرہ کا فنکشن ڈن ہو گا۔۔۔۔۔۔۔"

وہ صوفے پر لیٹتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"مجھے نہیں پتہ حنان بٹ مجھے اس دوب ئی ے سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔"

اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو چوڑیوں نے بھی ساتھ دیا۔۔۔ماحول میں کھنکھن پیدا ہوئی ی۔۔۔

"تو تمہیں کسی انڈئی یے سے شادی کرنی ہے۔۔۔۔۔"

حنان نے گھورا تھا۔۔۔۔۔

"تم نے کہا تھا کہ تم میری ہیلپ کرو گے،،،جب بھی میں کہوں گی،،،،،،اگر یہ رشتہ ڈن ہوا نا تو یاد رکھنا میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔۔۔"

وہ چوڑیاں اتارتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"اوکے نہیں ہو گا ڈن بٹ بٹ یہ کیوں اتار رہی ہو؟؟؟؟ "

حنان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

بلو والی جو تم لائے تھے وہی پہننے لگی تھی،،،،،بائے داوے تمہاری چوڑیوں کی چوائس اعلیٰ ہوتی جا رہی ہے"

"،،،،،،

وہ مسکراتے ہوئے پلٹی تھی۔۔۔۔

"میری چوائس تو ہمیشہ سے اعلیٰ رہی جناب،،،،"

وہ بائیں آنکھ دبا کر بولا۔۔۔

"لعنت ہے یار،،،،،،،"

اس نے لوشن پھینکا تو حنان نے ہنستے ہوئے کیچ کر لیا۔۔۔۔

"تم یہ بکواس حرکتیں کیوں کرتے ہو،،،،،"

اس نے گھورا۔۔۔۔۔

"افکورس تمہیں امپریس کرنے کے لئے۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ہنس رہا تھا۔۔۔

"تم آج بلاوجہ ہنسس رہے ہو سب خیر ہے نا؟؟؟"

حنا نے اسے گھوری سے نوازتے ہوئے چوڑیاں اٹھائیں،،،،،،حنان مسکرا کر اس کو دیکھ رہا تھا۔

"لیٹ می گیس،،،،،تم کسی کپل کے ساتھ اوٹ پٹانگ حرکت کر کے آئے ہو نا؟؟؟"

وہ اس کے سامنے رکھی ٹیبل پر آن بیٹھی۔۔۔۔۔

"،،،،،، صحیح پہنچی ہو۔ ؟؟؟؟ ہاہاہاہاہاہاہا"

وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔۔

"اومائی گوڈ،،،،،، کون تھا اور کیا کیا تم نے۔۔۔۔۔"

حنا نے اسے دیکھا،،،،، حنان نے اس کے ہاتھ سے چوڑیاں پکڑ لیں۔۔۔

"میں سگنل پر رکا تھا تو وہاں ایک بہت پیارا پھول پھولوں کے گلدستے سے بیچ رہا تھا میں نے اس سے ایک بکے لیا،،،،،، سوچا یہی تھا تمہیں دوں گا بٹ ایک جگہ مجھے ایک لڑکی لڑکا نظر آئے،،،،، میں نے پھول لڑکے کو تھمائے اور بولا آپ کی ایکس نے بھیجے ہے،،،،، وہ سامنے پارک میں بیٹھی ہے،،،،،،"

وہ ہنستے ہوئے بتا رہا تھا اور ساتھ اسے چوڑیاں بھی پہنا رہا تھا۔۔۔

"بدتمیز اگر وہ دونوں ہز بینڈ وائف ہوئے تو۔۔۔؟؟؟"

وہ بھی ہنس پڑی تھی۔۔۔۔

"یار شکل سے ہی فلرٹی لگ رہا تھا۔ میں نے سوچا کل کا ہوتا آج بریک اپ ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے گویا سمجھداری کا ثبوت دیا۔۔۔

"ویری فنی،،،،،، نہیں نہیں۔۔۔۔۔"

وہ دوسرے ہاتھ پر چوڑیاں پہنانے لگا تو اس نے ہاتھ کھینچا۔۔۔

"کیوں؟؟؟"

وہ نا سمجھی سے بولا۔۔۔

حنان،،،، تم میری عادتیں بگاڑ رہے ہو،،،،، کل کو اگر کبھی تم چوڑیاں نہ پہنا سکے تو کیا بیتے گی مجھ پر،،،،،"

"مجھے ہی نہیں ان چوڑیوں کو بھی تمہاری عادت ہو چکی ہے۔۔۔۔۔

وہ ایک اداس مسکراہٹ لبوں پر لئے بولی۔۔۔۔۔

حنا،،،، تمہارے لئے پہلی بار چوڑیاں میں لایا تھا،،،،،، مجھے آج بھی یاد ہے ہمارے سکول سٹال لگا""""

تھا تمہارے لئے میں چوڑیاں پونیاں اور رنگ لایا تھا،،،،، مامالوگ کہتے تھے کہ اس کے بال نہیں اس لئے بس چوڑیاں ہی پہنا دو،،، اور میں نے تمہیں چوڑیاں پہنائی پھر میں جہاں جاتا چوڑیاں لاتا تھا اور پہناتا بھی خود ہی تھا تم چاہے کتنی بھی روتی میں ہی پہناتا اس لئے مجھے بھی عادت ہو چکی ہے،،،،،، اس لئے تم فکر مت کرو تمہیں چوڑیاں ہمیشہ میں ہی پہناؤں گا،،،،، چاہے حالات کچھ بھی ہوں ہر خاص موقعے پر چوڑیاں میں ہی پہناؤں گا یہ حنان کا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر اس کا ہاتھ تھامے بولا تھا۔۔۔

"کیوٹ پلس ڈفر فرینڈ۔۔۔۔۔۔ جزاک اللہُ"

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

"ایمو شنل کر دیا،،،، چلو میں دعالو گوں کو لینے جارہاہوں چلیں۔۔۔۔۔۔"

وہ اٹھ گیا۔۔۔۔

"آئی سکریم کھلاؤ گے۔۔۔۔۔۔"

اس نے شرط رکھی۔۔۔

"جیسے پہلے کبھی نہیں کھلائی ی۔۔۔۔۔"

وہ گھورتا ہوا بولا تھا تو وہ ہنستے ہوئے اس کے ساتھ چلی گ ئی۔۔۔۔

،،،،،،،

دعا اور سعد کے دو بچے تھے، حرم اور فاہم جبکہ اسوہ اور عمیر کے بھی دو بچے تھے افنان اور ارمان۔۔۔۔۔۔ یہ چاروں بچے سب کے لاڈلے تھے۔

"ہیلو اسریٰ،،،،،، بلکہ ہونے والی دلہن۔۔۔"

حنان گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے اندر آیا

اسریٰ عمیر لوگوں کی بہن تھی جس کی جلد ہی شادی تھی۔۔۔۔

"ہائے بھائی ی کیسے ہیں آپ؟؟؟"

وہ مسکراتی ہوئی ی اس سے ملی۔۔۔

"آپ کی دعاؤں کا اثر ہے،، موٹا ہو گیا ہوں۔۔۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"اووووف،،،،، کس نے آپ کو نیا وہم ڈال دیا ہے اب یہ؟،،،،،، بائے داوے حنا کہاں ہے؟؟؟؟"

اسریٰ نے پوچھا۔۔۔

"یہ حنا۔۔۔۔۔۔"

حنا بھی لاؤنج میں آگ ئی ی اسریٰ خوشدلی سے ان سے ملی۔۔۔۔

"دعا اور اسوہ کہاں ہیں بلکہ کوئی ی نہیں نظر آرہا سب کہاں ہیں؟؟؟"

حنان نے اسے دیکھا۔۔۔۔

بھابھیاں و دماما بیٹھ کر ہار مووی دیکھ رہی ہیں تو یونو مجھے ڈر لگتا ہے جب کہ بھائی ی ابھی آفس میں اور"

"بچے ٹیوشن جبکہ حرم سو رہی ہے،،،،،،،،،،

اسریٰ نے تفصیلاً آگاہ کیا۔۔۔

"حنا چلو ڈرائی یں۔۔۔۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسوہ کے روم کی طرف بھاگا اور اسریٰ کو موبائل تھما دیا کہ ویڈیو بنانا اور خود دروازے کے پاس رک کر جی بھر کر اونچی آواز میں چلائے تو وہ تینوں بھی شور مچانے لگی۔۔۔۔

"ماما دعا بچاؤ ،،،،،،"

اسوہ چلائی ی۔۔۔

"مجھے بھی۔۔۔۔۔۔"

دعا روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ تینوں ہنس ہنس کر دروازے کے باہر ہی بیٹھ گ ئی ے۔۔۔۔

کہاں گ ئی بہادری مائی ی لونگ سسٹرز پلس پھوپھو،،،،،،، دروازہ بند کر کے مووی دیکھ رہی اور وہ بھی"

"ہارر۔۔۔۔۔۔

حنان نے مذاق اڑایا۔۔۔۔۔

"شرم نہیں آئی ی،،،،، اگر ہماری جان نکل جاتی تو،،،،،، دل ابھی بھی دھک دھک کر رہا ہے۔۔۔۔۔"

ااسوہ نے اسے ایک دھپ مارا۔۔۔۔۔۔۔

"تو کس نے بولا کہ روم لاک کر کے اندھیرے میں بیٹھ کر دیکھو۔۔۔۔۔۔۔"

حنا نے مذاق اڑایا۔۔۔

"ذرا پھو پھو کا رنگ تو دیکھو،،،،،،،،"

حنان ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

"بد تمیز،،،،، پتہ نہیں کب سیریس ہو و گا۔۔۔۔۔"

انہوں نے اسے گھورا۔۔۔

"جب آپ اس دنیا سے رخصت ہوں گی۔۔۔۔۔"

وہ معصومیت سے بولا تو سب ہنس پڑے۔۔۔

"ویسے تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟"

دعا نے گھورا۔۔۔

"حنا حرم کو تیار کرنا تم۔۔۔۔۔"

حنان نے کہا تو حنا چلی گئی۔۔۔۔

"حنا کے لئے پرپوزل آیا ہے،،،،،وہ جمال انکل یاد ہیں نا بابا کے دوست،،،،،"

حنان نے ان کو دیکھا۔۔۔

"جمال انکل کا پروپوزل آیا ہے۔۔۔۔۔"

اسوہ نے چیخ ماری۔۔۔۔۔

"لعنت ہے،،،،،،ان کے بیٹے کا۔۔۔۔۔۔۔"

حنان نے گھورا تو اسوہ کھسیانی سی ہنسی۔۔۔۔

"انکا بیٹا تو کافی اچھا ہے،،،،،،،میں نے دو تین بار دیکھا ہے اسے۔۔۔۔"

دعا نے کہا تو پھوپھو نے بھی تائید کی۔۔۔۔

"ہوں کل اس کی سسٹر اور ماما نے آنا ہے ہمارے گھر،،،،،،اسی لئے دعا کو لینے آیا ہوں۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔۔

"اچھا میں جاؤں پھوپھو،،،،،،"

دعا نے اجازت طلب کی۔۔۔۔

"ہاں ضرور،،،،،،،،"

انہوں نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

"تمہارے دل کو کچھ نہیں ہوا حنا کے پرپوزل کا سن کر،،،،،سچ سچ بتانا۔۔۔۔۔۔"

اسوہ نے دعا اور پھوپھو کے جاتے ہی پوچھا۔۔

"ہاں مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ حنا کا اتنا اچھا پروپوزل آیا ہے۔۔۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

"تم سچ کہہ رہے ہو کہ تم خوش ہو،،،،،؟؟؟"

اسوہ نے کھوجتی نگاہوں سے جائزہ لیا۔۔

قسم سے بہت میں خوش ہوں،،،،،،،ارے میری پرنسز آجاؤ ماموپاس،،،،ماموکی اکلوتی "

"جان۔۔۔۔۔

اس نے حرم کو حنا کے ساتھ آتے دیکھا تو خوش دلی سے اٹھا،اکلوتی ہونے کی وجہ سے حرم سب کو جان سے زیادہ پیاری تھی۔۔۔

"اسوہ پھر تم صبح آجانا۔۔۔۔۔"

وہ حرم کو پیار کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہمممم ان شاءاللہ،،،،،،،"

اسوہ پھیکی سی مسکرائی۔۔۔

چلو اپنا خیال رکھنا،،،،،ارمان لوگوں کو سکول بھیج کر ہی آنا اور پلیززز سعد کا بلیک سوٹ استری کروا "

"دینا۔۔۔۔۔

دعا اسوہ کو ملتی ساتھ میں ہدایات بھی جاری کر رہی تھی،،،،،،ان لوگوں میں پیار بھی بہنوں والا ہی تھا۔۔۔حنا اور حنان نے مسکرا کر دیکھا۔۔۔

"ہیلو ماما،،،،،،،،"

اسوہ نے روم میں آتے ہی ماں کو فون کھڑکایا۔۔۔

"کیا ہوا اسوہ؟؟؟"

انہوں نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔

"ماما حنا کا پرپوزل آیا ہے آپ کو معلوم ہے،،،،،؟؟"

اسوہ چھوٹتے ہی بولی۔۔۔

"ہاں مجھے معلوم ہے،،،،،"

وہ اطمینان سے بولیں۔۔۔۔

"ماما پلیز زززز آپ کو سمجھ نہیں آرہی،،،،، حنا صرف ہمارے حنان کے ساتھ جچے گی،،،،، آپ چاچو سے بات کرلیں اور جمال انکل والے پرپوزل سے انکار کردیں۔۔۔۔۔۔"

وہ ایک ہی سانس میں بولی۔۔۔۔

"بیٹا میں نے حنان سے بات کی ہے مگر وہ نہیں مان رہا،،،،، کہتا ہے کہ حنا صرف اس کی دوست ہے"

"نتھنگ مور،،،،،،،،

ماما نے حنان کی کہی بات دہرائی۔۔۔۔

"بٹ ماما اسے فورس کر لیں،،،، حنا اک ہیرا ہے اور یہ لڑکا بس سائی یکو،،،،،"

اسوہ نے دانت پیسے۔۔۔۔

بیٹا جس بات کا فائدہ نہیں وہ نہ ہی کی جائے تو بہترین ہے،،،،،، دعا کرو اللہ حنا کی قسمت اچھی کرے آمین"
"۔۔۔۔اور کل ضرور آنا۔۔۔۔۔۔

ماما نے کہا تو اس نے کال کاٹ دی۔۔۔۔

ایک اچھی لڑکی کو خود گھر سے نکال دیں اور کل امید رکھ رہے کہ کوئی ی غیر لڑکی آکر اس گھر کو"
"سنوارے گی ہمیں اپنا سمجھے گی،،،،، مطلب حد ہے۔۔۔۔۔

اسوہ کا پارہ ہائی ی ہو رہا تھا۔۔۔۔ تبھی بچے ٹیوشن سے آگ ئی ے تو اس کا دھیان بٹ گیا۔۔۔۔۔

،،،،،،،،،،،،،،،

URDUNovelians

"اسلام علیکم کیا حال ہے؟؟؟ "

ہادی نے کال کی۔۔۔

"وعلیکم اسلام کیا حال ہے بھائی ی؟ بھابھی اور عالیان کیسے ہیں؟؟"

دعا مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

"الحمدُ للہ سب ٹھیک،،،،،،اور آگ ئی ے لڑکے والے ؟؟"

ہادی نے پوچھا۔

جی آگ ئی ے ہیں،،،،،،ماں اور بہن آئی ی ہیں ابھی کہتی ہم نے سوچا کہ پہلے ہم مل "

"آئی یں۔۔۔۔۔۔

دعا نے بتایا۔۔۔۔۔۔۔

"ہممممم گڈ،،،، کیسے ہیں وہ لوگ ؟؟"

ہادی بہن کے ل ئی ے فکر مند تھا۔۔۔۔

"کافی ڈیسینٹ ہیں۔۔۔۔۔"

دعا نے کہا۔۔۔

ایک بار اچھی طرح چھان پھٹک کر لینا دعا شادی زندگی بھر کا کا معاملہ ہے اور ہماری حنا تو ہے بھی سب کی "

"لاڈلی، اور حد سے زیادہ حساس بھی۔۔۔۔

اب کی بار زرنش بھابھی نے کہا۔۔۔۔۔

"جی بھابھی ڈونٹ وری،،،، حنان ہے نا؟؟؟؟"

دعا نے مسکراتے ہوئے کہا حنا دروازے کے پاس رکی کھڑی تھی جانے کیوں دل دھک دھک کر رہا تھا البتہ مہمانوں کے پاس صرف چند منٹ رکی تھی۔۔۔حنان بھی آچکا تھا آفس سے۔۔۔۔

حنا کے لئے تو ہمیں یہی تھا کہ حنان ہی شادی کرے گا مگر بہت حیرت ہوئی ہے دونوں کا نارمل"

"یہی ئی یور دیکھ کر،،،،،،

زرنش بھابھی نے کہا تو حنا کو کرنٹ لگا تھا ان کی بات سمجھ آنے پر۔۔۔۔

جی بھابھی سوچا تو سب نے ہی یہی تھا مگر دونوں کو کوئی ی فرق نہیں پڑا،،،،اس لئے سب نے"

"خاموشی سادھ لی۔۔۔۔۔

دعا نے افسردگی سے کہا تو حنا نے چونک کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"چلو یہی دعا ہے بس اللہ اسکی قسمت اچھی کرے آمین۔۔۔۔۔"

زرنش نے دعا دی،،،،حنا چلتی ہوئی ی روم کی جانب آئی ی۔۔۔

"کیا میں اور حنان صرف دوست نہیں رہ سکتے۔"

وہ الجھی سی بیٹھی تھی۔۔۔

"ہائے،،،،مجھے تھپکی دو،،،،،،"

حنان روم میں آگیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔

"کیوں؟؟؟"

وہ چونکتے ہوئے بولی۔۔۔

"میں نے تمہارے رشتے سے انکار کر دیا۔۔۔۔۔"

وہ مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔

"رئی یلی،،،،،، مگر کیسے؟؟"

وہ از حد حیرانی سے بولی۔۔۔۔

میں نے جا کر آنٹی سے کہا کہ پلیز زززز وہاں مت کرئی یے گا مجھے یہ لوگ ڈبل فیس لگ رہے ہیں"
"۔۔طرح طرح کے وہم دل میں ڈالے ہیں سو میری جان ریلیکس اینڈ اسمائی ل۔۔۔۔۔۔۔

وہ شرارت سے بولا تھا۔۔۔

"واہ واہ بھ ئی ی تم تو چھاگ ئی ے ہو،،،،،مامالوگوں کو شک تو نہیں ہوا نا؟؟؟؟"

اس نے یقین دہانی چاہی۔۔۔۔

"نہیں،،،،،، اور وہ لوگ بھی انکار کو انا کو مس ئی لہ نہیں بنائیں گے۔۔۔۔۔۔۔"

وہ موبائل ان لاک کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کیوں؟؟؟؟؟"

وہ نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کیونکہ میں نے کہا ہے کہ حنا کے ساتھ جن چڑیلیں ہیں،،،،، کبھی بھی حاضر ہو سکتے ہیں،،،،، پھر میں نے" بولا کہ دیکھیں حنا ایک خوبصورت لڑکی ہے مگر میں نے صرف اسی لئے شادی نہیں کی کی اور آپ کو سب سچ بتایا ہے اور کل اگر آپ کے بیٹے نے حنا کو چھوڑنے کا سوچا بھی تو اس کی صحت کے لئے اچھا "نہیں ہو گا،،،،،،،،

وہ مزے سے بول رہا تھا حنا نے ایک کے بعد ایک کشن کی اس پر برسات کی،،،،،

"تمہیں شرم نہیں آئی ی یہ سب بکواس کرتے ہوئے۔۔۔بدتمیز انسان۔۔۔۔۔۔"

حنا دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔۔

اوکے ے ے،،،،،، میں جا کر کہتا ہوں کہ میں مذاق کر رہا تھا اور وہ رشتہ ڈن کر جائیں گے پھر مجھے نہ" "بلیک میل کرنا کہ دوست ہو کر ہیلپ نہیں کی۔۔۔۔

حنان نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اچھا رہنے دیں مجھے کیا لگے جو مرضی سوچیں میرے بارے میں،،،،،"

وہ فوراً لائن پر آئی ی۔۔۔۔

"اب تو تھینکس بول دو،،،،،،،"

حنان نے شرم دلائی ی۔۔۔۔۔

"نہیں جناب۔۔۔ان فرینڈ شپ نو سوری نو تھینکس۔۔۔۔"

وہ اتراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"بکواس رُول،،،،،، چلو میں آفس جارہا ہوں،،،،بائے"

وہ کیز اٹھاتا نکل گیا۔۔۔۔۔

زندگی میں مجھے حنان کے جیسا اچھا اور مخلص دوست کبھی نہیں مل سکتا،،،،،،،،،ہر ہر ٹینشن کو لمحوں میں "ختم کر دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

اس نے چوڑیوں پر ہاتھ پھیرتے سکون بھری گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔۔۔۔۔

"ارحہ،،،،،ارحہ بیٹا۔۔۔۔۔"

دادو کی آواز پر وہ بھاگتی چلی آئی۔۔۔

"جی دادو جان۔۔۔۔۔۔"

وہ نرمی سے بولی۔۔۔۔

بیٹا تین دن ہو گ ئی ے نہ عارش آیا نہ ہی اس کا کوئی ی فون،،،،، تم فون کرو اسے اور کہو دادو کہہ رہی "

"ہیں آکر مل جاؤ،،،، جی گھبرا رہا ہے۔۔۔۔۔

دادو نے اسے دیکھا۔۔۔۔

"دادو ہو سکتا ہے کہ وہ آؤ ٹ آف کنٹری ہوں یا آؤ ٹ آف سٹی۔۔۔۔۔۔"

اس نے قیاس آرائی ی کی کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ وہ زیادہ دن رکتا نہیں تھا، جب بھی فری ہوتا تو چکر لگا لیا کرتا چاہے دس منٹ ہی سہی، اس کے پاس بھی بس یہی رشتے تھے پاکستان میں باقی اس کی ایک پھوپھو امریکہ رہتی تھیں جن کی بیٹی زرنش تھی جو کہ ہادی کی بیوی تھی،،،،، عارش ہفتے میں دو تین چکر ضرور لگاتا اور اگر آ نہ سکتا تو کال ضرور کر لیتا،،،، اسے یہی لگا کہ یہاں نہیں ہو گا

تبھی نہیں آیا۔۔۔

"نہیں بچے،،،،، وہ جب بھی جاتا ہے مجھے مل کر جاتا ہے۔۔۔۔ تم فون کرو اسے،،،، جاؤ شاباش۔۔۔۔۔"

دادو نے کہا تو اس نے سر ہلایا۔۔۔۔

"موبائل روم میں ہے، کرتی ہوں کال۔۔۔۔"

وہ اپنے روم میں چلی گ ئی۔۔۔۔

کس مصیبت میں ڈال دیا دادو،،،،، پاگل سا بندہ ہے اگر موڈ آف ہوا تو سارا غصہ مجھ غریب پر نکالے گا" اور اگر میٹنگ میں ہوئے تو پھر میرے بچنے کے چانسز بہت کم ہیں۔۔۔اور میں "میرے پاس تم ہو" کی لاسٹ بھی دیکھنی ہے بپکہ عہد وفا کی بھی۔۔"

وہ کمرے میں ٹہل رہی تھی، ساتھ ساتھ بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔

کرتی ہوں کال اگر ڈانٹنے لگے تو کال کاٹ دوں گی، ہان دادو کو کہا تو اپنے نواسے کی شان میں کتاب لکھ کر" مجھے کہیں گی ابھی پڑھو۔۔۔۔"

وہ نمبر نکالتے ہوئے لائی حہ عمل طے کرنے لگی۔۔۔

ویسے عارش بھائی ی ہیں ہینڈ سم اور مسکراہٹ جچتی بھی ہے آپ پر،،،، بس کوئی ی حسین سی بھا بھی مل" جائے بس،،،،، کاش آپ مجھے کہیں کہ ارحہ میری بہن، میرے ل ئی ے لڑکی تم ڈھونڈو تو سب سے حسین لڑکی ڈھونڈ لوں آپ کے لئے۔۔۔۔ویسے سنگل ہوں گے تو نہیں، بقول حنان کہ ہینڈ سم سنگل ہوں تو یا تو کسی کہ دعا لگی ہوتی یا بد دعا۔"

وہ عارش کی تصویر دیکھ کر مسکرائی ی اور نمبر ڈائی ل کیا،،،، بیل جاتے ہی ڈر سے اس کی دل کی دھڑکن تیز ہو گ ئی۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ عارش بہت سخت تھا مگر وہ کافی مرتبہ ڈانٹ کھا چکی تھی اسی ل ئی ے ڈرتی تھی۔۔۔ایک بار وہ بھاگ کر سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ عارش نے دیکھ لیا اور غصے سے بولا۔۔۔

"تم اب چھوٹی نہیں رہی جو یوں بھاگ رہی ہو،،،، لڑکیوں کو یہ حرکتیں زیب نہیں دیتی۔۔۔"

پھر ایک بار اس کے ایگزامز کے دوران وہ آگیا اور اسے کہا کہ جس سبجیکٹ کا پیپر ہے بک لے کر آؤ اور جب وہ سننے لگا تو اسے ڈر سے سب بھول گیا۔۔۔اور عارش نے پورا گھنٹہ تعلیم نسواں پر لیکچر دے ڈالا۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔۔۔"

اس کی گھمبیر بوجھل آواز ابھری تو وہ سوچوں کے بھنور سے باہر نکلی۔۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔۔۔۔"

وہ فوراً بولی۔۔۔۔

"وعلیکم اسلام،،،،، خیریت ارحہ۔۔۔۔۔؟"

وہ ارحہ کی آواز سن کر حیران ہوا کیونکہ ارحہ نے پہلی بار اس کو کال کی تھی۔۔۔۔۔

"بڑا پہنچا بندہ ہے، آواز تک پہچان گیا۔۔۔۔"

وہ حیران ہوئی ی تھی۔۔۔۔۔

وہ،،،وہ عارش بھائی ی آپ آئے نہیں نا دو تین دن سے، نہ کال کی تو دادو اپ سیٹ ہو گ ئی ی تھیں"

"،،،، کہتی ہیں کال کر کے پوچھو؟؟

وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"اووووہووو،،،،،ایکچوئی یلی مجھے فلو اور فیور تھا اس لئے۔۔۔۔۔"

وہ سوں سوں کرتا بولا۔۔۔۔۔

"اووو شِٹ،،،،،، آپ ہمیں ہی بتا دیتے۔۔۔۔۔۔"

وہ فکر مندی سے بولی۔۔۔

"میں کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔"

وہ ایک ہاتھ سے سر دباتے ہوئے بولا۔۔۔

"میں دادو کو بتاتی ہوں،،،،،، اللہ حافظ۔۔۔۔"

اس نے کال کاٹ دی۔۔۔۔

"ہے ے ے ے ارحہ سنو،،، نہیں بتانا۔۔۔۔۔۔"

وہ بولا مگر کال کاٹی جا چکی تھی۔۔۔۔

"افففففف ایک دم پاگل ہے،،،، نانو اپ سیٹ ہو جائیں گی، بتانا ہوتا تو پہلے بتا دیتا۔"

اس نے موبائل بیڈ پر پھینکا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد دادو اور ارحہ اس کے گھر آگ ئی یں۔۔۔۔ ارحہ کو تو دادو نے کچن میں سوپ بنانے بھیج دیا۔۔۔۔۔

"پتہ نہیں کس کی نظر لگ گ ئی میرے شہزادے کو۔۔۔۔۔"

دادو اس کا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

"آپ کے شہزادے کو نظر نہیں سردی لگی ہے،،،،،،،"

وہ ان کا ہاتھ آنکھوں پر رکھتے ہوئے بولا۔

"بیٹا اپنا خیال رکھا کر،،،،،میرے پاس ایک ہی نشانی ہے اپنی لاڈلی بیٹی کی۔۔۔"

وہ اداسی سے بولیں۔۔۔

"مامی کیوں نہیں آئی یں۔۔۔۔؟"

اس نے بات کا رخ بدلا، جانتا تھا یہاں سے ہی ماحول تناؤ کا شکار ہو جائے گا۔

"وہ تو بازار گ ئی تھی اور بتایا اس ل ئے نہیں کہ پریشان ہو جائے گی۔۔۔۔۔"

وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

"جانتا ہوں، مامی بہت اچھی ہیں۔۔۔۔۔"

وہ سچے دل سے بولا۔۔۔۔۔

"اب تو شادی کر لے بیٹا۔۔۔۔میری زندگی کا کوئی ی بھروسہ نہیں ہے،،،،،"

وہ اداسی سے بولیں۔۔۔۔۔

"اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو،،،،،"

وہ تڑپ کر بولا۔۔۔۔۔

"بیٹا موت ایک اٹل حقیقت ہے،،،،،،ویسے بھی میرے خاندان کے اکلوتے بیٹے ہو تم،،،،اور تمہاری شادی ہی خواہش ہے میری،،،،،،میری خواہش کا ہی احترام کر لو۔۔۔۔گزارش ہے۔۔۔۔۔"

دادو نے ملتجی لہجے میں کہا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے،،،،جب آپ کہیں گی کر لوں گا۔۔۔۔۔"

وہ ہتھیار ڈالتے ہوئے بولا۔۔

"تمہیں کوئی پسند ہے تو بتا دو،ورنہ میں ایک لڑکی دیکھ رکھی ہے اور مجھے یقین ہے اس سے بہتر چوائس تمہارے لئے ہو نہیں سکتی۔۔۔۔۔"

دادو نے فوراً کہا مبادا مکر نہ جائے تبھی ارحہ اندر آگئی،،،،،بلیک روبیلوٹ کے سوٹ میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

"عارش بھائی میں نے آپ کے لئے سوپ بنایا ہے،،،،ٹیسٹی ہونے کے ساتھ ساتھ فائدہ مند بھی ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"یہاں رکھ دو۔۔۔۔۔"

اس نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا تو ارحہ نے دادو کو آنکھوں میں اشارہ کیا کہ کہو ابھی پیو۔۔۔۔

"دادو کو کیا اشارے کر رہی ہو،،،، رکھو ٹھنڈا ہو گا تو پی لوں گا۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ جھینپ گ ئی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میں نماز پڑھ لوں،،،،، تم دونوں بیٹھو۔۔۔۔۔"

دادو اٹھ گ ئی یں اور وہ انہیں باہر تک چھوڑ کر آئی ی۔۔۔

"کیا مصروفیات ہیں آج کل۔۔۔۔"

عارش نے ہی اس سے پوچھا۔۔۔۔

"کچھ خاص نہیں۔۔۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

"آگے ایڈمیشن لے لو۔۔۔۔۔"

اس نے مشورہ دیا۔۔۔۔

"نہیں،،،،، مجھ سے آگے نہیں پڑھا جاتا۔۔۔"

اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

"یعنی آگے شادی کا ارادہ ہے۔۔۔۔"

عارش کے کہنے پر وہ جھینپ گ ئی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

وہ ہاتھ مسلتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"ظاہر ہے اب ساری زندگی تمہیں گھر تو نہیں بیٹھا کر رکھنا، اچھا ہے ٹائم سے اپنے گھر کی ہو جاؤ۔۔۔۔

وہ سوپ کا باؤل اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"تو آپ کر لیں شادی۔۔۔۔"

وہ فوراً بنا سوچے بولی۔۔۔۔

"تم سے۔۔۔۔؟؟"

وہ چونکتے ہوئے بولا۔۔۔

"نہیں،،،، اَسْتَغْفِرُاللہ،،،، میرا مطلب تھا کہ پہلے آپ شادی کر لیں۔۔۔۔۔۔"

وہ فوراً صفائی دے کر بولی۔۔۔

"ویسے اس میں کوئی ی مضائقہ نہیں۔۔۔۔۔"

عارش اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"کس میں؟؟"

وہ الجھی۔۔۔

"تم سے شادی میں۔۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا کیونکہ وہ نانو کا اشارہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔۔۔

"مجھ سے۔۔۔۔۔۔"

وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی۔۔

"ہاں تم سے،،،،، کیوں اپ سیٹ ہو گ ئی،،،،؟ کہیں کمیٹڈ ہو؟؟؟؟"

عارش نے اس کا دھواں دھواں ہوتا چہرہ دیکھا۔۔۔۔

"ن،، نہیں تو۔۔۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا مگر دل میں چور پڑ گ ئی ے تھے۔۔۔

"تو پھر۔۔۔۔؟؟؟۔"

وہ سوپ پیتے ہوئے بولا۔۔۔

"کچھ نہیں،،،،، میں آتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ اٹھ گ ئی۔۔۔

"رکو۔۔۔۔۔"

اس کی سخت آواز ابھری۔۔۔

"جی،،،،"

وہ رکی مگر پلٹی نہیں۔۔۔۔

میں نے تمہیں پرپوز کیا ہے جواب تو دے جاؤ، ریجیکٹ ہونے کا صدمہ میں برداشت نہیں کر سکوں گا"

"اور اللہ کو پیارا نی ہو جاؤں۔۔۔

اس کی بات پر وہ پلٹی۔۔۔۔

"مذاق کر رہا تھا یار،،،،،، سوپ اچھا بنا ہے،،،،، مجھے میڈیسن دینا۔۔۔۔"

اس نے سائیڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔۔

"آپ واقعی مذاق کر رہے تھے؟؟"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"جی مذاق تھا،،، کیوں تم سیریس ہو؟؟"

وہ شرارت سے بولا تو وہ ہنس دی تو وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔۔۔

،،،،،،،،

"حنان میں سوچ رہی ہوں کہ کیوں نہ میں تمہارے لئے حنا کا ہاتھ مانگ لوں۔۔۔۔"

فرخ بیگم نے کہا۔۔۔۔

"کیا؟؟؟؟"

وہ اچھلا۔۔۔۔

"ہاں،،،،،حنان دیکھو جذباتی ہو کر نہ سوچو،،،سچ تو یہی ہے کہ وہ ایک بہت اچھی لڑکی ہے بلکہ ہیرا ہے اور کوئی بیوقوف ہی ہو گا جو اس ہیرے کو ٹھکرائے گا،،،،"

فرخ بیگم نے کہا۔۔۔۔

"ماما پلیز زززز،،،،،میں اس کے جیسی لائف پارٹنر نہیں چاہتا ہوں،،،،،میرے خیالات پارٹنر کو لے کر جو ہیں وہ حنا میں سرے سے ہی موجود نہیں ہیں اور وہ میری صرف دوست ہے اور میں اسے ہمیشہ دوست ہی رکھنا چاہوں گا۔۔۔۔۔"

وہ سخت اور دوٹوک انداز میں بولا۔۔۔۔

"جب لڑکی کی شادی ہو جاتی ہے تو وہ خود کو شوہر کی پسند کے مطابق ڈھال لیتی ہے اور حنا بھی ڈھال لے گی خود کو تمہارے رنگ میں۔۔۔۔۔"

انہوں نے رسانیت سے سمجھایا۔۔۔

"ماما حنا میری دوست ہے، مین اسے ایک بہترین دوست ہی رکھنا چاہوں گا اور شادی کے بعد بندہ دوست تو کبھی نہیں رہ سکتا اور وہ بچپن سے میرے بہت قریب رہی ہے سو میں اچھی طرح جانتا ہوں وہ کبھی خود کو بدل بھی لیتی ہے میری خاطر تو میں یہ کبھی نہیں چاہوں گا وہ خود کو فقط Suppose نہیں بدل سکتی اور میری خاطر بدلے، اس کی اپنی بھی کوئی شخصیت ہے ماما۔۔۔"

وہ فوراً تفصیلاً بولا،،،،،، اس کا لہجہ بھی انکار کر رہا تھا، فرح بیگم کو دکھ ہوا، اس لڑکی کو انہوں نے ہاتھوں میں پالا تھا۔۔۔

"کیا تھا تم سوچ لیتے،،،، اسوہ کی بھی یہی خواہش ہے۔۔۔۔۔"

انہوں نے تاسف سے اسے دیکھا۔۔۔

"مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ یہ باتیں آپ کے دماغ میں اسوہ ڈال رہی ہے،، آج بھی انکار ہے کل بھی انکار ہے،، اور جب بھی کہیں گی تب بھی۔۔۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہتا چلا گیا۔۔۔۔

"خدا جانے کب عقل آئے گی اس لڑکے کو،،،،، اتنی اچھی لڑکی ہے اور یہ پتہ نہیں کن چکروں میں ہے، کیوں نا اس کے بابا کو کہہ کر زور ڈلواؤں، نہیں باپ بیٹا منہ پر آجائیں گے۔۔۔۔"

فرح بیگم نے گہرا سانس لیا۔۔۔۔۔

"حنان اپنے روم میں آگیا اور اسوہ کا نمبر ڈائی ل کرنے لگا، ارادہ اس کا دماغ ٹھکانے لگانے کا تھا۔۔۔"

"ہیلو ہینڈ سم۔۔۔۔۔،"

اسوہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"تم نے سدھرنا کب ہے؟؟؟"

وہ تپا ہوا بولا۔۔۔۔

"سیم کوئی سچن ازمائی ن۔۔۔۔۔"

اسوہ اسے بہت کچھ جتا گ ئی۔۔۔۔

"اسوہ اگر اب تم نے میرا اور حنا کا نام ساتھ میں لیا تو ہماری بہت زبردست لڑائی ہو جانی ہے،،،،، مذاق"

"نہیں کر رہا میں یاد رکھنا۔۔

وہ سنجیدہ تھا اور سنجیدہ بہت کم ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"تو ڈئی یر برو،،، وہ لڑائی بہت جلد ہونے والی ہے۔۔۔۔۔"

وہ بھی سنجیدہ تھی۔۔۔۔

"ایک بات یاد رکھنا اسوہ،،،،، تم میری چھوٹی بہن ہو بھلے سال ہی مگر بہت عزت کرتا ہوں تمہاری،،،،، تمہارا ہر حکم سر آنکھوں پر،،،، اب اگر تم نے ماما یا کسی اور کے سامنے ہم دونوں کا نام اکھٹا لیا تو اچھا نہیں ہو گا،،،،،، اسے صرف وارننگ مت سمجھنا، بہت بار پیار سے سمجھایا ہے مگر تمہاری عقل مین شاید بھوسہ

"بھرا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے کہہ کر کال کاٹ دی تو اسوہ نے بھی غصے سے موبائل صوفے پر پھینکا اور گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟ کس سے بات کر رہی تھی؟؟"

پھوپھو نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"حنان سے۔۔۔۔"

اس نے بنا دیکھے کہا۔۔۔۔۔

"کیا کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔؟؟"

انہوں نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

پھوپھو فضول کی ضد لگا کر بیٹھا ہے کہ حنا سے شادی نہیں کرنی،،،،، آپ خود بتائیں کیا کمی ہے،،،،،"

"اب گھر کی اتنی اچھی لڑکی گھر میں لڑکے کے ہوتے ہوئے باہر جاتی اچھی تھوڑی نا لگتی ہے؟؟۔۔۔۔۔

وہ تپی ہوئی سی روہانسی ہو کر بولی۔۔۔۔

بیٹا کچھ ٹائم کے لئے چپ کر جاؤ،،،، شاید اسے بھی سمجھ آ جائے، فورس کرو گی تو ضد میں آ جائے گا"

"۔۔۔۔۔

.... پھوپھو نے کہا تو اس نے سر ہلایا

ارمان اور افنان کے کپڑے نکال دو،،،"

"میں پریس کرنے لگی ہوں۔۔۔۔۔

دعا نے آکر اسوہ کو دیکھا۔۔۔۔

"کپڑے میں پریس کروا چکی ہوں سب کے،،،، تم چائے بنالو پلیز زززز، سر درد کر رہا ہے۔۔۔۔"

اس نے ریکوسٹ کی۔۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے، میڈیسن دوں؟۔۔۔"

دعا نے سر ہلا کر پوچھا۔

"نہیں یار، ہلکا درد ہے چائے سے آفاقہ ہو گا۔ "

وہ نفی میں سر ہلا کر مسکرا دی۔۔۔۔

"اوکے میں بنا رہی چائے۔ "

وہ مسکرا کر چلی گئی۔

"کیا ہوا پھوپھو؟ "

پھوپھو کو مسکراتے دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"سوچ رہی ہوں کہ زندگی کا بہترین فیصلہ تم دونوں اس گھر لانا تھا۔ "

وہ مسکرائیں۔

" تھینکس پھوپھو۔ "

وہ محبت سے گلے لگی۔

"بھابھی یہ حرم اٹھائیں، مجھے چچی نے بلایا میں آتی ہوں، پھوپھو کی جان جاؤ آنی پاس۔ "

اسریٰ نے حرم اسے تھمائی۔

"آنی کی جان ہے حرم، آنی کی ڈمپل کوئین ہے۔۔ "

وہ حرم سے لاڈ کرتی ریلیکس ہوئی۔

،،،،،،،

"حنا،،،،،"

حنان اس کے روم میں آیا۔۔۔۔

"ہوں۔۔۔۔۔"

وہ سارے بیڈ پر چوڑیوں کو پھیلائے بیٹھی تھی،،،اس ل ئے سرسری سا بولی۔

ماشاءاللہ،،،،،اتنی چوڑیاں ہیں اور تمہیں ابھی بھی اور چوڑیوں کی خواہش ہے،،،،توبہ ہے"
"لڑکی۔۔۔۔۔۔

حنان نے اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کو نظروں کے حصار میں لے کر کہا۔۔۔۔

"کچھ چیزیں سے آپ کو اتنی محبت ہوتی ہے کہ آپ ان کا ڈپلیکیٹ بھی کسی اور کے پاس برداشت نہیں کر سکتے،،،،،چوڑیوں کے سین میں میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہے،دل چاہتا کہ اتنی چوڑیاں ہوں کہ بس حد ختم ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

"تمہیں زندگی میں سب سے زیادہ خوشی چوڑیوں کے ساتھ ہوتی ہے،،،،کیا میں وجہ جان سکتا ہوں؟؟؟"

حنان چند ایک چوڑیوں کو اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔

"توڑنا مت پلیز زززززز،،،،،،اور مجھے نہیں پتہ یار کہ مجھے چوڑیاں کیوں پسند ہیں؟؟بلکہ تم بچپن سے میرے ساتھ ہو تمہیں ہی معلوم ہو گا نا؟؟؟"

وہ سرخ رنگ کی چوڑیاں اٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"نہیں مجھے نہیں معلوم،،،،،،یہ معلوم ہے کہ تم چوڑیوں کو دیکھ کر دیوانی ہو جاتی ہو،،،،،مگر پہلی بار پہنائی میں نے تھی یہ یاد ہے اور چوڑیوں سے تمہاری محبت شاید بے وجہ ہے۔۔۔۔

وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ہاہاہاہا،،،،،بائے داوے تم مجھے کیوں بلانے آئے تھے؟؟؟"

حنا نے اسے دیکھا جو چوڑیاں انگلیوں پر گھما رہا تھا۔۔۔۔

"کیوں بلاوجہ تمہیں بلانا منع ہے؟؟؟ "

وہ ابرو اچکا کر بولا۔۔۔۔

"نہیں یار،،،،،،مجھے لگا کوئی ی کام ہے۔۔۔۔"

وہ چوڑیاں سمیٹتے ہوئے بولی۔۔۔

تم باہر نظر نہیں آئی ی تو اس لئے دیکھنے آ گیا،،،تم جانتی ہو نا کہ تمہیں دیکھے بنا مجھے چین نہیں "

"پڑتا۔۔۔

وہ کھڑا ہو گیا،،، پتہ نہیں کیوں حنا کے ہاتھ لڑکھڑائے تھے۔۔۔

"کیوں؟؟؟؟؟"

حنا نے پلٹ کر اس کو دیکھا۔۔۔

کیا مطلب کیوں؟؟؟؟؟حنا تم میری بیسٹ فرینڈ ہو یار، فرائز بنوائے تھے عذرا آنٹی(ملازمہ) کو کہہ کر "

"سوسوچا کہ تمہیں بلا لاؤں، آخر دوست کے بنا کیسے کھاتا سو بندہ حاضر ہے۔۔۔۔

وہ واقعی اسے صرف ایک دوست ہی تو سمجھتا تھا لیکن وہ لڑکی تھی اس کے جذبات بدل رہے تھے،،،،وہ اس کی اتنی محبت، کئیر اور رسپکٹ کو صرف دوستی نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟"

حنان نے اس کے آگے ہاتھ لہرایا۔۔۔

"نتھنگ۔۔۔۔۔"

وہ مسکرائی ی۔۔۔۔۔

"چلو آجاؤ باہر چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔"

وہ چوڑیاں مہارت سے رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں تم چلو،،،،،،میں چینج کر کے آئی ی۔۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"نہیں ابھی چلو، تمہارے کچھ لگتے ٹھنڈے ہو گئے ہوں گے۔۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لے گیا اور وہ سر تھام کر رہ گئی۔۔۔۔

،،،،،،،،،،

وہ آفس میں بیٹھا تھا،،،سارا کام کر کے فری ہوا تو سوچوں کو پھر فرصت مل گ ئی تھی۔۔

"بیٹا میری بلکہ تمہاری ماں کی بھی دلی خواہش یہی تھی کہ تم ارحہ سے شادی کر لو،،،،میرا یقین کرو تم اس کے ساتھ ایک خوشگوار زندگی گزار سکو گے۔۔۔۔۔"

اس کے کانوں میں نانو کے الفاظ گونجے۔

"ارے ے ے بیٹا،،،یہ چند سال کی عمر کا فرق کوئی ی فرق نہیں ہوتا بلکہ اتنے سال کی لڑکی تمہارے ساتھ جچے گی۔۔۔۔۔"

دادو تو پورا ارادہ رکھتی تھیں،،،،،،ان دونوں کی شادی کا۔۔۔وہ سوچوں میں غرق تھا جب ریسپشنسٹ نے اسے حنان کے آنے کی اطلاع دی،،،،حنان اس کا بیسٹ فرینڈ تھا۔۔۔

"مے آئی کم ان سر۔۔۔۔۔"

حنان شرارت سے بولا۔۔۔

"نو۔۔۔۔۔"

وہ بھی شرارت پر آمادہ ہوا۔۔۔۔

"سوری سر میں تو آؤں گا۔۔۔۔"

وہ ہنستا ہوا اندر آ گیا،،،،عارش اٹھ کر گرمجوشی سے بغلگیر ہوا، دونوں کی دوستی امریکہ میں ہوئی تھی، اس کے بعد زرنش کا کزن جان کر سب کو اس سے مل کر کافی خوشی ہوئی مگر اتفاق تھا یا کیا کہ ارحہ سے اس سے ملاقات کبھی عارش کے گھر پر نہ ہو سکی۔۔

"کیسے آنا ہوا؟؟؟"

عارش نے اسے دیکھا۔۔۔

"میں نے سوچا عارش صاحب کے پاس تو بلکل وقت نہیں ہے،،،،اس سے پہلے ہماری دوستی کام کی نظر ہو،،،،میں جا کر مل آؤں،،،،سو اب آپ کے سامنے ہوں۔۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

"بہت اچھا کیا۔۔۔۔اب بتا چائے، کوفی یا جوس؟؟؟"

عارش نے اسے دیکھا۔۔۔

"پہلے چائے،،،،،پھر تیرے پیسوں کا شاندار سا لنچ۔۔۔۔۔"

حنان شرارت سے بولا۔۔۔۔

"فوریور کائی نڈ انفارمیشن،،،،ہر بار میرے ہی پیسوں کا ہوتا ہے۔۔۔۔"

عارش نے گھورا۔۔۔۔

"!تو اب میرے ساتھ حساب کرے گا۔۔۔۔۔"

حنان نے پہلو بدلا۔۔۔

نہیں تجھے بتایا ہے کہ تو کتنا کنجوس ہے میرے یار، اسٹیٹس میں میرے برابر اقر دل میں اتنا ہی"
"چھوٹا۔۔۔۔

وہ شرارت سے مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔۔

"جو گاڑی میں پٹرول ڈالتا ہوں تجھ سے ملنے آنے کے لئے،،،،،،وہ کس کھاتے میں ہے؟؟؟؟"

حنان نے دانت پیسے۔۔۔۔۔۔

اووووو بس کر دے یہ فضول باتیں،،،،، میں بھی تجھ سے ملنے آنے والا تھا جلد ہی،،،،،، چل پہلے میرا"
"مس ئی لہ سن۔۔۔۔۔

عارش نے چائے کا کہہ کر اس کو دیکھا۔۔۔

"یار نانو چاہتی ہیں میں شادی کر لوں۔۔"

وہ پیپر ویٹ گھماتے ہوئے بولا۔۔

"واہ واہ،،،، کیا گانا تھا،،،،، میرے یار کی شادی ہے۔۔۔۔"

حنان تو باقاعدہ بھنگڑا ڈالنے لگا۔۔۔

"حنان یار میں سیریس ہوں،،،، میری بات سن پھر ناچ لینا۔۔۔۔۔"

عارش غصے سے بولا۔۔۔

"ڈراتو نہ،،،،، چل بتا؟؟"

وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا بیٹھ گیا۔۔۔

یار میرے ماموں کی بیٹی ہے،،، بہت اچھی ہے،،،"

ایم فل کیا ہے اس نے ریسنٹلی اور اتفاق سے وہ بھی اکلوتی اور میں بھی،،،،، سونا نو چاہتی ہیں کہ ہم دونوں کی شادی کر دیں،،،،، بٹ یار سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کروں میں؟؟؟؟ ہر قسم کے معاملات سمجھداری سے طے کرنے کے بعد آج زندگی کے سب سے اہم معاملے میں جانے کیوں کنفیوژن ہو رہی ہے،،،،، بہت سوچا مگر الجھن ہی الجھن ہے، سمجھ سے باہر، ہے سب یار یعنی وہ لڑکی جسے واقعی میں نے ایک بہن کی "حثیت ہی دی اب اس سے شادی؟؟؟ اور اس کا بھی جانے کا کیا ری ایکشن ہو گا۔۔۔؟؟

عارش الجھا الجھا سا بولا۔۔۔

دیکھ میرے یار،،،،، شادی سے پہلے سب ہی بہن بھائی ی ہوتے،،،،، مجھے یہی لگ رہا کہ تُو کر لے" شادی،،،،، اگر تیری کزن ہے تو تیرے دھوپ چھاؤں موڈ کو اچھی طرح سمجھے گی،،،، ایک اور بات ایک "بار خود اس سے بات کر لینا اس سے،،،،،،

حنان نے سنجیدگی سے مشورہ دیا۔۔۔

"ہوں،،،، کرتا ہوں نانو سے بات،، بائے داوے ہادی کب آرہا ہے،،،؟؟"

وہ کوفی کا کپ اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔

"چار ماہ تک،،،،،، بھابھی کو جونہی ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملے گی تو آجائیں گے،،،،، ان شاءاللہ،،،،،،،"

وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔

"ہمم ہم اور عریش سے بات ہوتی ہے؟؟"

اس نے ہادی کے بیٹے کا نام لیا۔۔۔

"دن میں کئی بار،،،،، اور وہ تو فاہم اور افنان سے بھی زیادہ نوٹی ہے،،،،،،"

وہ ہنسا تھا۔۔۔۔

"ماشاءاللہ،،،،،،، یعنی چاچو پر چلا گیا ہے،،،، کیونکہ باپ اور ماں تو بلکل نہیں شرارتی۔۔۔۔۔"

وہ بھی ہنسا تھا۔۔۔۔

"بلکل لیکن کم اس کی پھوپھو بھی نہیں بلکہ چاچو سے زیادہ پھوپھو کا اثر ہے۔۔۔"

وہ حنا کے ذکر پر مسکرا دیا تھا۔۔۔

"سرپرائز،،،،،۔۔۔۔۔۔"

وہ اپنے روم میں بیٹھا تھا جب نسوانی آواز ابھری،۔۔۔حنان نے چونک کر سر اٹھایا۔

"اوئے تم،،،، "

اس نے حنا کو دیکھ کر حیرانی سے آنکھیں کھولیں اور خوشی سے کھڑا ہو گیا۔۔۔

"یس میں۔۔۔۔۔"

وہ مسکراتی ہوئی ی اندر آئی ی۔۔۔۔

"وٹ اے پلیزنٹ سرپرائی ز،،،،بائے داوے خیریت سے آئی ی؟؟؟ "

وہ اسے مسکرا کر دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"یس،،،،"

وہ بیٹھتے ہوئے مسکرائی ی۔۔۔۔

"تم آئی ی کیسے ؟؟"

وہ ٹیبل پر اس کے مقابل بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کہاں سے ؟؟یونی سے گھر،گھر سے آفس یا آفس سے تمہارے روم میں کیسے آئی ی؟؟؟"

وہ ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھتی ہوئی ی بولی۔

یونی اور یہاں تک ڈرائیو رلے آیا،، میرے روم میں کیسے آئی ی؟؟ کیونکہ ریسپنشسٹ یہاں میری پرمیشن کے بنا نہیں آنے دیتی۔۔۔۔"

وہ حیرانی سے بولا۔۔

تمہاری کزن ہوں۔،،، آئی ی کیسے یہ چھوڑو بلکہ ہنٹ دے دیتی ہوں،،، میں نے اسے دھمکی دی،،،،"

"ریسپنشسٹ بدلو بڑی ڈرپوک ہے یہ تو،،،،

وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔

"تم نے دھمکی دی اسے؟؟؟"

حنان نے گھورا۔۔۔

ہاں نا یار،،،،،،اب تم سے پوچھتی تو سر پر ائی زخراب ہو جاتا نا؟،،، بائے داوے سردی میں آئی ی ہوں بے مروت چائے کوفی کا ہی پوچھ لو۔۔۔۔۔۔"

وہ اس کو شرم دلا کر بولی۔۔۔۔

جناب آفس آپ کا،،، بندہ آپ کا،،، ابھی چائے آجاتی،،،،،ویسے تھینکس آلوٹ آنے کے ل ئے،،"

"میرا بور موڈ مزے کا ہو گیا۔۔۔۔

وہ مسکرا کر انٹر کام اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔

"مکھن تو نہیں لگا رہے؟؟؟"

وہ چائے کا کہہ کر فری ہوا تو وہ شرارت سے بولی۔۔

"بڑی کوئی ی ڈیش ہو۔۔۔۔۔ "

حنان نے گھورا۔۔۔

"آئی ی نو کیوٹ، سویٹ۔۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔۔

"ویسے کیا ہو رہا تھا۔۔۔؟؟"

حنا نے لیپ ٹاپ سامنے کرتے ہوئے پوچھا۔۔

"کچھ نہیں پریزنٹیشن چیک کر رہا تھا،،، تم سناؤ ؟؟"

وہ ابرو اچکا کر بولا تبھی ٹی بوائے چائے اور لوازات لے کر آ گیا،،،۔۔۔۔

"بور ہو رہی تھی تو سوچا کہ کیوں نا آفس آ جاؤں اور تمہارے ساتھ گپیں ہانکوں،،، کیسا کیا؟؟"

وہ چائے کپوں میں نکالتے ہوئے بولی۔۔۔

بہت اچھا،،، دل کو دل سے راہ ہوتی ہے،،، میں بھی بور ہو رہا تھا، تمہاری یاد بھی آ رہی تھی اوپر سے "

"سارا دن ایسے ہی گزرا، صبح کا بزی ہوں۔

وہ چائے کا سپ لے کر بولا۔۔۔

"ہوں تو کیوں نا ہم اسریٰ کی شادی کی شاپنگ کرنے چلیں،،، کہ نہیں۔۔۔۔؟؟؟"

حنا نے سینڈوچ کھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"آئی ڈیا تو بیسٹ ہے،،،، پھر ایسا کرو،،، چائے اٹھاؤ بابا کے روم میں چلتے ہیں، ان کو بتا دیں۔۔"

حنان اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"تایا ابو اور بابا کا روم کہاں ہے؟؟؟"

اس نے یاد آنے پر پوچھا۔۔۔

"چاچو تو سائیٹ پر گئے ہیں جبکہ بابا کا روم اوپر ہے۔۔۔۔"

وہ لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"اوکے چلو،،،،،"

وہ اٹھی تو حنان نے اس کے لئے دروازہ کھولا دونوں ایک دوسرے کے ہمراہ چل رہے تھے تو سب نے رشک سے دیکھا۔۔۔

"نہیں سیڑھیوں سے جانا ہے۔۔۔۔۔"

حنان لفٹ کی طرف جانے لگا تو اس نے فوراً کہا۔۔۔

"نہیں،،،، سیڑھیاں بہت زیادہ ہیں۔۔۔۔"

حنان نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"نہیں،،،،،مجھے سیڑھیوں سے جانا ہے،،،"

اس نے چھوٹے بچوں کی طرح ضد کی۔۔

"یار۔۔۔۔۔۔"

اس نے منہ بنایا۔۔۔

"پلیززززز۔۔۔۔"

حنا نے بھی منہ بنایا۔۔۔۔

"اوکے چلو چڑیل۔۔۔۔۔"

حنان نے گھورا۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔۔""""

وہ ہنستے ہوئے ساتھ چلنے لگی تو سیڑھیاں کافی زیادہ تھیں۔۔۔۔۔

"ہائے ئے ئے ئے،،،،،، تم نے تو کہا تو اوپر ہے روم،،،، یہ تو سیڑھیاں ختم نہیں ہو رہی ہیں،،،،،میری سانس پھول گ ئی ہے۔۔۔۔۔"

وہ سیڑھیوں پر بیٹھ گ ئی۔۔۔

"تمہیں میں نے کہا تھا چڑیل کہ اوپر یعنی لاسٹ فلور پر ہیں،۔۔۔۔اٹھو۔۔۔۔"

حنان نے گھورتے ہوئے ہاتھ آگے کیا۔۔۔۔

"نہیں دو منٹ رکو۔۔۔۔۔"

وہ گہرے سانس لے کر بولی۔۔۔

نہیں اٹھو یہاں سے لفٹ پر جاتے،،،،اٹھ بھی جاؤ دیکھو ورکز گھور رہے ہیں کہ کوئی ی بھیک مانگنے والی"

"ہو،،،،،،

حنان نے سر گوشی کی تو وہ فوراً اٹھی۔۔

"مے آئی ی کم ان سر۔۔۔۔۔"

وہ دونوں تایا ابو کے روم میں آئے۔۔۔

"ارے ے ے میری بیٹی،،،، آؤ۔۔۔۔"

تایا ابو خوشی سے کھڑے ہوتے بولے۔۔۔

"میں نے سوچا کیوں نا میں آج دیکھ کر آؤں کہ آفس میں کام ہی کرتے ہیں یا۔۔۔۔۔"

وہ شرارت سے بولی۔۔

"ہاہاہاہاہا بہت اچھا کیا،،،، میں سوچ رہا ہوں کہ تم کو حنان کی اسسٹنٹ رکھ لیں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولے۔۔

"نہیں بابا،،،،، میں اسے گھر میں جو برداشت کر لیتا ہوں وہی بات ہے۔۔۔"

وہ فوراً تڑپتے ہوئے بولا۔۔۔

"تم برداشت کرتے ہو یا میں؟؟؟"

وہ ابرو اچکا کر بولی۔۔۔۔

"میں،،،،"

وہ چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

"ویری فنی،،،،،"

اس نے گھورا۔۔۔

"بابا یہ آپ کو معصوم لگتی ہے،،،، دیکھیں اچھا دھاری ناگن کی طرح گھورے جا رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔"

حنان نے معصوم بننے کی ایکٹنگ کی۔۔

"تم مجھے ناگن کہہ رہے ہو،،،؟؟"

وہ شاکڈ ہوئی ی اور دانت پیسے۔۔۔

"اچھا لڑو نہیں،،، حنا بیٹا کیوں آئی ی تھی آپ آفس۔۔۔۔"

تایاابو نے اسے دیکھا جو حنان کو گھور رہی تھی،،، تایاابو کے بلانے پر ہڑبڑائی ی۔۔۔

"وہ تایاابو شاپنگ کرنی تھی اسریٰ کی شادی کے لئے اور گھر بور ہو رہی تھی سوچا کیوں نا حنان کے ساتھ شاپنگ پر چلی جاؤں۔۔۔۔۔"

وہ آہستگی سے نرمی سے بولی۔۔۔

"کتنی ڈرامے باز ہے کہ مجھے چنگلی بلی کی طرح پڑتی ہے اور بابا کے سامنے،،، پوری ڈراموں کی مشین ہے۔۔۔۔۔"

حنان نے دل میں سوچا۔۔۔

"پرفیکٹ آئیڈیا ہے،،،،، حنان بھی فری ہے،،، چلے جاؤ دونوں۔۔۔۔۔"

تایاابو تو فوراً مان گئے۔۔۔۔

"بابا او کے فائن بٹ اسے کہیے گا کہ یہ چوڑیوں والی شاپ پر نہیں رکے گی،،، یونووٹ؟؟؟؟ اگر مال میں دس ہزار جگہ بھی چوڑیاں نظر آئیں،،،،،،، یہ وہاں رک جاتی ہے،،، اس لئے اس سمجھائیں۔۔۔۔۔"

حنان نے بابا کو دیکھا۔۔۔۔

"سوری بیٹا،،،،"

تایاابو نے ہری جھنڈی دکھائی ی۔۔۔

"بابا یہ دھاندلی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

وہ صدمے سے بولا۔۔۔

یہ الزام قبول ہے مجھے،،،، چلو میں نکلتا ہوں کسی دوست سے ملنے جانا تھا تم لوگ بھی جاؤ،،،،، گھر ٹائم "سے آجانا۔۔

تایا ابو نے جاتے جاتے کہیے۔۔۔

"چلیے۔۔۔۔۔"

حنان طنزیہ بولتا حنا کو دیکھنے لگا۔۔

"آپ مجھ سے مخاطب ہیں؟؟؟؟؟"

وہ نظریں جھکاتے ایک ادا سے بولی جبکہ حنان اس کی ایکٹنگ پر اش اش کر اٹھا تھا اور ہنس پڑا تو وہ بھی ہنس دی،،،،۔۔۔

مال میں آکر بھی دونوں کی لڑائی ہوتی رہی تھی،،،، وہ بے بی پنک کلر کے ڈریس پر اڑی تھی جب کہ حنان پیچ پر۔۔۔

"میں نے پہننا ہے یا تم نے؟؟؟؟؟؟؟"

حنا نے دانت پیسے۔۔۔

"نو ڈاؤٹ تم نے پہننا ہے مگر یہ کلر نہیں کرے گا تم پر سوٹ۔۔۔۔۔"

وہ دانت پیستا ہوا بولا۔۔۔

"تم سچ کہہ رہے ہو نا؟؟؟؟؟؟؟؟"

حنا نے اسے مشکوک نظروں سے گھورا۔۔۔

یہ دیکھو،،، یہ بے بی پنک اور یہ پیچ،،،، غور سے دیکھنا ذرا کہ کس میں کیوٹ لگ رہی"

"ہو،،،،،؟؟؟؟؟؟؟؟

حنان نے موبائل آگے کیا۔۔۔۔

" ہمممم چلو یہی لے لیتی ہوں.....۔۔۔ "

وہ جیسے اس پر احسان کر رہی تھی۔۔۔

"نوازش۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے دانت پیسے۔۔۔

اس کے بعد چوڑیاں اور باقی چیزیں لی۔۔۔

"تم حرم کو بھی بری لت لگا رہے ہو چوڑیوں کی۔۔۔۔۔۔ "

حنان کو ان لوگوں کے لئے چوڑیاں لیتا دیکھ کر حنا نے کہا۔۔۔

تم میری دوست ہو بٹ وہ میری جان ہے،،،،، چونکہ مجھے چوڑیاں پسند ہیں،،،،،، اس لئے میں چاہتا ہوں "
"کہ مجھ سے جڑی ہر لڑکی چوڑیاں پہنے۔۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"مجھے بھی پسند ہیں تبھی پہنتی ہوں،،،،،،،، غلط نہ سمجھنا۔۔۔۔۔"

حنان نے فوراً صفائی دی تو وہ ہنس دیا۔۔۔

"واؤ نائس کپل،،،،،،،"

وہ چوڑیاں دیکھ رہے تھے جب ایک لڑکی پاس آکر بولی۔۔۔

"ہیں س۔۔۔۔۔"

حنان نے اس لڑکی کو دیکھا تو اس نے اس کی اور حنا کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"اووووا چھا،،،،،، شکریہ۔۔۔۔۔۔"

حنان مسکرایا تھا،،، جبکہ حنا نے گھورا تھا

"کیا میں نام جان سکتی ہوں،،،، آپ دونوں کا۔۔۔۔۔"

اس لڑکی نے دونوں کو دیکھا۔۔۔

"یا شیور۔۔۔۔ آئم حنان اینڈ شی از حنا۔۔۔"

وہ مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"واؤ کتنا پیارا ہے ماشاءاللہ کہ نام بھی اتنے ملتے ہیں کہ حنا حنان۔۔۔۔۔۔۔"

وہ لڑکی مسکراتے ہوئے بولی۔۔

"تھینک یو سو مچ۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ مسکرایا تھا۔۔۔

"شادی کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟؟؟؟؟؟؟""

وہ دلچسپی سے بولی۔۔۔

"بارہ سال۔۔۔۔۔۔"

حنان نے سنجیدگی سے کہا تو حنا نے آنکھیں پھیلا کر اسے گھورا مگر اسے ذرا اثر نہ ہوا۔۔۔

بارہ سال،،،،ماشاءاللہ لگ ہی نہیں رہا،،، اور یہ چوڑیاں یقیناً آپ اپنی بیٹیوں کے لئے لے رہی "
"ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اس نے حنا کو دیکھا جو حرم لوگوں چوڑیاں دیکھ رہی تھی،،، اس کی بات سن کر حنا ہڑبڑائی اور فوراً حنان کو دیکھا جو مسکراہٹ دبائے اسے دیکھ رہا تھا،،،، حنا پلٹ کر اس لڑکی کو بتانے ہی لگی تھی کہ حنان بیچ میں کود پڑا۔۔۔

"افکورس بیٹیوں کے لئے ہیں۔۔۔"

وہ فوراًاس لڑکی کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"اور یقیناً آپ کے بچے بھی یقیناً آپ دونوں کی طرح کیوٹ ہوں گے۔۔۔۔۔"

وہ لڑکی مسکراتے ہوئے بولی، اب کی بار حنان سٹپٹایا تھا اور اس نے حنا کو دیکھا تو وہ بلش کر گئ تھی اور اسی بات پر اسے حیرانی ہوئی کیونکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔۔۔"

حنان مختصراً بولا تھا۔۔۔

اووووماشاءاللہ ؛؛؛؛ چلیں میں چلتی ہوں،،،، بہت پیارا کپل ہے آپ کا،،،،،، اللہ آپ دونوں کو ایک "دوسرے کے سنگ ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔؛؛؛؛؛؛ آمین،،،،، بائے داوے میرا نام دلکش ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی حنا نے دانت پیسے مگر خاموش رہنا مجبوری تھی کہ شاپ میں اور بھی لوگ تھے۔۔۔۔

"ہاہاہا آپ واقعی دلکش ہیں۔۔۔۔۔ "

حنان شرارت سے بولا تو ہنس دی۔۔۔۔

"بائے مسز حنان اینڈ نائس ٹو میٹ یو۔۔۔۔"

دلکش نے حنا کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔

"سیم ہیئر۔۔۔۔۔۔۔۔،،،،، "

حنا نے بمشکل مسکرا کر اس کا ہاتھ تھاما۔

جب کی حنان کو ہنسی آ رہی تھی۔۔۔۔۔

"تمہیں ذرا شرم نہیں آئی؟؟؟؟؟؟؟"

حنا نے گاڑی میں بیٹھتے ہی اسے گھورا۔۔

بلکل بھی نہیں،،،،،، شرمانا تو لڑکیوں کو چاہیے،،،،،، لڑکے تو خوش ہوتے ہیں شادی کے ذکر پر"

"۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شرارت سے ہنسا تھا۔۔۔

"اووووو میں بھول گئی تھی کہ ہمارا حنان تو ہے ہی ٹاپ فلرٹی پلس بے شرم۔۔۔۔۔"

اس نے دانت پیسے تو حنان نے بس ہنسنے پر اکتفا کیا کیونکہ اسے معلوم تھا،،،،،، اب اگر مزید کچھ کہا تو لڑائی ہو جائے گی مگر حنا کا دھیان بٹ چکا تھا،،،،،،،۔۔۔۔۔

،،،،،،،

عارش لاؤنج میں آیا تو وہ انہماک سے لیپ ٹاپ پر ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔،،،،عارش تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا،،،،ارحہ اس کی آمد سے بے خبر تھی،،،،،،جب کہ عارش اسے دیکھ رہا تھا جو کہ الجھی سی لیپ ٹاپ کی اسکرین دیکھ رہی تھی،،،، کبھی لب کاٹتی، کبھی سر پر ہاتھ رکھتی، کبھی ناخن منہ میں ڈال رہی، نہیں ہٹائی تو نظریں لیپ ٹاپ سے۔

ہے ہی کمینہ، ایک نمبر کا کمینہ، شرم تو اس شہوار احمد کو چھو کر بھی نہیں گزری،،،،پلیز زززز مہوش،"

"دانش تمہیں دل سے چاہتا ہے، پلیز زززززمت جانا۔۔۔۔۔

وہ ڈرامہ دیکھتی بڑبڑا رہی تھی جب کہ عارش صوفے کے پیچھے کھڑا اس کی الٹی سیدھی حرکات پر غور کر رہا تھا۔

"میرا یہ بھرم تھا میرے پاس تم ہو،،،"

وہ لیپ ٹاپ رکھتی اٹھی۔۔۔۔

"میں سمجھا تھا تم ہو تو کیا اور مانگو"

"میری زندگی،،،،،،،،

وہ گنگناتی ہوئی پلٹی تو سامنے عارش کھڑا تھا،،،،،، شرم سے ڈوب مرنا کسے کہتے ہیں اس لمحے ارحہ کو سمجھ آیا تھا،،،، منہ پر ہاتھ رکھتی وہ فوراً پلٹی۔۔۔

"کیا ہوا،،،، گنگناؤناں؟؟؟؟؟؟؟؟"

عارش اس کے سامنے آیا۔۔۔۔۔

"وہ،،،وہ عارش بھائی ڈرامہ،،،،ڈرامہ دیکھ رہی تھی،،،،،اسی کا سونگ تھا۔۔۔"

وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی

"کون سا ڈرامہ؟؟؟؟؟؟؟"

عارش نے اس کی اڑی رنگت دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"میرے پاس تم ہو،،،،،،،،،،،"

وہ فوراً بولی تو عارش نے چونک کر دیکھا،،،،،ارحہ نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔۔۔

"ڈرامے کا نام ہے "میرے پاس تم ہو،،،،"

وہ فوراً صفائی دے کر بولی۔۔۔۔۔

"کیا فضول بکواس ہے،،،،،،،"

وہ سر جھٹک کر بیٹھ گیا۔۔۔

"آپ کب آئے،،،،،؟؟؟؟؟؟؟ "

وہ شرمندگی مٹانے کو بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

"جب تم شہوار احمد کو گالیاں دے رہی تھی بلکہ القابات سے نواز رہی تھی۔۔۔۔"

وہ بھی تو عارش تھا،،،، کوئی بات اتنی آسانی سے کہاں بھولنے والا تھا،،،۔۔۔۔۔۔۔

"ایکسکیوز می،،،،،،،،،،"

وہ جانے لگی تو عارش نے پکارا۔۔۔

"رکو،،،،،،،،،"

وہ اسے جاتا دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

"جی،،،،،،،،،،،،،،،،،،،"

وہ رکی مگر پلٹی نہیں۔۔

"یہاں بیٹھو پہلے،،،،،،مجھے امپورٹنٹ بات کرنی ہے،،،،،،،،بیٹھو بھی۔"

اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا تو وہ سر ہلا کر بیٹھ گئی۔۔۔

"نانو چاہتی ہیں کہ میں شادی کر لوں،،،"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

رئیلی یہ تو بہت اچھی بات ہے،،،،، آپ کر لیں نا بہت مزہ آئے گا،،،،، آپ ہی تو میرے اکلوتے کزن"
"ہیں،،،،، سچی بہت ارمان ہیں آپ کی شادی کے،،،،،،،،

وہ تو فوراً پر جوشی سے بولی۔۔۔۔

ہممم یہ تو ہے،،،،، میں تمہارا اکلوتا کزن اور تم میری،،،،،، اس لئے نانو چاہتی ہیں کہ میری شادی"

"،،،،،،،

وہ کہتا کہتا رکا۔۔۔۔۔

کیا کر رہا ہے عارش،،،،، پاگل ہو گیا کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟ نہیں مجھے اس سے نہیں،،،،، نانو سے بات کرنی "

"چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے خود کی سرزنش کی۔۔۔۔۔

"کہاں کھو گئے آپ؟؟؟؟؟؟؟؟؟ کیا کہا ہے دادو نے؟؟؟؟"

وہ اسے ایکدم سے خاموش دیکھ کر بولی۔

وہ نانو چاہتی ہیں کہ میں شادی کر لوں،،،،،، بٹ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری بھی شادی ہو جائے"

"سو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بات کا رُخ پلٹ کر بولا۔۔۔۔۔۔

"میری،،،،،، میری شادی؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ شاکڈ سی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"ہاں،،،،،،،،، کیوں تم نے شادی نہیں کرنی؟؟؟؟؟؟؟؟؟ اگر تم کو کوئی پسند ہے تو بتا دو،؟؟؟؟؟؟؟"

اس کا لہجہ خاصا چبھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیا میں عارش بھائی کو بتا دوں،،،،،حنان کے بارے میں،،،،،،،،یقیناً یہ کچھ کر لیں گے،،،،،ہاں بتا دیتی"

"ہوں۔۔۔۔۔۔۔

وہ انگلیاں مسلتے ہوئے گہری سوچ میں گم تھی۔۔۔۔

?----------

"کیا سوچ رہی ہو؟؟؟؟؟مشکل سوال تو نہیں پوچھا میں نے؟؟؟؟؟؟؟"

وہ ابرو اچکا کر سختی سے بولا۔۔۔۔۔۔۔

"کچھ،،،کچھ بھی نہیں،،،،،،،،،،،"

ارحہ گڑبڑائی،،،،،ہمیشہ کی طرح اس کے سامنے وہ اعتماد کھو گئی۔۔۔۔۔۔

"اووو کے۔۔۔۔"

اس نے سر ہلایا تو ارحہ فقط مسکرائی۔

کیونکہ اسے ہمیشہ سے ہی عارش سے بہت ڈر لگتا تھا۔۔۔۔۔،

"اگر کبھی ایسا کچھ ہو تو بتا دینا، اوکے میں نانو پاس چلتا ہوں۔ "

وہ چلا گیا۔

"کاش کاش بتا سکتی۔"

ارحہ نے گہرا سانس لیا۔

،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،

"ہائے پارٹنر،،،،،،،،،،"

حنان نے اسے دیکھا جو رائل بلو کلر میں ہم رنگ چوڑیاں پہنے، بالوں کو ہیئر بینڈ میں قید کیے بہت پیاری لگ رہی تھی،،،،، کانوں میں ٹاپس تھے۔۔۔

"ہائے،،،،، تو کیا خیال ہے؟؟؟؟ کسی کو پتہ تو نہیں چلے گا؟؟؟؟؟؟؟؟"

حنا نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"نو،،،،، نیور ایور۔۔۔۔۔"

وہ مسکرایا تو وہ بھی مسکرائی۔۔۔۔

"رکو،،،،،،"

وہ لپ اسٹک لگانے لگی تو حنان نے کہا

"ہوں،،،،،،"

اس نے آئینے میں سے ہی حنان کو گھورا۔

"یار،،،،،،، گلوز مت لگاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے ریکوسٹ کی۔۔۔۔

"کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ نا سمجھی سے گلوز کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

حنا شاید تمہیں یہ بات بری لگے مگر یار پلیز زززز تم ایسے ہی اتنی پیاری لگ رہی ہو کہ نظریں ہٹانا مشکل" ہے،،،،، اور گلوز میں اور بھی پیاری لگو گی تو ڈیفینٹلی یار پارک میں ہزاروں لڑکے تمہیں دیکھیں گے اور مجھ سے برداشت نہیں ہو گا،،،،، کوئی میری دوست کو دیکھے میں برداشت نہیں کروں گا سو پلیز نہ "لگاؤ۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو حنا نے چونک کر اسے دیکھا،،،،، یہ حنان کوئی اور ہی تھا،،،، یہ شرارتی، نٹ کھٹ نہیں میچور حنان تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں،،،، آ جاؤ۔۔۔۔۔"

وہ چلا گیا اور حنا نے گلوز رکھ دیا مگر دل جیسے دغا دے رہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں پارک میں پہنچے تھے،،،، آج ویلنٹائن ڈے تھا اور پارک میں بے حد ہجوم تھا،،،،،، حنان اور حنا نے ان لوگوں کا دن خراب کرنے کا سوچ لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دیکھا،،،،، اتنے کوئی بے غیرت ہیں یہ،، حنا یہ محبت نہیں ہے،،،،،، انسان جس سے محبت کرتا ہے نا"
"اسے سات پردوں میں چھپا کر رکھتا ہے اور یہ لوگ،،،،،،،

حنان اسٹیئرنگ پر دباؤ ڈالتے ہوئے بولا۔

مجھے لڑکوں سے زیادہ لڑکیوں پر غصہ ہے،،،،،، کیا ان لوگوں کو ذرا شرم نہیں ہے؟؟؟؟ یہ ماں باپ کی"
عزت کو پاؤں تلے روند رہی ہیں،،،،،،، حنا میں تمہیں وارن کر رہا ہوں کہ اگر کسی سے محبت ہوئی تو مجھے بتانا، میں اس کی تم سے شادی کرواؤں گا،،، اگر میں نے تمہیں ان لڑکیوں کی طرح کبھی کسی لڑکے سے ملتے دیکھا تو قسم سے موت کے گھاٹ اتار دوں گا، بھلے مجھے کنزرویٹو سمجھو یا جو بھی لیکن یہ بات یاد رکھنا
"ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایموشنل ہوا تو حنا نے گھورا۔۔۔۔۔

حنان صاحب مجھے محبت ہو نہیں سکتی کیونکہ آپ ہر وقت میرے سر پر چڑھے رہتے ہیں اور دوسرا"
"انجوائے کرنے آئے ہیں ہم،،،، ایموشنل نہ ہو، بس اللہ پاک ہدایت دے ان کو۔۔۔۔۔

..وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے بولی تو وہ بھی نکلا اور پارک کے اندر داخل ہوا

"افففففف یہ تو سارا پارک ہی فل ہے یار؟؟؟"

حنا نے اسے دیکھا۔۔۔

ہمممممم سوتو ہے،،،،،،،،،اگر ہم اس والے کورنر میں کھڑے ہو کر شور کریں تو سارے پارک میں آواز "
"آئے گی،۔کیا خیال ہے؟۔۔۔۔۔

حنان نے سامنے تھوڑے سے اونچائی والے کورنر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"یو آر رائٹ۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ہنسی اور دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے اس طرف چلے گئے،،،،،،پارک کھچا کھچ بھرا تھا،،،،،ہر طرف کپلز خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔

"جب وسل بجے گی تو،،،،،،،،"

.حنان نے اسے دیکھ کر آنکھ ماری تو وہ متوقع سچویشن سوچ کر ہی ہنس دی

انہیں باتیں کرتے تقریباً پانچ منٹ ہوئے جب موبائل پر وسل بجی۔۔۔

"بھاگو،،،،،بھاگو پولیس،،،،،،،سب بھاگو پولیس۔۔۔۔۔۔"

حنان نے شور مچایا اور بھاگنا شروع کر دیا اور اس کی دیکھا دیکھی وہاں موجود سب کپلز نے بھاگنا شروع کر دیا،،،، تقریباً پانچ منٹ کے اندر اندر سارا پارک خالی تھا .....

ہاہاہاہاہاہاہا،،،،،،،،،کتنے بیوقوف تھے رات کو ساری زندگی ساتھ نبھانے کا وعدہ کرنے والے اب "
"دیکھو کیسے ہوا نکلی کہ ذرا سے جھوٹ پر کسی اور کے محبوب کا ہاتھ پکڑ کر بھاگ گئے،،،،

اس نے ہنستے ہوئے حنا کے ہاتھ پر ہاتھ مارا وہ بھی ہننس ہنس کر دوہری ہو رہی تھی۔۔۔

بیچارے جلد بازی میں گفٹس اٹھانا ہی بھول گئے، پتہ نہیں کس کس سے ادھار مانگ کر لیے ہوں گے "

"۔۔۔۔۔۔۔۔

حنا ہنستے ہوئے پارک کی حالت دیکھ کر بولی۔۔۔۔

ہاں ایسا کرو سارے گفٹس اٹھاتے ہیں،،،،،، اور کسی یتیم خانے میں دے آتے ہیں کیونکہ زیادہ تر "

"چوکلیٹس ہیں،،،،،، کہو کیا خیال ہے؟؟؟؟؟؟؟

حنان نے اسے دیکھا جو ابھی بھی اپنے کارنامے پر ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔

"یس وائے نوٹ،،،،،،"

وہ مسکرائی تو حنان جمع کرنے لگا، لیکم دونوں ابھی بھی ہنس رہے تھے، یہ سارا دن دونوں نے ایسے پی شرارتیں کرتے گذارا تھا، اس دن کا شمار بھی اس دن میں ہو گیا تھا جسے دونوں نہیں بھول سکتے تھے۔

،،،،،،،،،

"اسلام علیکم نانو،،،،،،،،"

عارش نے کال کی۔۔۔

"وعلیکم اسلام،،،،، کیسا ہے میرا بچا؟؟؟؟؟"

وہ محبت سے بولیں۔۔۔۔

"ٹھیک نانو،،،، آپ کا کیا حال ہے؟،،،،،مامی،ماموں،ارحہ کیسے ہیں سب؟؟؟؟؟؟"

وہ گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"سب اللہ سوہنے کا کرم ہے،،،،،،،تُو آجا بیٹا،،،بڑے دن ہوئے ملے ہوئے۔۔۔۔۔۔"

نانو نے گویا التجا کی۔۔۔

نانو جان،،،،،، آج ذرا آپ اپنی پوتی کو بھیجیں میرے گھر،،،،،اسے ڈراپ کرنے آؤں گا تو مل لوں گا"

"آپ سے بھی۔۔۔

وہ پانی پیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"ارحہ کو،،،،،کیوں خیر تو ہے؟؟؟؟؟"

وہ حیرانی سے بولیں۔۔۔۔

ہاں جی،سب ٹھیک ہے نانو،،،،،دراصل کچھ دوست آرہے ہیں میرے تو ان کے لئے کھانا بنوانا ہے بس"

"ملازمین کو گائیڈ کر دے گی۔۔۔۔۔

اس نے فوراً کہا۔۔۔

"اچھا تم گاڑی بھجوا دو کیونکہ تمہاری مامی بازار گئی ہیں تو گاڑی وہ لے گئی ہیں،،،،،،"

نانو نے حامی بھری۔۔۔۔

"اوکے فائن میں بھیجتا ہوں ڈرائیور کو اور نانو لو یو اینڈ جزاک اللہ۔۔۔۔۔"

وہ آخر میں شرارت سے مسکرایا۔۔۔۔۔

" اللہ تجھے خوش رکھے،،،،، اللہ حافظ۔۔۔۔"

نانو نے کال کاٹ دی۔۔۔۔۔

"رب سوہنے تو عارش کے دل میں ارحہ کے لئے محبت ڈال دے،،، آمین۔۔۔۔۔"

انہوں نے دل سے دعا مانگی اور ارحہ کو اس کے گھر بھیجا،،،،،، ارحہ ناچاہ کر بھی چلی گئی۔۔۔۔۔

"سر نے جو لسٹ دی تھی کھانے کی، وہ کدھر ہے؟؟؟؟؟؟؟"

ارحہ نے ملازمہ کو دیکھا۔۔۔

بی بی سر نے کوئی لسٹ نہیں دی، انہوں نے کہا تھا آپ آئیں گی تو جو کہیں بنا دوں، اب آپ بتا دیں، میں "آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔

ملازمہ نے اس کو دیکھا۔۔۔

حد کرتا ہے یہ بندہ، کچھ اور بن گیا تو ساری زندگی کا طعنہ بن جائے گا، اب مجھے کیا پتہ ان کی پسند ناپسند کا"
"بھلا؟؟؟؟

اس نے سر جھٹکا۔۔۔

"حالانکہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے،،،،،"

عارش کی آواز پر وہ اچھل کر پلٹی۔۔

"عارش بھائی آپ؟؟؟؟"

اُس نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔۔۔

"میں بندے کھاتے ہوں؟ "

عارش نے اسے دیکھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

مجھے دیکھ کر ہر بار تمہاری سانس سولی پر کیوں لٹک جاتی ہے، میں سمجھا تمہارے سامنے میری شکل ڈریکولا"
"بن جاتی ہے جو تم ڈر جاتی ہو۔

عارش نے طنز کیا۔

"سوری آپ اچانک آئے تو میں ڈر گئی۔ "

اس نے لب کاٹتے ہوئے کہا۔

اووو چلو آئندہ پائل پہن لوں گا تا کہ جب آؤں تمہیں دور سے علم ہو عارش آرہا ہے اور تم ڈرو"

"مت۔۔

وہ عارش ہی کیا جو سیدھی بات کرے۔۔

"سوری۔۔"

ارحہ نے کڑوا گھونٹ پیا۔

"اٹس اوکے،،،، کھانے میں کیا اچھا بنا لیتی ہو؟؟؟؟ رشین اور پلاؤ کے علاوہ۔۔۔۔۔ "

عارش نے اسے دیکھا، جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

" میں سب بنا لیتی ہوں،،،، جو آپ کہیں گے وہ بنا دوں گی۔۔۔۔۔"

وہ خود کو کمپوز کرتی ہوئی بولی۔۔۔۔

ہمممم تو ایسا کرو کہ کوفتے، چائنیز، چکن کڑاہی، کباب اور میٹھے میں سیلیڈ اور کھیر بنا لو،،، آسان سی ڈشز"

"بتائی ہیں،،،،،، امید کرتا ہوں اچھی بنا لو گی،،، باقی میں باہر سے منگوا لوں گا،،،

عارش نے اسے دیکھا۔

"اوکے۔"

اس نے سر ہلایا تو عارش باہر چلا گیا۔۔۔

بڑی ہی آسان ڈشز ہیں،،اتنی جلدی کیسے بناؤں میں،،،کہتے ہیں کہ باہر سے منگوالوں گا باقی،اب ہاضمے "
"کی گولیاں ہی باہر سے منگوالیں بس،،،،،،

وہ بڑبڑا رہی تھی اس سے بے خبر کہ عارش پیچھے کھڑا سن رہا ہے۔۔۔

"اور حکم تو ایسے دے کر گئے ہیں کہ جیسے میں کزن نہیں بیوی ہوں۔۔۔۔۔"

اس نے دانت پیسے۔۔۔

"تو بن جاؤنا بیوی۔۔۔۔۔"

عارش کی بات پر اس نے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے،شرم سے ڈوب مرنے کا مقام کسے کہتے ہیں اسے ایک لمحے میں سمجھ آگئی تھی،اس کے فرشتوں کو بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ آسکتا ہے اور اوپر سے اس کے الفاظ،
۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟؟؟؟؟"

وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا،جس کا چہرہ عارش کی بات،سردی اور شرمندگی سے ٹماٹر کی طرح لال ہو رہا تھا۔۔۔

"آئی مین،،،،"

وہ شرمندگی سے بول ہی نہ پائی۔۔۔۔

صفائی کی ضرورت نہیں ہے،،،،،وقت کم ہے اور تمہیں اکیلے کچھ بھی نہیں کرنا، ملازمین موجود "
"ہیں،،،،،،بس تم نے سب اپنی نگرانی میں کروانا ہے سو ڈونٹ وری ٹینشن نہ لو۔۔۔۔

عارش نے اس کے چہرے سے نظریں چرا کر اسے بتایا۔۔۔

"جی اچھا۔۔۔۔۔"

اس نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"اوکے۔۔۔"

عارش کچن سے نکل گیا۔۔

"تو بن جاؤ نا بیوی۔۔۔۔"

اس کے کانوں میں عارش کا جملہ بازگشت کرنے لگا تو کانوں سے گرم دھوئیں نکلے۔۔

عارش بھائی کیوں کر رہے ہیں ایسی باتیں؟ اگر حنان کو پتہ چلا تو قتل کر دے گا میرا،،،،حنان سے تو میں "
"ناراض ہوں، بات نہیں کرنی کبھی اس سے، ویلنٹائن ڈے تک وش نہیں کیا؟؟؟؟
اس نے دانت پیسے اور موبائل اٹھایا اور واٹس ایپ اوپن کیا، سامنے حنان کا وائس میسج تھا، سب ناراضی بھلائے اس نے آن کیا، محبت میں انا تو نہیں ہوتی نا، محبوب سامنے ہو کہاں کی ناراضی۔۔

میں جانتا ہوں ارحہ کہ تم ناراض ہو مجھ سے کہ آج ویلنٹائن ڈے وش نہیں کیا،،،،یار کیا ہے یہ دن؟ جا"
کر ہسٹری پڑھو اس کی تم؟ ویلنٹائن ڈے لوگ منانے والے میری نظر میں بے غیرت ہوتے ہیں اور

محبت کا کوئی ایک دن تھوڑی نا ہوتا ہے،،،، نیو ائیر، برتھ ڈے اور بھی جتنے دن آتے کرتا تو ہوں وش، وہ بھی سب سے پہلے تو آج کیوں ناراضی ہے،،،،،، بھئی مجھے نفرت ہے اس دن سے،،،،، سو مجھ سے امید مت کرنا اور تم میری عزت ہو،،،،،، میں تمہیں اپنی عزت بنا کر لانا چاہتا ہوں نا کہ میں تمہارے ساتھ ہو ٹلنگ کرتا پھروں، سمجھ آ گی تو ٹھیک نہیں تو۔۔۔۔۔"

اس کے وائس میسج میں ہی سب جذبات موجود تھے۔۔۔۔۔ ارحہ کے اندر تک سکون کی لہر دوڑ گئی۔۔۔

"افففففف تھینکس یار،،،،،، میری چوائس تو واقعی اعلیٰ ہے،،،،،، اب بس ماما سے بات کرنی ہو گی،،،،،،

" مجھے یقین ہے کوئی بھی ایشو نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر کھانے کی تیاری کرنے لگی۔

کھانا بناتے بناتے کافی تھکن ہو گئی تھی،،، عارش اس وقت کا گھر نہیں آیا تھا۔۔۔

"کیوں نا میں میرے پاس تم ہو کی لاسٹ اپی سوڈ دیکھ لوں؟؟؟؟؟ ہاں جب تک عارش بھائی آتے، دیکھ لیتی ہوں پتہ نہیں کیا بنے گا،،،،، دانش نہ مرے اللہ پاک پلیز زززز پلیز زززز۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بے چینی سے موبائل لئے لاؤنج میں آ گئی،،،، دونوں پاؤں ٹیبل پر رکھے ریلیکس ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

"مجھے ہاتھ مت لگانا اور اگر میں مر جاؤں تو میری قبر پر مت آنا۔۔۔۔۔"

دانش کی بات پر اس نے بے چینی سے منہ پر ہاتھ رکھا،،،وہ ڈرامہ دیکھنے میں اتنا محو تھی کہ عارش کے آنے کی خبر ہی نہ ہوئی،،،،عارش لاؤنج سے گذر کر روم میں گیا،،،،وہ چینج کر کے باہر آیا تو اسے ہچکیوں کی آواز آئی۔۔

"میم، میم یہ پانی پئیں ،،،،،،"

ملازمہ نے گلاس دیا۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے اسے ؟؟؟؟؟؟؟"

عارش نے فکر مندی سے ارحہ کو دیکھا جو منہ پر ہاتھ رکھے ہچکیوں کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی،،،،،،

"سر نہیں معلوم،،،،موبائل پر لگی تھی کہ ایک دم سے ہی رونے لگی ہیں،،،،،،"

ملازمہ نے عارش کو بتایا۔۔۔

"کیا ہوا ہے ؟؟؟؟ ارحہ بتاؤ مجھے ؟"

وہ فکر مندی سے اس کے مقابل بیٹھ گیا۔۔

وہ خود پر کنٹرول رکھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر جوں جوں یاد آتا کہ فیورٹ کریکٹر مر گیا ہے تو آنسو اندھا دھند بہنے لگتے۔۔۔

"کچھ نہیں،،،،،"

وہ پانی کا گھونٹ بھر کر بولی۔۔۔۔

"تو روئی کیوں؟؟ مجھے سچ سچ بتانا؟؟؟"

وہ نا سمجھی سے بولا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"بتاؤ بھی؟ "

وہ ابھی بھی اپ سیٹ تھا۔۔۔۔

"دانش مر گیا ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ پھر رو دی تھی اور عارش ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

" کون دانش؟؟؟؟؟"

وہ تھوک نگلتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"بتایا تو آپ ڈانٹیں گے،،،، نہیں بتاؤں گی۔"

وہ معصومیت سے بولی تو عارش کو بہت اچھی لگی۔۔۔

"نہیں، نہیں ڈانٹوں گا وعدہ، تم بولو۔۔۔۔۔"

وہ فوراً بولا تھا۔۔۔

" وہ،،،،۔وہ۔۔۔۔"

بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ پھر رو دی،،،،اب تو عارش کو شدید گھبراہٹ ہوئی،اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کرے۔۔۔۔

"پلیز زززز بتا رہی ہو یا مامی سے پوچھوں کہ دانش کیا لگتا ہے تمہارا۔۔۔۔۔"

وہ اب چڑا تھا۔۔۔۔

"وہ ڈرامے میں آتا ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ پھر رو دی اور عارش نے لب اور مٹھیاں بھینچ کر اسے گھورا جو زور و شور سے روئے جا رہی تھی۔۔۔

"چپ،،،،،ایک دم چپ۔۔۔۔۔"

وہ اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر غصے سے بولا،،،،،اثر ہوا تھا،،،،،وہ سہم کر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

"کیا لگتا ہے وہ تمہارا؟؟؟؟؟؟"

وہ دانت پیستے ہوئے بولا،،،وہ خود پریکٹیکل اور میچور انسان تھا اور امیچورٹی برداشت بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

"کرش ہے میرا۔۔۔"

وہ منمنائی۔

تم سے بڑا بے وقوف میں نے آج تک نہیں دیکھا وعدہ کیا تھا کہ نہیں ڈانٹوں گا ورنہ بتاتا، چلو آؤ میرے" ساتھ،،، ہر وقت فضول کام، کبھی کسی کو گالیاں دے رہی ہے تو کبھی رو رہی ہے، شاباش ہے، اٹھو بھی "۔۔۔۔

وہ گھورتا ہوا اٹھ گیا۔

"یہ ابھی نہیں ڈانٹا۔۔۔۔"

اس نے پشت کو گھورا اور اٹھ گئی۔۔۔۔وہ کچن میں آیا اور ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا اور خود چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

"مجھے سب چیزیں ٹیسٹ کروانا پلیز۔۔"

اس نے کہا تو وہ سر ہلا کر پلیٹ میں نکالنے لگی، اور وہ خاموشی سے ٹیسٹ کرنے لگا مگر مان گیا کہ کھانا بہترین ہے۔

بہت مزے کا بنایا ہے،، اس پر انعام بنتا ہے،،،، اس لئے میرے روم کی لیفٹ سائیڈ پر جو روم ہے اس" میں ایک ڈریس پڑا ہے جو میں تمہارے لئے لایا ہوں کیونکہ کوکنگ کے دوران یہ ڈریس خراب ہو چکا "ہے، نانو نے پھر کہنا کہ میری پوتی کو ایک ڈریس نہیں لے کر دے سکے، سو جاؤ۔۔۔۔۔۔

اس نے کہتے ساتھ صفائی دی کہ کیوں لایا ہوں۔۔

وہ روم میں نے تمہارے لئے آلریڈی سیٹ کروادیا تھا۔۔۔سو اب گیسٹ سے فری ہو کر تمہیں ڈراپ "
" کر دوں گا،،،،،اوکے۔۔۔۔۔

موبائل پر کام کرتے وہ ساتھ اسے انفارم بھی کر رہا تھا۔

"اوکے، تھینکس۔۔"

وہ مسکراتی ہوئی چلی گئی تو عارش نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا جو جا چکی تھی۔

"اچھی لڑکی ہے نانو کو بول دوں گا آج کہ مجھے قبول ہے ان کی پوتی۔۔"

اس نے گہرا سانس لیا تبھی اس کے فرینڈز آ گئے تو وہ گپ شپ کرنے لگا، ارحہ فریش ہو کر باہر آئی اور سیدھی ڈرائنگ روم میں پہنچی اب تو اس کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ دوست فقط لڑکے ہوں گے ۔وہاں آ کر اسے شاک لگا، عارش تو نظریں ہٹانا ہی بھول گیا تھا۔

اوو بلیک بیوٹی، اور وہ بھی تیرے گھر،؟"

"خیر تو ہے نا؟

عمر کی بات پر اس کا چہرہ سرخ ہوا۔

" شٹ اپ، جاؤ تم، تمہیں کس نے بولا تھا یہاں آؤ۔"

عارش عمر کو گھور کر ارحہ کو غصے س ء دیکھتے ہوئے بولا تو وہ بنا کوئی جواب دیے بھاگتی ہوئی چلی گئی۔

بتانا کون ہے؟ کیونکہ ہم تو کتنا عرصہ ہو گیا تیرے گھر آتے کوئی لڑکی نہیں دیکھی اور تو اس ٹائپ کا ہے"
"بھی نہیں۔

وصی کی بات کا مطلب سمجھ کر عارش نے مٹھیاں بھینچی اور اسے ارحہ پر جی بھر کر غصہ آیا، وہ لوگ کوءی بگڑے نہیں تھے رارش کی طرح ہی سلجھے تھے۔

"میری کزن پلس ہونے والی فیانسی ہے، اب ہو گئی تسلی، بوا جی کھانا لگائیں۔"

عارش نے ان کو جواب دے کر بوا کو کہا۔

"اووووا چھا یعنی بھابھی ہیں ماشاءاللہ ، تو کب کر رہا ہے منگنی، جلدی بتا۔"

عدیل نے فوراً پر جوشی سے کہا۔

"ابھی نہیں معلوم، بتادوں گا۔"

وہ رکھائی سے بولا۔

عارش قسم سے میں نے بھابھی کو غلط نظر سے نہیں دیکھا، میں بس شوکڈ ہو گیا تھا تیرے گھر لڑکی دیکھ"
"کر، تجھے برا لگا آئم سوری مگر وہ میرے لئے قابل احترام ہیں۔

عمر نے فوراً صفائی پیش کی۔

"عارش بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے یہ، اگر نہیں یقین تو ہم بھابھی سے بھی سوری کر لیتے ہیں۔"

سرمد نے بھی کہا تو اس نے سر ہلایا۔

"کوئی بات نہیں، آئی ٹرسٹ یو۔"

وہ مسکرایا تھا تبھی بوا نے کھانا لگنے کی اطلاع دی۔

" بوا آپ ایسا کریں ارحہ کا کھانا اس کے روم میں بھجوا دیں۔"

اس نے بوا کو کہا اور خود ان کے پاس آ گیا۔۔۔

"کھانا تو بڑا ہی لاجواب ہے اور آئم شیور کہ یہ بھابھی نے بنایا ہے، ایم آئی رائٹ؟"

عدیل نے کہا تو وہ مسکرایا تھا اور اثبات میں سر ہلایا۔

، اسے معلوم تھا کہ کھانا بہت اچھا ہے۔

"واہ بھئی اس کو بیوی بھی سگھڑ ملی اور ایک میرے والی ہے جس کو چائے تک نہیں بنانی آتی۔"

عمر نے منہ لٹکایا تو وہ ہنسا۔۔۔

"یاد ہے یونی میں یہ کہا کرتا تھا کہ شادی اس سے کروں گا جو چاہے ان پڑھ ہو مگر کھانا اچھا بناتی ہو۔"

وصی نے کہا تو سب کا قہقہہ بلند ہوا۔

"بھابھی ان پڑھ ہیں کیا؟"

سرمد ازحد حیرانی سے بولا۔

"پڑھی لکھی ہے تسلی رکھو اور فوکس اب کھانا ہو۔"

عارش نے گھورا تو وہ منہ بناتے ہوئے کھانا کھانے لگے۔

عارش کو ارحہ کی موجودگی میں لگا کہ گھر واقعی جنت نہ ہو، وہ اتنا بولی نہیں تھی مگر آج گھر اتنا خاموش نہیں تھا جتنا آج سے پہلے ہوا تھا۔ اسے کام کرتا دیکھ کر دل اور دماغ نے کہا کہ ہاں یہی ہے وہ لڑکی جس کو اس گھر کی ہی نہیں اس کے دل کی ملکہ بننا چاہیے۔ وہ آج جیسے کافی مطمئن ہو چکا تھا۔

ان کو الوداع کہہ کر عارش اس کے روم میں آیا تو وہ فوراً کھڑی ہو گئی۔

"سوری، مجھے نہیں پتہ تھا کہ میل فرینڈز ہیں صرف۔ "

وہ ڈرتی ہوئی بولی۔

اٹس اوکے، کھانا کھالیا تم نے۔؟"

عارش نے اسے دیکھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

" تھینکس، سارا کھانا ہت اچھا بنا تھا۔"

اس نے شکریہ ادا کیا وہ خوش ہوئی۔

"ویلکم۔"

وہ ریلیکس ہوئی۔

"اوکے چلو میں تمہیں ڈراپ کر دوں۔"

عارش نے اس کو گھر ڈراپ کیا اور خود نانو کے روم میں آ گیا۔ بچپن سے ہی اس کا نانو اور ماموں سے لگاؤ تھا،، مامی سے تو لر فرمائش پوری کرواتا تھا۔

"اسلام علیکم مامی کیا حال ہے؟"

وہ تنزیلہ بیگم کے آگے جھکا۔

"۔وعلیکم السلام، میں ٹھیک تم سناؤ بیٹا؟"

وہ محبت سے ہاتھ پھیر کر بولیں۔

"اللہ پاک کا کرم ہے۔"

وہ نانو کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولا۔

"کوفی پیو گے بیٹا؟"

تنزیلہ بیگم اٹھتے ہوئے بولیں۔

"بلکل آپ کے ہاتھ کی بنی کوفی تو میری فیورٹ ہے۔ "

وہ فوراً بولا تھا کہ مبادا امامی مکر جائیں۔

"بلکل ابھی لاتی ہوں۔"

وہ مسکراتے ہوئے چلی گئیں۔ عارش نے نانو کا ہاتھ تھام کر آنکھوں پر رکھا، ان کو دیکھ کر مسکرایا۔ نانو نے بے اختیار مسکرائیں کیونکہ وہ تو مسکراتا بھی کم تھا۔

"کچھ کہنا ہے؟"

نانو نے اس کو دیکھا تو وہ ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

"شادی کرنا چاہتا ہوں، خالی گھر سے مجھے وحشت ہونے لگی ہے، خاموشی چبھتی ہے اب مجھے۔"

وہ آزردگی سے بولا تھا تو نانو نے گہرا سانس لیا۔

"تبھی چاہتی ہوں بیٹا کہ گھر بسالے، آنے والی گھر کی خاموشی توڑ دے گی اور تجھے جوڑ دے گی۔"

نانو نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"جی نانو جان! اس لئے میں اب راضی ہوں۔"

وہ آہستگی سے بولا تھا۔

"شاباش میرا بیٹا۔ تجھے کوئی پسند ہے تو بتادے۔"

نانو نے خوشی سے کہا۔

ارحہ صفدر کو میں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں، آج اسے اپنے گھر میں دیکھ کر مجھے فیصلہ کرنا آسان ہو گیا ہے۔ آپ ماموجان اور مامی جان سے بات کر لیں، مجھے منظور ہے۔"

وہ نرمی سے بولا تھا اور نانو نے خوشی سے بے اختیار اس کا ماتھا چوما تھا۔

"وہ تجھے بہت خوش رکھے گی، تیرے دھوپ چھاؤں رویے کو سمجھے گی۔ بس اس پر بلاوجہ غصہ نہ کرنا۔ بڑی معصوم سی اور چڑیا جتنے دل والی ہے۔"

نانو نے ساتھ ہی اسے نصیحت کی۔

"جی میں جانتا ہوں۔"

اسے معلوم تھا کہ جیسے وہ ڈراموں کے کرداروں پر روتی تھی، پتہ نہیں کیوں اسے دل کے قریب لگی تھی۔ تبھی تنزیلہ مامی کوفی لے کر آگئیں تو وہ مسکرا کر پینے لگا۔

آج اس نے یہیں رہنا تھا۔ صبح وہ جاگنگ کر کے آیا تو وہ لان میں رکھے جھولے پر بیٹھی چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ کانوں میں ہینڈ فری لگی تھیں لیکن آنکھیں بند کیے وہ لائنوں میں کھوئی ہوئی تھی، عارش کو اس پل وہ بہت حسین لگی تھی۔ اس نے بے اختیار تصویر لے لی اور فلیش کی آواز پر ارحہ نے آنکھیں کھولی سامنے عارش کھڑا تھا تو وہ چونکی، عارش کی یہ حرکت اسے چونکا گئی تھی۔ اس نے ہینڈ فری کانوں سے نکال کر سائیڈ پر رکھیں، جب کہ عارش نے فلیش پر لعنت بھیجی، پہلی بار تصویر پر بھی راز نہیں رکھ سکا۔

"وہ، وہ تم اچھی لگی کسی فطری حسن کی طرح تو پکچر لے لی، کرتا ہوں واٹس ایپ۔"

وہ سر کھجاتا ہوا بولا مگر اسے حقیقتاً شرمندگی ہوئی تھی جب کہ ارحہ ازحد حیرانی سے دیکھ رہی تھی اسے عارش کی نظریں عام نہیں لگی تھیں اور وہ کوئی دودھ پیتی بچی نہیں تھی جو نہ سمجھ پاتی۔

"سو سوری اگر تمہیں برا لگا تو،،، "

عارش نے اس کا اڑا رنگ دیکھا تو پھر بولا۔

"نہیں، عارش بھائی کوئی بات نہیں۔"

وہ بمشکل مسکرائی تھی اور عارش بھائی پر زور دے کر کہا تاکہ وہ سمجھ جائے کہ وہ بھائی ہی سمجھتی ہے۔۔۔

" تھینکس، میں بریک فاسٹ کر لوں، سی یو لیٹر۔"

وہ کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔

" وہ۔وہ تم اچھی لگی تو پکچر لے لی، کرتا ہوں واٹس ایپ۔"

ارحہ کے کان میں آواز گونجی تو اس کا دل بے طرح دھڑکا، اس نے لب کچلے اور گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔

URDUNovelians

اُس کے لفظوں کے مقابلہ میں بھلا کیا کہتا؟

میں نے حیران رہنے میں ہی سہولت دیکھی۔

?????????

"ہائے کیا سوچا جا رہا ہے۔"

اسوہ کچن میں آئی تو حنا چائے کپوں میں نکال رہی تھی، اسوہ اسے گم صم دیکھ کر بولی تو وہ چونکی۔

"نتھنگ اسپیشل، ویسے یہ عذرا آنٹی کیوں آئی ہیں؟"

اس نے پوچھا، عذرا آنٹی سعد لوگوں کی چچی تھیں۔

"تمہیں نہیں پتہ۔؟"

اسوہ کو حیرانی کا جھٹکا لگا۔

"نہیں کیا ہوا ہے؟ خیریت ہے نا؟"

وہ چونک کر پلٹی۔

"رشتہ لے کر آئی ہیں۔"

اسوہ کیک کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہوئے بولی۔

"کس کے لئے؟"

وہ چائے کی ٹرالی وہیں چھوڑ کر بولی۔

" کیسا بیوقوفانہ سوال ہے؟ میں اور دعامیر ڈہیں تو پیچھے کون بچا؟"

اسوہ نے گھورا۔

"میں،،، یومین میرے لئے پروپوزل آیا ہے۔"

وہ آہستگی سے بولی کہ آواز باہر نہ جائے۔

یاافکورس، اریز کا پروپوزل آیا ہے۔ وہی جو تمہیں اچھا لگتا تھا، جس کی پرسنالٹی سے تم کافی امپریس " تھی۔

اسوہ نے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا اور ملازمہ کو چائے لے جانے کا کہہ کر وہ اسوہ کے پاس آن کھڑی ہوئی۔

نو ڈاوٹ، اریز بھائی بہت اچھے ہیں مگر اسوہ میں شادی ایسے انسان سے نہیں کر سکتی جو اتنا سنجید ہو، مطلب " میں چاہتی ہوں کہ شادی کسی ایسے انسان سے ہو جو لائف انجوائے کرنا جانتا ہو، جو سنجیدہ تو کسی طور نہ ہو، " جیسے حنان ہے اور اریز نمبر ون کھڑوس،، کریئر کو لے کر سیریس تھا سو بولا تھا۔۔۔

وہ اسوہ کو دیکھ کر بولی، اسوہ نے بغور اس کا چہرہ دیکھا حنان کے نام پر وہ مسکرائی تھی، اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں اور یہ عام بات نہ تھی۔

"ویسے بھی میں اتنی جلدی شادی نہیں کرنا چاہتی، پڑھنا چاہتی ہوں کچھ بننا چاہتی ہوں۔"

جب معلوم ہوا کہ کیا کہہ چکی ہوں تو فوراً صفائی دی۔

"تم حنان کو بولو، آئم شیور، ہیلپ کرے گا تمہاری۔"

اسوہ کی بات پر وہ مسکرائی۔

" ارے یو آر رائٹ، میں اسے کہہ دیتی ہوں۔"

وہ مسکراتی ہوئی کچن سے نکل گئی۔

واؤ مجھے کچھ نہیں کرنا پڑا، کسی نہ کسی طرح مجھے حنان کو منانا ہے کہ وہ اس سے ہی شادی کرے، ہمارے "گھر کی رونق ہے جانے کیسے لوگ ملیں گے آگے، بہتر ہے کہ وہ اپنے گھر ہی رہے۔"

اسوہ نے مسکرا کر گہری سانس ہوا کے سپرد کی اور باہر آگئی۔

[redacted]

"آجاؤ حنا۔"

حنا نے اس کے روم کا ڈور نوک کیا تو وہ بولا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں ہوں؟"

حنا نے اسے دیکھا۔

"تمہاری دستک بلکہ قدموں کی آہٹ تک پہچان لیتا ہوں۔، بولو خیریت ہے ؟"

وہ لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بنا بولا، حنا چند ثانیے اسے بنا پلک جھپکے دیکھتی رہی، دل کو آج حنان کچھ اپنے دل کے تخت پر بیٹھا ہوا محسوس ہوا۔

"کیا ہوا؟"

حنان نے چونک کر اسے دیکھا۔

"وہ۔"

حنا نے خشک لبوں پر زبان پھیری اور بیڈ پر اس کے ساتھ بیٹھ گئی اور دل کی حالت کو سمجھنے لگی۔

"ایک ہیلپ چاہیے تھی؟"

حنا نے جھجھکتے ہوئے کہا تو وہ چونکا۔

"بولو۔؟ کیا ہیلپ چاہیے ؟ "

وہ ابرو اچکا کر بولا۔

"مجھے شادی نہیں کرنی۔"

وہ منہ بنا کر بولی۔

" تو مت کرو، مین کون سا تمہیں ڈولی میں بٹھانے جا رہا تھا، جو تم یوں منہ بنا کر بول رہی ہو۔"

حنان ہنستا ہوا شرارت سے بولا۔

"میں سیریس ہوں یار پلیز زززز۔"

وہ اس کی ہنسی سے نظریں چرا کر بولی۔

"میں بھی سیریس ہوں۔"

وہ فوراً لبوں تلے ہنسی دبا کر بولا۔ حنا نے غصے سے اسے گھورا اور پاؤں پٹختی جانے ہی لگی تھی کہ حنان نے بازو تھام لیا اور اپنے سامنے بٹھایا اور لیپ ٹاپ سائیڈ پر کر کے اسے دیکھا۔

"بھروسہ ہے مجھ پر۔"

حنان نے ہوچھا تو اس نے ناسمجھی سے اثبات میں سر ہلایا، اسے معصومیت سے سر ہلاتا دیکھ کر وہ مسکرایا۔

تو بھروسہ رکھو کہ میں تمہاری زندگی کا وہ فیصلہ کبھی بھی نہیں ہونے دوں گا حنا جس سے تم خوش نہ ہو یا "

"جو تمہارے حق میں بہتر نہ ہو یہ حنان کا وعدہ ہے تم سے، پھر چاہے کچھ بھی ہو جائے

وہ اس کا ہاتھ تھام کر یقین دلا کر بولا تو وہ مسکرائی۔

"اگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو۔ "

حنا نے گویا اسے ڈرانا چاہا۔

مشکلات کا تو کیا تمہارے لئے موے تک کا سامنا کر سکتا ہوں،،،، خیر بتاؤ اب کون آیا ہے کشکول لے "
"کر۔۔

وہ سنجیدگی سے کہہ کر آخر میں شرارے سے ہنسا۔

"اریز بھائی کا پروپوزل آیا ہے۔"

وہ لب کاٹتے ہوئے بولی۔

رئیلی؟؟؟؟؟؟واؤ،،،، پر سنلی پوچھو گی تو سچ یہی ہے کہ اریز از بیسٹ پرسن، تم بہت خوش رہو گی اس "
"کے ساتھ، میری ذاتی رائے ہے۔

حنان نے کہا تو حنا نے غصے سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔

"میں نے رائے نہیں مانگی بس بتایا ہے تمہیں کہ مجھے شادی نہیں کرنی ابھی، دیٹس اٹ۔ "

وہ اٹھ کر ونڈو کے پاس آن کھڑی ہوئی۔

"کسی کو پسند کرتی ہو کیا؟"

حنان نے پوچھا تو حنا کا دل بے طرح دھڑکا۔

"اب تمہیں یہ کیوں لگ رہا ہے؟"

وہ پلٹ کر غصے سے بولی۔

کیوں، تمہیں محبت کیوں نہیں ہو سکتی؟ تم"

ہارٹ لیس ہو؟ دیکھو تم یونی میں پڑھتی ہو، اگر کوئی پسند ہے تو بتادو، ملوں گا اس سے اگر پسند آگیا تو، رشتہ "میں اپنے ریفرنس سے فیملی کے آگے پیش کروں گا، ٹرسٹ می،، چلو ریلیکس ہو کر بتاؤ۔

وہ اسے یقین دلا کر بولا تو وہ مسکرائی۔

" ایسا کچھ نہیں ہے پارٹنر، میں بس چند سال شادی نہیں کرنا چاہتی، مجھے یقین ہے تم ہیلپ کرو گے۔"

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

"کتنے سال؟"

حنان نے اسے دیکھا تو اس نے انگلیوں کے اشارے سے پانچ کہا، حنان نے گھور کر نفی میں سر ہلایا تو اس نے ایک انگلی نیچے کر دی، حنان اس کی حرکت پر ہنسا۔

یار میں صرف ایک سال ڈی لے کروا سکتا ہوں، زیادہ کہا تو گھر والوں نے ایک دن میں ہی کروا دینی" "ہے۔

URDUNovelians

اس کی دھمکی کارگر ہوئی۔

"اچھا ایک سال ہی کروا دو۔"

وہ فوراً بولی۔

"اوکے باس آپ کا کام ہو جائے گا مگر مجھے میری رقم مل جانی چاہیے۔"

وہ اس کی بات ہر ہنسی تھی تو حنان بھی دل سے مسکرایا تھا۔

"تھینکس آلوٹ حنان، سچی تم بہت اچھے ہو، ہمیشہ میری بہت مدد کی تم نے سوا بھی تمہارے لئے چائے اور پکوڑے بنا کر لاتی ہوں۔"

وہ ریلیکس ہو کر بولی اور چلی گئی۔

"پگلی لڑکی، مجھے ہی نہیں اس گھر کے ہر مکین کو تمہاری خوشی عزیز ہے۔"

حنان کے لئے حنا اور اس کی مسکراہٹ بے حد اہم تھی۔

اور حنا اپنا ہر مسئلہ اسے بتا کر حق ہی ریلیکس ہوتی تھی کیونکہ وہ اس کی ہیلپ دل سے کرتا تھا۔۔۔

?????????

URDUNovelians

مارچ کا مڈ تھا سو سردی کا زور ٹوٹ چکا تھا۔ وہ نہا کر لان میں بیٹھی ہوئی تھی، دھوپ میں بیٹھ کر مالٹے کھانا اس کا فیورٹ کام تھا۔ دھوپ سکون دے رہی تھی تو وہیں بیٹھے بیٹھے سو گئی تبھی عارش کی گاڑی آ گئی۔

وہ ناچاہ کر بھی رک گیا، یہ لڑکی اسے اچھی لگنے لگی تھی، نظروں کی تپش تھی یا کیا ارحہ کی آنکھ کھل گئی۔

عارش ایک بار پھر جی بھر کے شرمندہ ہوا تھا۔

"میں ابھی ابھی آیا، سوچا تم سے سلام دعا کر لوں۔ "

وہ بمشکل خود پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

"کیسی ہو؟"

وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

الحمد للہ، آپ کیسے ہیں؟"

وہ اندرونی ڈر پر قابو پا کر بولی۔

"ٹھیک ٹھاک۔"

وہ ٹوکری سے مالٹا اٹھاتے ہوئے بولا۔

"ہمممم۔"

اس نے نظریں جھکائیں تو عارش نے اسے دیکھا۔

"نانو سے کوئی بات ہوئی تمہاری؟"

اس نے ابرو اچکا کر پوچھا تو وہ الجھی۔

"آئی می شادی کے ریلیٹڈ، وہ شادی کرنا چاہتی ہیں تمہاری۔"

عارش نے اسے دیکھا تو وہ از حد حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی، کیونکہ یہ دوسری بار عارش نے اسے بولا تھا۔

"دادو نے آپ سے کب بولا۔؟"

اس نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا تبھی عارش کا فون بجا اور وہ ایکسکیوز کرتا اوپر چلا گیا۔

یا اللہ پاک رحم، یہ کیا ہو رہا ہے؟ دادو کیسے بتاؤں آپ کو کہ مجھے حنان اچھا لگتا ہے، ماما کو بتا دوں اس سے "
" پہلے کے دیر ہو جائے۔

اس نے گہرا سانس لیا اور چلی گئی۔

"حنا، حنا کہاں ہو تم؟

وہ اس کے روم سے ہو کر چلاتا ہوا لاؤنج میں آیا۔

"عقل کے اندھے یہاں ہوں، تائی جان اٹھ جائیں گی۔"

حنا نے دانت پیس کر کہا تو وہ کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھورنے لگا۔ یہاں وہ ایک ہینڈسم لڑکا کم لڑاکا ماسی زیادہ لگ رہا تھا۔

"کیا ہے؟ ایسے کیوں گھور رہے ہو؟ "

حنا نے نا سمجھی کی ایکٹنگ کی۔

"میں نے فریج میں آئسکریم اور بریانی رکھی تھی، کہاں گئی وہ؟"

حنان نے اسے گھورا۔

"آئسکریم اور بریانی کا کیا کنٹراسٹ؟"

وہ معصومیت سے بولی۔

"جو بھی ہو، مجھے بتاؤ کیوں کھائی تم نے؟ باہر سے منگوا لیتی ہاں، وہ میرے دوست نے ٹریٹ دی تھی۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔

"افففف، نہیں کھائی میں نے بھئی۔"

وہ فوراً نفی میں سر ہلا کر بولی۔

"بیٹا اگر تم نے کھائی نہ ہوتی نا تو یوں الزام خاموشی سے برداشت کر نہ رہی ہوتی، اتنی تم اچھی۔"

وہ فوراً اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ہاں میں نے کھائی ہے، کیا کرو گے تم؟"

حنا نے دانت پیس کر ریموٹ اٹھایا۔

"تم، حنان ابھی جذباتی ہونے کا وقت نہیں ہے۔"

حنان نے انگلی اٹھا کر کچھ کہنا چاہا تبھی دماغ سے آواز آئی سو وہ ریلیکس ہوا۔

بھوک لگی ہے مجھے، اور گھر کا کھانا کھانے کا موڈ نہیں ہے یار، ایسا کرتے ہیں ہم باہر چلتے ہیں، تم ریڈی ہو"

"جاؤ اور پیچ والا ڈریس پہننا۔

حنان نے پلان بنایا اور پیچ ڈریس کا اس لئے کہا کہ حنا کے سب فرینڈز نے سیم وہی ڈریس پہن کر یونی جانا تھا۔

"حنان وہ تو۔"

اس نے انکار کرنا چاہا۔

" میری خاطر تم اتنا بھی نہیں کر سکتی، پلیز زززز۔ "

حنان نے بلیک میل کیا تو وہ فوراً اٹھ گئی اور پریس کرنے لگی۔

"اچھا سنو، پلیز پانی لا دو۔"

وہ آئرن کر رہی تھی جب حنان آیا، اس کی بات ماننا مجبوری تھی جبھی وہ بنا کوئی بحث کیے چلی گئی۔

"شکل دیکھی نہیں اور آئی میرے جیسے ڈیشنگ بندے کے ساتھ لنچ کرنے والی، ہوووں۔"

حنان نے اس کی شرٹ پر استری رکھ دی۔

"یہ لو پانی، اب کدھر چلا گیا، حد ہو گئی۔"

وہ آئی مگر حنان وہاں نہیں تھا، وہ جو نہی پلٹی تو ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا کیونکہ شرٹ جل چکی تھی اور اسے پل بھر میں سارا معاملہ سمجھ آ گیا۔

"حنان، حنان کے بچے کہاں ہو؟"

وہ باہر آئی تو وہ مزے سے بیٹھا ہوا تھا۔

"میری شرٹ کیوں جلائی تم نے؟"

وہ غصے سے ہاتھ ہلاتی چلائی تو چوڑیوں کی کھنکھن سے ماحول میں ایک ارتعاش پیدا ہوا۔

"میری آئسکریم کیوں کھائی تم نے؟"

وہ بھی دوبدو بولا۔

"تو آئسکریم کا اتنا بڑا بدلہ لیا تم نے۔"

وہ غصے سے بولی۔

"کیا ہوا ہے حنا؟ کیوں گھر سر پر اٹھایا ہوا ہے؟"

فرح بیگم نے کہا تو اس نے فوراً غمزدہ شکل بنائے پلٹی۔

"تائی امی اس نے میری فنکشن والی شرٹ جلا دی ہے، فنکشن بھی کل ہے۔"

وہ روہانسی ہو کر بولی۔

"جھوٹی کل تو نہیں ہے۔"

حنان نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگائے۔

"کل ہی ہے۔"

وہ مصنوعی آنسو پونچھنے لگی۔

"حنان جاؤ، اسے ویسے کی شرٹ دلا کر دو۔"

فرح بیگم نے حکم صادر کیا۔

"ماما میری بات۔ "

اس کی بات ادھوری رہ گئی۔

"حنان ماں کا حکم ہے جاؤ۔"

انہوں نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو حنان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"چلو بھی اب۔"

حنان نے اسے گھورا۔

"اوکے میں ابھی چادر لے کر آئی تم چلو۔"

حنا ہنس کر کہتی ہوئی اپنے روم کی طرف چلی گئی۔

کیوں نا میں آج ارحہ کو حنا سے ملوا دوں؟ ہاں یہ آئیڈیا بیسٹ ہے تا کہ ماما بابا کو منانے میں حنا میرا ساتھ "
"دے، اوکے کرتا ہوں کال۔

اس نے پوکیٹ سے موبائل نکال کر اسے کال کی۔

"ہیلو ارحہ کہاں ہو؟"

وہ جو دادو کے روم کی طرف جا رہی تھی، اس کی کال دیکھ کر رک گئی۔

"گھر، کیا ہوا ہے؟"

وہ ناسمجھی سے بولی۔

"تم آج سینٹورس آ جاؤ ملتے ہیں، پلیز جلدی۔"

حنان کے کہنے پر ارحہ کو حیرانی ہوئی کیونکہ وہ ملنے کو نہیں اصرار کرتا تھا بلکہ ملنا چاہتا نہیں تھا۔

"خیریت ہے؟"

وہ الجھی۔

"ہاں، حنا کو ملوانا چاہتا ہوں تم سے، ہم لوگ پہنچ رہے ہیں۔ نو ایکسکیوز و دان فورٹی منٹس پہنچو، بائے۔"

اس نے کہہ کر کال کاٹ دی۔

حنان میری بات تو سنو، افففف یہ لڑکا، ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتا ہے، اگلا کیا کہتا سنتا نہیں، کیا"

"کروں۔

اس نے سر پکڑا پھر کچھ سوچ کر باہر آئی۔

"ڈرائیور گاڑی باہر نکالو، میں خود ڈرائیو کر لوں گی، تم بس گاڑی باہر نکالو۔"

وہ کہہ کر چلی گئی۔

"نہیں مل رہی شرٹ اب کیا کروں میں؟ "

حنا نے اسے گھورا تو وہ کندھے اچکا کر رہ گیا۔

"سیلفش نہ ہو تو۔"

حنا نے گھورا۔

"اچھا یار نیٹ سے دیکھ کر آرڈر کر لیں گے۔"

حنان نے آئیڈیا دیا تو حنا نے منہ بنایا۔

"آرڈر کچھ کرواتا کچھ ہے۔"

وہ سر جھٹک کر آگے بڑھی۔

"تو کون سا کل ہی فنکشن ہے؟ میں جاؤں گا مے بی کچھ دن تک کراچی تو لا دوں گا۔"

وہ اب سنجیدگی سے بولا۔

" پکانا؟"

حنا نے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"ہاں میری جان پکا، نہ ملی پھر بھی لاؤں گا، اچھا چلو کچھ کھالیں، میں نے لنچ بھی نہیں کیا۔"

اس نے کہا تو حنا کو ترس آگیا۔

"کیا کھاؤ گی؟"

حنان نے مینیو کارڈ آگے رکھا۔

"کچھ بھی منگوالو، منہ کی ہلانا ہے۔"

حنا نے ہنستے ہوئے کہا تو اس نے ہنس کر سر ہلایا تبھی ارحہ کا ٹیکسٹ آیا تو حنان نے اسے جگہ بتائی۔

"! ۔اسلام علیکم"

ارحہ نے کہا تو دونوں نے سلام کا جواب دیا جب کہ حنان کھڑا ہو گیا، وہ اسے ایسے ہی عزت دیتا تھا۔

"کیسی ہو؟"

وہ مسکرا کر بولا تو حنا کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"ٹھیک، تم کیسے ہو؟"

وہ مسکرا کر بیٹھ گئی۔

"ٹھیک ٹھاک اینڈ تھینکس فور کمنگ۔"

وہ مسکرا کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"نو نیڈ۔ اینڈ آئم شیور شی از حنا، آئی تھنک آئی شُڈ سے لوور آف بینگلز۔ "

ارحہ ہنستے ہوئے بولی۔

"یسسس افکورس، اینڈ یو نو شی از آلسومائی بیسٹ فرینڈ۔"

وہ محبت سے حنا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"اور حنا شی از ارحہ، مائی کولج فیلو پلس وائف ٹوبی۔"

وہ مسکرا کر بولا تو حنا کو اپنے ارد گرد دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔ دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔

میں نے تم سے کہا تھا نا کہ جب بھی کوئی لڑکی پسند کروں گا تو سب سے پہلے تمہیں ہی بتاؤں گا، سو بتاؤ کیسی "
"لگی تمہیں ارحہ۔

وہ مسکرا کر رائے مانگنے لگا، اگر وہ اس دم اس کے دل کی حالت جان جاتا تو شاید بھول کر بھی کبھی نہ بتاتا کہ وہ ارحہ کو اپنی لائف میں شامل کر چکا ہے۔

"شی از ویری نائس۔۔۔ مجھے بہت اچھی لگی ہے اور تمہارے ساتھ بھی جچے گی۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ ٹوٹے دل کے ساتھ مسکرانا کتنا اذیت ناک ہے، اسے آج معلوم ہوا تھا۔

"حنان تم کھانا آرڈر کرو اور کارڈ دو، میں آتی ہوں، تب تک آپ لوگ باتیں کریں۔"

حنا نے کہا تو حنان نے اسے دیکھا۔

"کارڈ کیا کرنا ہے؟"

حنان نے اسے دیکھا۔

"چاہیے یار۔"

وہ کارڈ اٹھا کر چلی گئی۔ دراصل وہ اس اچانک دھماکے سے فرار چاہتی تھی۔ اپنے من چاہے انسان کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا ضبط کی آخری حد ہوتا ہے۔ اس کا دل چوڑیوں کی طرح کرچی کرچی ہوا تھا۔ جاتے جاتے سامنے کا منظر آنسو کی وجہ سے دھندلا رہا تھا۔

"حنا پلیز بریو بریو بریو۔"

اس نے گہرا سانس لیا اور آنکھیں ملتے ہوئے آگے بڑھی۔

"کیسی لگی ہے تمہیں؟ آفت کی پرکالہ؟ "

حنان ہنستا ہوا ارحہ سے پوچھنے لگا۔

"ویری پریٹی اینڈ انوسینٹ، چوڑیوں کی طرح نازک۔"

ارحہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"شکر ہے تم اسے پسند آگئی، اب گھر والوں کو منانا آسان ہو گا، حنا منالے گی سب کو۔"

وہ مسکراتا ہوا ریلیکس ہو کر بولا۔

"اور اگر میں حنا کو پسند نہ آتی تو؟ تم مجھے سے شادی نہ کرتے؟"

وہ شاکڈ سی بولی تھی۔

"ارے نہیں یار، وہ میری پسند کو ریجیکٹ نہیں کر سکتی سو ریلیکس، یہ بتاؤ تم کب گھر بات کرو گی؟ "

حنان نے اسے دیکھا تو اسے عارش کا رویہ یاد آیا۔

"پہلے تم تو کر لو گھر بات، میں بھی کر لوں گی۔"

ارحہ نے اسے دیکھا۔

"میں نے کی تو سب نے فورس کرنا ہے اگلے ہی دن تمہارے گھر آنے کو، سو پلیز۔"

وہ فوراً بولا۔

"میں کرلوں گی بات جلد ہی، تھوڑا سا ویٹ۔"

وہ آہستگی سے بولی۔

" آخر کتنا ویٹ، سوری ٹو سے مگر مجھے لگتا ہے کہ یار تم اوائیڈ کر رہی ہو میری اس بات کو۔"

حنان کی بات پر ارحہ کو کرنٹ لگا مگر ویٹر کے آنے پر وہ چپ کر گئی۔ ویٹر کے جاتے ہی حنا آگئی۔

"ارحہ یہ گفٹ آپ کے لئے۔۔"

حنا نے مسکرا کر ایک گفٹ پیک اس کے سامنے رکھا۔

"ارے یار اس کی کیا ضرورت تھی؟"

ارحہ نے فوراً چونک کر کہا۔

"بھئی گفٹس ضروریات کے تحت نہیں دیے جاتے بلکہ اس لئے دیے جاتے ہیں جن کی ضرورت ہو ان کو بتایا جائے کہ آپ واقعی اہم ہیں ہمارے لئے۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ ارحہ تو ارحہ حنان بھی اس کے جملے سے کافی متاثر ہوا تھا، اتنا سنجیدہ کب ہوتی تھی۔

" تھینک یو سو مچ، یو آر ویری سویٹ۔"

ارحہ مسکرا کر گفٹ لیتے ہوئے بولی تو اس نے مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ دل بجھ رہا تھا مگر ارحہ سے جیلسی نہیں ہوئی۔

اس کے بعد ان تینوں نے کھانا کھایا۔

حنا جب حنان نے مجھے کہا کہ تم سے ملوانا ہے تو پھر میں نے آتے ہوئے چوڑیاں لی تھی تمہارے لئے، "

"حنان بتاتا تھا کہ تم کتنی دیوانی ہو چوڑیوں کی سو بتاؤ یہ کیسی ہیں، ایکچوئیلی مجھے تمہاری چوائس نہیں پتہ نا؟

ارحہ نے بہت پیاری چوڑیاں اسے دی تو حنا تو تھی ہی دیوانی۔ اب بھی چوڑیوں کو دیکھ کر پاگل ہو گئی۔

"واؤ یہ تو بے حد پیاری ہیں۔ بہت بہت شکریہ، سچی بہت پیاری ہیں، میں ان کو ہمیشہ سنبھال کر رکھوں گی۔

حنا خوشی سے تقریباً چلاتے ہوئے بولی۔

"ہاہاہاہائی پلیئیر۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا دل جیتنا ایزی ہے بس چوڑیاں گفٹ کر دو۔"

ارحہ ہنسی۔

"یاشیور۔ "

وہ بھی مسکرائی، اس کے بعد تھوڑی دیر گپ شپ چلتی رہی۔ تو وقت کی نزاکت کا احساس کرتے وہ لوگ گھر چلے گئے۔ ارحہ بہت مطمئن تھی یہ جانے بنا کہ اس کا سکون تباہ ہونے والا ہے۔

"کیا سوچ رہی ہو؟"

حنان نے اسے مسلسل خاموش دیکھ کر پوچھا کیونکہ گاڑی میں وہ ہو اور ہنگامہ نہ ہو امپاسبل۔۔

"نتھنگ۔ "

وہ گہرا سانس لے کر بولی۔

"ناراض ہو؟ "

حنان نے اسے دیکھا۔

" نہیں یار۔ "

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر منہ کیوں پھلایا ہوا ہے؟"

حنان نے گاڑی کی اسپیڈ آہستہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"سر درد کر رہا ہے۔"

وہ کنپٹیاں سہلاتے ہوئے بولی۔

جانتا ہوں تم ناراض ہو کہ اتنا لیٹ کیوں بتایا مگر ٹرسٹ می میں بتانا چاہتا تھا ارحہ کے بارے میں تمہیں،"

"پھر سوچا کہ پہلے ارحہ گھر بات کر لے پھر ملوا دوں گا، آئم سو سوری اگر تمہیں برا لگا تو۔

وہ منہ بنا کر اسے ایک نظر دیکھ کر بولا۔

افففف نہیں ہوں ناراض سچی۔مجھے تو بہت اچھی ہے ارحہ ،بس کوک پی ہے ٹھنڈی تھی تو سر درد کر "
"گیا۔

وہ کنپٹیاں سہلا کر اسے یقین دلانے لگی ورنہ دل میں جو توڑ پھوڑ ہوئی تھی اس کا شور دماغ میں گھوم رہا تھا۔

"اوکے ہم کوفی پی لیتے ہیں۔ "

اس نے مسکرا کر آفر کی، حنا کی خاموشی گوارہ نہ تھی۔

" نہیں مجھے گھر جانا ہے پلیز زززز، میں سوؤں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔ "

اس نے فوراً سختی سے منع کیا۔

حنان کو ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا تھا کیونکہ حنا ایسے تو بی ہیو کبھی نہیں کرتی تھی۔گھر آتے ساتھ حنا سونے چلی گئی، جو حنان کو ہضم نہ ہوا۔

" بھئی حنا کہاں ہے؟ "

ڈنر ٹیبل پر بابا نے پوچھا۔

"کہہ رہی تھی نیند آئی تھی تو سو گئی ہے۔ "

جویریہ بیگم نے کہا تو حنان کو جھٹکا لگا کیونکہ وہ تب تک نی سوتی جب تک حنان واسطے دے کر روم سے نہ نکالتا۔اور اب حنان کو گڑبڑ کا احساس ہوا۔

"سو رہی ہے، طبیعیت تو ٹھیک ہے اس کی؟"

اب کی بار تایا ابو بھی فکر مندی سے بولے۔

" جی بلکل ٹھیک ہے، بس شاپنگ پر گئی تھی تو تھک گئی ہے۔ "

جویریہ بیگم نے تسلی دی۔

" اووا چھا پھر ٹھیک ہے۔ "

ان کو تسلی ہوئی مگر حنان بے چین ہو گیا۔

وہ اٹھ کر روم میں آیا تو روم لاکڈ تھا۔

"حنا، حنا دروازہ کھولو۔"

حنان نے کہا مگر بدستور خاموشی رہی۔

وہ الجھتا ہوا چھت پر چلا گیا تبھی کچھ دن پہلے کا منظر نظروں کے آگے گھوما۔۔۔۔

URDUNovelians

حنان اور حنا دونوں لان میں گھاس پر بیٹھے پڑھ رہے تھے مگر صرف گھر والوں کی نظروں میں۔ کتابیں آگے رکھے پچھلے دو گھنٹوں سے گانے سن رہے تھے۔ حنا نے حجاب کیا ہوا تھا اور ہینڈ فری ایسے چھپائی ہوئی

تھی جبکہ حنان نے ہاتھ ایسے کان پر رکھا ہوا تھا کہ گمان کی گنجائش ہی نہ تھی۔اور موبائل پوکیٹ میں پڑا تھا۔

میں نے چھوڑے ہیں باقی سارے راستے"

"آیا ہوں بس۔

وہ دونوں بیٹھے بیٹھے ڈانس کر رہے تھے تبھی اسوہ نے ہینڈ فری کھینچ لی اس کے کان سے۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے؟ "

دونوں نے اسے گھورا۔

"تم لوگ غالباً پڑھ رہے تھے نا؟"

اسوہ نے مذاق اڑایا۔

"ہاں تو ابھی سونگ لگایا۔"

حنان فوراً سنبھلتے ہوئے بولا۔

"ویری فنی،،،، میں چار بار چکر لگا کر گئی ہوں یہی پیج کھلا ہوا ہے اس وقت کا۔۔۔۔"

اسوہ نے کہا تو دونوں کو خیال آیا کہ پیج تو آگے کرنا یاد ہی نہیں رہا۔

"وہ ہم ریوائز کر رہے تھے۔ "

اب کی بار حنا بولی۔

"پاگل اس کو بنانا جو تم دونوں کو جانتا نہ ہو، ارے یہ گانا کہاں سے لیا تم دونوں نے اور گروپ میں کیوں نہیں سینڈ کیا، کمینو۔۔۔۔"

اسوہ گانا سنتے ہوئے بولی۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈاؤنلوڈ کیے تھے، سن کر سینڈ کر دیتے ہم لوگ۔"

حنا نے منہ بنایا۔

"بڑی بات ہے، ویسے تم دونوں کچھ زیادہ ہی عادی نہیں ہو گئے ایک دوسرے کے؟ مطلب کوئی گانا بھی اکیلے نہیں سنتے، سب کام ساتھ، بچ کر رہو اڈیکشن بڑی بری شے ہے اور تم لوگ تو عادی ہو گئے۔"

اسوہ نے کہا، حنان نے اس کا مطلب سمجھ کر دانت پیسے مگر خاموش رہنا مجبوری تھی۔

"ویسے حنا اپنے دوست کو کہو کہ اب شادی کر لے، آخر ہمارے بھی کوئی ارمان ہیں۔"

اسوہ کے کہنے پر اس کی بیٹ مس ہوئی مگر وہ مسکرا کر خود کو نارمل ظاہر کرنے لگی۔

"ہاں پارٹنر کر لو شادی اب، تمہاری مہندی پر ڈانس بھی کرنا ہے میں نے۔"

وہ اندرونی گھبراہٹ پر قابو پا کر بولی۔

"اچھا یار جاؤ ایک کپ چائے بنا دو پلیز۔"

اسوہ نے اسے بہانے سے بھگانا چاہا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

"تم ابھی تین دن پہلے تو گئی تھی، آج پھر کیوں آ گئی "

حنان شرارت سے بولا۔

" صحیح کہتے ہیں عمیر کہ قدر کھو دیتا ہے روز کا آنا جانا، میں بھی آؤں نا مہینے بعد تو قدر محسوس ہو۔"

وہ ایموشنل ہو گئی۔

"ارے ارے ے ے ے ے ے ے مذاق تھا یار۔"

حنان نے فوراً اسے ساتھ لگایا۔

"حنان ایک سوال پوچھوں؟ "

اسوہ نے اسے دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا تم حنا سے واقعی محبت نہیں کرتے ہو؟"

اس کے سوال پر حنان مسکرایا۔

"میں بے حد محبت کرتا ہوں حنا سے۔ "

وہ محبت سے چور لہجے میں بولا تو اسوہ دل سے مسکرائی۔

"اگر تم اس سے محبت کرتے ہو تو اس کے گھر رشتہ کیوں نہیں لے جانے دیتے؟"

اسوہ نے گھورا۔

دیکھو اسوہ میں آلریڈی بتا چکا ہوں کہ میں اس سے محبت ایز اے کزن، ایز اے بیسٹ فرینڈ کرتا ہوں، " میرا آج نہیں جب سے ہوش سنبھالا تب سے خود سے وعدہ ہے کہ حنا میری فرینڈ ہی رہے گی اور میں اسے " کبھی بھی نہیں کھونا چاہتا، اس کی شادی ایک بہت اچھے انداز سے کرواؤں گا میرا وعدہ ہے۔

وہ فوراً صفائی دے کر بولا۔

تو پھر اس کا کہیں رشتہ کیوں نہیں ڈن ہونے دیتے؟"۔ "

اسوہ نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔۔۔

"یار وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی اس لئے۔۔ "

وہ اس کے سوالوں سے زچ ہوا۔

"وہ شادی جانتے ہو کیوں نہیں کرنا چاہتی؟ "

اسوہ کی بات پر اس نے بس سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"کیونکہ وہ اپنا دل تمہیں دے چکی ہے حنان۔ "

اسوہ نے تاسف سے اسے دیکھا۔

" وٹ؟ آر یو کریزی؟ ایسا کچھ نہیں ہے۔ "

حنان نے کرنٹ کھا کر اسے دیکھا اور پھر گہری سانس خارج کر کے آہستہ مگر سخت آواز میں بولا۔

" حنان مجھے حیرانی ہو رہی کہ تم دیکھ کر انجان بن رہے ہو، اگر نہیں ہے ایسا کچھ تو روک دو قدم اس کے اور خود کو اس سے دور کر لو۔۔۔"

اسوہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم دھوپ میں بیٹھو، چائے پیو اور اپنے منجمد دماغ کو پگھلاؤ کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہے۔ "

حنان نے اس سے زیادہ خود کو تسلی دی۔

" حنان مجھے حیرانی ہو رہی ہے کہ جو بندہ اس کی آنکھوں کا، چہرے کا ایک ایک رنگ پہچانتا ہے، وہی محبت کے رنگ کو نہیں پہچان رہا، اتنا بے مول رنگ نہیں ہوتا یہ کہ تم اسے نظر انداز کر دو۔۔ "

اسوہ نے دکھ سے نفی میں سر ہلایا، تو حنان کھڑا ہو گیا اور آنکھیں بند کر کے پھر اسوہ کی طرف پلٹا۔

" میری شادی کی بات پر وہ دیکھا نہیں کیسے نارمل بی ہیو کر کھ گئی ہے، یہ بس تمہارے دماغ کا فتور ہے ۔۔۔"

وہ اسے یاد کروا کر بولا۔

" اپنی خوشی قربان کر گئی وہ تمہاری خوشی پر یا پھر اس کا خواب ہو گا کہ اپنی اور تمہاری مہندی پر ڈانس کرے وہ۔"

اسوہ کی بات پر حنان کو آگ لگی۔

"شٹ اپ۔ "

حنان نے سختی سے کہا۔

حنان قسم سے مجھے لگ رہا ہے کہ وہ انٹرسٹڈ ہے سچی، تمہاری قسم۔۔۔"۔ "

اسوہ نے یقین دلانے کی کوشش کی۔

اسوہ یہ بات تم بھی جانتی اور وہ بھی کہ میں لائف پارٹنر کیسی چاہتا ہوں اور ان کوالیٹیز پر وہ پورا نہیں " اترتی، مجھے میچور، سنجیدہ لڑکی سے شادی کرنی ہے اور یہ بات میں سب کو ہزار بار باور کروا چکا ہوں۔"

وہ تلملاتا ہوا بوکھلاہٹ سے بولا۔

"اور اسے تم جیسا پارٹنر چاہیے۔ "

اسوہ نے کہا۔

اگر وہ دنیا کی آخری لڑکی بھی ہوئی تو میں نہیں کروں گا اس سے شادی، وہ میری دوست ہے اور میں بس " دوست ہی رکھنا چاہوں گا، اگر وہ اس سفر پر چل رہی ہے تو اس میں سراسر اس کا قصور ہے۔"

وہ کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر چلا گیا۔

تمہاری شادی تو حنا سے ہی ہو گی میرے شہزادے بھائی، چاہے مجھے بلیک میل کرنا پڑا یا کچھ بھی، تمہاری " "دلہن صرف اور صرف حنا بنے گی۔

اسوہ نے گہری سانس لی۔

اگر یہ سب باتیں سچ ہیں تو کیا کروں میں؟ میں حنا کو کیسے سمجھاؤں، ایسے تو حنا ٹوٹ جائے گی یار، اگر وہ " ذرا بھی انٹر سٹڈ ہے تو بہت نقصان ہو گا، اپنے دل پر پتھر رکھ کر مجھے حنا کو خود سے دور کرنا ہو گا، کل یونی " ڈراپ کرتے ہوئے میں اسے اچھی طرح سمجھاؤں گا اور مجھے یقین ہے کہ سمجھ جائے گی۔

حنان نے ٹھنڈی سانس اندر بھری، لیپ ٹاپ آگے رکھا مگر کام کی طرف دھیان نہ گیا تو لیپ ٹاپ رکھ کر لیٹ گیا۔

مجھے زندگی میں بناوٹ نہیں آتی

میرا مزاج، میرا لہجہ ذاتی ہے

حنا روم میں آئی تو ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے۔ جس شخص کو ہر لمحہ اپنا سمجھ کر چاہا تھا وہ تو نکلا ہی کسی اور کا تھا۔ دروازے کے ساتھ نیچے بیٹھ کر سر گھٹنوں پر رکھ لیا تھا، آنسو کسی آبشار کی طرح بہہ رہے تھے۔ اپنی محبت کو کھونا آسان نہیں ہوتا۔

"اللہ جی کیوں ہوا ایسا؟ میں تو حنان کی عادی ہو گئی تھی نا، وہ لڑکی کیوں آئی ہمارے درمیان، کیوں چھینا اس نے میرے حنان کو مجھ سے، یا اللہ جی کن کہہ دے میری محبت کو مجھے دے دے، یا اللہ پاک مجھے بچپن سے صرف اس کی عادت ہے، مجھے اس کے علاوہ کوئی نہیں سمجھتا، یا اللہ میری تو چوڑیوں کو بھی اس کہ عادت ہو چکی ہے، نہیں رہ پاؤں گی میں۔۔۔۔"

وہ ہچکیوں سے مسلسل رو رہی تھی، تبھی ڈور نوک ہوا اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ حنان ہے مگر اس وقت وہ حنان سے ملنے کی پوزیشن میں بھی نہیں تھی، ساری رات اس نے رو رو کر گزار دی، کیا کیا نہیں یاد آیا تھا۔

"یار اتنی کیوٹ لگ رہی ہو، ول یو میری می۔"

حنان نے گلاب کی ادھ کھلی کلی اسے دیتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ ہنس دی تھی۔

"حنا اب تمہاری دوستی کا امتحان ہے تمہیں خاموش رہنا ہو گا فقط اس کی خوشی کی خاطر۔"

.اس نے آنسو پونچھ کر ارادہ باندھا

بڑی وفادار ہیں،،،،، آنکھیں میری

نہیں کھولیں گی یہ راز راتوں کے

‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘

"ایک تو یہ عارش بھائی پتہ نہیں کب گھر واپس جائیں گے، مجھے دادو سے بات کرنی ہے۔ "

وہ ٹیرس پر ٹہل رہی تھی۔

" اور ماما بھی بیٹھ گئی ہیں ادھر ہی جا کر۔"

وہ منہ بنا کر ریلنگ پر بیٹھ گئی۔

عارش بھائی کہیں دادو سے میرا رشتہ ؟ افففففف پاگل ہوا رحہ، ایسا نہیں سوچنا، ہاں ویسے اس پتھر کے "

"اندر کون سا دل ہے جو محبت کرے سو ریلیکس ہوں۔

وہ مالٹے کے چھلکے بنا دیکھے نیچے گرانے لگی جو عارش کے سر پر لگے، عارش نے غصے سے اوپر دیکھا تو وہ ریلنگ پر ریلیکس سی بیٹھی تھی، وہ مسکرایا۔

"شاباش ہے تمہیں، ڈسٹ بن ختم ہو گئے جو چھلکے میرے سر پر گرا دیئے۔ "

عارش گھر جا رہا تھا اور جانتا تھا بے خبری میں گرے ہیں یہ چھلکے، ارحہ کی اس کی جانب پشت تھی، وہ جاتے جاتے اسے دیکھنا چاہتا تھا تبھی یہ کہا اور ارحہ کی تو جان ہی نکل گئی تھی، فوراً ریلنگ سے اتری تو عارش کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔

کمرے میں کیا اسپرے کی ہوئی ہے یا کوئی جن بھوت ہے جو یہاں بس ریلنگ ہی بچی ہے یا پھر خودکشی کا"، "ارادہ باندھ کر بیٹھ گئی ہو۔

۔عارش نے اسے متوجہ نہ پا کر اوپر دیکھتے ہوئے کہا تو، اس نے سر پر ہاتھ مارا اور ہاتھ چہرے پر رکھے۔

یا اللہ جی، مجھ سے ہر الٹا کام اس کھڑوس کے سامنے کیوں ہوتا ہے اور سونے پر سہاگہ کہ چھلکے بھی "
"عارش بھائی کے اوپر گرے ہیں، ایک اور طعنہ لگ ہاتھ ان کے، بچ ارحہ اب، ریڈی ہو جا لیکچر کے لئے۔

ارحہ نے لب کاٹتے ہوئے گہرا سانس لیا۔

"گوند کے ساتھ کسی نے چپکا دیا ہے تمہیں؟"

وہ اب بد دل ہوا تو وہ فوراً مڑی۔

"وہ، وہ میں ایسے ہی بیٹھی تھی۔ "

وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

"یہ جگہ ہے بیٹھے کی؟ محترمہ یہاں سے اگر ذرا سی بھی ہلتی تو تمہاری بوٹیاں بھی نہیں ملنی تھی۔ "

عارش نے گھورا۔

استغفر اللہ، اللہ مالک ہے موت جیسے لکھی ہے ویسے ہی آنی ہے، مجھے دادو بلا رہی ہیں، اللہ خافظ۔۔۔۔۔"

"

وہ اس کے سوالوں سے بچنے کے لئے اندر بھاگ گئی۔

" پگلی۔ "

عارش کے لب مسکرائے۔

"بہت جلد تم میری ہو گی، عارش کی مسز بن کر اس کے گھر آجاؤ گی۔"

وہ مسکراتا ہوا سن گلاسز چڑھاتا چلا گیا۔

خود کو میرا ہی سمجھئے

میرے دل کو بھا گئی ہیں۔

"آج جلدی جا رہی ہو تم یونی؟ "

فرح بیگم نے اسے جاتا دیکھ کر کہا۔

"جی تائی امی، آج کام ہے یونی۔ "

وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولی۔

" اوکے، دھیان سے جانا، اللہ خافظ۔ "

تائی جان نے اس کا ماتھا چوم کر دعا دی تو اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

" کتنی نیک بچی ہے، یا اللہ حنان کو ہدایت دے کہ وہ اس کو ہی زندگی کا ساتھی بنائے۔ "

انہوں نے دعا مانگی۔

حنان اٹھا تو سات بج رہے تھے، وہ فریش ہو کر باہر آیا تو فرح بیگم کچن میں ناشتہ بنا رہی تھیں۔

"ماما ناشتہ لگایئے، میں تب تک حنا کو بلا کر آیا۔ "

"حنا تو یونی چلی گئی ہے بیٹا کب کی۔"

فرح بیگم کی بات پر اسے کرنٹ لگا۔

یونی چلی گئی؟؟ماما مجھ سے ملے بنا؟"۔ "

وہ چونکتا ہوا کچن میں ہوا آیا۔

"ہاں اسے کوئی کام تھا،ناشتہ لگا دیا ہے تم کرو،میں تمہارے بابا کو چائے دے آؤں۔ "

وہ چائے اٹھا کر چلی گئیں۔

"کیوں الجھا رہی ہے یہ لڑکی مجھے۔ "

وہ اس کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے بڑبڑایا۔

"کہاں ہو تم؟ "

کال پک ہوتے ہی وہ بولا۔

"یونی میں ہوں۔"

وہ گہرا سانس لے کر بولی۔

"تم جلدی کیوں چلی گئی؟ "

وہ فوراً غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"جلدی کہاں؟؟؟بہت دیر ہو گئی تھی حنان۔ "

وہ ذو معنی لہجے میں بولی تو حنان نے لب بھینچے۔

"کب واپس آؤ گی؟ "

اس نے پوچھا۔

"چار بجے۔ "

وہ بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی۔

"رات جلدی کیوں سوئی تھی؟"

وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا مگر وہ اسے پانا بھی نہیں چاہتا تھا سو نرمی سے بولا۔

" میں جانتی ہوں میرے یوں سونے پر اپ سیٹ ہو گئے بٹ حنان سچی بہت نیند آ گئی تھی، رئیلی سوری۔ "

وہ بھی تو اسے کھونا نہیں چاہتی تھی۔

"او کے فائن، آج جلدی نہ سونا ورنہ مار دوں گا۔ "

وہ دھمکی دیتے ہوئے بولا۔

"مار تو تم چکے ہو، دل، خواہشات، حنا۔۔۔"

اس نے گہرا سانس لیا اور خود کو کمپوز کیا۔

"کہاں گئی ہو؟"

وہ خاموشی دیکھ کر بولا۔

"سوری وہ سائن کر رہی تھی فائل پر، تم بھی ریڈی ہو جاؤ یار، میں چلتی ہو فیس سب میٹ کروانی ہے۔ "

اس نے کہا۔

"اوکے، ٹیک کیئر اینڈ مس یو۔ "

اس نے سچائی سے کہا۔

" اللہ خافظ۔ "

اس نے کال کاٹ دی تو حنان ناشتے سے انصاف کرنے لگا۔

"یہ انسان کبھی مجھے خود سے دور نہیں جانے دے گا، یا الٰہی کیا کروں میں۔؟ "

اس نے سر تھام لیا، اس سے سامنا نہ ہو تبھی تو آج وہ صبح صبح نکل آئی تھی گھر سے، اس کی کال کو چاہ کر بھی وہ اگنور نہ کر سکی۔

ہاتھ چھوٹیں بھی تو رشتے نہیں توڑا کرتے

وقت کی شاخ سے بھی لمحے نہیں توڑا کرتے

"اسلام علیکم بابا جان.. کیا حال ہے؟ "

وہ ڈائننگ روم میں آئی تو صفدر صاحب بھی ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے۔

"وعلیکم اسلام، بابا کی جان کیسی ہے؟"

انہوں نے محبت سے اسے دیکھا۔

"کون سے والی؟ "

تنزیلہ بیگم کو آتے دیکھ کر وہ شرارت سے بولی۔

"بدتمیز۔ "

تنزیلہ بیگم نے اسے گھورا تو وہ ہنس دی۔

"ہاہاہاہا اور سناؤ کیا ایکٹیویٹیز ہیں بھئی؟ "

صفدر صاحب نے اسے دیکھا۔

"قائداعظم کا قول الٹا پڑ رہا۔ "

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"کون سا قول؟ "

صفدر صاحب نے اسے دیکھا۔

قائداعظم نے کہا تھا کام، کام اور بس کام جب کہ یہاں چل رہا بور، بور اور بس بور، بابا میں بور ہو چکی "

"ہوں۔

وہ روہانسی ہوئی۔

"تو ایسا کرو کہ آج میرے ساتھ آفس چلو، بوریت دور ہو جائے گی۔ "

بابا نے کہا تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"سچی۔ُ "

وہ حیرانی سے بولی۔

"مچی۔ "

بابا کی بات پر وہ ہنس دی۔

اس کے بعد وہ ریڈی ہو کر بابا کے ساتھ ان کے آفس پہنچی تو بہت ایکسائٹڈ تھی۔

"یہ ہیں ہماری پی اے، ثمر عباس اینڈ ثمر یہ ہے ہماری پرنسس بلکہ اس آفس کی مالک۔۔"

بابا نے مسکرا کر کہا۔

"اسلام علیکم میم، ہاؤ آر یو؟"

ثمر نے مسکرا کر پوچھا۔

"الحمد اللہ آئی ایم فائن اینڈ یو؟"

ارحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آئم آلسو فائن۔ "

وہ مسکرائی۔

"ٹھیک ہے ثمر بیٹا، آپ آفس دکھاؤ اسے اور جب بور ہو تو مجھے بتا دینا۔"

بابا کہہ کر چلے گئے۔

" چلیے میم۔ "

ثمر نے کہا۔

"یار پہلی بات مجھے میم کہنا بند کرو، ارحہ نام ہے میرا سو نام لو، میم سے مجھے دادیوں والی فیلنگز آ رہی۔ "

ارحہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ ہنسی۔

"ہاہاہا او کے بائے داوے یو آر ویری سویٹ۔ "

ثمر نے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ، چلو اب، ایکسائٹمنٹ ہو رہی مجھے۔ "

اس نے بے تابی سے کہا۔

"ویسے میں اس فلور پر کم ہی آتی ہوں عارش سر ہوتے ادھر تو کافی غصے والے ہیں۔"

ثمر نے ڈرتے ڈرتے کہا جب کہ ارحہ نے نہیں سنا تھا۔

" واؤ یہ تو بہت پیارا ہے۔ "

ارحہ بچوں کی خوشی سے بولی۔

"اوووہ شِٹ،،،،، یہ ہٹلر کیا کر رہا ادھر۔۔ "

ارحہ نے سامنے آتے عارش کو دیکھ کر منہ پھیرا جو موبائل پر کچھ دیکھ رہا تھا تبھی اس نے ارحہ کو نہیں دیکھا تھا۔

" میری کلاس لگنے والی ہے،، اللہ بچانا۔ "

ثمر نے خشک لبوں ہر زبان پھیری۔

"مس ثمر، کہاں تھی کب سے میں کال کر رہا ہوں، اگر آپ بزی تھیں تو حرا اور عانیہ کہاں ہیں،،؟ "

عارش سخت لہجے میں بولا۔

"سر حرا آج آئی نہیں اور عانیہ سائٹ پر گئی ہے۔ "

وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

"اور بہت ذمہ داری کا ثبوت دے رہی ہیں آپ ماشاءاللہ۔ "

ایک نظر ارحہ کی پشت کو دیکھتے ہوئے طعنہ مارا۔

"طعنہ مارے بنا یہ بندہ نہیں رہ سکتا۔"

ارحہ کی بھی سانس رکی۔

"سر سوری، ایکچوئیلی مجھے سر نے کہا تھا کہ میں میم کو آفس دکھا دوں۔ "

ثمر کے کہنے پر عارش نے ارحہ کو دیکھا۔

"کون ہے یہ؟ "

عارش نے کہا۔

" ارحہ۔ "

ثمر نے کہا تو وہ اس کے سامنے آن رکا۔

"تم؟؟؟؟ خیریت؟"

وہ حیرانی سے بولا۔

"جی وہ بس یونہی آ گئی۔ "

وہ خود کو کمپوز کرتی ہوئی بولی۔

"آپ جائیں، مجھے فائلز چاہیے اور وہاں ہی بیٹھیے، اور ہاں دو کپ کوفی بھجوا دیجیے گا۔ "

اس نے ثمر کو اشارہ کیا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

"تمہارا مجھ سے پردہ ہے۔؟"

اس نے ارحہ کو نظروں کے حصار میں لے کر بولا۔

"نہیں تو۔"

اس نے سر نفی میں ہلایا۔

" اچھا میں سمجھا ہے، خیر چلو آؤ میرے ساتھ۔"

اس نے اشارہ کیا تو وہ منہ بناتی چلی گئی۔

"آپ کب سے یہاں بابا کے ساتھ کام کر رہے؟ "

وہ اس کے کھلے وہوادار روم میں آئی۔

"کب سے مطلب؟ ہمیشہ سے انہی کے ساتھ تھا۔"

وہ لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔

"ہیییییں،،،،،، تو بابا نے بتایا کیوں نہیں کبھی؟ "

وہ حیرانی و نا سمجھی سے بولی۔

تم نے پوچھا کب تھا؟ڈرامے موویز سے فرصت کب ملی؟؟؟ حالانکہ تم اکلوتی بیٹی تھی سب تمہیں "
"سنبھالنا چاہیے تھا، بٹ تم کبھی دانش کے لئے رو رہی ہو تو کبھی دانیال کے لئے۔

وہ طعنہ مارنے سے باز نہیں آیا۔

"آپ کبھی دیکھتے تو رونا آجانا تھا آپ کو بھی۔ "

وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

" اچھا بس کرو، یہ کچھ کام دے رہا ہوں کرو۔ "

اس نے حکم دیا۔

" مجھے تو آئیڈیا ہی نہیں۔ "

اس نے فوراً کہا۔

"سارا پروسیجر ساتھ لکھا ہے، دیکھ لو۔ "

اس نے لیپ ٹاپ آگے کیا تو وہ دیکھنے لگی۔

" سمجھ آئی کچھ ؟ "

عارش نے اسے دیکھا تبھی ٹی بوائے آگیا۔۔

"جی تھوڑی سمجھ آگئی ہے۔ "

اس نے لیپ ٹاپ سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"گڈ اینڈ نتھنگ از ٹف، کچھ سمجھ نہ آیا تو میں بتادوں گا، کونفیڈنٹ ہو کر کرو۔ "

عارش نے کہا تو اس نے سر ہلایا جبکہ عارش نے نظریں اس کے چہرے سے نظریں چرا کر فائلز پر مرکوز کی۔

خدارا کوئی ان سے اتنا تو پوچھے "

کہ کیوں ہم سے نظریں چرانے لگے

اسے مجھ سے محبت نہیں ہے

یہ بات مجھ سے چھپائی جائے

URDUNovelians

وہ لاؤنج میں بیٹھی تھی جب جویریہ بیگم آئیں۔

"تم نے حنان کو کہا کہ اریز کے رشتے سے انکار کر دیں۔ "

جویریہ بیگم نے پوچھا تو وہ خاموش رہی۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔؟؟؟ "

انہوں نے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"ماما میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ "

اس نے ناخنوں سے کھیلتے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"تو ہم کون سا ابھی شادی کر رہے ہیں،، منگنی ہوتی بس، حنا ایسے اچھے پروپوزل بار بار نہیں ملتے۔ "

جویریہ بیگم نے اسے دیکھا۔

تو سیدھا سیدھا کہیے نا کہ بوجھ بن گئی ہوں اب آپ لوگوں پر، کر دیں ہاں جس مرضی کو،، میری بلا سے۔ "

"

وہ غصے سے کہہ کر چلی گئی۔

حنان نے تمہیں یقین دلایا ہے نا کہ وہ اس کے لئے اریز سے بھی اچھا رشتہ لائے گا تو تم بھی ریلیکس ہو "

" جاؤ۔

فرح بیگم نے لاؤنج میں آتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سوچا تھا کہ آخری ٹرائی کر لوں مگر یہ لڑکی کسی کی نہیں سنتی، اچھا حنان نہیں آیا ابھی تک؟ "

جویریہ بیگم نے بات کا رخ بدلا۔

" ہاں اس کی ابھی ابھی کال آئی تھی اس کی میٹنگ ہے تو اب کراچی جارہا ہے وہ۔۔ "

انہوں نے بتایا۔

ارجنٹ ہی آگئی، "

"چلو اللہ پاک اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

جویریہ بیگم نے کہا۔

"ہاں آمین، اچھا دعا آرہی ہے، میں بچوں کے لئے سینڈوچ بنالوں اور تم ایسا کرو کہ چائنیز رائس بنالو۔ "

فرح بیگم نے کہا تو انہوں نے سر ہلایا۔

‘‘‘‘‘‘‘‘ ‘‘‘‘‘‘‘‘

"ارحہ کدھر ہے؟ "

عارش نے شبانہ کو دیکھا۔

"وہ تو اپنے روم میں ہیں، بلاؤں ان کو۔ "

شبانہ نے اس کو دیکھا۔

"ہاں بلاؤ بلکہ رکو میں خود جاتا ہوں۔"

وہ اٹھ کر چلا گیا۔

"حنان تم کب واپس آؤ گے ؟"

وہ اداسی سے بولی۔

"میں وہاں ہوتا تو تم کون سا ملتی تھی۔ "

وہ منہ بنا کر بولا۔

ہاہاہاہا، لیکن حنان دل کو یہ تو تسلی تھی نا کہ ہم دونوں ایک شہر ہیں، دھوپ، چھاؤں، بارش دونوں انجوائے "
"کریں گے اور کراچی اتنی دور۔

وہ کافی گہرائی سے بولی۔

" تو اب یہ سوچ لو ایک آسمان کے نیچے ہیں۔ "

وہ مسکراتا ہوا بولا تھا۔

" اچھا حنان کوئی آرہا ہے آئی کال یو لیٹر، بائے۔ "

اس نے کال کاٹ دی۔

"آجائیں۔"

اس نے دستک پر کہا۔

"عارش بھائی آپ؟ "

اس نے چونک کر دیکھا کیونکہ وہ پہلی بار اس کے روم میں آیا تھا۔

"ہاں میں، تم آفس کیوں نہیں آئی آج؟ "

عارش نے نفاست سے سجے ہوئے کمرے کو دیکھا۔

" وہ کل تو میں یونہی آئی تھی، روز تھوڑی نا جانا ہے۔ "

اس نے فوراً بتایا۔

بٹ وی نیڈ یو، سو کل سے آفس جانا ہو گا تمہیں بھی، جو کام تمہیں سمجھایا تھا وہ ہی کرنا ہے تمہیں، تمہارا "
"بزنس پڑھنا کہاں کام آئے گا۔

عارش نے کہا تو وہ بے اختیار خوش ہوئی۔

" اوکے ڈن، میں کل سے آجاؤں گی۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"اوکے میں چلتا ہوں، ٹیک کیئر بائے۔ "

وہ جانے لگا۔

"آپ بیٹھتے میں کوفی لاتی ہوں۔ "

اس نے عارش کو جاتے دیکھ کر کہا۔

"ہمم لاؤنج میں لے آؤ پھر۔ "

وہ چلا گیا۔

"بھئی لڑکی آفس جاتی اچھی لگے گی کیا؟ "

دادو نے عارش کو گھورا۔

نانو دیکھیں ارحہ کے اندر ٹیلنٹ ہے سو آپ بے فکر رہیں، آپ کی پوتی بلکل سیور ہے گی اور ماموکی "
"اکلوتی اولاد ہے تو اسے سارے بزنس کو سنبھالنا چاہیے۔

عارش نے دھیرے سے نانو کو سمجھایا۔

"بھئی ہمیں تم پر یقین ہے اور لڑکیاں گھر سنبھالتی اچھی لگتی ہیں یوں دفتروں میں جاتی نہیں۔ "

نانو نے اسے گھورا۔

نانو جان، بلکل درست کہا آپ نے لیکن اس کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے دیں، عورت کو مضبوط بننا چاہیے، "
"کل خدانہ کرے حالات برے ہوں تو اسے کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

عارش نے انہیں پس منظر بتایا۔

" بھئی عجیب ہو تم بھی، شادی کا کہا ہے تو اسے نوکری پر لگا دیا ہے۔ "

نانو کو تو کسی طور پسند نہیں تھا۔

شادی کر لوں گا فکر نہ کریں اور آپ کی ارحہ وہاں آرام دہ چیئر پر بیٹھ کر بس لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلانی " " ہیں گھر موویز، ڈرامے دیکھ دیکھ کر ہلکان ہو رہی ہے اسی لئے یہ فیصلہ کیا ہے۔

عارش نے مسکرا کر کہا۔

" آج آنے دو تمہارے ماموکو تو کرتی ہوں بات۔ "

نانو نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اوکے لیکن نانو پہلے آپ ارحہ سے پوچھ لینا، اگر وہ ذرا سا بھی اشارہ کرے کہ نہیں ہے انٹرسٹڈ تو برائے " مہربانی اسے بلیک میل نہ کرنے لگ جانا، میں اس سے طوفانی محبت نہیں کرتا سو اس بات کا دھیان رکھیے گا " کہ اس کی بھی مرضی شامل ہو یہ نہ ہو کہ اس جذبات کا جنازہ نکال دیں، بلکہ میں خود بھی کروں گا بات۔

اس نے سوچتے ہوئے نانو کو کہا۔

" ارے کر لوں گی بات میں، مجھے یقین ہے نہیں کرے گی وہ انکار، بلکہ خوش ہو گی۔ "

نانو نے قیاس آرائی کی تبھی ارحہ کوفی لے کر آ گئی۔

" یہ رہی آپ کی کوفی عارش بھائی۔ "

اس نے کپ ٹیبل پر رکھا۔

" تھینکس، تم نے اپنے لئے نہیں بنائی کوفی؟ "

عارش نے اسے دیکھا۔

"نہیں، میں سونے لگی ہوں۔ "

وہ جماہی روک کر بولی۔

"وٹ؟ یہ کون سا وقت ہے سونے کا، کوئی روٹین ہوتی ہے کہ جب دل چاہا تب سونے لگ جاؤ۔"

عارش نے اسے گھورا۔

" وہ میرے سر میں پین ہو رہی ہے، اسی لئے۔ "

اس نے بہانہ بنایا۔

"ادھر آؤ میں مالش کروں۔۔"

دادو نے فوراً کہا۔

" نہیں دادو،، میں نے ٹیبلٹ لی ہے۔"

وہ فوراً بولی بھلا عارش کے سامنے کہاں تیل لگواتی۔۔

"میں نے کچھ نہیں سننا، یہاں بیٹھو، جانے کب تیل لگایا تھا دماغ بھی خشک ہو رہا ہو گا، شبانہ تیل لاؤ۔ "

دادو نے کہا تو اس نے گہرا سانس لیا کہ عارش کے سامنے انکار کرنا ایزی نہ تھا۔۔

"اوکے۔۔"

وہ چارو ناچار نیچے بیٹھ گئی، تبھی شبانہ تیل لئے آ گئی، ارحہ نے منہ بناتے ہوئے بال کھولے۔

دیکھو کتنے لمبے بال ہوتے تھے اس کے، اور اتنے سلکی ہوتے تھے تو اب دیکھو سیمنٹ کی طرح کھردرے"

"ہو رہے۔

دادو نے کہا تو ارحہ تلملائی۔

" خود بتاؤ تم؟ کل تمہاری شادی کرنی ہے اور تمہارا شوہر تو دیکھے بھی نہ بالوں کی طرف۔ "

دادو کی بات پر وہ بلش کی تھی، اس لئے گردن مزید جھکا گئی، عارش بظاہر تو فون پر لگا تھا مگر دھیان سارا ان پر تھا۔

" بھئی میں تو اس کے سامنے حجاب میں رہوں گی۔ "

وہ فوراً بولی۔

" ہاں جیسے وہ تمہارا شوہر نہیں ڈرائیور ہو گا۔ "

دادو کی بات پر اس نے دانت پیسے جبکہ عارش کا فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا۔

" اللہ پاک عارش بھائی کو ایسے ہی ہنساتے رکھنا، آمین۔"

وہ دل میں دعا کرتے ہوئے بولی۔

بہت اچھا کیا ماں جی، اس لڑکی کے بال جھاڑو لگ رہے تھے، منع بھی کیا تھا کہ کلر نہ کرنا پھر بھی،،، اب"

" دیکھیں لگ رکا پہاڑی بکری کے بال ہیں۔

تنزیلہ بیگم نے کہا تو ارحہ نے دانت پیسے۔

" تو کلر کیوں کرتی ہو تم ارحہ ؟ "

عارش نے اسے دیکھا۔

"فنکشن تھا یونی میں۔۔ "

وہ منمنائی۔

"یہ زمانہ جاہلیت ہے، تمہیں سر ننگا کرنے کی اجازت نامحرم کے سامنے کس نے دی ہے؟؟؟؟"

عارش کا انداز خاصا چبھتا تھا۔

"لیکن عارش بھائی ہمیں زمانے کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔"

وہ کمزور سی دلیل دے کر بولی۔

" چاہے سارے کنوئیں کی طرف جائیں، خیر تمہاری لائف ہے جو مرضی کرو، میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"

وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا کوفی کا سپ لینے لگا۔۔

" دادو میرا فون بج رہا ہے،،، میں آتی۔۔"

وہ فوراً اٹھ کر بھاگی۔

"ارے یہ لڑکی۔"

تنزیلہ بیگم نے سر تھاما۔

" اچھا تنزیلہ بیٹا تم ایسا کرو آج ہی بات کر لو ارحہ سے عارش اور اس کے رشتے کی۔ "

دادو نے کہا۔

"عارش راضی ہے؟"

تنزیلہ بیگم نے عارش کو دیکھا۔

"جی میں راضی ہوں مامی۔ "

وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولا۔

"اللہ تیرا شکر ہے، اللہ تم دونوں کی قسمت اچھی کرے۔"

تنزیلہ بیگم نے اس کا ماتھا چوما۔

" آمین، اور ہم چاہ رہے کہ اس ہفتے کو منگنی ہو جائے اور اگلے مہینے کے پہلے ہفتے شادی، کیا خیال ہے؟ "

دادو نے کہا تو تنزیلہ بیگم نے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے نانو جیسے آپ کی مرضی۔ "

وہ مسکرایا تھا۔ اس کے بعد نانو اور تنزیلہ بیگم شادی کی تیاریوں پر بات کرنے لگے تو وہ اٹھ کر باہر آ گیا اور زرنش کو کال ملانے لگا۔

"ہیلو ہینڈسم۔ "

زرنش مسکراتے ہوئے بولی۔

" کیسی ہو؟ میرا شہزادہ کیسا ہے؟ "

وہ بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔

"سب اے ون، تم اپنی سناؤ؟"

زرنش نے مسکراتے ہوئے کہا، وہ بھی اکیلی بہن تھی۔ اس کے ماما بابا کی ڈیتھ دو تین سال پہلے ہوئی تھی۔

"سب ٹھیک، بس نانو شادی ڈن کر رہی ہیں میری، تم آؤ گی نا؟"

عارش نے کہا۔

URDUNovelians

دیٹس گریٹ نیوز، کنگریجولیشنز برو اور کس سے ہو رہی؟ کس کو پٹایا بلکہ کس نے تمہیں پٹایا،،، بد تمیز بتایا "

" بھی نہیں،، اب بتاؤ جلدی سے مجھے۔۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی خوشی سے چلائی۔۔

" تھینکس اور پٹایا نہیں کسی کو بلکی ماموں کی بیٹی ارحہ سے ہو رہی ہے۔۔"

وہ آنکھیں گھما کر بولا۔

"اووہ اچھا اس کی پکچر سینڈ کرو پلیز،، کہیں بچپن میں دیکھی تھی، اور منگنی کب ہوئی؟؟؟ "

اس نے سوالات کی بوچھاڑ کی۔

"منگنی نیکسٹ ویک ہے اور آؤ گی ناشادی پر؟؟؟ "

اس نے پوچھا،، آخر ددھیال میں اکلوتی کزن تھی۔

"ہاں نا، بٹ کب ہے شادی؟ "

اس نے بے تابی سے پوچھا۔

" نیکسٹ منتھ،،،، نو ایکسکیوز او کے۔"

عارش نے وارن کیا۔

"ارے واؤ یار،،،، نیکسٹ منتھ تو ہم پاکستان آرہے ہیں،،،، دیکھنا بہت مزے کروں گی شادی پر۔۔۔۔"

وہ خوشی سے بولی۔۔۔

"ان شاءاللہ،،، چلو اپنا خیال رکھو کرتا ہوں پھر کال۔"

اس نے الوداعی کلمات کہہ کر کال کاٹی۔

مجھے خود کو سنبھالنا ہو گا،،، حنان جسٹ فرینڈ ہے میرا اور مجھے اسے کسی بھی قیمت پر کھونا نہیں ہے،، ہم "
" دوست بن کر بھی خوش رہ سکتے ہیں۔۔ہاں حنا اب تمہیں اپنے پارٹنر کا ساتھ دینا ہے۔

وہ روم میں بیٹھی تھی، تبھی موبائل پر ٹیون بجی۔

اس نے کوفت سے موبائل اٹھایا تو سامنے حنان کی ویڈیو کال آ رہی تھی۔

"آفس میں ہے اور ویڈیو کال؟ چلو دیکھتی ہوں کیا کہتا ہے، فضول ہی چھوڑے گا۔"

اس نے کال پک کی۔

"ہائے حنان کی جان کیسی ہو؟ "

وہ منہ بنائے کھڑا تھا۔

"تم کہاں ہو؟ "

وہ از حد حیرانی سے بولی۔

"کراچی کے لوگوں کو اپنا دیدار کروانے جا رہا ہوں۔"

وہ ہنوز اسی پوزیشن میں تھا۔

"ملے بنا چلے گئے، کتنے بد تمیز ہو۔"

اس نے بھی منہ بنایا۔

یار بابا نے بھیج دیا، حنا میری کسی نے ایک نہیں سنی، میں نے بہت کہا مگر نہیں سنی میری، "

"ہائے ئے ئے ئے۔

وہ رونے اور مظلوم ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے بولا۔

"ہاہاہاہاڈرامے باز۔"

حنا نے کہا تبھی روم کا ڈور کھلا تو افنان اور فاہم آئے۔

"آنی۔"

وہ دونوں آن کر گلے لگے۔

" ارے آنی کی جان، آنی کے شہزادو۔"

حنا نے فوراً ان دونوں کو بانہوں میں بھرا۔

"چلو حنان یار، بعد میں بات کرتی ہوں۔"

اس نے موبائل دیکھا۔

"ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا یار۔"

اس نے کہا تو حنا نے مسکراتے ہوئے کال کاٹ دی۔

کیس لگی آج کی قسط میں اتنی ہی لکھ پائی اور میرا موبائل بھی خراب ہو رہا ہے اور لاک ڈاؤن

اور اور الحمد للہ میں ٹھیک ہوں اینڈ

stay home

stay safe

"ارحہ بیٹا تم اور ابھی تک یہاں بیٹھی ہو۔"

تنزیلہ بیگم نے اسے لان میں بیٹھا دیکھا تو چلی آئیں۔

جب کہ ارحہ تو خاموش سے چاند کو دیکھ رہی تھی۔

"ارحہ بچے۔"

تنزیلہ بیگم نے پھر کہا تو وہ چونکی۔

"جی جی ماما۔"

وہ ہڑبڑائی۔

"کدھر گم ہو؟"

انہوں نے ناسمجھی سے دیکھا۔

" کہیں نہیں ماما، موسم اچھا تھا تو بیٹھ گئی۔"

اس نے مسکرا کر خود کو نارمل کیا۔

" اچھا مجھے تم سے امپورٹنٹ بات کرنی تھی۔ "

ماما نے کہا تو اس نے سر ہلا کر ان کو دیکھا۔

بیٹا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میری ارحہ اتنی جلدی بڑی ہو جائے گی کہ اسے ایک دن کسی کو سونپنا ہو
" گا، اکلوتی ہو تو ارمان بھی بہت ہیں۔

تنزیلہ بیگم ایموشنل ہو گئیں۔

" ارے ماما کہیں نہیں جا رہی میں، یہاں ہی ہوں آپ کے پاس، آپ نہ اداس ہوں۔"

اس نے فوراً ماں کے گلے میں بانہیں ڈال کر کہا۔

بیٹا یہ ریت ہے زمانے کی کہ بیٹیاں پیدا ہی دوسروں کا گھر آباد کرنے کو ہوتی ہیں، لاڈلی ہو یا اکلوتی سب کو" "ماں باپ کا گھر چھوڑنا ہوتا ہے۔

انہوں نے تمہید باندھی۔

"افففففففف رلانے کا ارادہ ہے کیا؟"

اس نے منہ بنایا۔

"ارحہ تمہارا پروپوزل آیا ہے بیٹا۔ "

تنزیلہ بیگم نے کہا تو وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی۔

"وٹ؟؟؟؟؟؟میرا پروپوزل بٹ کس کا؟ "

وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

عارش کا، میرا یقین کرو بیٹا میری دعائیں رنگ لے آئیں، عارش نے ماں جی سے خود کہا ہے،، ماں جی اور" "تمہارے بابا تو بہت خوش ہیں۔

تنزیلہ بیگم نے خوشی سے اسے بتایا جب کہ وہ ساکت سی ماں کو دیکھ رہی تھی، وہ تو الفاظ ڈھونڈ رہی تھی کہ ماں کو کیسے بتائے اور یہاں سب الٹ گیا۔

عارش تو ایک ہیرا ہے، گھر کا بچہ ہے اور تمہاری فکر سے آزاد ہو جاؤں گی کیونکہ کون سا کسی غیر کے گھر " " جاؤ گی، مجھے یقین ہے کہ تم خوش رہو گی۔

تنزیلہ بیگم نے پر یقینی سے کہا۔

"ماما آپ نے کیا کہا؟ آئی مین کیا جواب دیا عارش بھائی کو؟ "

اس نے بمشکل خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

" اکورس بیٹا، ہاں کر دی ہے، اس ہفتے منگنی ہے اور پھر اگلے ماہ شادی۔"

تنزیلہ بیگم نے اسے پلان بتایا۔

"ماما میری رائے بھی نہیں مانگی آپ نے؟"

وہ پھٹ پڑی۔

کیا مطلب؟ ہم تمہارے ماں باپ ہیں،، بہترین فیصلے ہی کریں گے نا، اور عارش کو کون انکار کر سکتا"

"ہے۔؟

انہوں نے فوراً اسے دیکھا۔

"آپ انکار کر دیں پلیز زززز، میں عارش بھائی سے شادی نہیں کر سکتی، میں کسی اور کو لائک کرتی ہوں۔"

وہ کانپتی آواز میں بولی۔

"کیا؟"

تنزیلہ بیگم نے چونک کر اسے دیکھا۔

"یس،،،ماما قسم سے وہ بہت اچھا لڑکا ہے، اپنے گھر والوں کو بھیجنا چاہتا ہے۔"

وہ فوراً نے قراری سے بولی۔

نہیں،، میں زبان دے چکی ہوں اور ارحہ میں کسی غیر پر نہیں بھروسہ کر سکتی اپنی اکلوتی اولاد کے لیے تو "
"قطعی نہیں، ہمیشہ یہ بات یاد رکھنا۔

انہوں نے اس کی بات کو کوئی اہمیت نہ دی۔

ماما میں بہت پیار کرتی ہوں اس سے، وہ بہت اچھا ہے رانیہ بھی ملی ہے اس سے، ماما وہ میں جب کہوں گی"
"اگلے دن رشتہ لے آئے گا۔۔

وہ روہانسی ہوئی۔

"میری ڈھیل کا اتنا غلط فائدہ اٹھایا تم نے؟"

وہ تلخی سے بولیں۔

"نہیں ماما، وہ یونی میں اپنی سسٹر کو لینے آیا تھا اور اسے میں پسند آگئی سو۔"

وہ فوراً ماں کو صفائی دیتے ہوئے بولی۔

شٹ اپ، یہ بات پہلے بتاتی تو کچھ کرتی میں، اب دیر ہو چکی ہے، عارش ہمیں ماں باپ کی طرح سمجھتا ہے"
اور اس نے بہت مان سے تمہارے بابا سے تمہارا ہاتھ مانگا ہے اور لڑکی کی اصل محبت ہوتا ہی اس کا شوہر
" ہے۔

تنزیلہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں بابا اور دادو سے بات کروں گی۔"

وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

رکو، ہم نے تمہیں اتنی محبت دی اور یہ صلہ دے رہی ہو تم؟؟ مجھے سب کے سامنے ذلیل کروانا ہے،"

"میری تربیت پر انگلی اٹھوانا چاہتی ہو تم؟۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔

"ماما مجھے بس حنان دے دیں، باقی جو کہیں گی مانو گی میں، پکا پرومس۔"

اس نے ننھے بچوں کی طرح حنان کو مانگا۔

بس ارحہ، آئندہ اس لڑکے کا نام تمہارے لبوں پر نہ آئے اور اگر تم نے انکار کیا نا تو میرا مرا ہوا منہ "

"دیکھو گی، اور اسے فقط میری دھمکی مت سمجھنا ارحہ۔

وہ غصے سے بولیں۔

"میں خوش نہیں رہ سکوں گی۔ "

اس نے روتے ہوئے کہا اور چلی گئی۔

"افففففففففففف کیسے سمجھاؤں اس لڑکی کو کہ عاعش ایک بہترین انسان ہے اور اس آنکھوں میں ارحہ کے لیے محبت دیکھ کر ہی میں نے ہاں کی، مجھے مضبوط بننا ہو گا اور اس پگلی کو سمجھنا ہو گا۔"

انہوں نے گہرا سانس لیا، وہ مطمئن تھیں۔

"آنی سیلفی نہیں آرہی اب؟"

فاہم نے منہ بنایا۔

"اپنے باپ کو لوک جو لگا دیا ہے۔"

حنا نے گھورا۔

"میرے بابا کو کس نے لوک کیا؟"

وہ فوراً بے قراری سے بولا۔

"ارے کسی نے نہیں، موبائل کا بولا ہے۔"

حنا نے موبائل ان لاک کرتے ہوئے کہا۔

"اب یہ کونٹیکٹس سے کیا کام تھا تمہیں؟ کل بھی یہی کھولے تھے، فاہم مار کھاؤ گے تم مجھ سے۔ "

حنا نے دانت پیسے۔

"افففف بابا کو کال کرنی تھی۔"

اس نے منہ بنایا۔

"ابھی آیا نہیں یہاں اور باپ سے دل بھی گھبرا گیا ہے۔"

حنا نے ناراضی سے کہا۔

"ایکچوئیلی آنی، حنان ماموں نہیں ہیں تو بور ہو رہے ہیں نا ہم، افنان بھی تو اسی لئے واپس چلا گیا۔ "

اس نے انفارمیشن دی۔

"اچھا جی، بڑی بات ہے۔ "

حنا نے ناک سکیڑی۔

"لو آ گئی سعد بھائی کی کال، کرو بات، فاہم وہ چیئرز پر چلے جاؤ میرا بچہ میرا احلیہ نہیں سامنے جانے والا۔ "

اس نے موبائل اسے دیا اور خود جھولے پر بیٹھ گئی۔

حنان کو گئے آج تین دن ہو گئے ہیں اور اس نے کال تو دور اس کو میسج بھی نہیں کیا، حنان کے لئے بس اتنی ہی امپورٹنٹ تھی کیا میں ؟ مجھ سے چند لمحے بات کیے بغیر نہ رہ سکنے والا انسان مجھے ایک میسج نہیں کر سکا، "میں نہیں کروں گی اسے کال۔"

وہ دکھ سے گہرا سانس لے کر بولی۔

"ارحہ سے بات کرتا ہو گا نا تو ٹائم نہیں ملتا ہو گا۔ "

اس نے نمی کو پیچھے دھکیلا۔

"یہ حرم کو اٹھاؤ۔ "

دعا بھی لان میں آ گئی، اس نے حرم کو اٹھایا تو وہ ننھی بچی بہت خوش ہوئی اور ہنسی، گال پر پڑتا ڈمپل اسے مزید حسین بنا گیا، حنا کو بھی ٹھوڑی پر ہلکا سا ڈمپل پڑتا تھا جو اسے بہت سوٹ کرتا۔

"پتہ ہے حرم نے ڈمپل تمہارا چرایا ہے تبھی کیوٹ ہے۔ "

حنان کی کہی بات یاد آئی تو وہ مسکرائی۔

"دعا ابھی بھی ناراض ہیں آپ ؟"

اس نے دعا کے کندھے پر سر رکھا۔

"اچھا رشتہ ٹھکرا دیا تم نے ؟ اریز جیسا لڑکا قسمت والوں کو ملتا ہے، حنا ایک کے بعد ایک تو کیا کروں ؟ اتنا اچھا رشتہ تم ٹھکرا رہی ہو کیوں یار ؟"

دعانے تاسف سے اسے دیکھا۔

" آپی ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہو گا اور جو ہو گا دیکھا جائے گا، سعد بھائی کی کال آئی ہے کر لو بات، تین چار دن ہو گئے دل گھبرا گیا ہو گا۔"

وہ شرارت سے کہتی چلی گئی تو دعانے نفی میں سر ہلایا اور فاہم کے پاس چلی گئی۔

ارحہ بھاگتی ہوئی روم میں آئی اور زور سے دروازہ بند کر کے وہاں ہی بیٹھ کر گھٹنوں پر سر رکھ کر رو دی۔

"میں کیسے سمجھاؤں ماما کو۔"

وہ بالوں کو ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے چلائی۔

" میں سمجھتی تھی کہ میں وہ واحد لڑکی ہوں گی، جس کو محبت بآسانی مل جائے گی مگر آج بیٹی کے معاملے میں میری ماں بھی کنزرویٹو ب گئیں۔۔"

وہ روتے ہوئے ہچکیاں لینے لگی۔

"دیکھیے مسٹر مجھے آپ کہیے تم نہیں۔"

ارحہ نے ہاتھ اٹھا کر وارن کیا۔

"میں تم کہوں گا، جو کرنا ہے کر لو۔ "

وہ بلا کا ڈھیٹ تھا۔

"میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہے آپ۔"

ارحہ نے غصے سے کہا۔

"ہاں کیا مسئلہ ہے؟"

رانیہ نے بھی کہا۔

"ارے کتنی بار بتاؤں کہ یہ مجھے اچھی لگ گئی ہے۔"

وہ فوراً گھورتے ہوئے بولا۔

"اگر اچھی لگتی ہے تو رشتہ بھجوا دیں۔"

رانیہ نے گویا چیلنج کیا۔

"تو محترمہ رشتہ ہی بھجوانا چاہتا ہوں۔ "

اس نے ارحہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں مانتی۔"

ارحہ نے کہا۔

میری آنکھوں میں دیکھو۔ کیا تمہیں رشتے بھیجنے کے لئے سیریس نہیں لگ رہا، قسم سے جیسی لائف "
" پارٹنر میرا خواب تھا تم بلکل ویسی ہو۔

حنان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا، وہ دعا کو یونی ڈراپ کرنے آیا تھا تو ارحہ اسے دِکھ گئی۔

"گوٹو ہیل۔"

ارحہ غصے سے کہہ کر آگے چل دی۔

"یار مجھے سچا لگ رہا ہے۔"

رانیہ نے دل سے کہا۔

"مجھے ٹاپ فلرٹی۔ "

اس نے دانت پیسے۔ پھر ایسے ہی رانیہ کی برین واشنگ اور حنان کی باتوں نے اس کے دل میں جگہ بنا دی، حنان کو جان کر اسے اچھا لگتا تھا، اسے حنان کی جس بات نے سب سے زیادہ اٹریکٹ کیا تھا وہ تھا حنان کا اس کے لئے پوزیسسو ہونا، ریسپیکٹ دینا، وہ نہ کبھی ملنے کو فورس کرتا اور نہ کبھی پکچر مانگی، ارحہ کو یقین تھا کہ اس کے موبائل میں ارحہ کی ایک بھی پکچر نہیں تھی، ارحہ کے پوچھنے پر وہ کہتا کہ جو تصویر دل میں ہو اسے موبائل میں نہیں رکھتا۔

"یا اللہ جی، میں کیا کروں؟ ایک طرف ماں ہے تو دوسری طرف مان۔"

اس نے روتے ہوئے آسمان کو دیکھا اور رانیہ کو میسج کیا کہ کل گھر آؤ اور خود وہی پر بیٹھ گئی، نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

"حنان تو ہنگامہ برپا کر دے گا، نووے، وہ مجھے معاف نہیں کرے گا اور نہ میری مجبوری سمجھے گا۔"

ارحہ نے گالوں پر بہتے آنسو بے دردی سے پونچھے۔

ہم ایک دوسرے کو اچانک کہیں ملے

ہم ایک دوسرے کے طلب گار ہی نہ تھے۔

دو دن بیت گئے ہیں میں نے حنا کو کال کتنی بار کی مگر اس نے پک نہیں کی، کیا وہ مجھے بھول جانا چاہتی ہے،"

"کیا وہ دوستی نہیں نبھانا چاہتی؟ آخر ایسا کیا ہوا ہے؟ میں حنا کو کیسے سمجھاؤں کہ۔۔۔۔

حنان ساحل پر کھڑا گہری سوچ میں گم تھا۔

حنان مجھے بہت شوق ہے کہ میں کراچی ساحل پر جا کر ریت سے گھر بنا کر دیکھوں اور شوق بھی مجھے "

"تمہارے ساتھ جانے کا ہے۔

اس کے کانوں میں حنا کی کہی گئی بات گونجی۔

پھر وہاں سے حیدرآباد جاؤں اور وہاں سے چوڑیاں لاؤں، پتہ ہے آج میں نے نیوز میں سنا کہ حیدرآباد کی "

"چوڑیاں بہترین اور بہت پیاری ہوتی ہیں، کتنے لکی لوگ وہاں رہتے ہوں گے نا۔

وہ بچوں کی سی خوشی سے بولی۔

"پھر ہم سن سیٹ بھی دیکھیں گے سنا ہے وہ سین کافی دل فریب ہوتا ہے۔"

اسے یاد آیا تو اس نے بے اختیار سورج کی طرف دیکھا جو ڈوبنے کی تیاریوں میں تھا، حنان نے اس منظر کو موبائل کی آنکھ میں قید کیا اور نیچے بیٹھ کر ریت کا گھر بنایا اور اس کی بھی تصویر بنائی۔

"حنا تم کو میں معاف نہیں کروں گا، کبھی نہیں۔"

اس نے لہروں کو دیکھتے ہوئے گہرا سانس خارج کیا۔

"ایک بار کال کر کے دیکھتا ہوں، میں بس اس کی آواز سننا چاہتا ہوں۔"

اس نے کچھ سوچ کر لینڈ لائن پر کال کی۔

حنا کافی زیادہ چوڑیاں لاؤنج میں رکھ کر بیٹھی تھی۔

"کون سی پہنوں اس ڈریس کے ساتھ؟"

وہ الجھی ہوئی بیٹھی تھی۔

"حنان ہوتا تو مجھے اتنا کھپنا ہی نہ پڑتا، اب کس سے پوچھوں میں؟ میرا خود کا تو دل کرتا ہے کہ ساری ہی ایک ساتھ پہن لوں۔"

وہ محبت سے چوڑیوں کو دیکھتے ہوئے بولی، دعا بھی چلی گئی تھی ورنہ وہ ہی ہیلپ کروا دیتی۔

"کیا میری چوڑیوں سے محبت صرف حنان کی وجہ سے ہے؟ حنان کو میری یاد نہیں آتی کیا؟ کتنی یادیں وابستہ ہیں مگر حنان بھول گیا ہے۔"

وہ آرزدگی سے گہری سانس خارج کر کے بولی تبھی بیل بجی، وہ بے دلی سے اٹھ کر آئی۔

"ہیلو۔"

حنان نے کہا تو حنا کو محسوس کو کہ بعض آوازیں جسم میں جان ڈال دیتی ہیں۔

"حنان۔"

حنا تڑپ کر بولی۔ دونوں کو لگا کہ صدیوں بعد ایک دوسرے کی آواز سنی ہو۔ حنان نے اس پکار پر آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا۔ چند ثانیے خاموشی کی نظر ہو گئے، شاید دونوں کو سمجھ نہیں آئی تھی۔

"ماما سے بات کرواؤ؟"

وہ بے رخی سے بولا۔

وہ اور ماما باہر گئی ہیں، حنان کیسے ہو؟ کب واپس آؤ گے یار مس یو سو مچ، پتہ ہے میں بور ہو کر رہ گئی ہوں،"

"گھر سونا ہو گیا ہے، آئی مس یو سو مچ۔

وہ آنکھوں میں آئی نمی کو انگلی سے صاف کرتے ہوئے بولی۔

"بٹ آئی ہیٹ یو حنا، ہیٹ یو سو مچ۔"

وہ غصے سے بولا اور کال کاٹ دی۔

"حنان میری بات۔۔"

اس سے پہلے کے وہ بات مکمل کرتی ٹوں ٹوں کی آواز سے کال ڈراپ ہو گئی۔ حنان نے انامار کر جب اسے کال کی تو آگے سے بنا ایک لمحہ کی تاخیر کے کال ڈراپ کر دی گئی۔

"حنان ایسا کیوں کر رہا ہے؟ وہ کہہ رہا تھا کہ ہیٹ یو، کس نے اسے میرے خلاف کیا؟"

اس کے گالوں پر نمی بہنے لگی جسے وہ پونچھتی ہوئی اپنی چیخ روکتی ہوئی سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی اوپر چلی گئی، چوڑیاں ڈریس سب وہیں رہ گیا تھا۔

حنان کیسے ہو؟ کب واپس آؤ گے یار مس یو سو مچ، پتہ ہے میں بور ہو کر رہ گئی ہوں، گھر سونا ہو گیا ہے،"
"آئی مس یو سو مچ۔

حنان کے کانوں میں اس کے الفاظ گونجے۔

"اپنے نمبر پر کال تک نہیں پک کی اور یہاں،،،، دو غلی نکلی تم بھی حنا۔"

وہ بنا بات کے

کیوں کر رہا ہے حنان میرے ساتھ ایسا؟ میں جانتی ہوں وہ مجھے ہرٹ نہیں کر سکتا مگر ایسا کیا ہوا ہے کہ"
اس نے یہ تک کہ دیا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے، کس نے اسے میرے خلاف کیا؟ کیا ارحہ نے؟ نہیں
ارحہ ایسی لڑکی نہیں ہے وہ جانتی ہے کہ وہ مجھے فقط اپنا دوست سمجھتا ہے، جینے کے خواب صرف میں نے
" دیکھے۔

حنا روتے ہوئے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر قالین پر بیٹھ گئی اور سر گھٹنوں پر رکھ لیا۔

اسے دوستی چاہیے تھی مجھے پیار ہو گیا

پھر میں اپنے ہی قتل کا گنہگار ہو گیا

حنا ہم دونوں ہمیشہ یاد رکھیں گے کہ ہم صرف اچھے دوست تھے، دوست ہیں اور دوست رہیں گے کیونکہ " میرے نزدیک دوستی بہت معنی رکھتی ہے اور اس دوستی سے زیادہ نہ تم سوچو گی نہ میں، ہم ہمیشہ دوستی کے بندھن میں بندھ کر سب کو بتائیں گے کہ سچی دوستی ہو تو نسلوں تک ساتھ جاتی ہے، یعنی میں اپنے بچوں کی "شادی تمہارے بچوں سے کروں گا۔

اسے حنان کی کہی بات یاد آئی تو اس کے دل کو کچھ ہوا۔

" ہاں حنان میں خود پر کنٹرول رکھوں گی اس بار تم آؤ گے تو میں تمہیں فیل تک نہیں ہونے دوں گی۔"

وہ گہرا سانس لیتی اٹھی اور چوڑیوں کے پاس آن رکی۔

کیا اسے بھولنا اتنا آسان ہے؟ کیا میں اسے بھول پاؤں گی؟ شاید کبھی نہیں کیونکہ میری تو چوڑیوں پر بھی" اس کا لمس باقی ہے، میں ہار جاؤں گی بلکہ میں ہار چکی ہوں۔

"میں کیسے جیوں گی تمہارے بنا حنان، ہر کام میں تمہاری عادت ہے مجھے تو، ہر کام میں۔

وہ چوڑیوں پر ہاتھ پھیرتی مسلسل رو رہی تھی۔

URDUNovelians

چوڑیاں ٹوٹ جاتی ہیں کسی چیز کے ٹکرانے سے

دوست بچھڑ جاتے ہیں کسی اور کے مل جانے سے

"حنا، حنا کہاں ہو تم؟"

وہ بھاگتا ہوا آیا۔

"فرمایئے؟"

حنا فرائز کا پیکٹ اٹھاتے ہوئے لاؤنج میں آئی۔

"یہ دیکھو، بوجھو کیا ہے؟"

حنان نے ایک بڑا سا گلاس نما کوورڈ اسٹینڈ سامنے کیا تو حنا نے فرائز وہیں رکھ کر گھوم کر اس کا جائزہ لیا۔

آئی تھنک یہ چوڑیاں ہیں، ہیییں نا؟"

اس نے خوشی اور بے یقینی سے کہا۔

ہاں جی، آج میں کسی کام سے گیا تھا ایک ویلج کی طرف، وہاں ایک بڑھیا بیچ رہی تھی تو میں نے سب لے"
"لیں اور ایک وقت میں دو بندیوں کو خوش کیا۔

وہ مسکراتے ہوئے خوشی سے بولا۔

"تھینک یو سو مچ، تھینکس آ لوٹ۔"

حنا کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔

" ارے پگلی رونا کیوں؟"

وہ نا سمجھی سے بولا۔

"خوشی کے آنسو ہیں یہ۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"ایڈیٹ، آنسو نہیں بہانے خوشی کے بھی نہیں۔"

وہ اس کے آنسو پونچھتے ہوئے بولا۔

" تم دنیا کے سب سے اچھے دوست ہو، سب سے اچھے۔"

حنا نے مسکرا کر دل سے کہا۔

"اب اسی اسٹیٹمنٹ پر قائم رہنا۔"

حنان نے کہا تو اس نے ہنستے ہوئے سر ہلایا، تبھی حنان اس کی پونی اتار کر اور فرائز اٹھا کر بھاگ گیا۔

"حنان دو مجھے۔"

اس نے پلٹتے ہوئے گھورا۔

"سوری جانِ حنان نہیں دے سکتا۔"

وہ روم میں جا کر بولا۔

"بہت بہت برے ہو تم حنان۔"

وہ پیر پٹختی ہوئی بولی۔

"حنان کی جان ایک منٹ بھی نہیں قائم رہ سکی اپنی بات پر، سیلفش عورت۔ "

حنان نے مذاق اڑایا

"عورت ہو گے تم۔"

اس نے غصے سے کہا، چوڑیوں کو دیکھ کر وہ سب ہی بھول جایا کرتی تھی، اب بھی یہی ہوا تھا۔

"یا اللہ جی، میں کس کس پل کو دل سے نکالوں، میں کس طرح اس دل کو سمجھاؤں۔"

اس نے آسمان کی جانب مدد طلب نظروں سے دیکھا۔

آئیں گے یاد تمہیں ہم بے انتہا

تیرے اپنے ہی فیصلے تجھے رلائیں گے

URDUNovelians

"ناشتہ کر لیں بی بی جی، بڑی بیگم صاحبہ بلا رہی ہیں۔"

شبانہ نے آکر اطلاع دی۔

"بولو مجھے بھوک نہیں ہے۔"

اس نے کھڑکی کے باہر تکتے ہوئے کہا۔

"لیکن بی بی جی،،"

شبانہ کی بات کو اس نے کاٹا۔

"شبانہ میں نے کہہ دیا مجھے بھوک نہیں ہے تو نہیں ہے، اب تم جاؤ اور دوبارہ مت آنا۔"

اس کے غصے سے کہنے کے بعد وہ چلی گئی۔

"کیسے سمجھاؤں گی میں حنان کو، مجھے کوئی راہ سجھائی کیوں نہیں دے رہی۔"

اس نے گہرا سانس لیا، تبھی موبائل ٹون بجی۔

"عارش بھائی کی کال اور وہ بھی اتنی صبح۔؟"

اس نے ناسمجھی سے گھڑی کو دیکھا جو سات بجا رہی تھی، عارش تو اسے کال نہیں کرتا تھا، اس نے موبائل وہیں پٹخ دیا، وجہ اس کا رشتہ بھجوانا تھا، ورنہ عارش کی خوشی کے لیے وہ دعا خود مانگتی تھی۔

"میں ایک بار بھی آپ کی خوشی کے واسطے دعا نہ مانگتی اگر معلوم ہوتا کہ آپ مجھ میں انٹرسٹڈ ہیں۔"

اس نے بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے چہرے پر ہاتھ پھیرے تبھی موبائل بجا، اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا، چاروناچار اسے کال پک کرنا پڑی۔

"! اسلام علیکم"

کال پک ہوتے ہی عارش نے سلامتی پیش کی۔

"وعلیکم السلام، کیسے ہیں آپ عارش بھائی؟"

اس نے مجبوراً حال احوال پوچھا۔

"رب کا خاص کرم ہے، بائے داوے تم کیسی ہو؟ "

وہ ذو معنی لہجے میں بولا تو ارحہ نے گہرا سانس لیا۔،

"ٹھیک ہوں، آپ کو کام تھا کوئی یا نانو سے بات کروادوں۔ "

وہ کانپتی آواز میں بولی۔

"نہیں، مجھے تم سے ہی کام تھا۔"

عارش نے کہا۔

"جی بولیں۔"

وہ کوفت سے بولی۔

"تم آفس کے لئے ریڈی ہو نا؟"

عارش نے کہا تو اس کے ذہن میں جھماکا ہوا کہ اس نے تو آفس جانا تھا۔

"نہیں۔"

اس کا اتنا کہنا تھا کہ اس کا جیم کی طرف جاتا ہاتھ رکا۔

"نہیں مطلب؟"

وہ بمشکل غصہ ضبط کر کے بولا۔

"اگر بیماری کا بہانہ بنایا تو ابھی پکڑ لے گا یہ بندہ، کیا کہوں میں؟ مجھ میں نہیں ہے ہمت نہ آفس جانے کی اور نہ عارش بھائی کا سامنا کرنے کی، کیا کہوں؟"

اس نے سر پر ہاتھ مارا۔

"مس ارحہ آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں؟"

عارش نے اسے چپ دیکھ کر کہا، لہجہ خاصا طنز کی طرف جا رہا تھا۔

"وہ میری دوست آ رہی ہے۔"

اس کی زبان پھسلی مگر بہانہ ویلڈ لگا۔

"رانیہ ہی ہے نا تمہاری دوست؟"

عارش نے یقین دہانی چاہی۔

"جی، سب معلوم ہے لگتا ہے میری ہی نگرانی کرتے بس۔"

اس نے آخری جملہ دل میں کہا۔

تو کون سا اس کا گھر دور ہے؟ چار گھر چھوڑ کر ہے نا؟ اسے تم ایک یا دو بجے کا ٹائم دو، میں گھر ڈراپ کر دوں گا، اگر آ نہیں سکتے تو حامی نہیں بھرتے، انسان کی پہچان اس کی زبان ہونی چاہیے، میں نے کچھ کام پینڈنگ رکھا ہوا تھا جو تمہیں ہی کرنا ہے آ کر، آئی ول ویٹ، اللہ خافظ۔"

اس نے کال کاٹ دی اور ناشتہ کرنے لگا۔

"کس کی کال تھی؟"

تنزیلہ بیگم نے روم میں آ کر اسے دیکھا۔

"آپ کے داماد کا۔"

وہ جلی بھنی بولی۔

"کیا کہہ رہا تھا؟"

وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولیں۔

کہہ رہا ہے آفس آؤ، جسے صرف اور صرف حکم چلانا چاہتا ہے، کسی کے جذبات کی قدر ہی نہیں اسے،"
کوئی کیسا ہے خبر نہیں، ایک دم مطلبی بندہ ہے، جسے صرف خود سے غرض ہے، اسٹون ہارٹ ہے اس کا، کہا
"بھی ہے رانیہ آ رہی ہے تو گھنٹے کا لیکچر سنا دیا۔

وہ غصے سے مگر دھیمی آواز میں بولی۔

"عارش ایک بہت اچھا انسان ہے۔"

تنزیلہ بیگم نے اس بتایا۔

کاش کہ وہ کسی کو سمجھ سکتا، اس صرف طعنے دینے آتے ہیں، خیر میں آپ کو کیوں بتا رہی ہوں آپ کو"
کون سا میری پرواہ ہے، آپ کو تو بس عارش بھائی ہی اچھے انسان لگتے ہیں جب کہ حقیقت برعکس ہے، پتہ
"ہے ماما مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ آپ کیسی ماں ہیں جنہیں بیٹی کے آنسو کی پرواہ نہیں۔۔۔

وہ آنکھیں رگڑتی ہوئی واش روم میں چلی گئی۔

نہ جلاؤ، نہ دفناؤ، سر عام سڑک پر پھینک دو
یہ عشق سبھی کا مجرم ہے ____ ہر آتا جاتا بدلا لے

میری شہزادی یہ فیصلہ تمہاری بہتری کے لیے لیا ہے، ابھی تو تم اداس ہو سکتی ہو، رو سکتی ہو مگر یقین ہے"
"کہ تم خود ہی کہو گی کہ ماما آپ کا فیصلہ بہترین تھا، انشاء اللہ آمین۔

انہوں نے گہرا سانس لیا اور دعا مانگی۔

وہ بابا کے ساتھ ہی آفس آئی تھی۔ راستے میں جو باتیں بابا نے کی انہی کے متعلق سوچ رہی تھی۔

"ارحہ بیٹا میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ کر لیا ہے کہ عارش ایک بہترین انسان ہے جس کے سنگ تم ایک بہت اچھی لائف گذار سکتی ہو، تمہیں کوئی اعتراض ہے تو بتا دو بیٹا، بنا کی ڈر و خوف کے۔"

صفدر صاحب نے اسے دیکھا، اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ باپ کو انکار کرتی۔

"بابا جان مجھے آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔"

آنسو کو حلق میں اتارتے ہوئے اس نے باپ کے آگے سر جھکا دیا۔ بابا کا مان نہیں ٹوٹنے دیا تھا جب کہ اپنا دل ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا۔

"مجھے یقین تھا کہ میری بیٹی میرا مان نہیں توڑے گی۔" بابا نے مسکرا کر محبت سے کہا تو وہ فقط مسکرائی۔"

فرمانبردار بیٹیاں اکثر عشق میں بے وفا نکلتی ہیں۔

"تمہیں عارش سر بلا رہے ہیں۔"

ثمر نے آکر کہا، وہ جو گہری سوچ میں گم تھی۔

"عارش سر بلا رہے ہیں تمہیں، کہاں گم ہو۔"

ثمر نے اس کا بازو ہلایا تو وہ چونک کر اٹھی۔

"نہیں کہیں نہیں، اوکے میں جاتی ہوں۔ "

اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور چلی گئی۔

"اللہ پاک عارش سر کی قسمت میں اسے لکھ دے آمین۔"

ثمر نے دعا کی۔

"یس۔"

اس نے عارش کا روم ڈور نوک کیا تو وہ بولا۔

"بیٹھو۔"

وہ ہنوز مصروف تھا یا مصروف ہو رہا تھا۔

"چائے یا کوفی؟"

اس نے بنا دیکھے کہا۔

"میں کوفی پی چکی ہوں۔ "

اس نے کوفت سے کہا۔

"اوکے تو یہ ہے کام،۔"

اس نے لیپ ٹاپ اس کے سامنے رکھا اور اپنا کوفی کا مگ اٹھا کر لبوں سے لگا لیا، ابھی تک اسے دیکھا نہیں تھا، کیونکہ اسے دیکھ کر دل کی الگ سی لے اسے حیران پلس پریشان کر دیتی تھی کہ دل بار بار دیکھنے کی خواہش کرتا تھا جو کہ عارش جیسے بندے کو امیچورٹی لگتی جب کہ اسے نہیں معلوم تھا کہ یہ امیچورٹی نہیں چھپی محبت ہے، جب کہ ارحہ کو لگ رہا تھا کہ وہ اگنور کر رہا ہے، اس لیے وہ بدگمان ہو رہی تھی۔

"یہ پیپرز ہیں، یہاں سے دیکھ لینا۔"

اس نے کچھ پیپرز آگے کیے تو ارحہ کا خون کھول اٹھا کیونکہ یہ کام دو بجے تک بھی ختم ہونے والا نہیں تھا۔

" اوکے میں میٹنگ اٹینڈ کرنے جا رہا ہوں، ٹیک کیئر۔"

عارش کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتا کھڑا ہوا۔

"اوکے۔"

ارحہ نے سر ہلایا۔

"ایڈیٹ، بیسٹ آف لک بولتے ہیں۔"

عارش نے کہا تو وہ شرمندہ ہوئی۔

"بیسٹ آف لک۔"

وہ بنا بحث کیے بولی بلکہ اس کے ساتھ بحث کرتی کب تھی کیونکہ اسے معلوم تھا عارش سے جیتنا مشکل ہے۔

" تھینکس، اللہ حافظ۔"

وہ ایک فائل اٹھا کر چلا گیا۔

" کھڑوس، اتنا کام کیسے کروں میں ؟ ذرا ترس نہیں آتا اس بندے کو مجھ معصوم پر۔"

وہ غصے سے لیپ ٹاپ رکھ کر اٹھی۔

سارا قصور ہی میرا ہے نہ اس دن آفس آتی اور نہ ہی وہ کام کرتی، نہ ہی ان کو پتہ چلتا کہ میں کر سکتی ہوں،"

"اب کرنا تو پڑے گا مجبوری ہے۔

اس نے دانت پیس کر خود کو کوسا، کام کرنا اس کی مجبوری تھی سو اس نے کڑوا گھونٹ بھرتے کام کیا۔

دو بجے عارش واپس آیا تو وہ ہنوز لگی ہوئی تھی۔

عارش کی نظریں اس پر ٹک گئیں جو پرپل کلر کے سوٹ میں نہایت پیاری لگ رہی تھی۔

تم نے ابھی تک ریسٹ نہیں کیا؟ آئی میں تب کی لگی ہو تم، بیوقوف میں نے یہ تو نہیں بولا تھا آج کرو"

"سب۔

عارش نے اس کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھا، اور لیپ ٹاپ اس کے ہاتھ سے لے کر دیکھنے لگا۔

"اب اگر میں نہ کرتی تو یہ بندہ کہتا کہ کام چور، اللہ ہی بچائے اس سے، اسس کی ڈرامے بازیوں سے،"

اس نے دل میں سوچتے ہوئے سر جھٹکا۔

" عارش بھائی اگر نہ کرتی تو آپ پھر بھی طعنے ہی مارتے، کہ ذرا سا کام دیا تھا وہ بھی نہیں کیا۔"

اس نے بمشکل ہمت کر کے کہہ دیا تو عارش نے ایک آئی برو اٹھا کر اسے دیکھا کچھ بھی سخت کہنے سے زبان کو روکا کیونکہ اسے الزام لگاتی ارحہ کافی اچھی لگی۔۔

گڈ جاب۔"۔"

عارش نے سراہا۔

"شکریہ۔"

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔

"ایک اور بات بھی کرنی تھی تم سے؟"

عارش نے کہا تو اس نے فوراً اسے دیکھا تبھی عارش کا موبائل بجا، "ممانی کالنگ" دیکھ کر اس نے پک کی۔

"تم نے رانیہ کو کتنے بجے کا ٹائم دیا تھا؟"

وہ کال سے فارغ ہو کر بولا۔

"دو بجے۔"

اس نے کہا تو عارش نے گھری دیکھی جو سوا دو بجا رہی تھی۔

" چلو میں ڈراپ کر دوں، رانیہ نے پہلی بار وقت کی پابندی کی ہے، کچھ انعام تو دینا بنتا ہے۔۔"

عارش طنزیہ بولا تو وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔

"آپ کو کوئی بات کرنی تھی؟"

ارحہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"پھر کبھی، چلو اٹھو۔"

عارش نے کہا تو وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھ گئی۔

"میں کچھ دن آفس نہیں آؤں گی۔"

اس نے عارش کو دیکھا تو عارش نے اسے دیکھا۔ آنکھوں میں سوال تھے۔

کیونکہ جتنا کام میں نے آج کیا وہ کم از کم چار دن کا تھا، اور اس آفس کے اونر کی بیٹی ہونے کے ناطے اتنا"
"کام تو مجھے کرنا ہی نہیں تھا سو۔

وہ کہہ کر چلی گئی جب کہ عارش ہنس دیا تھا اس کے انداز اور لب و لہجے کی ادا پر۔

" آمل کر ڈھونڈ لیں کوئی وجہ ایک "ہو جانے کی

" یوں بکھرے بکھرے نہ تم۔۔ اچھے لگتے ہو "نہ ہم"

حنان گھر آیا تو دل میں خواہش جاگی کہ سب سے پہلے حنا کی دکھائی دے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تو اس کا موڈ خراب ہو گیا تھا مگر سب کی بے لوث محبت پر اس کا دل اش اش کر اٹھا لیکن سب کے درمیان اسے حنا کی کمی بری طرح محسوس ہو رہی تھی۔

گنگناتے راستوں کی دلکشی اپنی جگہ

اور سب کے درمیاں تیری کمی اپنی جگہ

"کیسا گذرا سفر؟"

جویریہ بیگم نے اس کو دیکھا جو صوفے پر لیٹا تھا۔

"بہت تھک گیا ہوں آنٹی۔"

اس نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔

" چلو تم ریسٹ کرو، بلکہ اپنے روم میں چلے جاؤ۔"

جویریہ بیگم نے اس کے تھکن زدہ چہرے کو دیکھا۔

"جی جارہاہوں، حنایونی میں ہے؟"

وہ ناچاہ کر بھی پوچھ بیٹھا۔

"ہاں بہت مس کررہی تھی تمہیں۔سچ کہو تو تم نہ گھر ہو تو وہ بھی چپ ہی رہتی ہے۔"

جویریہ بیگم نے کہا۔

"اہاہاہاہاہا اچھا۔"

وہ ہنستا ہوا اٹھا۔

"کاششش آنٹی بتاسکتا کہ حنا کتنا بدل گئی ہے۔"

وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

آج وہ بھی نظر نہیں آتے.....

... کل جو کہتے تھے ہم تمہارے ہیں

وہ لوگ گھر آئے تو رانیہ اور تنزیلہ بیگم لان میں بیٹھ کر چائے پی رہے تھے۔

"اسلام علیکم عارش بھائی، کیسے ہیں آپ؟"

رانیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"الحمدللہ، میں ٹھیک، تم سناؤ؟"

عارش نے خوشدلی سے کہا۔

"اللہ کا کرم ہے؟ ارحہ تم کیسی ہو؟"

رانیہ اٹھ کر گلے لگی تو وہ جذباتی ہو گئی۔

"چلو میرے روم میں۔"

وہ رانیہ کو لے گئی جب کہ عارش ممانی سے ملنے لگا۔

"ممانی جان مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی تھی؟"

وہ بیٹھ گیا۔

"ہاں بیٹا پوچھو؟"

انہوں نے اسے دیکھا۔

"کیا ارحہ اپنی مرضی سے راضی ہوئی ہے؟ آپ لوگوں نے کوئی زور زبردستی یا بلیک میل تو نہیں کیا؟"

عارش نے بلا تمہید بات کی۔

"نہیں بیٹا ہم کیوں بلیک میل کریں گے، اکلوتی بیٹی ہے میری، اس کی ہاں سب سے زیادہ اہم ہے۔ تم نے کیوں پوچھا ہے؟ ارحہ نے کچھ کہا ہے تم سے اس بارے میں؟"

انہوں نے ڈرتے ڈرتے استفسار کیا۔

"نہیں، ہماری اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی۔"

اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر پرسوں منگنی ڈن ہے نا؟"

انہوں نے اسے دیکھا۔

"جی انشاءاللہ، میں آپ کو کریڈٹ کارڈ دے دوں گا تو آپ لوگ منگنی کی شاپنگ کر لیجیے گا۔"

وہ مسکرا کر بولا۔

" ارے نہیں بیٹا، یہ گھر کوئی الگ تھوڑی ناہیں۔"

انہوں نے انکار کیا۔

"ممانی جان میری خوشی ہے۔"

اس نے محبت سے کہا۔

"تو پھر تم خود ہی لے آؤ منگنی کا ڈریس۔"

انہوں نے اسے مشورہ دیا۔۔

نہیں میں شادی کا لے آؤں گا، منگنی کا آپ خود لائیں کیونکہ ابھی میں کافی بزی ہوں اور مجھے ارحہ کی "
"چوائس کا پتہ نہیں ہے ابھی سو۔

وہ سمجھداری سے بولا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔"

تنزیلہ بیگم نے مسکرا کر کہا تو عارش کا دل کٹا کہ آج ماں ہوتی تو کتنے ارمان ہوتے اس کے،۔

"عارش بیٹا کیا ہوا؟"

تنزیلہ بیگم نے اسے دیکھا جس کا چہرہ مرجھا گیا تھا۔

ماما یاد آگئیں ہیں، سوچ رہا ہوں کہ مجھے تو اندازہ بھی نہیں دلہن کے لیے کیا کیا لیتے ہیں سو آپ خود دیکھ "
"لیجیے گا ممانی۔

انسان کتنا ہی پتھر دل کیوں نہ ہو اسے ماں کی کمی رلا دیتی ہے۔

"تم فکر مت کرو بیٹا، تمہاری ماما کے سارے ارمان ہم خود پورے کریں گے،۔"

تنزیلہ بیگم نے اسے تسلی دی۔

"شکریہ اور زرنش بھی آجائے گی کچھ شاپنگ وہ دیکھ لے گی۔"

اس نے ان کو بتایا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ وہ آرہی ہے۔"

تنزیلہ بیگم نے کہا تو وہ مسکرا کر باقی ڈسکشن کرنے لگا تھا۔

"کیا ہوا ایمرجنسی میں کیوں بلایا؟"

روم میں آتے ہی رانیہ فکرمندی سے بولی۔

"رانیہ میں، میں بہت اپ سیٹ ہوں۔"

وہ تمہید باندھنے لگی۔

"کیوں؟"

اس نے الجھ کر دیکھا۔

"میری شادی ہے نیکسٹ منتھ۔"

اس نے گہرا سانس لیا، آنکھوں میں آتی نمی کو دھکیلا۔

"وٹ اور تم دونوں نے مجھے بتایا بھی نہیں؟"

وہ شاکڈ سی بولی۔

"بتانے کے لیے ہی بلایا ہے یار۔۔"

اس نے رانیہ کو دیکھا۔۔

کب بات پکی ہوئی، کب منگنی ہوئی،، میں آپی کے گھر گئی تھی یار مری نہیں جو تم نے کچھ نہیں بتایا مجھے، "

"ایک اکلوتی دوست تھی تمہاری اور ہزار ارمان تھے میرے اور تم نے خون کر دیا ان کا ظالم لڑکی۔۔۔

رانیہ نے جذباتی تقریر جھاڑی۔

"تمہارے تو صرف ارمانوں جب کہ میرے خوابوں، دل، اعتبار اور احساسات کا خون ہوا ہے۔۔"

وہ چہرہ ہاتھوں پر گرا کر رو دی۔۔

کیا، کیا ہوا ہے ارحہ ؟؟ حنان نے چیٹ کیا ہے کیا تجھے؟ آئم سو سوری میں شروع ہی ہو گئی بنا سنے،،، روؤ"

"مت،، مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے ؟؟ کیا حنان فلرٹ کر رہا تھا؟

رانیہ اسے چپ کرواتی بوکھلائی سی بولی۔۔

" نہیں حنان مجھ سے فلرٹ نہیں کر رہا تھا وہ تو سچا اور کھرا بندہ تھا، قسمت نے چھین لیا اسے۔۔"

وہ رانیہ ے سامنے ہی تو دل کھول کر رو سکتی تھی۔

" پلیززز بند کرو پہیلیاں،،، کیا ہوا ہے یہ بتاؤ۔۔"

رانیہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

"حنان سے کچھ بات کرنی ہے بلکہ سمجھانا ہے۔"

وہ نا سمجھ تھی کہ اس تک بات کیسے پہنچائے۔

"یعنی؟ کیا ہوا ہے یار؟ تمہاری شادی حنان سے ہے؟؟"

اس کی آنکھیں پیلی ہوتی رنگت دیکھ کر رانیہ اپ سیٹ ہوئی۔

"میری شادی حنان سے نہیں ہے۔"

اس نے آنسو کو بہنے دیا۔

"تو کس سے ہے؟"

وہ حیرانی سے گویا ہوئی۔

"ع، عارش بھائی سے۔"

آنسو ساون کی بارش کی طرح برسنے لگے۔

"عارش بھائی سے؟"

وہ صدمے سے بولی تو جواباً اس نے سارا قصہ ماما کی بلیک میلنگ سے لے کر بابا کو ہاں کرنے تک سنا دیا۔

"اتنا سب ہو گیا اور تم نے بتایا بھی نہیں؟"

رانیہ دکھ سے بولی۔

"رانیہ یہ سب ایک دن میں ہو یا ہے، میں تو سنبھل جاؤں گی مگر حنان، حنان تو زمین آسمان ہلا دے گا۔"

وہ نمی میں گھلی آواز میں بولی۔

"تم اسٹینڈ نہیں لو گی؟"

وہ چونک کر بولی۔

نہیں میں مما کو ناراض نہیں کر سکتی، عارش بھائی بھی ایک سچے انسان ہیں یار میں ان کو دھوکا نہیں دے" " سکتی، اس لیے میں عارش بھائی کو سب بتا دوں گی۔

اس نے آخر میں کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا؟؟"

رانیہ نے آخری جملے پر اسے کہا۔

"تو کیا کروں میں؟؟؟"

اس نے دکھ سے کہا۔۔

"وہی جو بنت حوا کرتی ہے اور اسے زیب دیتا ہے۔"

رانیہ نے کہا تو اس نے الجھ کر دیکھا۔

"میرا مشورہ مانو گی؟"

رانیہ نے ابرو اچکائے تو اس نے فوراً سر اثبات میں ہلایا۔

"ارحہ میری جان خاموش ہو جاؤ،، بیٹیوں کو ہمیشہ خاموشی ہی زیب دیتی ہے،، پھر چاہے وہ بادشاہ کی ہو یا کنیز کی، حنان کو سچ بتا دینا سب مگر فی الحال خاموشی ہی بہتر حل ہے کیونکہ ماں باپ جو کرتے ہیں وہ بہترین ہوتا ہے اور عقلمندی اور فرمانبرداری اسی میں ہے کہ ماں کی بات سن لو،،، میں آنٹی کی بات سے ااگری کرتی ہوں کہ عارش بھائی تمہیں خوش رکھیں گے۔"

رانیہ نے اسے سمجھایا۔

"رانیہ مجھے اپنی نہیں یار بس حنان کی فکر ہے،،۔"

.وہ آنسو بہاتے ہوئے بولی

"تم اس وقت صرف اپنی ماما کا سوچو،، ماما زبان دے چکی ہیں کیونکہ ان کو یقین تھا کہ ارحہ کی لائف میں اگر کوئی ہوتا تو وہ بتا چکی ہوتی اب تک،، سارا قصور ہی تمہارا ہے، کتنا کہا تھا نا تمہیں میں نے، حنان نے کہ بتا دو ماما کو مگر تم، تم کہتی یہ صحیح وقت نہیں،، کبھی کبھی دوسروں کی مان لینی چاہیے کیونکہ کبھی کبھی صحیح وقت کے انتظار میں وقت ہی نکل جاتا ہے ہاتھ سے،، اب تم کو سنبھلنا ہو گا۔۔۔"

رانیہ نے دکھ سے کہا۔

"مجھے کیا پتہ تھا یار کہ سب اتنی جلدی ہو جائے گا، عارش بھائی کی طرف تو میرا کبھی غلطی سے بھی دھیان نہیں گیا تھا۔"

اس کی آواز میں نمی تھی، دکھ تھا، ملال تھا۔۔۔

"تم کوشش کرو کہ اس بات کا پتہ عارش بھائی کو کبھی بھی نہ چلے کیونکہ یہ تو تم جانتی ہو نا کہ مرد کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی بیوی۔۔۔"

رانیہ نے کہا تو اس نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"پرسوں منگنی کا فنکشن ہے تو حنان سے ملنے کا وقت بھی نہیں ہے نا، منگنی کے بعد کوشش کرنا کہ اسے سب بتا دو، مجھے امید ہے وہ سمجھ جائے گا،، وہ عام لڑکوں کی طرح ضدی اور عزتوں کی اچھالنے والا نہیں ہے، تم نے اب ہر قدم پھونک کر رکھنا ہے میری جان،، اگر وہ ایموشنل بلیک میل بھی کرے تو بھی نہیں خود کو لڑکھڑانے دینا،، بیٹی کا قدم ذرا سا ڈگمگائے تو سارا خاندان منہ کے بل گرتا ہے،، مجھے تو لگ رہا ہے کہ وہ سمجھ جائے گا بلکہ اسے سمجھنا ہو گا۔"

رانیہ نے اس کا ہاتھ تھام کر تسلی دی،، کبھی کبھی جذباتی وقت میں کسی کی ایک غلط گائیڈ لائن ہمیں بھٹکا دیتی اور ایک نصیحت ہمیں بچا لیتی۔۔

نہیں رانیہ تم نہیں جانتی اسے، وہ نہیں سمجھے گا، وہ تو شاید عارش بھائی تک بھی پہنچ جائے، اس نے میری جان کو آنا ہے کہ کب کا تمہیں کہہ رہا تھا کہ گھر بات کرو مگر تم کہتی تھی کر لوں گی،،، وہ خاموش نہیں بیٹھے گا، وہ سمجھے گا میں نے بیوفائی کی ہے۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔

"ہر الزام قبول کر لینا، ہر شکوہ سن لینا، ہر ایموشنل بلیک میلنگ کو رد کر دینا۔ وہ بے وفا کہے تو کہنا ہاں میں بے وفا ہوں، تمہیں اچھی بیٹی بننا ہے،، اس سے خوش ہی نہیں پر سکون بھی رہو گی،، اگر وہ بغاوت کا کہے تو سمجھنا کہ اس کی محبت سچی نہیں،، ارحہ کبھی بھی ماں باپ کو چیٹ نہ کرنا ورنہ لکھوا لو کل یہ حنان ہی تمہیں کہے گا کہ اللہ کرے میری بیٹی تم پر نہ جائے، تب تم پچھتاؤ گی،،، ماں باپ کی محبت پر ہزاروں حنان قربان ،، وہ دن کبھی بھی زندگی میں نہ آنے دینا جب تمہارا باپ یہ کہنے پر مجبور ہو جائے کہ کاش میں بے اولاد ہوتا ، ایسا تب ہی ہو گا جب تم مضبوط بنو گی، اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے جسے ہم وقت پر نہیں سمجھ پاتے اور جب سمجھ آتی ہے تو سوچتے ہیں کہ کتنے پاگل تھے ہم،، اس وقت ثابت قدم رہو جو کہ ذرا سا مشکل ہے "ناممکن نہیں،، دل کو سمجھاؤ اور دعا مانگو، ایزیونو اللہ از بیسٹ پلینر،۔۔۔

رانیہ ایک سچی دوست کا کردار نبھا رہی تھی،، اس کو ڈر تھا وہ جذبات میں کوئی غلط قدم نہ اٹھا لے۔ ارحہ واقعی اس کی ہر بات سمجھ رہی تھی۔

"اس وقت میری نصیحتیں شاید تمہیں بری لگ رہی ہوں مگر سب کو سوچنا ضرور۔۔"

رانیہ نے اس کے لگاتار بہتے آنسو پونچھے۔

"بس کر دو یار۔"

رانیہ نے اپنی آنکھوں کی نمی چھپانے کے لئے اسے گلے لگالیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

بچھڑنا جن سے ناممکن سمجھتا تھا

وصی

مجھے ان سے ملے اب زمانہ بیت گیا۔

یہ مجھ میں کس نے _____ بھر دی خاموشی

میں تو وہ تھا جو بہت شور کرتا تھا۔

URDUNovelians

حنا یونی سے آکر لاؤنج میں بیٹھ گئی تھی، لنچ وہ یونی میں ہی کر آئی تھی، حنان کے بناسب اداس تھا۔۔۔

اوئے موٹے، تم، تم کیوں آئے ہو اب؟ تم نے بولا تھا نا کہ حنان ماموکے آنے سے پہلے نہیں آنا، تو اب"

"کیوں؟ حنان کو تو آنے دیتے نا؟

حنا نے افنان کو ہگ کرتے ہوئے لاڈ سے اسے یاد دلایا۔۔

"تو ماموآئے ہیں ناں، تبھی آئے ہیں ہم سب۔"

افنان نے اسے کِس کرتے ہوئے بتایا۔

"حنان آیا ہوا ہے؟"

وہ چونکی کیونکہ اسے معلوم ہی نہیں تھا۔

"جی ہاں جی،،وہ تو صبح آ گئے تھے، میرے لیے پلین لائے ہیں، عمار اور فاہم کے لئے ریموٹ کار اور حرم کے لیے ڈول اور بینگلز، آپ بھی گفٹس لے لو جا کر۔۔"

وہ معصومیت سے بولا اور ٹوائز سے کھیلنے لگا۔۔

"حنان آ چکا ہے اور مجھے بتایا بھی نہیں، نہیں ملوں گی میں بھی،،،،، نہیں حنا فقط ایک ذرا سی غلط فہمی ہماری بچپن کی دوستی توڑ سکتی،،، بھاڑ میں گئی یہ انا،،راضی تو ہو ہی جانا ہے تو ابھی کیوں نہیں۔۔"

اس نے ٹہلتے ہوئے سوچا۔

"اوکے میں آئی تم یہیں کھیلنا۔۔۔۔"

وہ بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی۔

"حنان کدھر ہے؟"

اس نے تائی امی کو دیکھا۔

"وہ روم میں ہے، جاؤ مل لو۔"

تائی امی نے مسکرا کر بتایا تو وہ بھاگتی ہوئی اس کے روم کی طرف آئی،، حنان ونڈو کے پاس کھڑا تھا۔

"آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے کہ حنا کو آئے ہوئے اور ابھی تک مجھ سے ملنے نہیں آئی،، انا جیت گئی۔۔"

حنان دکھ سے سوچ رہا تھا،، بلاوجہ کی غلط فہمی تھی بلکہ مان تھا دونوں کو وہ پہلے ملنے آئے، حنا بنا کھٹکھٹائے روم کے اندر آئی تو حنان چونک کر پلٹا۔

"حنان۔"

اس نے جذبوں سے بھرپور آواز میں کہا۔

"حنا۔"

وہ بھی خوشی و حیرانی سے بولا۔ جیسے وہ بن مانگی دعا کی طرح آئی ہو وہ بھرپور مسکرایا تھا۔

"چڑیل کیسی ہو؟؟"

وہ خوشی سے بولا۔ سب ناراضی پس پشت ڈال کر۔

"تمہیں کیا لگے کیسی ہوں۔؟"

اس نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"کیا مطلب؟؟؟ کیا ہوا ہے؟؟"

وہ پریشانی سے گویا ہوا۔

"تم نے مجھے کال کیوں نہیں کی؟"

وہ دکھ سے اس کے پاس آتی ہوئی بولی۔

"وٹ؟ میں نے کال نہیں کی؟ میں نے ہزار بار کال کی ہے، تم نے پک نہیں کی محترمہ، الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔۔"

حنان اس الزام پر تڑپ اٹھا تھا۔

"جھوٹے،، جھوٹ کم بولا کرو، دیکھو یہ سیل، ایک بار بھی کال نہیں کی اور کہہ رہا ہزار بار کی ہے۔"

حنا نے موبائل اسے دیا اور گھورا۔۔

"لیکن یار، تم یہ میرا سیل دیکھو، میں نے کتنی بار کال کی ہے، ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ، تمہارا فون فاہم اور افنان لوگوں کے پاس تو نہیں تھا؟"

اس نے کچھ سوچتے ہوئے آئی برو اچکا کر پوچھا۔

"ہاں تھا، کیوں؟"

وہ الجھ کر بولی۔

" لُک ایٹ دِس، آئم بلو کڈ۔"

وہ صدمے سے بولا۔

"اوووہاں، اس دن فاہم سعد بھائی کو کال کر رہا تھا تو اس نے کر دیا ہو گا لیکن تم۔۔۔۔۔ "

وہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

"میں سمجھا کہ تم،، تم ہی کال کر لیتی تو پتہ چل جاتا۔۔"

اس نے دکھ سے کہا۔

"بدتمیز میں سمجھی کہ تم سچ میں مجھ سے نفرت کرنے لگ گئے ہو، میں اتنا روئی تھی تو کیسے کرتی کال۔ "

وہ فوراً ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رو دی۔

اوئے پگلی، بچپن کی دوست کزن کرائم پارٹنر ہو یار، بھلا تم سے کیسے نفرت کر سکتا ہوں، ہاں غصہ تھا اور " غصے میں اتنی بھی عقل کام نہیں کی میری کہ بلاک ہی ہو سکتا ہوں،، ایکچوئیلی کسی نے کبھی بلاک کیا نہیں "تو و تجربہ نہیں ہے، اچھا سوری نا۔

وہ اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹاتے ہوئے دکھ سے بولا۔

"یو،،،، یور ئیلی ہرٹ می، نہیں بولنا اب تم سے"

اس نے روتے ہوئے کہا اور جانے لگی تو حنان نے اس کی کلائی تھام لی اور بنا مزید کچھ کہے اسے اپنے ساتھ لگا دیا جس سے وہ مزید رو دی۔

" آئم رئیلی، ویری، ایکسٹریملی سو سوری۔"

حنان نے اسے خود سے الگ کر کے آنسو پونچھ کر ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی۔

"نہیں یار، اٹس اوکے، ایسے ہی ایموشنل ہو گئی۔"

حنا نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو سیدھا کہتی کہ گلے لگا لو۔"

وہ ہنسا تو وہ گھورتے ہوئے رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔

"حنا یار سوری، مجھے پتہ نہیں کیوں سمجھ نہیں چلی،، غصہ عقل کا دشمن ہے، چلو سوری ایکسپٹ کرو۔"

وہ پھر بولا کیونکہ وہ واقعی شرمندہ تھا۔

"ایک شرط پر؟"

حنا نے اسے دیکھا تو اس نے سر ہلایا۔

" اگر تمہارا لایا گفٹ پسند آ گیا تو۔؟"

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"اور اگر میں گفٹ نہ لایا ہوا تو؟"

حنان نے اسے دیکھا۔

"اول تو یہ پاسبل نہیں ہے، سیکنڈ اگر ایسا ہوا تو آئی ول کل یو۔"

اس نے اپنے ناخن سامنے کیے جو اسریٰ کی شادی کے لیے بڑھا رہی تھی۔

"جنگلی بلی، یہ ناخن آنٹی نے دیکھ لیے تو بینڈ بجنی تو بجا ہے نا؟"

وہ بیگ کھولتے ہوئے بولا۔

"تمہاری آنٹی سے دو بار ڈانٹ کھا چکی ہوں،، اب تو ڈیتھ ہو چکی ہوں۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"یعنی میری طرح تمہارا بھی انسلٹ پیکج ویکلی سے منتھلی ہو گیا ہے اب۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بیگ کھول کر بولا تو حنا نے قہقہہ لگایا۔

"یہ دیکھو، کیسا ہے۔"

حنان نے ایک بہت پیارا لیمپ سامنے کیا۔

"ارے واؤ، حنان اٹس امیزنگ۔"

وہ خوشی سے چلائی۔

"یہ تمہاری شرٹس ہیں دو۔"

اس نے سامنے کی۔

" شکر ہے کل میرا فنکشن تھا، شکریہ۔"

وہ خوشی سے شرٹس دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیسی لگی؟"

حنان نے اسے دیکھا۔

"بہت بہت پیاری، سندھی کڑھائی تو بہت اٹریکٹو ہوتی ہے، بہت بہت شکریہ پارٹنر۔"

.اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"کلوزیور آئیز۔"

حنان نے کہا تو اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"بند کرو آنکھیں، انگلش سمجھ نہیں آتی نالائق لڑکی۔"

حنان نے ایک ہاتھ سے اس کی آنکھیں بند کی تو وہ ہنس پڑی۔ حنان نے اس کی کلائی تھامی تو وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ گفٹ ہر بار وہ لاتا تھا مگر کبھی بھی پرانا نہیں لگا تھا بلکہ ہر بار اہمیت بڑھ جاتی۔

"پتہ تو چل گیا ہے مگر پھر بھی اوپن یور آئیز۔"

وہ مسکراتا ہوا بولا۔

" بیسٹ ایور گفٹ، بہت بہت بہت پیاری ہیں یہ چوڑیاں، کہاں سے لی تم نے؟ حنان تھینکس آلوٹ۔"

وہ خوشی سے کلائی پر پہنی رنگ برنگی چوڑیوں کو دیکھ کر بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔

"نو نیڈ ڈیئر، کیپ اسمائلنگ اور سن سیٹ اور ساحل پر جو گھر بنایا ان کی پکچرز واٹس ایپ کرتا ہوں۔۔"

وہ اسے مزید بتانے لگا۔۔

"حنان آج میرے پاس واقعی الفاظ نہیں تھینکس کے۔۔"

وہ بے حد خوش تھی۔

"نو نیڈ، یہ سب میری خوشی تھی۔۔"

وہ اس کی خوشی سمجھ رہا تھا۔

"اب یہ بتاؤ ارحہ کے لئے کیا لائے ہو؟ "

اس نے ابرو اچکا کر شرارتی نظروں سے دیکھا۔

"کچھ بھی نہیں۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"کانٹ بیلیو دِس۔"

وہ شاکی ہوئی۔

"قسم سے، ایکچوئیلی میں اس کی پسند ناپسند سے واقف نہیں ہوں اتنا اسی لیے۔"

اس نے بہانہ بنایا۔

"تمہیں کچھ تو لانا چاہیے تھا نا؟"

وہ تاسف سے بولی۔

"اگر حنا کے دل میں میرے لیے محبت ہوتی تو وہ ارحہ کے کچھ نہ لانے پر ہیپی ہوتی مگر یہ دکھی ہو رہی ہے اس کا صاف اور کلیئر مطلب ہے کہ اسوہ اور میں دونوں غلطی پر ہیں۔"

حنان نے گہرا سانس لیا۔

"حنان جب اسے معلوم ہو گا کہ تم میرے لیے گفٹس لائے مگر اس کے لیے نہیں تو ڈیفینٹلی اسے برا تو لگے گا نا؟"

وہ اب حقیقتاً اپ سیٹ تھی۔

"وہ ایسی نہیں ہے اور اگر ایسا سوچتی ہے تو مجھے افسوس ہو گا کہ وہ میری چوائس ہے، حنا میں کسی کو بھی رائٹ نہیں دوں گا کہ وہ تمہارے لیے کوئی چیز لائے جانے پر اعتراض کرے۔"

وہ سچائی سے بولا۔

" پلیز زز یار، مجھے اچھا نہیں لگے گا یہ، تم یہ ایک شرٹ اور کچھ چوڑیاں اسے دے دو۔"

حنا نے فوراً کہا تو وہ آگ بگولا ہوا۔

حنا تمہارے لائے گفٹس میں کسی دوسرے کو نہیں دوں گا، ویسے بھی میں شادی سے پہلے اسے کوئی گفٹ "
"نہیں دینے والا، ہاں اگر منگنی ہو جاتی ہے تو پھر سوچوں گا مگر ابھی نہیں جب ہم ریلیشن شپ میں ہیں۔

اس کی ہر منطق ہی نرالی ہوتی تھی۔

"اوکے بابا اگین تھینکس۔"

وہ چوڑیوں کو دیکھ کر پھر خوش ہوئی۔

"آلویز ویلکم۔"

وہ بھی مسکرایا تھا۔

"اچھا میں نے کل کیک بنایا تھا۔"

وہ شرٹس اٹھاتے ہوئے بولی۔

"پھر دو کپ چائے اور کیک لان میں لے آنا۔"

حنان نے بیگ بند کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ کہ میں نے تمہارے لیے رکھا ہے۔"

وہ حیرانی سے گویا ہوئی۔

کیونکہ تم کوئی چیز میرے بنا کھاتی نہیں ہو، اگر تم نے نہیں رکھی تو اس کا مطلب صاف ہے کہ وہ چیز " میرے لیے بہتر نہیں تھی۔"

وہ کہہ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔

کتنا جانتے ہو تم مجھے حنان، کاش کہ تمہارا دل بدل جائے، کاش کہ تم میری قسمت میں لکھ دیئے جاؤ،" "افففف حنا کیا سوچ رہی ہو، اسٹاپ دس۔

اس نے سر پر چپت ماری اور چلی گئی۔ چوڑیوں کی کھنکھن سے ماحول میں ارتعاش پیدا ہوا تھا۔۔۔

بہت ہی مان ہے تم پر □ ♥

❤ سنو پاس وفا رکھنا

سبھی سے تم ملو لیکن □ ♥

❤ ذرا سا فاصلہ رکھنا

بچھڑ جانا بھی پڑتا ہے □ ♥

❤ ذرا سا حوصلہ رکھنا

وہ سارے وصل کے لمحے □ ♥

❤ آنکھوں میں سجا رکھنا

ابھی امکان باقی ہے ♥

❤ ابھی لب پہ دعا رکھنا

بہت نایاب ہیں دیکھو ♥

❤ ہمیں سب سے جدا رکھنا

بدلے ہیں مزاج ان کے کچھ دنوں سے

وہ بات تو کرتے ہیں مگر باتیں نہیں

آج اس کی منگنی تھی۔ پرپل اور اسکن کلر کے امتزاج کا فراک پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ بیوٹیشن اسے تیار کر رہی تھی، تبھی موبائل بجا،، حنان کی کال تھی تو اس نے کچھ سوچ کر کال پک کی۔

"دو منٹ پلیز۔"

اس نے بیوٹیشن کو دیکھا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

"کیسی ہو؟"

اس نے سلام دعا کے بعد پوچھا۔

"ٹھیک، تم کیسے ہو؟"

ارحہ نے آنکھوں میں آتی نمی کو انگلیوں کے پوروں سے چنا تھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں، فرینڈ کی منگنی ہے ادھر ہی جا رہا ہوں، پتہ نہیں کب میری منگنی ہو گی۔۔"

حنان نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا تو ارحہ کو ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا، اسے لگا حنان سب جان چکا ہے۔

"ک، کس فرینڈ کی؟"

اس نے پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تم نہیں جانتی اسے۔"

حنان نے کہا تو وہ خاموش ہو گئی۔

"نام کیا ہے؟"

اس نے مزید پوچھا۔

"حنا، حنا کیا ہوا؟ اوشٹ آئی جسٹ کم۔"

حنا کی چیخ پر اس نے ٹیرس سے نیچے دیکھا۔ جہاں حنا سر پکڑ کر بیٹھی تھی، خون بہہ رہا تھا۔

" آئی کال یو لیٹر یار،،، حنا کو لگ گئی ہے۔"

وہ سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے آیا۔

"حنا،،، اٹھو حنا،،،، افففففففف خون۔۔۔"

اس نے حنا کا ماتھا دیکھا جہاں سے خون بہہ رہا تھا۔

"ڈرائیور گاڑی نکالو۔"

اس نے چلا کر کہا، حنا بھاگتی ہوئی آ رہی تھی تو اس کا سر پلر سے ٹکرا گیا تھا۔

بہت خوش نصیب ہوں میں

کیونکہ

تیرے دل کے قریب ہوں میں

URDUNovelians

"کیا ہوا؟"

رانیہ روم میں آئی تو اس نے جواباً سب بتا دیا۔

"افففففف تو ہزار دوست ہو سکتے ہیں پگلی۔"

رانیہ نے چپت رسید کی۔بیوٹیشن آ کر فائنل ٹچ دے گئی تو دادو اور تنزیلہ بیگم نے اس کی بلائیں لیں۔

"بلا کی حسین لگ رہی ہو۔"

رانیہ نے کہا تو وہ فقط مسکرائی۔عارش نے بھی اس کے کنٹراسٹ کی ڈریسنگ کی تھی تو وہ اپنی سنجیدگی کے ساتھ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔چھوٹا فنکشن ہونے کی وجہ سے گھر کے لان میں ہی تھا۔ہلکا ہلکا میوزک بج رہا تھا،چند سہیلیاں اسے دوپٹے کی آڑ میں اسٹیج پر لائیں،عارش کی تو نگاہیں ہٹنے سے انکاری تھیں سو اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا کیونکہ سب دوست معنی خیز کھانس رہے تھے۔

"چلو بھئی عارش بیٹا رنگ پہنا دو۔"

دادو نے مسکرا کر کہا۔

"ارحہ ہاتھ دو بچے۔"

تنزیلہ بیگم نے کہا تو ارحہ نے مٹھی بھینچتے ہوئے ہاتھ آگے کیا تو عارش نے اسکا ہاتھ تھام کر تیسری انگلی میں انگوٹھی پہنا دی،ارحہ نے لب بھینچے۔

"ارحہ کنٹرول یور سیلف پلیز،عارش بھائی کی نظریں تم پر ہیں،تم جانتی ہو کہ وہ عقابی نظر رکھتے ہیں۔"

رانیہ نے اس کے کان میں کہا تو اس نے گہرا سانس لیا اور رنگ عارش کو پہنانے لگی۔ سب نے تالیاں بجائیں اور چند ایک شرارتوں کے بعد دسب کھانا کھانے لگے۔ سٹیج پر اب ان دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا۔

اس نے عارش کی طرف دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ارحہ نے فوراً نگاہیں جھکا دیں۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔ "

عارش نے پلیٹ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تو وہ بلش کر گئی تھی، یہ رنگ دیکھ کر عارش مسکرایا تھا۔

اس کے بعد دونوں کی کافی تصاویر کی گئیں۔ عارش بلاشبہ آج بہت خوش تھا، وہ اپنی خوشی کو دل میں چھپا کر جینے والا انسان تھا، ارحہ اس سے بے خبر تھی۔

ارحہ منگنی بعد آکر روم میں رو دی تھی۔

"تم خوش ہو نا؟؟"

دادو نے عارش کو دیکھا۔۔

"کمال نہیں ہو گیا نانو۔۔"

عارش نے ان کو دیکھا۔

"کیا؟"

نانو نے اسے دیکھا۔

"یہی کہ روز آپ یہی پوچھتی ہیں کہ تم خوش ہو؟؟"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دل کی تسلی کرتی ہوں،،عارش ایک بات یاد رکھنا کہ ارحہ میرے دل کا ٹکڑا ہے اس کو کبھی کوئی دکھ نہ دینا،،وہ بہت ڈرتی ہے تجھ سے اس لیے ڈانٹنا تو بلکل نہیں ورنہ مجھے دکھ ہو گا۔۔۔"

دادو نے اس کو سمجھایا۔۔

"دادو وعدہ شادی کے بعد کبھی نہیں ڈانٹوں گا۔۔،،شادی سے پہلے کا وعدہ ممکن نہیں۔۔۔"

وہ شرارت سے کہتا چلا گیا۔

"شریر۔۔"

دادو ہنس دی تھیں۔

محبت سے پیش آؤ گے تو جان تک قربان کریں گے۔

ضد کرو گے تو ہم انا پرستی کی انتہا رکھتے ہیں۔

"کیسی طبیعت ہے اب بیٹا؟"

تایا ابو نے حنا کو دیکھا جس کے ماتھے پر پٹی تھی۔

"اب بہتر ہوں تایا ابو۔"

اس کی آواز میں نقاہت تھی۔

" بچے آہستہ چلا کرو، کیا ضرورت تھی بھاگنے کی، دیکھو سب کتنا اپ سیٹ ہیں، اسپیشلی حنان۔"

بابا نے حنان کی طرف اشارہ کیا تو اس نے حنان کو دیکھا جس کی سرخ آنکھیں گواہ تھیں کہ وہ واقعی پریشان تھا بلکہ سب ہی فکر مند سے کھڑے تھے۔

"سوری تایا جان، بابا جان، ایکچوئلی میرا دھیان نہیں گیا اور میں ٹکرا گئی تھی پلر سے۔"

اس نے نم آنکھوں سے کہا۔

تمہارا دھیان ہو تب نا؟ ہر وقت دھیان اس منحوس موبائل میں رہتا ہے، جس سے کھانے کا ہوش نہ پینے "کا۔

جویریہ بیگم خفا سی بولیں۔

افففففف بس کریں اب آپ لوگ، شی از فائن، اچھا ہوا اسے لگ گئی، گندہ خون نکل گیا اب شاید نہ "کرے اوٹ پٹانگ حرکتیں۔

حنان نے آخری جملہ شرارت سے اس کے کان میں بولا تھا جس سے حنا نے گھوری سے نوازا۔

"چلو اب اسے ریسٹ کرنے دو۔"

فرح بیگم نے کہا تو ایک ایک کر کے سب چلے گئے۔

"کس کے خیالوں میں گم تھی تم جو دنیا و مافیہا سے بے خبر اپنا دماغی توازن کھونے کی پریکٹس کر گئی۔؟"

حنان بظاہر سنجیدگی مگر شرارتی انداز میں بولا۔

"تمہارے پاس آ رہی تھی میں،؟"

وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

"میرے پاس کیوں؟ میں بھاگا جا رہا تھا جو تم بھاگی؟"

وہ آنکھیں گھما کر بولا۔

"میں نے سوچا تھا کہ عارش بھائی کی منگنی پر جاؤں۔"

اس نے جلد بازی کا مقصد بتایا۔

"اووو تو کیا کہوں تم کو نہ تم خود گئی اور مجھے بھی روک لیا چڑیل کہیں کی اب وہ ناراض ہو گا۔"

یاد انے پر حنان نے خفگی سے کہا۔

"تو کال کر لو ان کو اور بتا دینا کہ میں بیمار تھی۔"

حنا مے اسے آئیڈیا دیا۔

"کہیں یقین ہی نہ کر لے؟"

حنان نے کال ملائی مگر پہلی ہی کال پر ڈراپ ہو گئی۔

"تو کم بولا کرو نا جھوٹ۔۔"

حنا نے شرم دلائی۔

"مذاق کرتا ہوں میں۔۔۔"

اس نے تصیح کی اور دوبارہ کال ملائی۔

"جھوٹ جھوٹ ہوتا ہے مذاق یا سچ نہیں۔۔"

حنا سنجیدگی سے بولی۔

"بس کر دو یار، اب وہ کال کاٹ رہا ہے۔۔"

حنان نے منہ لٹکایا۔

"سوری یار میری وجہ سے تم نہیں جا سکے۔۔۔"

حنا نے افسوس سے کہا۔

"اٹس او کے یار اب کچھ سوچو،،،اس کی زندگی کا اہم دن تھا اور میں ہی نہیں تھا۔۔۔"

اسسے اب واقعی افسوس ہو رہا تھا۔

آئیڈیا ہے میرے پاس،،،،ہم کل ان کے آفس جا کر سرپرائز کر دیں گے ان کو،میری چوٹ دیکھ کر"
"معافی کے کافی زیادہ چانسز ہیں۔

اس نے شرارتی نظروں سے کہا۔

"بجا فرمایا محترمہ،چلو شب بخیر۔"

حنان اٹھتے ہوئے بولا تو اس نے بھی مسکرا کر کہا۔

حنان ارحہ کو کال کر رہا تھا جو کہ وہ اگنور کر رہی تھی،اس کو شدید حیرانی کے ساتھ ساتھ اب پریشانی بھی ہو رہی تھی کیونکہ ارحہ ایسا کرتی نہیں تھی۔جب کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ ارحہ سے حق چھین لیا گیا تھا۔۔۔

URDUNovelians

نادانیاں جھلکتی ہیں،،،،،،میری عادتوں سے

میں خود حیران ہوں مجھے عشق ہوا کیسے

ارحہ رات کو جلد سو گئی تھی، اس کی آنکھ عجیب سی آواز پر کھلی تو وہ فوراً اٹھی۔ چند ثانیے اسے سمجھنے میں لگے یہ آواز موبائل وائبریشن کی تھی۔

عارش بھائی کالنگ دیکھ کر اس نے لب بھینچے۔ یہ وہ کال تھی جسے نظر انداز کر کے وہ خطرہ مول نہیں لے سکتی تھی نہ ہی اس شخص سے بیماری کا بہانہ بنا سکتی تھی، وہ ہر مسئلے کا حل رکھتا تھا۔

"اسلام علیکم۔"

اس نے کال پک ہوتے ہی کہا۔

"! وعلیکم اسلام"

عارش نے بھی جواباً سلامتی بھیجی۔

"کیسی ہو؟ "

اس نے آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"الحمدللہ ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں عارش بھائی؟"

بھائی کہہ کر اسے رشتہ یاد آیا تو لب بھینچ گئی۔

"کرم ہے اس پاک ذات کا۔"

اس کے بھائی کہنے پر پتہ نہیں اس کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی تھی۔

"بڑی بات ہے عارش بھائی نے طعنہ نہیں مارا۔"

اس نے حیرانی سے موبائل کو دیکھا۔

"چلو ٹھیک ہے جلدی آفس آجاؤ، ہوتی ہے ملاقات۔"

عارش نے کہا تو اسے کرنٹ لگا۔ وہ ایک مشرقی لڑکی اپنی فرسودہ رسموں کی پابندی کرنا چاہتی تھی۔

"آج کیسے؟"

وہ اسے صاف انکار نہ کر سکی۔

"کیوں آج کیا ہے؟؟؟""

عارش نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"یا عارش بھائی کو یاد نہیں کل منگنی ہوئی ہے یا ایک رتی بھر اہمیت نہیں ہے ان کی نظر نے۔۔۔"

کنپٹیاں سہلاتے وہ گہری سوچ میں گم تھی۔

"ارحہ تم لائن پر ہو۔۔"

اس کی سخت آواز ابھری۔

"جی،، وہ میں نے اسس دن اتنا زیادہ کام کیا تھا اس لیے آج نہیں آسکتی میں۔۔۔"

اس نے حوصلہ متجمع کر کے کہا۔

"تم کتنے دن سے لیپو پر ہو،،، تم آفس آ رہی ہو آج اور وہ بھی ضرور، آج بہت اہم میٹنگ ہے جس میں تمہارا ہونا سب سے اہم ہے۔"

عارش نے پروفیوم کا چھڑکاؤ کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔"

وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی کر بھی کیا سکتی تھی۔

"ہاں بلکل، اوکے ٹیک کیئر، سی یو بائے اور ہاں سنو۔"

وہ کال کاٹنے لگا پھر بولا۔

"جی بولیے؟"۔

وہ بمشکل ضبط کرتی بولی۔

"میں تمہیں پریزنٹیشن بھجوا دو گا بلکہ واٹس ایپ کر دیتا ہوں تم دیکھ کر لو، غلطی کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ تم جانتی ہو کہ میں غلطی برداشت نہیں کرتا۔"

اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا اور الوداعی کلمات کہ کر کال ڈراپ کر دی جب کہ ارحہ اس کے آخری الفاظ سے کانپ گئی، ٹھنڈ میں بھی پسینہ آ گیا۔

اگر ان کو معلوم ہوا کہ میں بھی کسی کے ساتھ ریلیشن شپ میں رہی تھی تو،،،، نہیں نہیں کبھی پتہ نہیں" " چلنے دوں گی،، مجھے اب سنبھل کر چلنا ہے۔۔۔

ایک موتی پلک سے گر کر بے مول ہوا تو وہ آنکھیں رگڑتی ہوا شاور لینے چلی گئی۔

تم نے دیکھا،،،،،،،، محض مجھے خوش باہر سے

میرے اندر کی چیخیں تیرا دل پھاڑ سکتی ہیں

وہ بابا کے ساتھ آفس آئی تو عارش ریسپشن کے پاس کھڑا کال سن رہا تھا۔

"اسلام علیکم ماموجان، کیسے ہیں آپ؟؟؟"

وہ مسکرا کر صفدر صاحب سے بغلگیر ہوا۔

"الحمدللہ میں ٹھیک تم کیسے ہو؟؟"

وہ مسکراتے ہوئے بولے۔۔

"جی میں بھی ٹھیک ہوں۔"

وہ آہستگی سے بولا۔

"اوکے بیٹا میں میٹنگ اٹینڈ کرلوں، ارحہ سے مل لو۔"

انہوں نے ارحہ کی طرف اشارہ کیا تو عارش نے اسے دیکھا نیلے رنگ کے اسٹائلش سے کرتے میں وہ کافی حسین اور دل کے قریب لگ رہی تھی۔

"کیسی ہو؟"

وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک۔"

اس نے بنا دیکھے کہا۔

"ویلکم اور مس ثمر آپ ان کو کیبن دکھا دیں ان کا،، میں پانچ منٹ تک آتا ہوں۔۔"

اس نے ثمر کو اشارہ کیا تو اس نے سر ہلایا۔

اور ہاں مسس ثمر انہیں صرف کیبن کے پاس چھوڑنا ہے، چیئر پر نہیں بٹھانا اس لیے پانچ منٹ میں واپس"
"آئیں۔

اس نے ثمر کو کہا تو دونوں پیچ و تاب کھا کر رہ گئیں۔

وہ کیبن میں بیٹھی موبائل کے ساتھ لگی تھی جب عارش آگیا تو اس نے موبائل سائیڈ پر رکھا۔۔

"یہ کام دیکھ لو۔۔"

عارش نے لیپ ٹاپ سامنے رکھا اور ایک ہاتھ ارحہ کی چیئر کی بیک پر جب کہ دوسرے سے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلانے لگا، ارحہ نے اسے دیکھا، ہلکی بڑھی شیو کے ساتھ وہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔

"مجھے بعد میں تسلی سے دیکھ لینا تمہارا ہی ہوں، فی الحال کام پر فوکس کرو۔۔"

اس نے بنا دیکھے ہی جان لیا کہ وہ دیکھ رہی ہے جب کہ ارحہ شرمندہ ہو گئی۔

"اوکے نہ کچھ سمجھ آئے تو بتا دینا۔"

وہ کہہ کر چلا گیا۔

"کھڑوس،،، دیکھ نہیں رہی تھی میں بھلا اس کو کون دیکھے، حد ہے۔۔۔۔"

اس نے دانت پیس کر گہرا سانس لیا۔

URDUNovelians

"حنا کی بچی کدھر رہ گئی ہو تم؟"

حنان نے اسے کال ملائی۔ وہ پارکنگ ایریا میں کھڑا تھا۔

"یار بس آگئی صرف پانچ منٹ۔"

حنا نے شور کہ وجہ سے اونچی آواز میں کہا، آج اس کی یونی میں فنکشن تھا سو حنان لینے آیا تھا۔

کب سے آیا ہوا ہوں میں یہاں، تمہاری یونی کی حسینائیں بلکہ بلائیں میرے آگے پوچھے گھوم رہی ہیں، "

"یار مجھے ڈر لگ رہا ہے۔

اس نے منہ بنایا جب کہ آگے پیچھے گذرتی لڑکیوں کا ٹولہ ہنس پڑا تو حنان نے دانت پیسے۔

"تم اتنے شریف اور معصوم تو بکل نہیں ہو۔۔"

وہ پارکنگ ایریا کی طرف آتی ہوئی بولی۔

"تم آ بھی جاؤ یار اب۔۔۔ "

اس نے منہ بنایا۔

"آ بھی گئی،،، کہاں کھڑے ہو تم؟ "

وہ پارکنگ میں کھڑی گاڑیاں دیکھتے ہوئے بولی۔

"پارکنگ میں۔"

وہ اطمینان سے بولا۔

"مسٹر حنان۔"

اس نے دوبارہ گاڑیاں دیکھتے دانت پیسے۔

"جی حنان کی جان۔"

وہ گاڑی سے ٹیک لگائے بولا۔

"آپ کی گاڑی پارکنگ ایریا میں نہیں ہے، ایسا کوئی جادوئی طریقہ ہے بھی نہیں کہ گاڑی پارکنگ سے نکال دی جائے سو آپ آگے پیچھے دیکھیے کہ آپ کی شاہی سواری کہاں کھڑی ہے؟"

حنا نے غصے سے دانت پیسے تو حنان سنجیدہ ہوا۔

"اوووووواوووووسوسوری، میں کینٹین کے پاس کھڑا ہوں ابھی آیا میری جان۔"

اس نے کال کاٹتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

"ایڈیٹ۔"

حنا نے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا، پانچ منٹ بعد حنان نے گاڑی اس کے پاس لا کر روکی۔

"لفٹ چاہیے آپ کو؟"

اس نے شرارتی نگاہوں سے حنا کو دیکھا جو ٹی پنک کلر میں سادے سے حلیے میں بھی کافی دلکش لگ رہی تھی۔

"مسٹر تم ایسا کرو کہ بس یار کشہ خرید لو تا کہ کسی کو لفٹ کا کہتے اچھے بھی لگو نا؟ اب ہر ایک کو کہتے پھر رہے ہو کہ لفٹ چاہیے تو ہضم نہیں ہوتا کہ بظاہر ویل سیٹلڈ دکھنے والا لڑکا کار کو پبلک ٹرانسپورٹ بنا رہا۔"

ایک لڑکی غصے سے تلملاتی کہتی ہوئی چلی گئی۔

"ہاہاہاہا۔"

حنا تو ہنستی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی جب کہ حنان پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

"یہ کون بد تمیز تھی؟"

حنان نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے حنا کو دیکھا۔

"شاید اسے کبھی تم لفٹ اوفر کر چکے ہو۔"

حنا فرائز کھاتے ہوئے ہنسی۔

"بد تمیز۔"

وہ بڑبڑایا تو حنا نے فرائز آگے کیے۔

"حنا ہمیں کہیں جانا تھا، یاد ہے نا تمہیں؟"

اسے یاد آیا تو اس نے حنا کو دیکھا۔

" انکورس یاد ہے، پھول اور سویٹس لے لو۔"

حنا نے اسے دیکھا۔

"تم نے گفٹس لیے تھے نا؟"

اس نے گاڑی سلو کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیے تھے، کیک بھی بیک کیا تھا تم لائے ہو نا؟"

اس نے چونک کر حنان کو دیکھا۔

"ہاں لے لیے ہیں۔"

اس نے سر اثبات میں سر ہلایا۔ باتوں باتوں میں وہ لوگ عارش کے آفس کے باہر کھڑے تھے۔

"ویسے تمہیں لگتا کہ منگنی کے اگلے ہی دن عارش بھائی آفس آسکتے؟؟"

حنا ابھی تک بے یقین تھی۔۔

"وہ عارش ہے میری جان اس کا بس چلے تو اپنی فیانسی کو بھی آفس بلا کر کام دے دے۔۔"

وہ کہتا کہتا ریسپشن کی طرف آیا۔

"عارش ہے۔"

اس نے عانیہ کو دیکھا تو اس نے سر ہلایا۔

"دیکھا؟؟"

اس نے حنا کو دیکھا اور دونوں ہنستے ہوئے اندر بڑھے۔

"رکیے سر۔"

عانیہ نے کہا تو وہ دونوں رک گئے۔

"سر سے پرمیشن لے لوں، دو منٹ۔"

عانیہ نے کہا تو وہ مسکرایا۔

"ڈئیر ہمارا سرپرائز خراب ہو جائے گا اینڈ ٹرسٹ می آپ کو عارش کچھ نہیں کہے گا، سو ڈونٹ وری۔"

وہ دونوں چلے گئے تو عانیہ لب بھینچ کر رہ گئی۔

"اسلام علیکم۔"

وہ دونوں آفس میں آئے تو وہ چونکا۔۔۔

"وعلیکم اسلام، کیسی ہو حنا؟"

وہ مسکرا کر کھڑا ہوا اور اس سے دعا سلام کرنے لگا جب کہ حنان کو اگنور کرنے لگا۔

"عارش بھائی منگنی بہت بہت مبارک ہو۔"

اس نے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ گڑیا۔"

وہ مسکرایا۔

یار تیری قسم میں آرہا تھا یہ گر گئی تھی،، سارے فساد کی جڑ یہ ہے اور تو اس سے ہنس کر مل رہا اور میں جو"
"مکمل تیار تھا اس سے ناراض۔۔ناٹ فیئر۔

حنان نے منہ لٹکا کر معصومیت سے کہا۔

"عارش بھائی یہ ٹھیک کہہ رہا ہے کیونکہ میں ٹکرا گئی تھی پلر سے یہ دیکھ لیں، میں بھی آرہی تھی۔"

اس نے پیشانی پر لگی چوٹ سامنے کی۔۔

"اووو ہو ووووو، چلو معاف کیا، ان تحائف کے لیے تھینکس آلوٹ اور میری شادی پر نو ایکسکیوز۔"

اس نے دونوں کو وارن کرتے انٹر کام پر چائے اور لوازمات منگوائے۔

"چل مبارک ہو بہت بہت۔"

حنان اس سے بغلگیر ہوا۔۔

"شکریہ،، میری شادی پر کوئی معافی نہیں یاد رکھنا تم دونوں،، سب کو انوائیٹ کرنے آؤں گا میں۔۔۔"

عارش نے دونوں کو باری باری دیکھا۔

"آپ فکر ہی نہ کریں، ہم دونوں خوب ہلہ گلہ کریں گے۔۔"

حنان نے مسکرا کر اسے کہا۔

"انشااللہ،،، ویسے عارش بھائی لو میرج یا ارینج؟""

حنا نے اسے شرارتی نظروں سے دیکھا تو اس کی آنکھوں کے سامنے ایک حسین جھجھکتا چہرہ آیا۔۔

"ٹوٹلی ارینج، شریف بندہ ہوں میں۔"

وہ مسکراتا ہوا بولا۔

"کچھ زیادہ ہی۔۔۔"

حنان شرارت سے بولا تبھی اس کا موبائل بجا۔

" ایکسکیوزمی، ہادی کی کال۔"

حنان اٹھ کر باہر نکل گیا تبھی پانچ منٹ بعد ثمر اور ٹی بوائے اندر آئے۔ عارش کو ایک لڑکی کے ساتھ ہنستا ہوا دیکھ کر ثمر کو ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا تھا۔

"سر یہ چیزیں بہت ہیں؟"

ثمر نے پوچھا تو عارش نے سر ہلا کر لوازمات کو دیکھا۔

"یس، تھینکس ثمر، ناؤ یو کین گو۔"

وہ مسکرا کر بولا تو ثمر کو اور حیرت ہوئی۔

"آخر کون ہے لڑکی؟ کیا ارحہ کو بتاؤں؟"

وہ سوچتی ہوئی اپنی جگہ پر چلی گئی۔

"عارش بھائی اتنے تکلف کی تو ضرورت نہیں تھی۔"

حنا نے سجی ٹیبل دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں کیا میں نے، یہ سب میرے سپیشل گیسٹ کے لیے بہت کم ہے، بائے داوے زرنش سے بات ہوئی؟"

اس نے حنا کو دیکھا۔

"بہت بار، اب تو دل کرتا لوٹ آئیں واپس،،، عالیان کی باتیں تو دل کرتا ہر وقت سنوں۔"

وہ مسکراتے ہوئے اداسی سے بولی۔

"سو تو ہے وہ بہت بہت پیارا لگتا ہے بولتا ہوا۔"

وہ بھی عالیان کے ذکر پر مسکرایا۔

"ایک بہت اعلیٰ نیوز ہے میرے پاس۔۔"

حنان مسکراتا ہوا روم میں آیا۔

"کیا؟"

دونوں نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"پرسوں ہادی اور بھابھی پاکستان آرہے ہیں۔"

حنان خوشی سے بولا تو یہی حال حنا کا تھا۔ جب کہ عارش کو آلریڈی پتہ تھا۔۔ اس کے بعد وہ لوگ مزید تھوڑی دیر بیٹھے اور چلے گئے۔ عارش بھی ان دونوں کی کمپنی بہت انجوائے کرتا تھا۔

"مجھے تم سے امپورٹنٹ بات کرنی ہے۔"

ثمر اس کے کیبن میں آئی۔

"کیا ہوا؟"

ارحہ نے اسے دیکھا۔

"میں ابھی ابھی عارش سر کے کیبن میں گئی تھی اور۔"

اس نے دانستہ بات ادھوری چھوڑ دی۔

"اور؟"

اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے ہوئے اسے دیکھا۔

"تو سر ایک لڑکی کے ساتھ بیٹے ہنس رہے تھے، بڑے خوش لگ رہے تھے قسم سے۔۔"

ثمر نے الجھتے ہوئے کہا۔

"یار کیا ہو گیا ہے، وہ ایسے نہیں ہیں، کوئی کلائنٹ ہو گی۔"

اس نے سر جھٹکا۔

"نہیں تھی کلائنٹ، اور تھی بھی کافی پیاری۔"

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں کلائنٹ پیاری نہیں ہو سکتی؟؟"

اس نے ابرو اچکائے۔

"افففففففف میرا مطلب سر کلائنٹ سے فرینکلی بات نہیں کرتے جب کہ اس سے کر رہے تھے۔"

ثمر نے فکر مندی سے کہا تو وہ چونکی تھی۔

"اچھا،، میں دیکھتی ہوں۔۔"

وہ اٹھنے لگی۔

"میرا قتل کروانا ہے؟ گھر جا کر پوچھنا۔۔"

اس نے کہا تو وہ بیٹھ گئی۔

"لیکن یار کون ہو سکتی ہے لڑکی، ان کی کوئی دوست بھی نہیں، کزن بھی نہیں، کلائنٹ بھی نہیں تو۔"

اس نے لب کاٹتے ہوئے سوچا، پھر کچھ سوچ کر وہ اپنے کیبن سے باہر نکلی مگر ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا جب عارش اور حنان کو باہر جاتے دیکھا۔۔

عارش بھائی اور حنان دوست ہیں، میں، میں نہیں بچ سکتی، میرے اللہ میں کیا کروں، مجھے سب قبول ہے " "پر اپنے کردار پر ایک بھی الزام نہیں قبول۔۔

اس نے پانی کا گلاس لبوں کو لگاتے ہوئے گہرا سانس لیا۔

"میں کیا کروں۔؟؟؟؟"

وہ بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے گہری سوچ میں غرق تھی تبھی ڈور اوپن ہوا تو وہ چونک گئی۔

"عارش بھائی آپ؟؟"

اس نے بوکھلا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں۔"

وہ اس کے بھائی کہنے پر بد دل ہوا۔

" تمہیں گھر ڈراپ کرنا ہے، نانو غصہ ہو رہی ہیں۔"

اس نے ارحہ کو دیکھا۔

"بٹ ابھی کام کافی رہتا ہے۔"

وہ منمنائی۔

"کام میں کروالوں گا،،،،،ابھی تم گھر چلو۔"

اس نے حکم دیا تو وہ بنا ایک لفظ کہے چل دی۔ گاڑی میں عارش کسی سے کال پر بزی رہا سو ارحہ نے شکر ادا کیا ورنہ اس کے بے تکے سوالوں کے جواب دینا ارحہ کے لیے آسان نہیں تھا۔

"آپ آیئے اندر۔""

گھر کے باہر گاڑی کھڑی کرتے دیکھ کر اس نے عارش کو دیکھا،،، مروتاً نہیں دل سے بولا تھا۔

"نہیں مجھے کام ہے تم جاؤ بائے۔"

اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تو وہ چلی گئی۔

پاگل لڑکی فائل یہاں ہی چھوڑ گئی پھر کہتی ہے کہ میں غصہ کرتا ہوں، اب میں ان لاپرواہیوں پر پھولوں" "کے ہار ڈالنے سے تو رہا،، میٹنگ بھی ہے اور ٹائم کم۔۔۔

وہ گاڑی سے باہر آتے ہوئے بڑبڑایا۔

"تم آفس کیوں گئی تھی؟"

تنزیلہ بیگم نے کڑے تیوروں اسے دیکھا۔

"گئی نہیں تھی، زبردستی بلایا تھا آپ کے چہیتے نے۔"

اس نے رکھائی سے کہا تو عارش دروازے پر رک گیا۔

"تو تم انکار کر دیتی نا؟ ویسے تو تمہاری پٹر پٹر زبان چلتی ہے تو اسے کہتی کہ شادی تک نہیں جا سکتی۔"

تنزیلہ بیگم نے اسے گھورا۔

"میری کہیں سن ہی نہ لیں وہ؟ میرا یقین کریں کہ وہ بندہ ایک ذرا بھی خوش نہیں ہے اس رشتے سے، اور نہ ہی ان کو میرا احساس ہے کہ ہماری منگنی کل ہی ہوئی ہے، میرا یقین کریں کہ اس بورنگ بندے کے ساتھ میرے جیسی چینچل لڑکی کا گزارا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے، ابھی بھی وقت ہے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر لیں اور آج تو آفس میں ایک۔۔۔"

اس سے پہلے کے وہ مزید بولتی نظر دروازے کے پاس کھڑے عارش پر پڑی تو اس کی بولتی بند ہو گئی، شرم سے ڈوب مرنے کی پریکٹس اسے عارش کے سامنے ہو چکی تھی،، اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔۔

"میں آتی ہوں۔"

وہ کہہ کر بھاگ گئی۔

"عارش تم۔؟ "

تنزیلہ بیگم نے اسے چونک کر دیکھا۔

"بیٹا تم کو پتہ ہے کہ منگنی کے بعد ہزاروں خواب ہوتے لڑکیوں کے تو۔۔ معافی چاہتی ہوں میں۔"

تنزیلہ بیگم شرمندہ ہوئیں۔

"کوئی بات نہیں ممانی جان، میں آتا ہوں۔"

وہ اس کے روم کی طرف آیا۔

"اللہ یہ لڑکی پتہ نہیں کیا نکال دے گی منہ سے۔"

تنزیلہ بیگم نے سر تھاما۔

"اووووو میرے اللہ،،، ہر الٹا کام عارش بھائی کے سامنے کیوں ہوتا ہے، کیا سوچ رہے ہوں گے وہ۔۔"

اس نے روم میں آکر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے گہرا سانس لیا۔

خود کہتے ہیں زبان سے نہیں پھرتے اور خود کہا کہ نہیں جانا گھر آفس کام ہے، اب کیا لینے آئے؟؟؟ میں "کس منہ سے جاؤں گی ان کے سامنے یار۔۔۔۔"

وہ حقیقتاً شرمندہ تھی، تبھی ڈور نوک ہوا۔

"افففففففف اب ماما کا لیکچر، آجایئے۔ "

اسے یہی تھا کہ تنزیلہ بیگم ہوں گی۔

"ع۔۔۔عارش بھائی آپ۔؟"

اس نے خشک لبوں پر زبان پھیری، عارش نے اطمینان سے فائل ٹیبل پر رکھی اور اسے دیکھا۔

"یس میں، میں سوچ رہا ہوں کہ آج کچھ باتیں طے کر لیں تاکہ آگے کی لائف ایزی ہو جائے، کیا خیال ہے ؟"۔

وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس نظروں کے حصار میں لرکر بولا جب کہ ارحہ کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

"آئم سوری، جو نیچے کہا اس کے لیے۔ "

اس نے نظریں جھکائیں۔

"نہیں پلیز، میں چاہتا ہوں کہ تم جو شکوے دل میں چھپا کر بیٹھی ہو مجھ سے کرو نہ کہ ممانی جان سے،، ان خامیوں یا شکایتوں کو میں نے دور کرنا ہے جو مجھ سے ہیں۔، ویسے کیا کہہ رہی تھی آفس میں ؟؟ کیا آفس میں ہوا آج؟ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آج تم کو ڈانٹا بھی نہیں ہے اور الحمدللہ میری یاداشت اتنی ویک بھی نہیں۔"

عارش نے آئی برو اچکا کر پوچھا۔

" وہ، وہ ماما غصے ہو رہی تھیں تو میں ایموشنل ہو گئی، آئم سوری۔"

اس نے بہانہ داغا تبھی عارش کا فون بج گیا۔

"ہاں بولو، اووو سوری میں بھول گیا، ابھی آتا ہوں۔۔"

اس نے کال پک ہوتے ہی کہا۔

پھر ایک ڈیٹیل میٹنگ رکھتا ہوں تم سے بھی جلد ہی تا کہ سب شکوے دور ہو سکیں،، جو جو کہنا ہے سوچ"

"لینا، مجھے بھی کچھ کلئیر کرنا ہے تم سے، اب مجھے ایک ارجنٹ میٹنگ کے لیے نکلنا ہے، بائے۔

وہ تیزی سے اٹھا مگر دروازے کے پاس جا کر پلٹا۔

اور ہاں آج کی تسلی کے لیے اتنا سن لو کوئی بھی مجھے کوئی رشتہ قائم رکھنے پر فورس نہیں کر سکتا، کیونکہ "

" عارش اتنا مجبور نہیں ہے،، اللہ خافظ۔

وہ کہہ کر تیزی سے چلا گیا۔ جب کہ وہ اس کے الفاظ میں کھو گئی۔ تبھی حنان کی کال آ گئی۔

"کیا کروں میں؟"

اس نے آنکھوں کو نم ہوتا پایا۔

"میں کچھ سوچتی ہوں۔"

اس نے اپنا فون بند کر دیا اور آنسو کو بہنے دیا۔

بے بس ہیں تیرے عشق میں اتنے

ترس سے جاتے ہیں گفتگو کے لیے

"ایک گڈ نیوز ہے میرے پاس،۔"

حنان نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے دونوں کو دیکھا۔۔

"یہی کہ ہادی بھائی پاکستان واپس آرہے ہیں۔"

حنا نے اعلان کیا۔

"سچی۔۔۔"

دعا خوشی سے چلائی تو حنا اس کے گلے لگ گئی۔

"اور بھابھی؟"

اسوہ نے بھی خوشی سے اسے دیکھا۔

"افکورس وہ بھی، تبھی تو زیادہ ایکسائٹمنٹ ہے۔"

حنا بچوں کی سی خوشی سے بولی۔

"زرنش کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری مل گئی کیا؟ "

فرح بیگم نے پوچھا۔

"جی کچھ ایسا ہی سمجھ لیں، کہہ رہے تھے کہ بس سارے کاغذات بن گئے تقریباً۔"

حنان نے اسوہ سے چائے کا کپ لیتے ہوئے کہا۔

"ویسے میری بھابھی بیسٹ ہیں، ایک بار پاکستان آئیں مگر کبھی بھولی نہیں ہمیں۔ شی از ویری نائس۔"

دعا نے مسکراتے ہوئے خوشی سے کہا۔

" پتہ نہیں مجھے کب ایسی بھابھی ملے گی۔ "

اسوہ نے منہ لٹکایا۔

"اررے فکر نہ کریں، آپ کی بھابھی بھی بیسٹ ہیں۔"

حنا نے مسکرا کر کہا تو حنان نے گھورا۔

"تمہیں کیسے پتہ؟ "

اسوہ حیرانی سے آنکھیں پھیلا کر بولی۔

"اففففففف میرا مطلب تھا کہ آپ اچھی ہیں تو آپ کی بھابھی بھی بیسٹ ہی ہوں گی۔"

حنان کے گھورنے پر وہ بات بدل گئی ورنہ ارادہ تھا کہ ارحہ کے بارے میں بتا دے گی۔

"او اچھا، ویسے پتہ مجھے کیسی بھابھی چاہیے؟"

اسوہ اشتیاق سے بولی۔

"اسریٰ کی شادی ہے اور تم دونوں یہاں کیا کر رہی ہو؟گھر ہزار کام ہوں گے۔"

حنان نے بات کا رخ موڑا۔

"ہم لوگ شاپنگ پر آئے تھے تو سوچا ملتے ہوئے چلے جائیں،شادی میں بزی ہو کر کہاں وقت ملنا۔"

دعا نے اسے آنے کی وجہ بتائی۔

ابھی دو دن ہوئے تم لوگوں کو گئے، نہیں گھبراتے ہم لوگ ایک ہفتہ تو نکال جایا کرو اور اگر آنا ہی تھا تو"

"بچوں کو لے آتی میں برداشت ہی کر لیتا۔

حنان ان کو چڑاتا ہوا چلا گیا۔

"کتنا بد تمیز ہے یہ۔۔ہادی بھائی آئیں گے تو اس کو لفٹ بھی نہیں کروانی ہم نے۔"

اسوہ نے دانت پیسے۔

"اچھا کیا شاپنگ کی بتائیں نا۔"

حنا نے ہنستے ہوئے شاپنگ بیگز دیکھے،تو وہ دکھانے لگیں۔نٹ کھٹ شرارتیں ہی تو خوشیوں کا حصہ تھی۔

"حنا پلیز چائے بنا دو نا؟میری حنان لے گیا۔"

اسوہ نے کہا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

"تم سب بتا دینے لگی تھی ایڈیٹ۔"

حنان نے کچن میں آتے اسے گھورا۔

"تو سب کو بتا دینا چاہیے اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔"

کمال کا ضبط تھا حنا کا۔

"یار ابھی نہیں، پہلے ارحہ تو گھر بات کر لے۔"

اس نے فریج کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"تو کب کرے گی وہ بات گھر؟"

وہ چائے کا پانی چڑھاتے ہوئے بولی۔

"کہتی ہے کر لوں گی مگر اب تو کال نہیں پک کر رہی، میسجز کا ریپلائی نہیں دے رہی۔"

اس نے اداسی سے کہا۔

"کیا مطلب؟ کیوں نہیں دے رہی؟"

اس نے الجھ کر اسے دیکھا۔

پتہ نہیں، شاید گھر بات کی ہے تو منا رہی ہے اسی لیے کیونکہ ایک بار میسج کر کے کہا تھا کہ میں تم سے رابطہ "
" کروں گی کچھ دنوں تک۔۔

حنان نے مالٹے کو ہوا میں اچھالتے ہوئے کہا۔

"بیسٹ آف لک۔"

حنا نے مسکرا کر کہا۔

" تھینکس پارٹنر، مجھے تمہاری ہیلپ چاہیے، سب کو منانے میں، ریڈی رہنا۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

" افکورس آئم ریڈی، چائے پیو گے۔"

اس نے پوچھا۔

"نہیں، موڈ نہیں ہے اوپر جا رہا ہوں۔"

وہ کہہ کر چلا گیا۔ تو حنا چائے لے کر لاؤنج میں آئی

آنٹی ہم نے آپ سے جو کہنا تھا کہہ لیا ہے اب آپ سے بھی گزارش ہے کہ پلیز حنا کا رشتہ کہیں اور نہ"
"ڈن نہ کریئے گا کیونکہ حنا اس گھر سے کہیں نہیں جائے گی۔

اسوہ کی بات پر حنا کے پاؤں وہیں پر رک گئے۔

تم فکر ہی مت کرو یار، اب بس ہادی بھائی آ جائیں تو کر دیتے ہیں ڈن ان کا نکاح۔ اور ہماری تو ازل سے ہی"
"خواہش تھی کہ ان دونوں کی شادی ہو۔

دعا بھی خوشی سے بولی۔

"یعنی ڈن۔ تو بس اب دیکھیے گا کہ کیسی دھوم دھام سے کرتے شادی ہم۔"

فرح بیگم نے خوشی سے کہا۔

"کیا ہو رہا ہے یہ؟ حنان یقیناً بے خبر ہے، تائی امی بہت دیر کر دی آپ نے، بہت زیادہ۔"

اس نے آنسو پونچھے اور اوپر حنان کے روم کی طرف چلی گئی، قدم بوجھل ہو رہے تھے۔

تم نے انداز محبت دیکھا ہے،،،،،،،،،انداز وفا نہیں

پنجرے کھول بھی تو کچھ پرندے جایا نہیں کرتے

اس سے کہو کہ میری سزا،،،،کچھ تو کم کرے

میں عادی مجرم نہیں غلطی سے عشق ہوا تھا

وہ کمرے میں جلے پیر کی بلی کی طرح گھوم رہی تھی۔ رانیہ بھی اسے دیکھ رہی تھی اس نے رانیہ کو بلا لیا تھا مگر کچھ بتا بھی نہیں رہی تھی۔

"کیا سوچ رہی ہو؟"

رانیہ نے اسے دیکھا۔

"رانیہ م، مجھے ڈر لگ رہا ہے بہت۔"

اس نے لب کاٹتے ہوئے کہا۔

"کس چیز کا؟۔ جب سے میں آئی ہوں تم بس یہی کہے جا رہی ہو، آخر بتا کیوں نہیں رہی تم مجھے؟"

رانیہ نے اسے دیکھ کر چڑتے ہوئے کہا۔

"حنان کو آفس میں دیکھا تھا میں نے۔"

اس نے گہرا سانس لیا اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"وٹ؟ آر یو ان یور سینسز؟؟؟"

وہ شاکڈ ہوئی تو ارحہ نے سر ہلایا۔

"کیا کر رہا تھا وہ آفس؟

وہ فکر مندی سے بولی۔

وہ،وہ آئی تھنک سو عارش بھائی کا بیسٹ فرینڈ ہے،سب بہت عجیب ہو رہا ہے،مجھے لگتا ہے میری خاموشی "
میری دشمن بن جائے گی،،سب نگل جائے گی یہ خاموشی،مجھے لگ رہا ہے کہ سب کچھ تباہ ہو جائے گا میری
"زندگی میری قربانی میری محبت میرا مان،رانیہ پلیز کچھ کرو۔

اس نے روتے ہوئے رانیہ کا ہاتھ تھاما۔

"پلیز مت رو یار،ویسے کسی کو کچھ نہیں پتہ چلے گا مگر تمہاری جذباتی طبیعت کھول دے گی سارے راز۔ "

اب رانیہ بھی حقیقتاً پریشان ہوئی۔

"تو کیا کروں میں اب؟؟"

وہ بپھری تھی۔

"یار بزنس میٹنگ ہو گی حنان سے مے بی،،ضروری نہیں بیسٹ فرینڈ ہو یار؟؟"

رانیہ نے قیاس آرائی کی۔۔۔

میں آفس میں تھی میٹنگ نہیں تھی،،ثمر بتا رہی تھی کہ اکثر آتا رہتا ہے جس کا صاف مطلب ہے کہ وہ"
"دونوں دوست ہیں یار،،مجھے یہ بھی ڈر ہے کہ حنان نے عارش بھائی کو میرا بتا دیا ہو گا۔۔۔سب برباد۔۔

اس نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"فائن اگر فرینڈ تھا تو وہ منگنی میں کیوں نہیں آیا؟؟"

رانیہ نے اس دیکھ کر الجھ کر پوچھا۔

"میں نے اس دن بتایا تھا نا کہ حنان کہہ رہا ہے دوست کی منگنی میں جا رہا ہوں تب ہی میری چھٹی حس مجھے خطرے کا سائن دے رہی تھی مگر وہ تو اس کی کزن یاد ہے نا حنا جس کا اکثر ذکر کرتا تھا اس کی شاید طبیعت خراب ہو گئی تھی تبھی نہیں آیا۔۔۔"

وہ ہانپتی ہوئی بول رہی تھی۔

"اب اس کا آخری سلوشن یہی ہے کہ اسے سب سچ سچ بتا دو، اس سے پہلے کہ شادی پر تمہیں دلہن کے روپ میں دیکھ کر سب غصے میں برباد کر دے ابھی بتا دو،،، میرا یقین کرو اگر تم حنان کو سب بتا دو گی تو وہ سمجھ جائے گا، یا پھر میں بات کر کے سمجھا دوں اسے۔"

رانیہ نے اپنی آنکھوں میں آتی نمی کو پیچھے دھکیلا۔

"نہیں میں کچھ سوچتی ہوں، تم دعا کرو بس"

اس نے کہا تو رانیہ نے اسے گلے لگا لیا۔

URDUNovelians

تکلیف یہ نہیں کے محبت ہو گئی

.. درد یہ ہے کہ اب بھلایا نہیں جا رہا

زندگی جب کسی شے کی طلب کرتی ہے

میرے ہونٹوں پر تیرا نام مچل جاتا ہے

حنا چلتی ہوئی اس کے روم کے باہر آئی قدم من من وزنی ہو رہے تھے، جس کو بچپن سے چاہا ہو اسے کسی اور کے سپرد کرنا وہ بھ اپنے ہاتھوں سے آسان نہیں ہوتا،، دل کو مارنا پڑتا ہے، خواہشوں کو دفنانا پڑتا ہے سب سے بڑھ کر بے حس بننا پڑتا ہے۔ بنا کھٹکھٹائے وہ اندر آئی تو وہ ہینڈ فری لگائے گانا سن رہا تھا۔ ٹانگ پر ٹانگ رکھے پاؤں کو مسلسل ہلا رہا تھا جب کہ چہرے پر کشن رکھا تھا۔ آنکھوں سے گرتے آنسو گال بھگونے لگے تھے۔

"حنان کہتا ہے کہ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے، پتہ نہیں کیسا پیار ہے مجھ سے کہ پارٹنر مجھ جیسا نہیں چاہیے۔"

اس نے آنسو پونچھ کر گہری سانس لی۔

"حنا بی بریو پلیز زززز تمہیں دوستی اور محبت بیک وقت نبھانی ہے، کنٹرول یور سیلف۔۔۔۔"

حنا نے گہرا سانس لے کر چہرے پر ہاتھ پھیرے اور خود کو نارمل کیا، دماغ میں ابھی بھی جھکڑ چل رہے تھے۔۔

"حنان۔"

وہ بیڈ کے پاس آن کھڑی ہوئی۔

"حنان میری بات سنو۔؟"

وہ پھر بولی جب حنان نے نہ سنا تو اس نے غصے سے ہینڈ فری کھینچ لی۔

"کیا ہوا ہے؟ بارڈر پر حملہ ہو گیا کیا؟"

وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔

"افففف چڑیل ڈرا دیا تم نے، اتنا اچھا گانا تھا۔"

وہ پھر ہینڈ فری لگانے لگا۔

"تم کبھی کانوں سے نکال بھی دیا کرو یہ تاکہ باہر کی آوازیں کان میں پڑ جائیں۔"

وہ غصے سے بولی۔

"مجھے فی الحال بس یہ گانا سننا ہے اور کچھ نہیں۔"

وہ غیر سنجیدہ تھا۔

"تم سنو گانے، مجھے کل الزام مت دینا کہ میں نے تمہیں خبر دار نہیں کیا تھا۔"

وہ غصے سے کہہ کر جانے لگی، اسوہ جو روم میں آنے لگی تھی وہیں رک گئی۔

"رکو رکو۔"

حنان نے آگے بڑھ کر اس کا بازو تھاما۔

"کیا ہوا ہے؟"

وہ اس کی نم آنکھیں دیکھ کر بولا۔

"میری بات کو مذاق مت سمجھنا یار۔۔"

اس نے ریکوسٹ کی تو اس نے سر ہلایا۔

" تائی امی اور اسوہ نے تمہارا پروپوزل دیا ہے۔ "

اس نے دکھ سے کہا تو وہ چونکا۔

تمہارے لیے۔؟"

اس نے یقین دہانی چاہی تو حنا نے سر ہلایا۔

"افففففففف یہ اسوہ کی بچی میرے ہاتھوں ضائع ہو جائے گی کسی دن۔"

حنان نے دانت پیس کر کہا۔

"کیا مطلب؟ میں نے تم سے پوچھا تھا نا حنان کہ حنا کیسی لڑکی ہے ایز اے پارٹنر۔؟"

اسوہ روم میں آئی تو وہ دونوں چونکے۔

اسوہ یار میرا وہ مطلب نہیں تھا، تمہیں کم از کم ایک بار مجھ سے ہو چھنا چاہیے تھا رشتہ لے کر جانے سے "
"پہلے۔

حنان غصے سے اسوہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں خود تائی امی سے جا کر بات کرتی ہوں۔"

حنا باہر جانے لگی تو اسوہ نے اس کا بازو تھاما۔

اگر اتنا ہی شوق ہے قربان ہونے کا تو بارڈر پر جاؤ اور جا کر ملک کے لیے قربانی دو، ہم نے تمہارے گھر "
رشتہ بھجوایا ہے اور ہمیں ان کے باقاعدہ جواب کا انتظار ہے سو براہ مہربانی آئندہ حنان کے سامنے مت آنا
اور تمہیں کوئی رائٹ نہیں کہ ہمارے گھر کے معاملے میں بولو جب تک نکاح نہیں ہو جاتا تم اس کے
"سامنے نہ آنا۔۔۔

اسوہ تیز لہجے میں بولتی دونوں کو ساکت کر گئی مگر جانتی تھی دونوں کو ایسے ہی ہینڈل کرنا ہے۔۔۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا؟ میں کتنی بار ایک ہی بات کو ریپیٹ کروں یار، مجھے اچھا نہیں لگتا بار بار یہ کہنا کہ "
"مجھے حنا جیسا پارٹنر نہیں چاہیے۔

وہ اب کی بار تلخی سے بولا تھا،، حنا کا دل ہزار ٹکڑوں میں بٹا تھا۔

آپ سب کو پتہ نہیں کیوں ایک عام سی بات کیوں سمجھ نہیں آتی کہ ہم دوست ہی رہنا چاہتے ہیں اور "
"حنان لڑکی پسند کر چکا ہے سو میرا تو قصہ ہی ختم۔۔

حنا نے تپے ہوئے لہجے میں کہا تو اب کی بار چونکنے کی باری اسوہ کی تھی۔

"کیا؟؟؟"

اسوہ کو ہزار وولٹ کا جھٹکا لگا۔

"جی ہاں اور وہ بھی کب کی۔۔۔"

حنا نے کانپتی آواز میں کہا۔

"کون ہے وہ؟"

اسوہ نے دونوں کو دیکھا۔

"وہ ارحہ ہے، بہت اچھی ہے، میں ملی ہوں اس سے کافی اچھی ہے اور اس گھر کے لیے سوٹ ایبل ہے۔"

حنا نے اپنے غموں کا چھپا کر مسکرا کر کہا۔

"مجھے پکچر دکھاؤ اس لڑکی کی۔"

اسوہ نے حنان کو دیکھا جو بیڈ پر غصے سے بیٹھا تھا۔

"میرے پاس اس کی کوئی پکچر نہیں ہے۔"

اس نے بنا دیکھے کہا۔

"حنا تم جاؤ مجھے اس سے بات کرنی ہے۔"

اسوہ نے کہا تو حنا نے اسے دیکھا وہ ایسی نہیں تھی۔

"پلیز زززز جاؤ تھوڑی دیر کے لیے۔"

اسوہ نے کہا تو اسے ہتک کا احساس ہوا مگر چلی گئی۔

"حنان میرے بھائی ایک بار صرف ایک بار، دماغ سے نہیں دل سے سوچو کیا تم حنا کے بنا خوش رہ پاؤ گے ۔"

اسوہ نے کہا تو حنان نے لب بھینچے۔

"دیکھو مجھے لگ رہا ہے کہ تم فقط جلد بازی میں کر رہے ہو سب، اس لیے تھنک اباؤٹ اٹ۔"

اسوہ نے نرمی سے کہا۔

"اسوہ تم سے بڑا ہوں میں،، مجھے مت سمجھاؤ۔"

حنان نے سر جھٹک کر کہا۔

"بات بڑے یا چھوٹے کی نہیں ہے حنان،،، بات میچورٹی کی ہے اور میں تجربے اور میچورٹی میں تم سے آگے ہوں، اسلیے سوچ لو پلیز زززز۔۔۔"

اس نے منت کی تھی۔

"ارحہ صفدر مجھے پارٹنر کے طور پر پسند ہے۔۔"

وہ بلا کا ضدی تھا،،،اسوہ نے گہرا سانس لیا۔

"ٹھیک ہے مما کو کہوں گی اور ہم جائیں گے اس کے گھر۔"

اسوہ نے کچھ سوچ کر کہا۔

"تم سچ کہہ رہی ہو؟"

وہ بے یقینی سے بولا۔

"ہاں تم مجھے اس کا نمبر دو۔"

اسوہ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" اسوہ کوئی غلط حرکت مت کرنا، ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔"

حنان نے اسے وارن کیا۔

"وٹ دی ہیل؟ تمہیں اپنی بہن پر بھروسہ نہیں ہے۔"

وہ غصے سے بولی۔

"تم پر ہے مگر تمہاری جذباتی طبیعت پر نہیں۔"

اس نے فورا کہا اور نمبر اسے سینڈ کیا۔

" تھینکس اب ریلیکس ہو جاؤ۔"

اسوہ کہہ کر چلی گئی تو حنان نے سر ہلایا۔

ک ئی ی منظورِ نظر شخص ہی ہارا ہو گا

تب ہی اعلان ہوا، کھیل دوبارہ ہو گا

"جاؤ رانیہ کے ساتھ مہندی کا ڈریس لے آؤ۔"

تنزیلہ بیگم نے اسے دیکھا۔

"میرا موڈ نہیں ہے آپ چلی جائیں۔"

اس نے بے رخی سے کہا۔

"ارحہ بیٹا تم خوش تو ہو نا؟؟؟"

دادو نے اسے دیکھا۔

اگر قربانی دینی ہی ہے تو پوری تیاری سے دینا کہ کل اگر خدانخواستہ سب ثبوت تمہارے خلاف بھی جائیں"

"تو تمہارے اپنے ساتھ دے سکیں تمہارا۔

اسے رانیہ کی بات یاد آئی۔

" جی دادو۔"

وہ مسکرائی تبھی اس کا موبائل بجا۔رونگ نمبر تھا۔

"ایکسکیوز می۔"

وہ اٹھ کر باہر آئی۔

تنزیلہ بہو مجھے ارحہ خوش نہیں لگ رہی، تجھے یاد ہے وہ تو جانے کیا کیا کرنے کا شوق رکھتی تھی اپنی شادی"
"پر مگر اب بے دلی سے کر رہی ہے سب۔

دادو نے فکر مندی سے کہا۔

"ماں جی وہ اداس ہے کہ یہ گھر چھوڑ کر جانا ہے ورنہ اور تو کوئی بات نہیں ہے۔"

تنزیلہ بیگم نے ان کو مطمئن کیا۔

"چلو اللہ قسمت اچھی کرے میری بچی کی۔"

دادو نے دعا دی۔

"آمین۔"

انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"اسلام علیکم! ارحہ سے بات ہو سکتی؟؟"

اسوہ نے نرمی سے کہا۔

"وعلیکم اسلام، جی کہیے؟"

ارحہ ناسمجھی سے بولی۔

"آپ ارحہ ہیں؟"

اسوہ نے پوچھا۔

"جی میں ارحہ ہی ہوں،۔ آپ کون پلیز؟"

اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"ارحہ میں حنان کی سسٹر ہوں، مجھے تم سے ملنا ہے پلیز آج ہی،، ازاٹ پوسبل؟۔ "

اسوہ نے تعارف کروا کر گزارش کی۔

"کیوں خیریت ہے نا؟"

ارحہ ناسمجھی اور پریشانی سے بولی۔

"پلیز مل کر بتاؤں گی، تم بتاؤ کہاں آسکتی ہو؟۔"

اسوہ نے کہا تو اس نے گہرا سانس لیا۔

"جہاں آپ کہیں آجاتی ہوں۔"

ارحہ نے حامی بھری تو اسوہ نے اسے ایڈریس دیا۔

"اللہ خیر کرے، پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے، کیا حنان نے میرے بارے میں گھر بتا دیا اور۔۔ افففف میرے اللہ ۔"

اس کو تو اب پتہ ہلے تب بھی ٹینشن لگ رہی تھی۔

حنان نیچے آیا تو حنا لان میں ٹہل رہی تھی۔ پتہ نہیں کیوں حنان کو خود پر غصہ آیا تھا۔

"پارٹنر۔۔"

حنان اس کے ساتھ ہمقدم ہوا اور نرمی سے بولا۔

"بولو۔۔"

وہ بنا چونکے بولی کیونکہ اس کی ہر آہٹ سے آشنا تھی۔

"اسوہ کی ٹیون نے ہرٹ کیا ہے ناں تمہیں؟؟"

حنان نے دکھ سے کہا۔

"نہیں، ٹیون نے تو نہیں البتہ جلد بازی نے کیا ہے ہرٹ۔۔"

اس نے لب بھینچے۔

"کیا مطلب؟"

وہ الجھتے ہوئے بولا۔۔

"سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کہوں اور کیا کروں؟؟"

وہ گہرا سانس لے کر بولی۔۔

"آئم سوری یار میری وجہ سے۔۔"

حنان نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

نہیں یار،، مسئلہ یہ ہے کہ کتنے پروپوزلز سے میں انکار کر چکی ہوں تمہارے سامنے اور اب تمہارا رشتہ جانا"

"۔۔۔۔

وہ بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی۔۔

حنامیں جانتاہوں یہ بات تمہاری عزت نفس کو مجروح کرتی ہے کہ میں سب کے سامنے کہہ دیتاہوں کہ "
مجھے حنا نہیں چاہیے،، بٹ حناٹرسٹ می اس کا یہ مطلب نہیں تم مجھے پسند نہیں یا کچھ بھی کہ تمہیں ریجیکٹ
کر رہاہوں، بس میں تمہیں ایک اچھادوست ہی رکھنا چاہتاہوں میاں بیوی کے رشتے میں بندھ کر ہم لوگ
دوست نہیں رہ پائیں گے، تم بہت اچھی ہو جس کی لائف میں جاؤ گی بلاشبہ قسم سے وہ لکی انسان ہو گا،، سچ
کہوں تو جتنی اچھی تم ہو میں بھی ڈیزرو نہیں کرتا تمہیں اور تم سے پانچ سال بڑا بھی ہوں،، آئم رئیلی سوری
"اف یو،،،

وہ اس کے ساتھ چلتاسب کہ رہاتھاجب حنانے ٹوکا۔

حنان میں جانتی ہوں تم صفائی نہ دو، میں صرف اس لیے پریشان ہوں کہ انکار کیا کہہ کر کروں بٹ یو"
"ڈونٹ وری، میں سب دیکھ لوں گی۔۔

اس نے مسکرا کر حنان سے زیادہ خود کو تسلی دی۔

"تو کیا کرو گی تم؟؟"

حنان کو خوف لاحق ہوا۔

"سب ٹھیک کرلوں گی ڈونٹ وری۔"

اس نے مسکرا کر تسلی دی۔

مجھے بہت غصہ آرہا ہے اسوہ پر،، اس نے ہماری اچھی خاصی دوستی اور رنگ برنگی زندگی میں ہلچل مچادی"

"ہے، بدتمیز۔۔۔

حنان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔

"اسوہ نے کیا کہا تم سے اس وقت؟"

اسے یاد آیا تو پوچھنے لگی۔

"کہہ رہی تھی کہ ارحہ کے گھر جائے گی اور ارحہ کا نمبر بھی لے لیا ہے اس نے۔۔۔"

اس نے بتایا۔۔

"دیٹس گریٹ نیوز یار۔۔"

اس نے چہکتے ہوئے کہا۔ ٹوٹ کر ہنسنا آسان نہیں ہوتا۔۔

بچھڑ کر

مجھ سے اس کا دل لگ بھی گیا تو کیا لگے گا۔

وہ تھک جائے گا اور میرے سینے سے آن لگے گا

"ہمممم یار خدا جانے کب سب ٹھیک ہو گا۔۔"

وہ اداسی سے بولا۔،

ہاہاہاہااب بھی سب ٹھیک ہے، یار سنجیدگی سوٹ نہیں کرتی تمہیں،، اپنا منہ سیدھا کرو اور آجاؤ گیم "کھیلیں۔۔

وہ اس کی خاطر ہنسی تھی۔۔

"کیا کھیلیں؟؟؟"

حنان نے اس کے ہمراہ چلتے ابرو اٹھا کر پوچھا۔۔

"اونلائن لڈو۔۔"

وہ مسکرائی تو حنان نے سر ہلایا۔

"ہادی کی کال۔"

حنان نے موبائل جیب سے نکالا۔

"کیسے ہو؟؟"

وہ بے تکلفی سے بولا۔

"ٹھیک ٹھاک،، تو سنا کیسا ہے؟ گھر پر کیسے ہیں سب؟"

ہادی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"سب ٹھیک اللہ کا کرم ہے۔تو سنا؟"

حنان بھی مسکرایا۔

"ایک گڈ نیوز دینا تھی تجھے،، کل ہم لوگ شام چار بجے گھر ہوں گے انشاءاللہ۔۔۔"

ہادی نے مسکراتے ہوئے خوشی سے بتایا۔۔

"تم سچ کہہ رہے ہو؟؟ دیٹس امیزنگ نیوز یار۔کتنے بجے پلین لینڈ کرے گا پاکستان؟؟؟ تاکہ ہم آئیں۔"

حنان بے تحاشہ خوش ہوا، حنا بھی اس کے کان کے ساتھ اپنا کان لگائے سن رہی تھی۔

نہیں ائیر پورٹ پر مت آنا،،، بس ڈرائیور بھیج دینا، کیونکہ اگر تم آئے تو سب آنا چاہیں گے اور مزہ کرکرا"
"ہو جائے گا اس لیے پلیززززز مت آنا۔۔

ہادی نے تفصیلا کہا۔

"تو فکر ہی نہ کر،،، ویلکم ویلکم میری جان۔۔"

اس کے بعد اس نے الوداعی کلمات کہہ کر کال کاٹ دی۔

میں بتا نہیں سکتی کہ میں کتنی خوش ہو رہی ہوں حنان کہ کل بھائی بھابھی عالیان آرہے،،،،،،، افففففف"
"میں عالی کو پہلی بار اٹھاؤں گی، کب چار بجیں گے کانٹ ویٹ ٹو سی دیم ان پاکستان۔

وہ بچوں کی طرح گول گھومتے ہوئے خوشی سے چلائی۔

"سیم ہیئر،،اب جا کر اس کا روم دیکھ لو ایک بار،یونو کتنا پوسیسو ہے وہ روم کے بارے میں۔۔"

حنان نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلایا۔

"حنان مجھے بھوک لگی ہے پلیز آملیٹ بنا دو تب تک میں روم سیٹ کروالوں پلیز۔۔"

اس نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ خوشی میں بھوک لگنے والی جو بیماری ہے ناں اس جا بھی زرنش بھابھی کو کہتا علاج ڈھونڈیں۔۔"

اس نے شرارت سے کہا۔

"حنان۔۔"

اس نے دانت پیسے تھے۔

"جی حنان کی جان۔"

وہ والہانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"بہت بے شرم ہو تم،بتاتی ہوں میں ارحہ کو۔۔"

اس نے اندر جاتے ہوئے دھمکی دی۔

"ہائے،،،،،نہ بتانا۔"

وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا اس کی پونی اتارتا بھاگ گیا۔

"کتا، کمینہ۔۔"

اس نے تپتے ہوئے گالیوں سے نوازا۔

"شاباش حنا، تم یونی پہنچ گئی اور تمیز نہیں آئی۔۔"

جویریہ بیگم نے اسے غصے سے گھورا۔

"یہ دیکھیں، اتنی مشکل سے ہیئر اسٹائل بنایا تھا۔"

اس نے روہانسے ہوتے ہوئے بالوں کی طرف اشارہ کیا۔

"آنٹی ٹماٹر کہاں ہیں؟"

حنان کچن سے جھانک کر بولا تو جویریہ بیگم کا دھیان ادھر ہو گیا۔

"شولی میلا بے بی، شونا، جانوں، آملیت تھانا ہے میلے بے بی نے، تھولا شاویت۔"

وہ اس کے پاس آتے شرارت سے مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"بد تمیز اب سینڈوچ بنا کے لانا ورنہ ناراض۔"

اس نے حکم جاری کیا۔

"جو حکم۔"

اس نے سینے پر ہاتھ لے جا کر جھکتے ہوئے کہا۔

"ڈرامے بازی بند کرو، جاؤ بناؤ۔۔"

اس نے حنان کے گال کھینچے اور ہنستی ہوئی چلی گئی۔

"یا اللہ اس کی مسکراہٹ کو یونہی قائم رکھنا۔ آمین۔"

اس نے دل سے دعا مانگی۔

یہ شرارتیں، یہ نوک جھوک، یہ محبتیں ہی تو زندگی کو کھٹا میٹھا بناتی ہیں۔۔

--ھو میرے--سدا--کے لیے دوست

--

زندہ ھوں--تمہاری---وفا---کے لیے- - میں

کر لینا لاکھوں شکوے" ھم" سے مگر

نہ ھونا-----خدا--کے لیے- کبھی--جدا

وہ ریسٹورینٹ پہنچی تو اسوہ وہاں آلریڈی موجود تھی۔اس نے ڈریس کلر بتا دیا تھا تبھی وہ پہچان گئی۔

اسوہ نے سلام دعا کر کے حال احوال پوچھا۔

"جی کہیے؟؟؟خیریت سے بلایا آپ نے؟"

ارحہ نے اس کو دیکھا۔

"مجھے حقیقتاً دکھ ہے کہ میں آج اتنی اچھی لڑکی کا دل توڑنے آئی ہوں،مجھے معاف کر دینا کہ پہلی ملاقات پر ہی تمہارا دل مجھ سے ٹوٹ جائے گا۔۔"

اسوہ نے تمہید باندھی۔

"سوری میں سمجھی نہیں۔۔"

وہ واقعی الجھی۔

"کتنے ٹائم سے حنان کو جانتی ہو؟؟"

اسوہ نے اسے دیکھا۔

"تقریباً دو سال لیکن کانٹیکٹ ایک سال ہی رہا اور بات بھی کم ہی ہوتی رہی لائک فرینڈز۔"

اس نے صاف گوئی سے بتایا۔۔

ارحہ تم بہت اچھی ہو، بلاشبہ حنان کی چوائس ہمیشہ کی طرح بہترین ہے، میں تمہیں چند باتیں بتانا چاہتی"
"ہوں بلکہ یہ کہہ لو چند حقیقت پر مبنی باتیں۔۔

اس نے پھر لگی لپٹی بات کی۔

"جی کہیے آپ؟؟"

اس نے سر ہلا کر متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

ایک بہن سے زیادہ اس کے بھائی کو کوئی نہیں سمجھ سکتا یار،، پتہ ہے حنان تم سے نہیں حنا سے محبت کرتا"
" ہے مگر یہ بات وہ مان نہیں رہا،،، یہ سچ ہے کہ جیسی لائف پارٹنر اس نے سوچا تھا تم ویسی ہو۔۔

اسوہ نے لب بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو اس نے مجھے کیوں انگیج کیا؟ کیا وہ میرے ساتھ فلرٹ کر رہا تھا؟؟"

ارحہ کو شاک لگا۔

نہیں چند اوہ واقعی سیریس ہے تمہارے لیے، رات دھڑلے سے مجھے بولا کہ ارحہ سے شادی کرنی ہے"
لیکن سچ یہ ہے کہ وہ حنا کے بنا ایک لمحہ نہیں رہ سکتا،، اسے حنا ایک لمحہ نظر نہ آئے تو دنیا پلٹ دیتا ہے،،، کیا
تم برداشت کر سکو گی شادی کے بعد ان کا اتنا ساتھ رہنا؟؟؟ میں سچ کہہ رہی ہوں کہ اگر تم بھی میری
بھابھی کے روپ میں آتی ہو تو دل سے قبول ہو مجھے،،،، مگر یہ حقیقت ہے کہ حنان کو اس دن احساس ہو گا
کہ وہ حنا سے محبت کرتا ہے جب وہ یہ گھر چھوڑ جائے گی،،

وہ کھانا کھانے سے کے کر سونگ تک اس کے ساتھ سنتاہت، عادی ہو چکا ہے اسکا، بلکہ دونوں عادی ہیں ایک دوسرے سے لڑ جتنا مرضی لیں رہنا ساتھ ہے،، ابھی وہ ہر لمحہ ساتھ ہوتی تو اسے یہی لگ رہا ہے کہ یہ سب فرینڈ شپ ہے جب کہ یہ فرینڈ شپ نہیں ہے،، فرینڈ شپ وہ ہے جو تم سے ہے، تم نے بھی نوٹ کیا ہو گا نا کہ وہ تم سے زیادہ باتیں حنا کی کرتا ہے۔۔ آگے تم جو کہو گی مجھے دل سے قبول ہے، یہ سب بتانے کا مقصد بد گمان کرنا نہیں حقیقت سے آگاہ کرنا ہے اگر یہ سب جان کر بھی تم اس کے ساتھ زندگی بیتانا چاہتی ہو تو جب کہو گی ہم رشتہ لے آئیں گے لیکن کل دونوں کو دور نہ کر پاؤ گی۔"

اسوہ نے نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو ارحہ نے گہرا سانس لے کر آسمان کو دیکھا کہ اللہ نے اس کا پردہ کیسے رکھ لیا تھا۔

"آئم سو سوری اگر تم میری وجہ سے ہرٹ ہوئی تو؟؟"

اسوہ نے دکھ سے کہا۔

"نہیں،، میں بہت، بہت مطمئن ہوں کہ وہ مجھے نہیں چاہتا اور خوش بھی کہ اس کی لائف میں حنا ہے۔۔"

ارحہ رندھی آواز میں بولی۔

"کیا مطلب؟؟"

اسوہ نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا۔۔

"مطلب یہ۔۔"

اس نے اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جہاں عارش کے نام کی بیش قیمت انگوٹھی جگمگا رہی تھی۔

"یہ کیا ہے؟؟"

اسوہ کو چار سو چالیس وولٹ کا کرنٹ لگا۔

میری منگنی ہو گئی ہے،، کزن کے ساتھ،، اچھا ہوا کہ آپ نے مجھ سے بات کر لی پہلے،،، راستہ آسان ہو"
"گیا۔۔

اس نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"تم نے حنان کو نہیں بتایا؟؟؟ تمہاری منگنی ہو گئی اور وہ تمہارے لیے ہم سے لڑتا پھر رہا ہے۔۔"

اسوہ شاکی ہوئی۔

نہیں میں اسے بت نہیں پائی، سب اچانک ہوا ہے اور مجھے لائف میں پہلی بار حنان سے ڈر لگ رہا ہے، سچی"
اس سے مجھے خوف آرہا ہے ورنہ میں توریلیکس ہوتی تھی اس سے بات کر کے، اب اس کے ری ایکٹ سے
"خوف آرہا ہے کہ پتہ نہیں کیسے بی ہیو کرے گا وہ۔۔

اس نے آنسو حلق میں اتارتے ہوئے کہا۔

افففففف پاگل وہ اتنا بھی برا نہیں کہ تم اس سے خوف کھاؤ بلکہ تم اسے کل ہی بتا دو ارحہ، وہ مان جائے "
""گا، مانتی ہوں غصہ کرے گا، ہرٹ ہو گا۔

اسوہ نے اسے بتانے پر اکسایا۔

"یہ اتنا آسان نہیں ہے جتنا آپ سمجھ رہی۔"

وہ روہانسی ہوئی۔

"یہ اتنا مشکل بھی نہیں ہے، بتا دو اس سے پہلے کے مزید دیر ہو جائے، دیر نہ کرو مزید۔۔"

اسوہ نے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈال کر تسلی دی۔

"یہی میں سوچ رہی ہوں کہ اسے آگاہ کر دوں کہ میں اب کسی اور کی امانت بن چکی ہوں۔۔"

اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔

"سمجھ نہیں آ رہی مجھے کہ تمہیں مبارک دوں کہ نہیں؟"

اسوہ نے لب بھینچ لیے۔۔

"افکورس دیں۔۔"

اس نے دل پر پتھر رکھ کر کہا۔۔

"مبارک ہو،،، اللہ پاک تمہاری قسمت اچھی کرے آمین۔"

اسوہ نے ریلیکس ہوتے دعا دی۔

"ثم آمین۔ دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیے گا۔۔۔"

ارحہ نے مسکرانے کی کوشش کی۔۔

"شیور اور تم حنان کے بنا خوش رہ سکو گی؟"

اسوہ نے ڈرتے ڈرتے استفسار کیا۔

"جی بلکل، مجھے ہر جگہ خوشی کی وجہ ڈھونڈنی آتی ہے، بس حنان مان جائے تو ریلیکس ہو جاؤں گی۔"

اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے کہا۔

"ارحہ سچ کہوں تو حنان نہیں مانے گا حنا سے شادی کو۔

اس نے خدشہ بیان کیا۔

فکر نہ کریں آپ، میں کل مل کر سب کلئیر کر دوں گی، جب میری طرف سے کوئی سگنل نہیں ملے گا تو"
"ڈیفینٹلی وہ حنا کو ہی اپنائے گا۔۔

اس نے گہرا سانس لیا تو اسوہ نے شکریہ ادا کیا۔

"بہت شکریہ یار تم بہت اچھی ہو۔۔"

اسوہ متعرف ہوئی۔

"نہیں سسو اچھی اور سچی آپ ہیں، مجھے بہت اچھا لگا ہے آپ سے مل کر۔"

اس نے اسوہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔

"خدا تمہاری قسمت اچھی کرے آمین۔۔"

ارحہ کے لیے اس نے سچے دل سے دعا مانگی۔۔۔۔

"ثم آمین۔"

وہ مسکرائی اس کے بعد دونوں نے چند باتیں مزید کی۔

"زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو گی۔۔"

وہ خدا حافظ کہتی چلی گئی۔

جو ذرا چھیڑا کسی نے تو چھلک پڑیں گے آنسو

کوئی مجھ سے نہ پوچھے تیرا دل اداس کیوں ہے

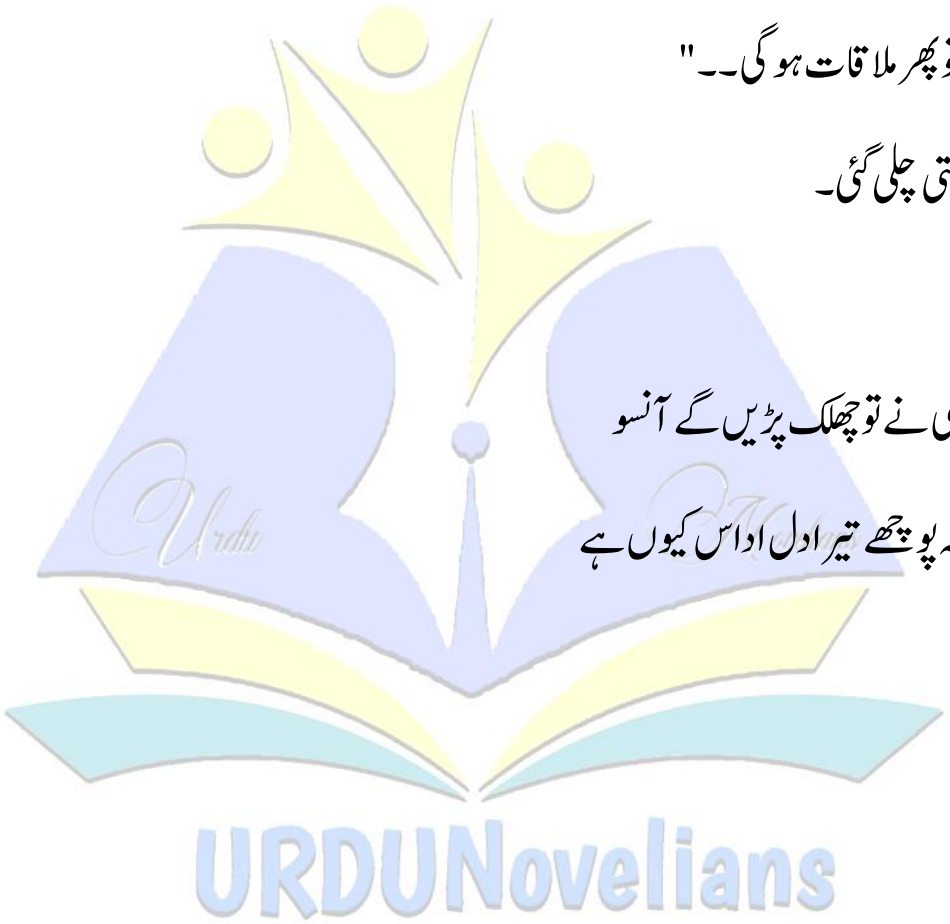

حنان لان میں چائے پیتا ٹہل رہا تھا مگر سوچوں کا محور ارحہ تھی۔

ارحہ کافی بدل سی گئی ہے، اول کال پک نہیں کرتی اور اگر کرلی تو مصروفیات کا بہانہ کہہ کر کال کاٹ دیتی" ہے، بات تو پہلے بھی زیادہ نہیں ہوتی تھی مگر ایک دوسرے کی خیر خیریت معلوم ہو جاتی تھی، اسوہ بھی "کہہ رہی تھی کہ پوچھ کہ بتاؤں کب گھر جائیں ان کے بٹ وہ تو کالز پک نہیں کر رہی۔۔

وہ گہری سوچ میں گم تھا تبھی کسی نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے تو وہ مسکرا دیا، اس لمس کی تو اسے پہچان تھی۔

ہاتھ ہٹاؤ آنکھوں سے یہ تم ہو،،،،،، میں جانتا ہوں۔"

"تمہیں خوشبو نہیں آہٹ سے بھی میں پہنچانتا ہوں

حنان نے مسکرا کر شعر پڑھا۔

"واہ واہ موصوف شاعر بن گئے ہیں۔۔"

حنا مسکرا کر سامنے آتے ہوئے بولی۔

"کیا ہوا؟؟"

حنا گھوم کر اس کے حلیے کا جائزہ لے رہی تھی تو وہ بولا۔

"یہ تم ملنگ کیوں بنے ہو؟؟"

حنا نے اس کی جینز کے اوپر قمیص کو دیکھ کر کہا۔

"اچھا خاصا تو ہوں،، یہ ملنگ نہیں ٹرینڈ ہے جاہل۔"

حنان نے تلملاتے ہوئے کہا۔

"بڑا ہی اچھا ہے۔۔"

اس نے طنز کیا۔

" تم بھوت کی طرح میرے ارد گرد کیوں گھومتی رہتی ہو ہر وقت،،، کوئی کام تھا۔۔"

اس نے حنا کو دیکھا۔

"ارے ہاں،، دوپٹہ لانا تھا بازار سے۔۔"

اس نے سر پر ہاتھ مار کر کہا۔۔

"اسریٰ کی شادی تک تم سارا بازار خرید لاؤ گی۔"

حنان نے اس گھورا۔

"جو تم شرٹ لائے تھے اس کے ساتھ دوپٹہ نہیں ہے اوع مجھے آج ہی چاہیے پلیز حنان۔۔"

اس نے منہ لٹکایا۔

"حنان کی جان کل چلیں گے آج نہیں۔۔"

اس نے حنا کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے آج ہی چاہیے نا۔"

اس نے ضد کی۔

" ارے یاد آیا وہ ڈرائیور جا رہا ہے اسوہ کے گھر کچھ ڈریس دینے، جلدی جاؤ اسے بتاؤ۔ "

اس نے گاڑی ریورس کرتے ڈرائیور کی طرف اشارہ کیا۔

تو وہ بھاگتی ہوئی ادھر گئی۔

"آرام سے جاؤ گر نہ جانا یار۔۔"

وہ فکر مندی سے بولا تبھی موبائل بجا۔۔

"ہیلو اسلام علیکم ارحہ۔۔"

اس نے کال پک کرتے ہی بے صبری سے کہا۔

"وعلیکم اسلام، کیسے ہو؟؟"

اس نے گہرا سانس لیا۔

"تم کو کیا لگے،، کوئی کام تھا؟؟ "

حنان رکھائی سے بولا، اسے جتانا چاہتا تھا کہ ناراض ہے۔

"ہوں۔۔۔"

اس نے ہنکارا بھرا۔

"بولو۔"

لہجہ ابھی بھی سرد تھا۔

"کل تم دونوں سے ملنا چاہتی ہوں، حنا اور تم سے۔۔"

اس نے لب کاٹتے کال کا مقصد بتایا۔

"ہم سے؟؟ کیوں؟؟"

اب کی بار وہ چونکا تھا۔

"کچھ کام ہے اس لیے۔۔"

اس نے گہرا سانس لیا اور ماتھے پر ہاتھ پھیرا۔

"کیسا کام؟؟"

وہ الجھا۔

"کال پر بتانے والا نہیں،، ملنا ضروری ہے وہ بھی کل۔۔"

اس نے آنکھوں پر ٹھنڈا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"کل نہیں ممکن،، پرسوں مل سکتے ہیں کیونکہ کل ہادی اور بھابھی آرہے ہیں پاکستان۔۔"

اس نے بتایا۔

حنان تھوڑی دیر کے لیے ہی آنا ہے پلیز زززز،، کل نہ مل پائی تو پھر شاید ہم کبھی نہیں مل پائیں گے۔"

"بائے۔

اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔

"کیا مطلب؟؟؟"

حنان الجھا مگر کال ڈراپ ہو چکی تھی۔

"کیا بول رہی تھی یہ؟؟ پاگل ہے ایک دم۔۔۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا بڑبڑایا تھا۔۔

"کیا ہوا؟؟"

حنا ڈرائیور کو کہہ کر ادھر ہی آگئی۔

"ارحہ کی کال تھی۔"

..اس نے کہا اور جواباً ساری بات بتادی

ایک بار الجھنا ہے تم سے

بہت کچھ سلجھانے کیلیے

"کہاں جا رہی ہو تم؟"

تنزیلہ بیگم نے اسے دیکھا۔

"کسی دوست سے ملنے جانا ہے۔"

اس کا لہجہ سرد تھا۔۔

"کس سے؟؟"

انہوں نے جانچتی نظروں سے دیکھا۔

"اسی سے۔۔"

اس نے بنا دیکھے کہا۔

"تم نہیں جاؤ گی، ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔"

انہوں نے تنبیہہ کی۔۔

ماما اگر مجھے کوئی غلط قدم اٹھانا ہوتا تو عارش بھائی سے منگنی ہی نہ کرتی،، میرا اس سے ملنا ضروری ہے"
،،اسے سمجھانا ہے اور بے فکر رہیں اس کی کزن بھی ہو گی ساتھ،، آپ نے جانے نہ دیا تو نتائج کی ذمہ دار
" آپ خود ہوں گی مما، آپ جو چاہتی تھیں وہ کر چکی ہیں، اب تو بھروسہ رکھیں بیٹی پر۔

اس نے تلخی سے کہا۔۔

"ٹھیک ہے جاؤ اور رانیہ کو لے جانا ساتھ۔"

انہوں نے اجازت دے دی۔

"رانیہ کے ساتھ واپس آجاؤں گی وہ ادھر ہی ہے۔۔ "

وہ کہہ کر چلی گئی۔

"اللہ خیر کرنا سب۔۔"

انہوں نے گہرا سانس لیا۔

ضبط سے بڑھ کر اگر،،، درد چھپایا جائے۔

حوصلے ٹوٹ کر آنکھوں سے نکل آتے ہیں

ابھی فقط جدائی کا قہر ٹوٹا تو یہ حشر برپا ہے۔

تو کسی اور کا ہو گا،،،،، یہ قیامت ابھی باقی ہے

کیا کہنا ہو گا ارحہ نے؟؟ یہی کہ اس نے پیرنٹس کو منا لیا ہے،،، کیا میں سہہ پاؤں گی؟؟؟؟ سارا قصور بھی"

"تو میرا ہے نا،،، کہاں سے لاؤں گی حوصلہ میں۔۔

وہ بالوں کو برش کرتی گہری سوچ میں گم تھی۔۔

"ہائے ریڈی ہو؟؟"

حنان اس کے روم میں آیا۔

"ہمم ہینڈسم لگ رہے ہو۔۔"

حنا نے اسے وائٹ سوٹ میں دیکھ کر تعریف کی، وہ وائٹ بہت کم پہنتا تھا مگر جب بھی پہنتا بہت ہینڈسم لگتا تھا۔

"آج کیسے تعریف کر دی تم نے؟ کچھ دن پہلے تو مجھے وائٹ میں دیکھ کر تم کہہ رہی تھی برفانی ریچھ۔۔"

وہ ہنستا ہوا اندر آیا۔۔۔

"ہاہاہاہامیں نے سوچا کہ کچھ دن کے بعد تعریف کا حق صرف ارحہ کو ہو گا تو کیوں نا میں آج کر دوں۔۔"

وہ چوڑیوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"تمہیں تعریف کا حق ہمیشہ رہے گا اینی وے یہ چوڑیاں تمہیں ارحہ نے دی تھی نا؟؟"

حنان نے قیاس آرائی کی۔

"یس،،، بہت پیاری ہیں نا،، چلو اب دیر ہو رہی ہے۔۔"

وہ باہر آتے ہوئے بولی۔

"

سنو تم کو بھاتے ہیں جتنے بھی رنگ

ویسی سب چوڑیاں ہیں میرے پاس

"تم لوگ کدھر جا رہے ہو؟؟"

دعا نے دونوں کو جاتے دیکھ کر بھاگتے ہوئے پوچھا۔

"افففففففف یہ دعا نہیں بد دعا ہے۔۔"

حنان نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہم لوگ کسی کام سے جا رہے ہیں۔۔"

اس نے مڑ کر جواب دیا۔۔

" جو بھی کام ہے پینڈنگ کر دو، بھائی لوگ آنے والے ہیں۔"

دعا نے دونوں کو گھورا۔

"پینڈنگ نہیں ہو سکتا ہم یوں گئے یوں آئے۔۔"

وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے بولا۔

"حد ہے۔"

دعا نے دونوں کو گھورا۔۔

"نہیں بے حد ہے۔"

اس نے ہنستے ہوئے کہا اور چلا گیا۔

"کیا ہوا؟؟؟"

اسوہ حرم کو اٹھائے آ گئی۔

مجھے ان دونوں کے لچھن کچھ مشکوک لگ رہے ہیں، تیار ہو کر نکل گئے ہیں دونوں، مشکوک حرکتیں لگ رہی ہیں مجھے ان دونوں کی۔"

دعا نے اس کو دیکھا اور رائے دی۔

"یہ تو آل ٹائم مشکوک بندے ہیں جان، تم ٹینشن نہ لو۔۔۔"

وہ آنکھ دباتی ہنسی تھی۔

"یہ تو ہے، اچھا میں چاول دیکھ کر آئی، ان دونوں کو دیکھ کر ادھر آ گئی تھی۔"

دعا کہتی کچن کی طرف چلی گئی۔۔

"اللہ خیر کرنا،، یا اللہ ارحہ سب سنبھال لے۔۔"

اسوہ نے دعا مانگی۔

URDUNovelians

وہ لوگ کیفے پہنچے تو ارحہ نہیں آئی تھی۔

"کیا کھانا ہے؟؟"

اس نے حنا کو دیکھا۔

"میرا تو کچھ بھی کھانے کا موڈ نہیں ہے۔"

اس نے انکار کیا۔

میرے باپ یا سسرال کا ریسٹورینٹ نہیں ہے،، انہوں نے اٹھا دینا ہے اس لیے شریفوں کی طرح بتاؤ"

"کیا کھانا ہے؟

اس نے حنا کو گھورا۔

"کس ریسٹورینٹ میں ہیں ہم؟؟"

حنا کے سوال پر وہ چونکا۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے نا؟؟"

وہ حنا کی غیر دماغی پر شاک تھا۔

" ہی ہی ہی جسٹ کڈنگ،،،، فرائز اور شیک۔۔"

اس کی نظر مینیو کارڈ پر پڑی تو یاد آ گیا ورنہ اس کا دماغ واقعی یہاں نہیں تھا۔

"وہ آ گئی ارحہ۔۔۔"

اس نے ہاتھ ہلایا اور ارحہ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

تو کیسی لگی آج کی پھر میگا اپی۔۔ آپ لوگ تو ہیں ہی کنجوس، تعریف بھی ایک لفظ میں کرتے، وہ بھی ایسے جیسے زبردستی لکھا ہو، جو نیکسٹ کہتے ہیں ان کے لیے اطلاع ہے کہ آپ نہیں کہیں گے تب بھی میں نے کہتے تو سچ کہوں مجھے بلکل مزہ نہیں آتا کیا ہی بہتر ہو nice.osm.zbrdst نیکسٹ دینی ہے اور جو اپنا فیورٹ ڈائیلاگ کمنٹ کر دیں اور اگر یہی حال رہا تو میں صرف پیج پر ہی پوسٹ کروں گی کیونکہ پیج کے ریڈرز کے لیے ہی میگا اپی دی۔

ارحہ وہاں آکر خوش دلی سے ان سے ملی تھی۔ سلام دعا کے بعد اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔۔

"حنان مجھے ایک امپورٹنٹ بات کرنا تھی۔۔۔"

اس نے تمہید باندھی۔

"ہاں بولو۔۔"

حنان نے فورا کہا۔

"حنان سچ کہوں تو سمجھ نہیں آرہی،، الفاظ بھی نہیں مل رہے مجھے لیکن امید ہے تم سمجھو گے۔"

وی انگلیوں کو چٹخاتے ہوئے بولی۔

"کیا ہوا ہے؟؟"

حنان کو کسی انہونی کا احساس ہوا۔

سچ کہوں تو تم اور حنا ہی ایک دوسرے کے لیے بنے تھے، تم دوست حنا کو کہتے تھے جب کہ تمہاری "دوست "میں" تھی اور محبت حنا ہے تبھی تم ہر وقت مجھ سے حنا۔

ارحہ کی بات ادھوری رہ گئی جب حنان غصے سے غرایا۔

"جسٹ شٹ اپ ارحہ رائٹ ناؤ،،، یہ امپورٹنٹ بات کرنی تھی تم نے جس کے لیے بلایا تم نے؟؟"

وہ بمشکل غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا تھا۔

"نہیں کچھ اور ہے۔""

وہ نظریں چرا کر بولی۔۔

"حنان تمہاری اور میری منزل جدا ہو چکی ہے۔۔"

اس نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا، تو حنان اور حنا دونوں کو ہزار وولٹ کا جھٹکا لگا۔

"کیا مطلب؟ آپ کھل کر بولیں۔۔۔ "

حنا نے خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"یہ۔"

اس نے اپنی رنگ کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ؟؟"

حنان ساکت تھا۔

"میری منگنی ہوگئی ہے۔"

ارحہ کی بات پر دونوں منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے۔

"میری نیکسٹ منتھ شادی ہے۔"

اس نے آنسو حلق میں اتارتے ہوئے کہا۔

"تمہارا دماغ درست پوزیشن پر ہے نا؟"

اس نے کنپٹی کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔

"حنان مما نے مجھے فورس کیا اور۔۔"

اس نے مجرموں کی طرح سر جھکایا۔۔

"میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"ارحہ آپ کو کم از کم ایک بار بتانا چاہیے تھا۔۔"

حنا نے بھی دکھ سے لب کھولے۔

"کیا بتاتی اور اس کو غلط فہمی ہے کہ یہ مجھ سے محبت کرتا ہے حنا، یہ محبت صرف تم سے کرتا ہے اور میں تو کیا کوئی بھی لڑکی یہ بات کبھی برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کا جیون ساتھی اس سے زیادہ اہنی کزن دوست کی پرواہ کرے،، حنان ابھی بھی وقت ہے کہ دل کی آواز سن لو کیونکہ تم مجھے نہیں چاہتے بلکہ مجھ جیسی پارٹنر چاہتے تھے۔۔"

ارحہ رسانیت سے بولی۔

"تم میرے خلوص پر شک کر رہی ہو؟"

اس نے ابرو اچکا کر اس سے استفسار کیا۔

"حنان ساری زندگی فقط میں یہ نہیں سن سکتی کہ تم مخلص ہو، تم نے کبھی نہیں کہا کہ تم مجھے چاہتے ہو تم نے ہمیشہ یہی بولا کہ مجھ جیسی پارٹنر چاہتے ہو۔"

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسے کنوینس کرے۔

"ایسا کچھ نہیں ہے ارحہ پلیز،،، آپ کو اگر لگتا ہے ایسا ہے تو میں آپ دونوں سے دور چلی جاتی ہوں کبھی درمیان نہیں آؤں گی بٹ آپ اسے نہ چھوڑیئے، آپ کی فیملی کو منانا ہماری ذمہ داری ہے۔۔"

حنا تڑپتے ہوئے بولی تھی۔

اب دیر ہو چکی ہے حنا،، میری فیملی نہیں مانے گی، میری کزن سے شادی ہے ساری تیاریاں مکمل ہیں، ہر"
"جگہ یہ خبر پھیل چکی ہے، اب ناممکن ہے سب۔۔

ارحہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں منالوں گا سب کو ارحہ،، تم جو کہو گی میں مانوں گا، بس تم میرا ساتھ دو۔۔۔"

وہ بے قراری سے بولا تھا۔

میں ساری دنیا سے لڑلوں گا ایک ہاتھ سے

بس میرے دوسرے ہاتھ میں تیرا ہاتھ ہو

اب کچھ بھی ممکن نہیں ہے پلیز، سمجھنے کی کوشش کرو یار،، اگر تمہیں میری عزت کا ذرا سا بھی پاس ہے تو"
بس خاموش ہو جانا،، تم دونوں کو میں ہمیشہ یاد رکھوں گی اپنی دعاؤں میں اور حنا اس کا بہت خیال رکھنا۔ اگر
"تم ہرٹ ہوئے تو آئم سو سوری حنان۔۔

اس نے بھیگی آنکھوں نم لہجے میں کہا۔۔

"ارحہ بے وفائی گناہ ہے۔"

حنان نے بیچارگی سے کہا۔

"نامحرم سے بے وفائی اگر گناہ ہے تو ماں باپ سے بے وفائی اور دل توڑنا کیا ثواب ہے؟؟ ہماری زندگی کے سارے فیصلے ہماری قسمت کی ڈائری میں پہلے ہی درج ہوتے ہیں اور ہم لوگ ہی بھٹک جاتے ہیں۔ اللہ خافظ۔"

وہ آنکھیں رگڑتی ہوئی چلی گئی۔

"ارحہ،،ارحہ بات سنیں۔۔"

حنا جانے لگی تو حنان نے بازو تھاما۔

"جانے دو اسے، وہ بہت پہلے کی جا چکی تھی، اب تو بس بتانے آئی تھی۔۔"

اس کا لہجہ سرد تھا۔۔

"ایک بار جانے دو مجھے؟؟"

حنا نے گذارش کی۔۔

"کیا کہو گی تم؟؟ مجھے بھیک میں ملی محبت نہیں چاہیے، اور میرے کسی ایکشن سے اس کی عزت پر حرف آئے گا، خاموشی حل ہے۔"

اس نے گہرا سانس لیتے کہا۔

سن بات تیری عزت پر آئی اگر کبھی

تو میں محبت سے ہی مکر جاؤں گا۔

"تم رہ لو گے اس کے بنا؟"

حنا نے بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" میں اس کے بنا مروں گا بھی نہیں، سو لیٹس گو۔۔"

حنان غصے سے کہہ کر چلا گیا تو مجبوراً حنا کو اس کی تقلید کرنا پڑی تھی۔ جونہی حنا گاڑی میں بیٹھی تو وہ ریش ڈرائیونگ کرنے لگا، یہ اس کے شدید غصے کی گواہ تھی، حنا نے اسے ڈر سے نہیں بلایا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا حنان کو غصہ کم آتا تھا مگر جب آتا تھا تو سب ہی بھول جاتا تھا،،، وہ اتنے غصے میں گاڑی چلا رہا تھا کہ سامنے سے آتا ٹرک بھی دکھائی نہ دیا۔

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا؟؟؟"

حنا نے اسٹیئرنگ پر کنٹرول کر کے گاڑی کو سائیڈ پر روکا۔

" ہاں ہو گیا ہے میرا دماغ۔۔"

وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر غصے سے بولا۔

"حنان پلیز زکول ڈاؤن، غصہ مسئلے کا حل نہیں۔"

وہ نرمی سے سے بولی۔

"تم تو بہت خوش ہو گی نا؟؟"

وہ جلے کٹے انداز میں بولا۔

" وٹ؟؟تمہارا دماغ چل گیا ہے یونیڈ سائیکاٹرسٹ۔۔"

وہ شاکی ہوئی۔

"ہاں حنا،، یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا، تم بہت خوش ہو گی کہ مجھ سے میری آئیڈیل چھن گئی ہے، ظاہر ہے میں نے تمہیں ریجیکٹ جو کیا تھا اس کا بدلہ تو لینا ہو گا نا تم نے مگر تمہیں ریجیکٹ صرف اس لیے کیا کہ مجھے بس دوست کے روپ میں ہی رکھنا تھا تمہیں مگر تم نے میری محبت اور دوستی کا ناجائز فائدہ اٹھایا،، یو ہیو ٹوپے، تم نے مجھے چیٹ۔۔۔"

وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔

"جسٹ شٹ اپ حنان،، جسٹ شٹ اپ۔۔۔"

وہ انگلی اٹھا کر غصے سے چلائی۔۔

"یو شٹ اپ،، سنا نہیں تم نے؟؟اس نے بولا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں جس کا صاف اور کلئیر مطلب یہی ہے کہ تم نے ہی بدگمان کیا ہے اسے مجھ سے،،، وہ بار بار یہی کہہ رہی تھی کہ تم اور حنا ایک دوسرے کے لیے بنے ہو تو ایک دم سے کیوں کہے گی وہ؟؟؟"

وہ غصے میں پاگلوں کی طرح بی ہیو کر رہا تھا۔

"اس کی منگنی میں نے کروائی ہے؟؟"

حنا کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔

وہ میری خاطر اسٹینڈ لے لیتی مگر تم نے تو بہت چالاکی سے سارا کھیل کھیلا ہے حنا کہ مجھے بھی خبر نہ ہو سکی،" دوست بن کر زندگی برباد کر دی، کاش جتنی معصوم تم دکھتی ہو اتنی معصوم ہوتی بھی، میرا قصور تو بتا دو یار، کیا نہیں کیا میں نے تمہارے لیے، تمہاری ہر بات کو میں نے اہمیت دی، ہر کام ہر خوشی پر پہلی ترجیح تمہیں "اس دن کے لیے دی،، اعتبار توڑ ڈالا تم نے میرا۔ میں نے خود سے زیادہ تمہارا یقین کیا۔۔

وہ ہارا سا بول رہا تھا، بدگمانی انتہا پر تھی اس کا ایک ایک لفظ حنا کے دل کو ہی نہیں روح کو بھی چھلنی کر چکا تھا ۔اس کی آنکھ میں ایک بھی آنسو نہیں تھا۔ وہ اس انسان کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی جو اسے اتنا جاننے کے باوجود بھی اعتبار نہیں کر پایا تھا، وہ کیا خاک صفائی دیتی جب وہ کچھ سننا ہی نہیں چاہتا تھا سارے فیصلے وہ تن تنہا بنا صفائی مانگے کر چکا تھا۔

" میں اب تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا، تم نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے حنا، اب اعتبار نہیں تم پر۔۔"

حنان نے کہتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی۔

تمہیں مجھ پر اعتبار تھا ہی نہیں کبھی تو میں توڑتی کیا؟؟کاش کہ دوستی محبت شرارتیں کچھ نہ ہوتا ہم میں، "
ہم فقط کزنز ہوتے اور ایک اعتبار ہوتا، میں تمہیں صفائی نہیں دوں گی حنان میری صفائی وقت دے
"گا۔۔۔

اس نے کہہ کر رخ موڑ لیا، آواز بھاری ہو رہی تھی۔

"کانٹ بیلیو یو۔"

حنان کہہ کر گاڑی ڈرائیو کرنے لگا، باقی سارا رستہ دونوں کے درمیان خاموشی ہی رہی تھی۔ حنان نے سی
چل رہا تھا۔ ost song ڈی پلیئر آن کیا تو آگے ساحر علی بھگا کا

"نہیں کرنا دل نے بھروسہ یار تیرا۔"

ابھی اتنے ہی الفاظ چلے تھے کہ حنان نے غصے سے آف کر دیا تھا اور حنا نے گہرا سانس لیا۔۔

اس کو نزدیک بھی نہیں آنے دیتا اپنے
میں اگر جانتی اس درجہ ستائے گی حیات

وہ لوگ گھر آئے تو لاؤنج میں ہلچل مچی تھی۔

"ارے یہ کپل کہاں سے آ رہا ہے۔"

زرنش بھابھی نے شرارت سے کہا۔ حنا بھاگتی ہوئی ہادی سے ملنے لگی تو حنان سے ٹکرا گئی۔

"بھاگا نہیں جا رہا ہادی کہیں پر۔۔۔"

حنان کا لہجہ پتھر کو بھی مات دے گیا۔

"اسلام علیکم بھابھی، کیسی ہیں آپ؟؟۔۔"

وہ زرنش کے گلے لگی۔

"وعلیکم،، تم کیسی ہو سوئٹ ہارٹ۔۔۔

وہ محبت سے بولی تھی۔ حنان ہادی سے مل رہا تھا۔

"اللہ کا شکر ہے۔۔"

اس نے ان کو بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

"بھائی، کیسے ہیں؟۔"

وہ ہادی کے گلے لگی۔

"ارے بھائی کی جان کیسی ہو؟"

اس نے حنا کر سر پر بوسہ دیا۔

"؟"حنا تم رو رہی ہو؟؟؟:

اسوہ نے کہا تو ہادی نے اسے فکر مندی سے خود سے الگ کیا اور آنسو پونچھتے ہوئے پوچھا۔

"حنا بچے کیا ہوا؟؟"

سب نے فکر مندی سے کہا۔

"بھائی کو اتنے سال بعد دیکھا تو ایمو شنل ہو گئی۔۔"

اس نے بمشکل خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔

"افف ڈرا دیا تھا تم نے۔"

اسوہ نے گھورا، سب اس دلیل کو مان گئے تھے جب کہ حنان جانتا تھا کہ یہ وجہ نہیں ہے۔

"یہ دیکھو حنا۔"

دعا عالیان کو اٹھائے آ گئی۔۔

"عالی،، میری جان۔"

وہ اٹھ کر عالیان کو خود میں بھینچ کر بچوں کی طرح خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔

"پہنچانا مجھے ؟"

اس نے عالیان کو محبت سے دیکھا۔

"یس حنا پھپھو اینڈ حنان چاچو پک می اپ۔۔"

اس نے حنان کی طرف بازو پھیلائے۔

"آجاؤ چاچو کی جان۔"

حنان نے بھی خوشی سے اسے گلے لگایا۔

" بھئی کھانا لگا دو، بھوک لگی ہو گی بچوں کو۔۔"

بابا نے کہا تو حنا لوگ اٹھ گئیں۔

"بھئی کیسا گزرا سفر ؟؟"

حنان نے دونوں کو دیکھا۔

"اللہ کا شکر ہے اچھا گذر گیا۔"

زرنش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے حنان تم ہینڈسم ہو گئے ہو۔۔"

ہادی ہنستے ہوئے بولا۔

" اچھا جی، آپ کا شکریہ۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عالی بہت خوش ہو رہا ہے۔۔"

زرنش نے خوشی سے کہا۔

" بلکل اپنوں کے سنگ رہنے کا جو مزہ ہے وہ کہیں اور کہاں؟"

ہادی مسکراتا ہوا بولا۔

"کھانا لگ گیا ہے۔"

حنا نے اطلاع دی تو وہ لوگ چلے گئے، جب کہ حنان وہیں بیٹھا رہا، ماما نے اسے کہا کہ جاؤ حنان کو بھی بلا کر لاؤ تو اسے چار و ناچار آنا پڑا، حنان موبائل میں سر دیئے بیٹھا تھا، چہرہ نے تاثر تھا۔

"کھانا کھالو۔"

حنا نے لاؤنج میں آتے کہا، چوڑیوں نے شور مچایا تھا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔"

حنان نے اس کی کلائی کو دیکھتے ہوئے اجنبیت سے کہا جہاں ارحہ والی چوڑیاں اودھم مچا رہی تھیں۔

"حنان بھوک ہے یا نہیں مگر بھائی اتنے ٹائم بعد آئے ہیں تو ساتھ بیٹھ جانے میں کوئی حرج نہیں۔۔"

اس نے بمشکل غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"اب تم مجھے بتاؤ گی؟ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں؟"

وہ تلخی سے بولا۔

" بھئی آ بھی جاؤ دونوں، سب ویٹ کر رہے ہیں۔"

دعا نے کہا تو دونوں سر ہلا کر ساتھ چل پڑے۔

اس کے بعد شاندار ماحول میں ڈنر کیا گیا، ڈنر کے بعد چائے پی گئی، حنان نے جان بوجھ کر چائے گرا دی۔

"حنا بیٹا جاؤ حنان کو چائے بنا دو۔۔"

جویریہ بیگم نے کہا تو اس نے سر ہلایا۔ وہ چائے بنا کر لاؤنج میں آئی تو وہ وہاں نہیں تھا۔

" بیٹا روم میں گیا ہے وہ، ادھر ہی دے آؤ۔۔"

تائی امی نے کہا تو وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔ دل نہیں کر رہا تھا مگر سب کے سامنے انکار کیسے کرتی اس لیے چائے کا کپ اٹھائے اس نے روم کی طرف آ گئی۔

"آ جاؤ۔۔"

اس دستک کو تو وہ ہمیشہ سے پہنچانتا تھا۔

"چائے۔"

حنا نے ٹیبل پر رکھی اور جانے لگی تو حنان نے کلائی تھام لی، حنا کے دل کی دھڑکنوں نے چوڑیوں کے کہنے پر اودھم مچایا تھا۔

"لیو می۔"

وہ غصے سے بولی تبھی حنان کلائی کو دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے سامنے آیا۔

"یہ چوڑیاارحہ نے دی تھی نا؟؟"

حنان نے بنا دیکھے کہا تو حنا کو سارا کھیل سمجھ آ گیا۔

"حنان میں، میں یہ ابھی چوڑیاں اتار دوں گی مگر تم توڑو گے نہیں پلیز ز۔"

اس نے ریکوسٹ کی۔

"کتنا جانتی ہو نا مجھے ؟ بٹ ہو تو دھوکے باز۔"

وہ طنزیہ بولا تھا اور کلائی پر ہاتھ چوڑیوں کی جگہ رکھا تو حنا نے کلائی کھینچی مگر گرفت مضبوط تھی۔

"حنان پلیز ززز،،لیو. ۔۔۔"

اس نے نم ہوتی آنکھوں سے کہا۔

"قسم سے کبھی نہیں پہنوں گی یہ چوڑیاں مگر توڑو نہیں پلیز مجھے تکلیف ہو گی۔۔"

اس نے لب کاٹتے ہوئے کہا۔

"اگر ٹوٹی نہ تو مجھے تکلیف ہو گی میری جان۔۔"

اس نے کہتے ساتھ ہاتھ کے نیچے دبی چوڑیوں پر دباؤ ڈالا تو چوڑیاں کرچی کرچی ہوتی نیچے قالین پر بکھر گئی تھی، کتنی چوڑیوں کے ٹکڑے اس کی کلائی اور حنان کے ہاتھ پر زخم چھوڑ گئے۔ حنا ساکت سی دیکھ رہی تھی۔

"خون؟"

حنان کو چار سو چالیس وولٹ کا کرنٹ لگا تھا۔۔

"اووشٹ یہ خون تو تمہاری کلائی سے نکل رہا ہے، لگتا ہے چوڑی لگ گئی، رکو میں بینڈیج کرتا ہوں۔۔"

وہ اپنے ہاتھ کا زخم بھول کر اس کی کلائی دیکھنے لگا۔

یہ کلائی سے نہیں میرے دل سے خون نکل رہا ہے حنان اور مجھے اب کسی مرہم کی ضرورت نہیں، خاص "چور پر تمہارے ہاتھ کے لگے مرہم سے۔

اس نے روتے ہوئے کہا اور جانے لگی تو حنان نے پھرتی سے اس کا ہاتھ تھاما۔ حنا کے آنسو دل پر گرے تھے۔

حنان لیو می، تم نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے، بہت زیادہ، یہ چوڑیاں نہیں چور چور ہوئیں میرا دل چور ہوا"
"ہے اور وہ بھی تم نے اپنے ہاتھ میں لے کر کیا ہے۔۔

وہ بے دردی سے گال رگڑتے ہوئے بولی۔

"فائن جو ہوا سو ہوا لیکن بینڈ یج کیے بنا میں جانے نہیں دوں گا، اس لیے شرافت سے بینڈ یج کراؤ۔"

اسے سچ میں حنا کا زخم تکلیف دے رہا تھا۔

"کیوں کرو؟ تم ہوتے کون ہو؟"

وہ دبے لہجے میں چلائی۔

"سٹاپ کرائنگ حنا۔"

اس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے کہا۔

"بند کر دو ہمدردی کا ڈھونگ،۔ دیکھ لی ہے تمہاری اصلیت میں نے حنان۔۔"

وہ غصے سے چلاتے ہوئے بولی اور چلی گئی۔ حنا نے مکا بنا کر دیوار پر مارا اور اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں سے قطرہ قطرہ خون رس رہا تھا لیکن اسے گویا پرواہ ہی نہ تھی۔

سارا غصہ، نفرت ایک جانب مجھے اس کی چوڑیاں نہیں توڑنی چاہیے تھیں کبھی نہیں، وہ چوڑیوں کے "
"معاملے میں کتنی ٹچی ہے، اس غم کو شاید سینے سے لگا لے۔۔۔

وہ لب بھینچے بیٹھ گیا اور بالوں کو ہاتھوں میں جکڑا۔

"وہ بینڈ یج نہیں کرے گی اور بینڈ یج کے بنا خون نہیں رکے گا، مجھے خود جانا پڑے گا۔ حنان کِل یور ایگو۔"

وہ اٹھا اور ایک چوڑی کو اٹھا کر اپنی کلائی پر مارا۔

"آآآہ۔۔"

اس نے کراہ لی، کہنی سے بھل بھل خون بہنے لگا اور بینڈ یج اٹھا کر اس کے روم کی طرف آ گیا تھا۔

...ناراض ہو کر بھی ناراض نہیں رہتے

❣ صاحب ❣

...ایسی محبت کرتے ہیں تم سے

URDUNovelians

...کچھ دل کی مجبوریاں تھیں کچھ قسمت کے مارے تھے

...ساتھ وہ بھی چھوڑ گئے جو جان سے پیارے تھے

حنا بھاگتی ہوئی روم میں آئی اور صوفے پر بیٹھ گئی، آنکھوں سے مسلسل آنسو نکل رہے تھے۔

" حنان تم نے اچھا نہیں کیا، تم نے میری چوڑیاں میرا دل سب سے بڑھ کر میرا مان توڑا ہے۔۔ "

وہ سسکتے ہوئے بولی۔

"میں اب تم سے کبھی بھی بات نہیں کروں گی، تم نے بہت غلط کیا ہے مجھ پر شک بھی کیا ہے۔"

اس نے آنسو بے دردی سے رگڑتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے بدگمان ہوا اور الزام بھی۔"

اس کی ہچکی بندھ گئی تبھی حنان آ گیا۔

"یہ کون سا طریقہ ہے کسی کے روم میں بنا اجازت آنے کا؟"

وہ غصے سے کھڑے ہوتے بولی تھی۔

"میں لیکچر سننے نہیں آیا؟"

وہ اس کے قریب آیا۔

"چلے جاؤ ادھر سے براہ مہربانی۔"

وہ آنسو پونچھتے ہوئے بولی اور دروازے کی طرف اشارہ کیا تو حنان نے لب بھینچ کر غصہ ضبط کیا۔۔

حنا انسانوں کی طرح بینڈ یج کروالو ورنہ یہ دیکھ لو، تمہاری چوڑیاں توڑتے مجھے بھی لگی ہے، میں بھی نہیں"

"کروں گا بینڈ یج بس اتنا یاد رکھنا۔

اس نے اپنا ہاتھ سامنے کیا جہاں سے خون بہہ رہا تھا۔

"یہ، تم کرو پہلے، میں بھی کر لیتی ہوں۔"

اس نے تڑپتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم۔"

حنان نے کہا تو اس نے فوراً کلائی آگے کی جو خون سے سرخ ہو چکی تھی۔ حنان کو تکلیف ہوئی تھی۔ اس نے بینڈ یج کرتے ہوئے حنا کو دیکھا جو اس کی کلائی کو دیکھ رہی تھی۔ درد اس کے چہرے پر رقم تھا۔

"تھینکس"

اس نے شکریہ کہہ کر اس کے ہاتھ سے آئنمنٹ لے کر حنان کی بینڈ یج کرنے لگی۔ نظروں کا ملن ہوا تھا۔ خاموشی نے بہت کچھ کہا تھا۔

اس کے بعد وہ بنا کچھ کہے چلا گیا تھا۔ حنا نے کلائی کو دیکھا تو بے ساختہ رو دی تھی۔۔۔

...ناراض ہو کر بھی ناراض نہیں رہتے

❣ صاحب ❣

...ایسی محبت کرتے ہیں تم سے

ارحہ وہاں سے نکل کر سائیڈ ایریا میں کھڑی ہو گئی اور رانیہ کو کال کی، رانیہ شاپنگ کے لیے آئی تھی تب ہی پانچ منٹ بعد اسے حنان اور حنا وہاں سے جاتے دکھائی دیئے تھے۔اس نے رخ موڑ لیا تھا تبھی گاڑی اس کے پاس سے فراٹے بھرتی چلی گئی۔اس نے نم آنکھوں سے دھول میں گم ہوتی گاڑی کو دیکھا۔

اے * عشق * !!! اپنا طریقہ * امتحان * بدل

ہر * محنتی * شاگرد تیرا * فیل * ہوا ہے

"میں آج سب عہد و پیمان اور کشتیاں جلا آئی ہوں، میرے اللہ مجھے صبر دینا اور حنان کو خوشیاں۔۔"

اس نے اسوہ کا نمبر ڈائل کرتے دعا مانگی اور سلام دعا کے بعد اس نے کال کا مقصد بتایا۔

" میں نے وعدہ پورا کر دیا ہے، اب آپ آگے سے ہینڈل کر لینا، میرا کام یہاں تک ہی تھا۔"

اس نے روڈ پر چلتی گاڑیوں کے دیکھتے کہا۔

"بہت بہت شکریہ تمہارا، آگے میں سنبھال لوں گی۔"

اسوہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیسٹ آف لک سسو۔"

اس نے دل سے کہا۔

بہت شکریہ ارحہ اللہ پاک تمہاری قسمت اچھی کرے آمین ثم آمین، اپنا خیال رکھنا اور رونا بلکل نہیں"
"پلیز، مجھے یقین ہے کہ تم بہت خوش رہو گی۔۔

اسوہ کو ارحہ پر ترس آیا تھا۔

دونوں نے الوداعی کلمات کہہ کر کال کاٹ دی، وہ ابھی چند لمحے مزید کھڑی ہوئی تھی کہ ایک گاڑی کے ٹائر اس سے تھوڑی آگے چرمرائے اور پھر گاڑی اس کے پاس آن کھڑی ہوئی، اس نے دیکھا نہیں تھا مگر ڈر لگ گیا کیونکہ شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔

"تم یہاں؟؟"

عارش حیرانی سے بولا جب کہ ارحہ کو شاک لگا۔

"جی وہ دوست سے ملنے آئی تھی۔"

اس نے لبوں پر زبان پھیری۔

"سورج ڈوب رہا ہے اور تم پبلک ٹرانسپورٹ کے ویٹ میں کھڑی ہو کیا؟ گھر کوئی گاڑی نہیں کیا؟"

عارش نے گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں رانیہ کا ویٹ کر رہی تھی۔"

اس نے سہمتے ہوئے کہا۔

"رانیہ کدھر سے آئے گی؟"

اس نے گھور کر آگے پیچھے دیکھا۔

"اسے کچھ لینا تھا وہ بس آتی ہو گی، بلکہ وہ آگئی۔"

رانیہ کو آتا دیکھ کر اس نے شکر کا کلمہ پڑھا۔

" اللہ خافظ۔"

وہ جانے لگی۔

"رکو، میری گاڑی میں جا کر بیٹھو۔"

اس نے گویا حکم جاری کیا۔

"جی؟"

اسے شاک لگا تھا۔

"اس گاڑی میں بیٹھو۔"

اس نے طنز کہا اور اپنی گاڑی کی جانب اشارہ کیا۔

"بٹ عارش بھائی رانیہ مجھے لینے آئی ہے۔"

وہ منمنائی۔

" رانیہ سے بات کرلوں گا میں، بیٹھو تم۔"

اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ چارو ناچار بیٹھ گئی۔

"رانیہ گڑیا تمہاری سہیلی میرے ساتھ جائے گی آج۔۔"

اس نے سلام دعا کے بعد کہا۔

"او کے بھائی بٹ ایک ریکوسٹ ہے؟"

رانیہ نے سر ہلا کر اسے دیکھا تو اس نے سوالیہ دیکھا۔

عارش بھائی میں جانتی ہوں آپ میچور ہیں مگر پلیز آپ سے بہت ڈرتی ہے وہ اس لیے پیار سے بات کریئے"
"گا۔۔

اس نے گذارش کی۔

اتنا غلط امپریشن ہاہابٹ یو وڈونٹ وری کچھ نہیں کہتا تمہاری سہیلی کو اور ہاں گھر پہنچ کر مجھے کال کر دینا"
"کیونکہ اندھیرا پڑ جائے گا جاتے جاتے۔، یہ نمبر میرا۔

..اس نے اپنا کارڈ رانیہ کو دیا اور اللہ خافظ کہ کر اپنی گاڑی کی طرف آ گیا

اپنے جیجو اتنے بھی کھڑوس نہیں جتنا ہم نے سمجھا ہوا ہے ان کو، اللہ جی کب مجھے بتائے گی ارحہ کے "

" عارش بھائی نے اسے آئی لو یو بولا ہے۔

وہ ایکسائٹمنٹ سے گاڑی ریورس کرتے بولی۔

،،،،،

"اللہ جی پتہ نہیں اب کتنے گھنٹے کا لیکچر سنا دیں گے عارش بھائی، رانیہ سے بھی جانے کیا کہہ دیں۔۔"

اس نے کنپٹیاں سہلاتے ہوئے گہری سانس لی تبھی دو منٹ بعد عارش آ گیا اور گاڑی ریورس کی۔ کتنے لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے تو ارحہ کو خاموشی سے چبھن سی ہونے لگی تھی، اس نے موبائل ان لاک کیا اور ایسے ہی اسکرولنگ کرنے لگی تبھی عارش نے فون پکڑ لیا۔

"اگر حنان کی کال آ گئی تو،، نہیں نہیں۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

" عارش بھائی میرا فون دیں ماما اپ سیٹ ہو رہی ہوں گی، پلیز دیں میں ان کو کال کر لوں۔۔"

اس نے ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں کرتا ہوں کال ممانی کو، بتاؤ پاسورڈ؟"

عارش نے اسے دیکھا۔

"میں۔"

اس سے پہلے کے وہ مزید بولتی عارش پھر بولا۔

"پاسورڈ؟"

اس کا لہجہ سخت تھا۔

"سعد۔۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"سعد؟ کون، کون ہے سعد؟"

عارش بمشکل غصہ ضبط کرتے بولا۔

"آپ کو نہیں پتہ ہونا اس کا؟"

وہ لب کاٹتے ہوئے معصومیت سے بولی۔

"اچھا جی، کیا کرتا ہے؟"

عارش کو اب تاؤ چڑھا۔

"آرمی میں ہوتا ہے کیپٹن ہے۔"

اس نے کہا تو عارش کے ہاتھ کانپے تھے۔

"تم اسے پسند کرتی ہو؟"

عارش کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

"جی بلکہ اسے تو سب ہی پسند کرتے ہیں۔ "

وہ لب کاٹتے ہوئے بولی۔

"کہاں ملا تم کو؟"

عارش اسٹیرنگ پر دباؤ ڈالتے ہوئے بولا۔

" ملا تو نہیں کبھی مجھے، کاش مل جاتا۔"

وہ آہستگی سے بولی اور آخری جملہ دل میں بولا۔

"پسند کیسے آ گیا پھر؟"

وہ چڑا تھا۔

" ڈرامے میں آتا ہے نا۔۔"

ارحہ نم ہوتی آنکھوں سے بولی اور عارش کو جتنا غصہ آیا وہ اس نے کیسے ضبط کیا صرف وہی جانتا تھا۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ سعد ڈرامے میں آرمی کیپٹن ہے اور تم اس کے نام سے موبائل پاسورڈ لگا چکی ہو۔۔"

وہ شاکی ہوا۔

ڈرامے میں ہی آتا ہے، میں ہی نہیں پورے پاکستان کی لڑکیاں اس پر مرتی ہیں میرا مطلب اس کو بہت پسند کرتی ہیں، وہ اتنے اچھے طریقے سے بات کرتا ہے دعا سے میں بتا نہیں سکتی آپ کو اور ایک آپ ہیں ہر وقت بہانہ ڈھونڈتے مجھے ڈانٹنے کا۔۔"

وہ نم ہوتی آنکھوں سے معصومیت سے بولی کہ عارش کا سارا غصہ اڑن چھو ہوا اس نے ارحہ کو دیکھا۔ وہ نہیں جانتا تھا ابھی تو وال پیپر دیکھ کر دھماکہ ہونا باقی ہے جب کہ ارحہ بھی بھول چکی تھی کہ اس نے وال پیپر پر کس کی پکچر لگائی تھی

پگلی ہے ایک دم، جو لڑکی ڈرامے کے کرداروں سے اتنا پیار کرتی ہے وہ اصل رشتوں سے کتنا پیار کرتی ہو گی، سچائی اور معصومیت تو اس کے چہرے سے ہی جھلکتی ہے، میں تو ساری زندگی اس کی نیت و خلوص پر شک نہیں کر سکتا بلاشبہ مجھے ایک سچی لڑکی ملی ہے۔"

وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا جو ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی، گاڑی میں خاموشی دیکھ کر اس نے مڑ کر دیکھا تو عارش مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا؟"

وہ گڑبڑائی۔۔۔۔

"نتھنگ۔۔"

اس نے کہہ کر فون ان لاک کیا تو وال پیپر پر پکچر دیکھ کر اسے حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔

"یہ کون ہیں؟"

اس نے وال پیپر کو شاکی نظروں سے دیکھا۔

"یہ دوست ہیں۔"

اس کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔

"تمہارے؟"

عارش کو اب حقیقتاً حیرانی ہو رہی تھی۔

"نہیں نہیں آپس میں۔۔"

اس نے فوراً کہا۔

"نام کیا ہیں؟"

وہ گہری سانس خارج کرتا ہوا اس کو دیکھتے ہوئے دلچسپی سے بولا۔

"سعد، شارق، شازین اور شہریار۔۔"

اس نے نظریں ناخنوں پر جمائے ہی کہا۔

"اور وہ جو شہوار مرا تھا اس کی نہیں لگائی۔"

اس نے میٹھا سا طنز کیا۔

"شہوار نہیں دانش مرا تھا۔"

وہ تڑپ کر بولی تھی۔۔

"اوووہاں،، بہت افسوس ہوا۔"

وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"کاش دانش کی جگہ شہوار مر جاتا نا۔"

اس نے دعا کی۔

"دانش مرا کیوں؟"

عارش نے اسے دیکھا۔

"وہ مہوش کی وجہ سے۔۔"

وہ بتا رہی تھی تبھی تنزیلہ بیگم کی کال آگئی۔

" اسلام علیکم مامی جان، میں عارش ہوں۔"

اس نے مسکرا کر کہا۔

"وعلیکم اسلام بیٹا، ارحہ کا فون تمہارے پاس؟"

انہوں نے ناسمجھی سے کہا۔

"وہ ممانی ارحہ میرے ساتھ ہے اسی لیے،۔"

اس نے بتایا۔

"تمہارے ساتھ کیسے؟"

ان کو وہم ہوا کہ کہیں ارحہ پکڑی تو نہیں گئی۔

"ممانی جان وہ رانیہ کے ساتھ آ رہی تھی، میں گزر رہا تھا ادھر سے، سوچا میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔"

اس نے وجہ بتائی۔

"اووا چھا چلو ٹھیک ہے بیٹا۔"

ان کو تسلی ہوئی۔

" اللہ خافظ۔"

اس نے کال کاٹ دی۔

"مجھے تم سے کچھ امپورٹنٹ باتیں کرنی ہیں ارحہ۔"

عارش نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی؟"

اس نے عارش فوراً سر اثبات میں ہلا کر اسے دیکھا۔

"میں جو کہوں گا سب کچھ سچ سچ جواب دینا، یہی سمجھنا کہ یہ بات تم مجھے نہیں رانیہ کو بتا رہی ہو، میں سب باتیں کرنا تو انگیجمنٹ سے پہلے چاہتا تھا مگر تب وقت نہیں مل پایا لیکن شادی سے پہلے ضروری ہیں۔"

عارش نے تمہید باندھی تھی۔

"جی کہیے؟"

اس نے سہمتے ہوئے اس کو دیکھا۔

"کیا تم اس شادی کے لیے دل سے راضی ہو؟ میرا مطلب کہ تمہیں مامی یا نانو نے فورس تو نہیں کیا؟"

اس نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"کاش آپ یہ سب منگنی سے پہلے یا حنان سے ملاقات سے پہلے ہی پوچھ لیتے تو بتا دیتی۔"

اس کے چہرے پر اداسی آئی۔

"ارحہ ریلیکس ہو کر سب بتاؤ میں تمہارا ساتھ دوں گا مگر شادی کے بعد ایسی کوئی بات سامنے آئی تو اچھا نہیں ہو گا یاد رکھنا۔"

اس کا لہجہ سخت تھا۔

"عارش بھائی ایسا کچھ نہیں ہے میں دل سے راضی ہوں۔"

اس نے نظریں جھکا کر اسے مطمئن کرنے کی کوشش کی۔۔

"دیٹس گڈ۔"

وہ ریلیکس ہوا تھا بلکہ دل پر پھوہار سی پڑتی محسوس ہوئی تھی، دل و دماغ ایک دم ہلکے پھلکے ہوئے۔

"اب بقول تمہارے میں کھڑوس ہوں، آفس میں بلا کر تمہیں جسٹ کام کرواتا ہوں، تم پر غصہ کرتا ہوں ،اس منگنی سے شاید خوش نہیں ہوں اور بھی کتنی ایسی باتیں ہیں تو ان کا ایک ہی جواب ہے ارحہ کہ تم ابھی مجھ سے میری ذات سے بے خبر ہو، تم ڈرامے دیکھ کر رونے والی لڑکی مجھ سے عمر اور تجربے میں بہت زیادہ چھوٹی ہو، مرد جب پریکٹیکل لائف میں قدم رکھتا ہے تو وہ ایک دم سے ہی میچور اور پریکٹیکل ہو جاتا ہے "جب کہ میں تو ہمیشہ سے ہی ایسا تھا، خیر یہ باتیں پھر کبھی تفصیل سے سمجھاؤں گا، فی الحال ایک بات سنو؟

عارش نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جی بولیں۔"

اس نے دھیرے سے کہا۔

"تم تو ابھی اس منگنی کو قبول نہیں کر پائی۔ اب میں جب بھی تم سے بات کرنا چاہتا ہوں تو تم مجھے آگے سے بھائی بول دیتی ہو تو خود بتاؤ کہ مجھے بھی تو بھائی والی ہی فیلنگز آئیں گی نا؟"

وہ دھیما سا سکراتا ہوا بولا۔

""وہ۔۔"

اس نے ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔

میں جانتا ہوں تم نے مجھے بچپن سے ہی بھائی کہتی ہو، ڈیفینٹلی تم سے اتنا بڑا تھا تو مجھے بھائی کہنا چاہیے تھا مگر"
"اب تھوڑا سا چینج لاؤ پلیز۔

عارش نے التجائی انداز میں کہا۔

"جی آئی ول ٹرائی۔"

اس نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔

"تم مجھ سے اگر کچھ کہنا چاہتی ہو تو بلا جھجک کہہ سکتی ہو، کوئی الجھن سلجھنے کو ہے تو۔۔۔"

عارش نے اسے دیکھا۔

"نہیں۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہمممم، اچھا مجھے یاد آیا۔۔۔"

اس نے گاڑی کی اسپیڈ سلو کرتے کہا۔

""یہ تھیم کیسا روم کا اور فرنیچر وغیرہ سب کیسا ہے؟۔"

اس نے موبائل اسے دیتے ہوئے پوچھا۔

"بہت اچھا ہے، یہ کس کا ہے؟"

وہ دھیمی سی بولی۔

"ہمارا۔۔"

وہ نظروں کے حصار میں لیے بولا۔

"کیا مطلب؟"

ارحہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"اب تمہیں ہر بات کا مطلب بتایا کروں؟ کروں مطلب پھر کبھی بتاؤں گا۔۔ "

وہ سامنے دیکھتے ہوئے مکمل ڈرائیونگ پر فوکس کرتے ہوئے بولا۔

ارحہ نے ناسمجھی سے موبائل کی اسکرین پر بیڈ روم کو دیکھا، جو بلاشبہ بہت خوبصورت تھا، اس نے بیک کیا تو حیرت کا جھٹکا اسے بھی لگا ہی لگا مگر بے یقینی بھی تھی، اس جے عارش کو دیکھا جو مکمل ڈرائیونگ پر فوکس کر رہا تھا، اس نے پھر موبائل کی اسکرین کو دیکھا جہاں وال پیپر پر عارش نے اس کی اور اپنی پکچر ایڈٹ کر کے لگائی تھی، یہ پکچر اسی دن کی تھی جب وہ جھولے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ ساکت سی موبائل کو دیکھ رہی تھی، وہ عارش سے سب ایکسپیکٹ کر سکتی تھی مگر یہ نہیں۔

گاڑی میں خاموشی دیکھ کر عارش نے گردن گھما کر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو دانت پیس کر رہ گیا۔ یہ موبائل اس کے راز نہیں رکھتا تھا، اس نے آج ہی اس کی اور اپنی پکچر وال پیپر پر لگائی تھی اور اب۔

"یہ، یہ زرنش نے سینڈ کی تھی اور بولا تھا کہ وال پیپر پر لگا کر اسکرین شاٹ سینڈ کر دو۔ تبھی لگائی۔"

عارش نے اپنا سیل فون لیتے بہانہ داغا۔

"آئی نو، آپ یہ کبھی نہیں کریں گے۔"

وہ جو ذرا سی خوش فہم ہوئی ہی تھی، عارش کے ایک جملے نے اسے تلخ حقیقت میں لا پٹخا۔

"زرنش آپی کب آ رہی ہیں؟"

اس نے آہستگی سے ہو چھا۔

"وہ آج آ گئی ہے۔"

اس نے مسکرا کر کہا۔

"دیٹس گڈ۔"

اس نے کہا۔

"تم ملی ہو کبھی زرنش سے کیا؟"

اس نے استفہامیہ دیکھا۔

" نہیں، وہ تو پاکستان جسٹ ون ٹائم آئیں اور جب ہمارے گھر آئیں تو میں یونی میں تھی۔"

اس نے بتایا۔

"او آئی سی، شی از ویری نائس، بہت فرینک نیچر ہے اس کی، جو بھی بات کرے دوبارہ بات کرنا چاہے۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو ارحہ نے اسے چونک کر دیکھا۔

عارش نے جب اس کی طرف دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"اس کی وجہ سے مجھے یہ کمی محسوس نہیں ہوئی کبھی کہ میری کوئی بہن نہیں ہے۔"

اس نے جانے کیوں ارحہ کو صفائی دی مگر یہ بات حقیقت تھی کہ وہ زرنش کو سگی بہنوں جیسا تسلیم کرتا تھا۔

"آپ چلیں گے اندر؟"

اس نے گاڑی روکی تو ارحہ نے اسے دیکھا۔

"میں نے ہارن اسی لیے دیا ہے کہ مجھے اندر جانا ہے، گاڑی اندر ہی جا رہی ہے۔"

عارش نے کھلتے گیٹ کو دیکھا اور اسے بھی آگاہ کیا۔

"یہ بندہ پتہ نہیں کیا سمجھتا ہے خود کو۔"

اس نے رخ موڑ لیا۔ گاڑی کے رکتے ہی وہ اندر کو بھاگی۔

"مجھے نہیں کہنا چاہیے تھا کہ زرنش کی وجہ سے پکچر لگائی ہے، عارش ہے تو بھی عقل سے پیدل۔"

اس نے گاڑی سے باہر نکلتے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے سوچا۔ جب لاؤنج میں آیا تو مکمل خاموشی تھی۔ وہ نانو کے روم کی طرف چلا گیا۔

"اسلام علیکم نانو۔"

اس نے ان کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔

"وعلیکم اسلام، میری جان میرے شہزادے کیسے ہو؟"

انہوں نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

"آپ کی دعائیں ہیں۔"

وہ محبت سے بولا۔

"اور سناؤ شادی کی تیاری کی کہ نہیں؟"

نانو نے اسے بیڈ پر لیٹتے دیکھا تو پوچھا۔

"زرنش آگئی ہے آج تو وہ دیکھتی ہے اور باقی بارات اور ولیمے وغیرہ کے میں انشاءاللہ دو دن تک لے آؤں گا۔"

اس نے اطلاع دی۔

"اچھا ٹھیک ہے اور آج ادھر ہی رہو بیٹا، کچھ باتیں کرنی ہیں تم سے، جاؤ فریش ہو لو، میں بھی نماز پڑھ لوں۔"

نانو نے کہا تو وہ سر ہلاتا چلا گیا۔

نانو میں بتا نہیں سکتا آپ کو کہ میں کتنا خوش ہوں، مجھے لگتا ہے کہ جیسے میری زندگی میں جو خلا تھا وہ بس"
"اب پر ہونے جا رہا ہے۔

اس نے مسکراتے ہوئے بالکونی کے ٹیرس کی ریلنگ سے ٹیک لگاتے ہوئے آسمان کو دیکھا۔

"کیا مجھے ارحہ سے محبت ہونے لگی ہے؟ ہاں شاید ہونے نہیں لگی بلکہ ہو چکی ہے۔"

اس نے مسکراتے ہوئے اس کے روم کی طرف دیکھا جس کا ڈور لاک تھا۔

سعد شہوار ہاہاہاہاہا انہی کے گرد گھومتی ہے زندگی اس کی، سویٹ ہے بہت لیکن ڈرتی کیوں ہے مجھ سے"
"اتنا؟

اس نے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

کب آئے گا وہ دن جب وہ میری ہو گی، اس پر حق ہو گا میرا، وہ سعد دانش کی نہیں میری باتیں کیا کرے"
"گی، مجھ سے ہر بات بلا جھجھک بولا کرے گی۔

اس نے ٹھنڈی ہوا کو اندر اتارتے ہوئے کہا۔

"ابے عارش تو گیا کام سے،، انف یار پاگل نہ بن۔"

اس نے خود کی سرزنش کی مگر دل کہاں سننے والا تھا۔

حنان روم میں آیا مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ کچھ ایسا ہی حال حنا کا بھی تھا۔ دونوں کو نہیں پتہ چلا کہ کب سوچتے سوچتے نیند کی وادی میں گم ہو گئے۔

حنان اٹھا تو نو بج رہے تھے۔ ہمیشہ کی طرح گڈ مورننگ کا میسج حنا کو کیا اور جب رات کا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا تو اسے ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا۔

"میں، میں نے کیا کیا؟ اوشٹ یہ کیا کر دیا میں نے؟ مجھے حنا کے ساتھ اتنا برا بی ہیو نہیں کرنا چاہیے تھا، میں نے ارحہ کا غصہ اس پر نکال دیا اور وہ کہہ دیا جو مجھے کبھی بھی نہیں کہنا چاہیے تھا، افففففففف کیوں میری عقل پر پردہ پڑ گیا تھا، فضول میں بکواس کر دی اتنی، کتنا رلایا اسے، کیوں غصے میں آپے سے باہر ہو جاتا ہوں میں، سوری کہہ دیتا ہوں، کیا میرا سوری کہنا اس کی تکلیف کا ازالہ کر سکے گا، ہماری دوستی سچی ہے میں اسے کیسے بھی کر کے منا ہی لوں گا۔"

اس نے حنا کے نمبر پر کلک کیا جہاں میسج سین ہو چکا تھا مگر نو ریپلائی دیکھ کر اسے تکلیف ہوئی تھی۔

"حنا آئم سو سوری، پلیز زززز ریپلائی می۔۔"

اس نے پھر میسج کیا مگر ہنوز نو ریپلائی، وہ فریش ہونے کے لیے اٹھ گیا تا کہ اس کو منا سکے۔ قالین پر چوڑیوں کے ٹکڑے پڑے تھے۔

ارحہ میں کبھی معاف نہیں کروں گا تمہیں، تمہاری ووجہ سے میں نے جتنا حنا کو ڈانٹا اور جتنا وہ روئی تمہیں" "ایک ایک آنسو کا حساب دینا ہو گا۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے اس کا روتا چہرہ آیا تو دل میں ارحہ کے لیے نفرت ہی بڑھ گئی۔

سمجھ کر چاند جس کو آسمان نے دل میں رکھا ہے

میرے محبوب کی ٹوٹی ہوئی ی چوڑی کا اک ٹکڑا ہے

حنا او نلائن ہوئی تو لاشعوری طور پر حنان کے ممیسج کی منتظر تھی، حنان کا میسج آیا تو اسے لگا کہ جیسے جلتے دل پر پھوہار سی پڑی ہو۔ مگر اس نے ریپلائی نہیں دیا اور آنکھیں نم ہو گئیں۔ سوری کا میسج دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اب منانے بھی آئے گا۔ دعا لوگ صبح ہی گھر جا چکی تھیں اور آج زرنش لوگوں نے جانا تھا۔

حنان نیچے آیا تو حنا عالی کو ریڈی کر رہی تھی۔

"حنا میری بات سنو۔"

وہ اس کے پاس آیا تو حنا اسے اگنور کرتی چلی گئی، حنان لب بھینچ کر رہ گیا۔

" بھابھی آپ عالی کو شوز پہنایئے پلیز، میں آتی ہوں۔"

وہ کہہ کر چلی گئی۔

"عالی۔"

وہ اسے گال پر بوس دیتے بولا۔

"ہیر ورڈی ہو جاؤ تم نے نہیں جانا کیا؟"

زرنش لاؤنج میں آتی بولی۔

"کہاں جا رہے آپ لوگ؟"

حنان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"اسوہ لوگوں کے گھر۔"

اس نے عالی کو شوز پہناتے ہوئے کہا۔

"سب جا رہے کیا؟"

اس نے ابرو اچکائے۔

"ہاں سب جا رہے ہیں سوائے حنا کے، وہ کہہ رہی ہے اس کی طبیعت ناساز ہے۔"

زرنش بھابھی نے بتایا۔

"اوو یعنی میں اسے منا سکتا ہوں۔"

وہ دل میں مسکرایا۔

"زرنش بیٹا ریڈی ہو۔"

فرح بیگم لاؤنج میں آ گئیں۔

"جی تائی امی ریڈی ہوں۔"

وہ مسکرائی۔

"حنان تم کب اٹھے؟"

انہوں نے اسے دیکھا۔

"ابھی ابھی آپ ناشتہ لگوا دیں، میں نہیں جا رہا، کسی دوست کی طرف جانا ہے مجھے۔"

وہ کہہ کر چلا گیا۔

سب جانے کو ریڈی تھے، حنان پورچ میں آیا سب گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے۔

"ارے گڑیا تم بھی جا رہی؟"

ہادی نے حنا کو آتے دیکھ مسکرا کر کہا۔ حنان کو جھٹکا لگا۔

"جی بھائی۔"

وہ مسکرا کر حنان کو اگنور کرتی گاڑی میں بیٹھ گئی، حنان پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔ گاڑیاں گھر سے نکل گئیں۔

"کتنی آسانی سے بے وقوف بنا گئی مجھے، میں کیا اب گھر میں بیٹھ کر مکھیاں ماروں اور مکھیاں بھی نہیں۔"

وہ سیڑھیوں پر منہ لٹکا تا بیٹھ گیا۔

"آئیڈیا۔"

اس کی آنکھیں چمکی اور اٹھ کر اندر بھاگا۔

ارحہ ڈنر کیلیئے نہیں آئی تھی اور عارش کو خود پر بہت حیرانی ہوئی تھی کہ دل جیسے انتظار میں تھا، بے دلی سے وہ کوفی لے کر روم میں چلا گیا جب کہ دوسری طرف ارحہ نیند کی گولیاں کھا کر سو گئی تھی۔ فجر کی اذان پر دادو اسے اٹھانے آئیں تو اس نے نماز ادا کی۔ ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے تو اس نے سب کی خوشیوں کی دعا مانگی چاہے وہ حقیقی زندگی کے لوگ تھے یا ڈرامے کے کردار، اپنی باری آئی تو جیسے مانگنے کو کچھ تھا ہی نہیں، اس نے سر ہاتھوں پر رکھ دیا اور روتی رہی۔

یا اللہ جی میرے دل کو سکون دے دے، مجھے اس گلٹ سے نکال دے کہ میں نے حنان کا دل توڑا ہے، یا"

"اللہ جی میرے دل کو سکون دے دے، حنان اور حنا دونوں کی قسمت اچھی کر دے آمین۔

اس نے روتے ہوئے دعا مانگی، ہاتھ چہرے پر پھیر کر وہ اٹھ کر ٹیرس پر آ گئی۔ ٹھنڈی ہوا کو اندر اتارا۔

"عارش بھائی ادھر ہی ہیں ابھی تک۔"

اس نے عارش کی گاڑی کو پورچ میں کھڑے دیکھ کر خود کلامی کی تبھی تنزیلہ بیگم روم میں آئیں۔

"کیسی ہو؟"

انہوں نے اس کی پیلی رنگت دیکھ کر دکھ سے کہا۔

"ٹھیک۔"

وہ روم میں آگئی۔

"ناراض ہو؟"

انہوں نے اسے دیکھا۔

"ناراضی؟ کیسی ناراضی ماما؟ ایک بہت اچھے انسان کو میں چھوڑ آئی ہوں، اس کا غم تا عمر رہے گا۔۔"

اس کا لہجہ بھیگا تھا۔

"ارحہ تمہاری بہتری کے لیے ہی لیا تھا فیصلہ۔"

انہوں نے اس کی جانب ہاتھ بڑھا کر بکھرے بالوں کو سلجھایا مگر ارحہ پیچھے ہٹ گئی۔

"بہتری اور دل کی خوشی میں فرق کیوں ہوتا ہے؟"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"ارحہ بیٹا۔"

وہ دہل گئی تھیں۔

ہم مشرقی لڑکیوں کو محبت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، ہم اگر محبت کر بھی لیں تو اسے ایسے چھپانا پڑتا ہے جیسے جرم نہیں بلکہ گناہ کبیرہ ہو، محبت عذاب ہے ہم لڑکیوں کے لئے، بچپن سے لے کر جوانی کی دہلیز تک بنا کہے ہر خواہش پوری کرتے ہیں مگر اس کی بہت بڑی قیمت وصول کی جاتی ہے ایک ان چاہے انسان کے ساتھ رخصت کر کے، کون کہتا ہے کہ بیٹیاں نہیں دفنائی جاتی؟ دفنائی آج بھی جاتی ہیں مگر طریقہ بدل گیا ہے، رونے تک کا حق چھین لیا جاتا ہے اپنی محبت کا واسطہ دے کر۔ ہمارے خواب چھین لیے جاتے ہیں، "مانتی ہوں کہ ماں باپ کے فیصلے بہتریں ہوتے ہیں مگر کچھ فیصلوں پر اولاد مسکرانا ہی بھول جاتی ہے۔

وہ گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی، آنسو سے در و دیوار تک ہل گئے تھے۔ اس کے الفاظ پر تنزیلہ بیگم رو دی تھیں۔

مجھے معاف کر دو بیٹا، میرا یقین کرو کہ تم بہت خوش رہو گی بس اسے مت سوچو، پلیز مت روؤ تمہارے""" آنسو میرے دل پر گر رہے ہیں، میں ماں ہوں تمہارا برا نہیں چاہتی بیٹا، میں بے سکون ہوں پلیز مجھے معاف " کر دو۔

انہوں نے روتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑے۔

" نہیں، نہیں ماما پلیز نہیں، آپ کا حق تھا یہ۔"

اس نے ان کے ہاتھ پر اپنا سر رکھ دیا۔

میرا یقین کرو تم عارش کے سنگ بہت بہت خوش رہو گی، انشاءاللہ، بیٹا کیا تم میری خاطر مسکرا نہیں سکتی؟"

انہوں مے ریکوسٹ کی۔

" یس وائے ناٹ۔"

اس نے آنسو پونچھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاباش اللہ پاک تمہیں ہمیشہ خوش رکھے آمین۔"

انہوں نے اسے بوسہ دیا تو وہ مسکرائی۔

شاباش، عارش بھی ناشتے کے لیے آرہا ہے، تم بھی آجاؤ، میں ویٹ کر رہی ہوں، اچھا سا ڈریس پہن کر"

"آؤ۔

وہ مسکراتی ہوئی چلی گئیں۔

ارحہ نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی اور اٹھ گئی۔

"یہ ناشتہ کرنے کیوں نہیں آئی ارحہ؟"

دادو نے تنزیلہ بیگم کو دیکھا۔

"یہ آگئی آپ کی ارحہ۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔عارش نے بھی سیڑھیوں سے اترتی ارحہ کو دیکھا،وہ اندازہ نہ لگا پایا کہ ارحہ واقعی پیاری لگ رہی تھی یا اس کی آنکھوں کو۔

"تھنک آبؤٹ ڈیول،ڈیول از ہیئر۔"

صفدر صاحب شرارت سے بولے۔

"بابا۔"

اس نے دادو سے مل کر بابا کو احتجاجاً کہا۔

"ہاہاہاہابابا کی جان۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آج آپ آفس نہیں گئے۔"

اس نے بابا کو دیکھا۔

"سنڈے کو ہم نہیں جاتے۔"

انہوں نے اطلاع دی۔

"ہاں میں تو بھول ہی گئی۔"

اس نے سر پر ہاتھ مارا۔

"بیٹا میں سوچ رہی کہ کیوں نا تم لوگ شاپنگ کر لو آج شادی کی، عارش لے جاؤ اسے ساتھ۔"

دادو نے ارحہ کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

"جی نانو آئیڈیا تو اچھا ہے۔"

وہ اتفاق کرتا ہوا بولا۔

"نہیں دادو میں نہیں جا رہی، یہ لے آئیں جو مرضی۔"

ارحہ نے دادو کو دیکھتے آہستگی سے انکار کیا۔

"لیکن بیٹا عارش کون سا غیر ہے؟ آپ دونوں اپنی پسند سے کر لو شاپنگ، زندگی کا اہم دن ہے اپنے ارمان پورے کر لو تم دونوں۔"

صفدر صاحب نے کہا۔

" نہیں بابا جان، مجھے آپ سب کی پسند پر بھروسہ ہے۔"

اس نے نرمی سے کہا۔

"عارش تم کیا کہتے ہو؟"

تنزیلہ بیگم نے اسے بھی شامل گفتگو کیا۔

"جیسے سب کی مرضی۔"

وہ فرمانبرداری سے سر جھکات بولا۔

"ٹھیک ہے تم لے آؤ شادی کے جوڑے۔"

دادو نے اسے دیکھا تو اس نے سر ہلا دیا۔ ارحہ نے اسے دیکھا تو وہ بھی سادہ سے حلیے میں خوبرو لگ رہا تھا، دونوں کی نظریں ملیں تو ارحہ نے نظریں جھکا دیں۔ عارش نے مسکرا کر نظروں کا رخ بدل لیا تھا۔

میں موقع نہیں دیتی اسے اظہار کا

میں جانتی ہوں وہ پسند کرتا ہے مجھے

اسوہ اور دعا لوگوں نے دعوت کا اچھا خاصا انتظام کر دیا تھا، وہ سب لوگ اسریٰ کی شادی کی شاپنگ دکھا رہے تھے تو حنا اٹھ کر ٹیرس پر آ گئی۔ حرم بھی پاس تھی۔

"بور ہو رہی ہوں میں حنان کے بنا، ایک فیملی گیدرنگ میں اس کے بنا نہیں اٹینڈ کر پا رہی تو کیسے میں ساری زندگی اس کے بنا گذاراوں گی؟ سفر زندگی اتنا بھی آسان نہیں ہوتا جتنا ہم سمجھ لیتے ہیں، کاش بچپن کبھی بھی ختم نہ ہوتا نا، تب بچھڑنے کا خطرہ تو نہیں تھا۔"

وہ گہری سوچوں میں گم تھی۔

"آنی آئیں ناپکس لیں۔"

اسری افنان کا ڈائیلاگ بولتے ہوئے شرارتاً بولی۔

"ہاہاہاہا۔"

حنا ہنسی۔

"تم کیوں آگئی ادھر؟ حنان بھیا کی یاد آرہی ہے؟"

اسریٰ نے کہا تو اس کا دل رک کر دھڑکا۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے، میں یہاں سے دیکھ رہی تھی کہ کہاں اسٹیج بہتر رہے گا، اب ہم نے ڈانس بھی تو کرنا ہے۔"

اس نے مسکراتے ہوئے بات بدلی۔

"سو تو ہے، یاد ہے حنان بھیا اور تم نے وعدہ کیا تھا کہ میری شادی پر ڈانس کریں گے۔"

اس نے یاد دلایا تو حنا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اف کورس تمہاری شادی ہی تو بچی ہے سب ارمان نکالنے کو، اب اللہ کرے کہ یہ دو ہفتے جلد گزر جائیں اور تمہاری شادی ہو اور ہم خوب مزہ کریں۔"

وہ ایکسائٹمنٹ سے بولی۔

"انشاءاللہ جلد ہی۔"

اسریٰ شرمیلی مسکراہٹ سے بولی۔

"چلو سیلفی لیں۔"

اس نے مسکرا کر کہا تو اسریٰ نے فوراً پوز بنایا۔ حنا نے کافی پکس لیں سب کے ساتھ نیچے آ کر بھی۔ پھر حنان کو جلانے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ اس نے ساری پکس کو اسٹیٹس پر ڈال دیا تھا۔ ساتھ طرح طرح کیپشنز دیکھ کر حنان واقعی جلا تھا۔

اتنی خاموش محبت کیوں کرتے ہو ہم سے

لوگ کہتے ہیں اس بدنصیب کا کوئی نہیں

URDUNovelians

ان کے جاتے ہی حنان حنا کے روم میں آیا، چوڑیوں سے بھرا روم بلاشبہ بہت دلکش تھا، کچھ سوچتے ہوئے وہ روم سے باہر آیا اور کچھ چیزیں لکھ کر ڈرائیور کو دیں اور خود پھر روم میں آ گیا تھا۔ اپنا کام کرنے کے بعد وہ مطمئن ہوا اور ملازمہ نے کھانا بنا کر دیا تو کھا کر وہ چائے سے لطف اندوز ہوتا موبائل دیکھنے لگا اور جب

اسٹیٹس دیکھے تو سمجھ گیا کہ یہ سب کیوں ہے۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے اپنی اداس سی تصویر لی اور کیپشن لکھ کر اسٹیٹس پر لگا دی۔

میں اس سے روٹھا تھا کہ اپنا سمجھ کر منا لے گا۔

اور اسے تو بہانہ مل گیا تھا

میری ناراضی کا فائدہ اٹھا کر جان چھڑانے کا۔

حنا کو تو واقعی اسٹیٹس دیکھ کر آگ لگ گئی اور سونے پر سہاگہ اس کے دیکھتے ہی حنان نے ڈیل کر دیا۔

"بچو راضی تو نہیں ہونے والی اتنی جلدی، شوخا۔"

اس نے سر جھٹکا، ساری فیملی ساتھ تھی مگر حنان کی کمی اسے بری طرح محسوس ہو رہی تھی۔

میں جو بدلوں تو تغیر ہے میری ذات تک

تو جو بدلے تو شب و روز بدل جاتے ہیں۔

URDUNovelians

وہ لان میں ٹہل رہی تھی جب عارش اپنے روم کے ٹیرس سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیا سوچ رہی ہو؟"

وہ ادھر ہی آ گیا۔

"نتھنگ۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پیروں کو کس جرم کی سزا دے رہی ہو؟"

وہ گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"رانیہ کا ویٹ کر رہی تھی۔"

اس نے بنا دیکھے کہا۔

"کبھی ایسے میرا ویٹ کیا ہے؟"

عارش کی بات پر اسے حیرت کا جھٹکا۔

"جی آپ کے جانے کا۔"

وہ بس دل میں ہی کہہ سکی۔

"مذاق کر رہا تھا یار، تم تو پریشان ہو گئی، اینی وے چلتا ہوں ٹیک کیئر۔"

وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔

"اچھا یاد آیا، بارات یا ولیمے کے ڈریسز لینے ہیں تو تم اگر کوئی سجیشن دینا چاہتی ہو تو دے دو۔"

وہ اسے نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔

"نو، جیسے آپ کی مرضی ہو لے آیئے گا۔"

اس نے سب مکمل اسی پر چھوڑا۔

"اوکے، ٹیک کیئر بائے۔"

وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"بائے۔"

ارحہ نے کہا، عارش گاڑی لے کر چلا گیا، پانچ منٹ بعد رانیہ آ گئی، دونوں وہاں ہی بیٹھ گئیں۔

"کیسی رہی اس سے ملاقات؟"

رانیہ نے پوچھا۔

"سب ٹھیک رہا، مگر ایک غلطی ہو گئی۔"

اس نے سر تھاما۔

"کیا مطلب؟ غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔"

رانیہ نے نفی میں سر ہلایا۔

میں نے اس سے ریکوسٹ نہیں کی کہ عارش بھائی کو نہ بتانا، اب اگر اس نے بتا دیا تو جانتی ہو قیامت آ"
"جائے گی۔

اس نے کنپٹیاں سہلاتے ہوئے کہا۔

"افففففف ایڈیٹ یہی بات تو کرنے والی تھی۔"

رانیہ نے تاسف سے کہا۔

"آئی نو، تب مجھے سمجھ نہیں آئی تھی یار کہ کیا کہنا ہے اور کیا نہیں۔"

اس نے دکھ سے کہا۔

"ایسا کرو کال کرو اسے۔"

رانیہ نے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں کہہ رہی ہوں پلیز کرو کال، کہو اسے پلیز زززز۔"

اس نے ریکوسٹ کی تو ارحہ نے اس کا نمبر ڈائل کیا۔

وہ لاؤنج میں بیٹھا بے تابی سے ان لوگوں کے آنے کا انتظار کر رہا تھا تب ہی اس کے نمبر پر کال آئی، ارحہ کا نمبر دیکھ کر اس نے گہرا سانس لیا اور کال پک کی۔

"ہیلو اسلام علیکم حنان۔"

اس نے فوراً کہا۔

"یہ حنان کا نمبر نہیں ہے اور آئندہ اس نمبر پر کال مت کریئے گا محترمہ گڈ بائے۔"

اس نے بے رخی سے کہہ کر کال کاٹ دی۔

ارحہ نے دوبارہ کال تو اس کا نمبر بلاک کر چکا تھا۔ تب ہی سب گھر آ گئے۔

"میں بہت تھک گئی ہوں بھئی، ریسٹ کرنے لگی، کوئی ڈسٹرب نہ کرے مجھے۔"

وہ بطور خاص حنان کو جتا کر گئی۔

"حنان یہ کھانا بھیجا ہے تمہاری بہنوں نے، کچن میں رکھ رہی ہوں کھا لینا۔"

فرح بیگم نے کہا اور رفتہ رفتہ سب اپنے کمروں کی طرف چلے گئے تو وہ چلتا ہوا احنا کے روم کی طرف آیا۔

حنا جو نہی روم میں آئی تو کمرے میں اندھیرا تھا، اس نے الجھتے ہوئے لائٹس آن کی کیونکہ کمرے سے بھینی بھینی مہک آرہی تھی۔ لائٹس آن کرتے ہی اسے شاندار جھٹکا لگا کیونکہ کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا تھا، بیڈ پر پھول پڑے تھے اور درمیان میں سوری کا بڑا سا کارڈ پڑا تھا جس پر دونوں کی کافی تصاویر لگی تھی اور نیچے بڑا سا لکھا تھا۔

I Am ExTreMLy soRrY pArTneR.

حنا مسکرائی تھی یہ جانے بنا کہ وہ دروازے میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ دیواروں پر مختلف چوڑیوں سے سوری لکھا تھا۔ صوفے کے آگے پڑی ٹیبل پر گلاب کی پتیوں سے سوری لکھا ہوا تھا۔ وہ مسکراتی ہوئی دیوار کے پاس آئی اور چوڑیوں پر ہاتھ پھیرا جن سے سوری لکھا تھا۔ اس کا دل خوشی سے بھر گیا۔

"پارٹنر تمہیں ستانا تو بنتا ہے میرا حق ہے۔"

وہ مسکراتی ہوئی پلٹی تو سامنے حنان تھا، وہ چونکی۔

"یہ کون سا طریقہ ہے کسی کے روم میں آنے کا؟"

اس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کسی نہیں میری بیسٹ فرینڈ کا روم ہے۔"

وہ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"کل تم۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ مزید بولتی حنان نے اس کے لبوں پر تیزی سے ہاتھ رکھ دیا، چند لمحے محسوس کن خاموش دونوں کے درمیان آئی۔

"مجھے کل کے حوالے سے کوئی بھی طعنہ مت دینا پلیز زززز، ان چند لمحوں کو نکال دو ہماری دوستی کے گزرے وقت سے، میں بہت شرمندہ ہوں، تم مجھے سب سے جانتی ہو حنا اور تمہیں معلوم ہے غصے میں میرے منہ میں جو آتا ہے بنا ایک لمحہ سوچے بک دیتا ہوں، یار سمجھے بہت زیادہ شرمندگی ہے کل کے کہے "ایک ایک لفظ پر، حنا مجھے تم پر خود سے زیادہ یقین ہے، بس پلیز زززز بھول جاؤ کل جو بھی کہا۔

اس نے افسوس سے کہا اور ایک گھٹنوں کے بل حنا کے سامنے بیٹھ گیا۔ ٹیبل سے گلاب کی کلی اٹھالی۔

کیسی لگی آج کی اپی۔ ضرور بتایئے گا۔ سوری سگنل پرابلم کی وجہ سے لیٹ پوسٹ ہوئی۔

URDUNovelians

حنا اس کے یوں بیٹھنے اور کلی اٹھانے پر الجھ گئی۔

"آئم رئیلی ویری سوری حنا، مجھے بہت بہت دکھ ہے کل جو میں نے کیا، مجھے معلوم ہے تم ہرٹ ہوئی ہو، سوری۔"

وہ گلاب کی کلی اسے دیتے ہوئے بولا۔ وہ خاموش رہی۔

حنایار اگر میں کسی اور کے کہنے پر تم سے صلح کرتا تو تب ناراضی بنتی بھی تھی تمہاری مگر اب بنا کسی اور کی "صفائی پر میں صلح کر رہا ہوں، جس کا مطلب ہے کہ ہماری دوستی بہت بہت مضبوط ہے۔

وہ اب اس کا ہاتھ تھامے کہہ رہا تھا۔

"اوکے اٹھو۔"

حنا نے سر ہلایا۔

"نہیں پہلے بولو، حنان کل جو تم نے بکواس کی اس پر تم کو معاف کرتی ہوں، پھر اٹھوں گا۔"

اس نے چھوٹے بچوں کی طرح ضد کی تو حنا کا دل سرشار ہو گیا تھا کہ مرد ہو کر بھی اس کے لیے اپنی انا پیاری نہیں تھی۔

"حنان کل جو تم نے کچھ زیادہ ہی بکواس کی اس پر ایک شرط پر معاف کروں گی۔"

وہ گلاب کی کلی لیتے ہوئے آخر میں شرارتاً بولی۔

"جی بولیے۔"

وہ دل سے مسکرایا کہ وہ مان گئی تھی۔

"اگر تم مجھے آئسکریم کھلا کر لاؤ گے۔"

اس نے شرط بتائی۔ حنان فوراً کھڑا ہو گیا۔

نووے، ایک روپیہ بھی نہیں خرچ کرنے لگا میں، تمہیں راضی کرنے میں آگے کی کافی پیسے خرچ ہو گئے۔"

اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"جھوٹے کہیں کے، گلاب سارے لان میں لگے ہوئے ہیں، یہ جو چوڑیوں سے سوری لکھا یہ سب میری ہیں، کارڈ جو بنایا وہ بھی میرے مارکرز اور شیٹس۔ جھوٹا، کنجوس، ویسے حنان تم واحد بزنس مین جو اس قدر کنجوس مکھی چوس ہو، نہیں ہوتی میں راضی۔"

حنا نے گھورتے ہوئے سب گنوایا اور سر جھٹکا۔

"میں نے کب کہا کہ یہ سب پیسوں کا آیا، چڑیل۔"

وہ بھی جواباً گھورتے ہوئے بولا۔

"تو پھر کیوں بولا کہ اتنا خرچہ آیا اور مفت میں تو راضی ہونے نہیں والی۔"

حنا نے گویا قصہ ہی ختم کیا اور رخ موڑ لیا۔

"خرچہ تو آیا ہے۔"

حنان نے چند لمحوں بعد کہا اور ہاتھ ہلایا تو چھن چھن کی آواز آئی۔ حنا فوراً پلٹی اور حنان کے ہاتھوں سے چوڑیوں کا پیکٹ کھینچ لیا۔

"اوو میرے اللہ، تھینک یو سو مچ۔۔"

اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"افففف ایک تو تمہاری پاکستانی آنکھوں میں چائنہ کا نلکا فٹ ہے، ہر وقت نم ہوتی رہتی۔"

اس نے آنسو پونچھتے کوفت سے کہا۔

"تو رلاتے بھی تو تم ہو۔"

اس نے شکوہ کیا۔

"حنا کیا تم نہیں بھول سکتی کل جو کچھ بھی کہا۔۔۔"

وہ دکھ سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں بھول چکی ہوں حنان۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو حنان نے اسے گلے لگا لیا۔

"تھینک یو سو مچ، قسم سے میں ساری رات بے چین رہا کہ تم روئی ہو میری وجہ سے، تھینکس۔"

حنان نے خوشی سے کہا، حنا تو اس کی اس حرکت پر ہی دنگ رہ گئی تھی۔

"آئسکریم پھر بھی چاہیے مجھے۔"

حنا نے لفظ چبا چبا کر اسے باور کروایا۔

"ہاہاہا اہا مجھے پتہ تھا کہ یہ ڈیمانڈ ضرور ہو گی، اس لیے میں آلریڈی منگوا چکا ہوں، آجاؤ میں ہادی اور بھابھی لوگوں کو بلا لاؤں اور جلدی آنا۔"

وہ کہہ کر تیزی سے چلا گیا۔

"ارحہ کو بھولے وہ میری اتنی پرواہ کر رہا ہے، میرے آنسو اسے بے چین کر گئے، میری پسند کی پرچیز لایا، مجھے منانے کے لیے روم تک سجا دیا، کیا یہ صرف دوستی ہے، نہیں حنا اب نہیں بھٹکنا، یہ پرواہ، یہ بے چینی سب دوستی ہی ہے، دوستی نہیں ہے پھر بھی مان لو کہ یہ بس دوستی ہے۔"

وہ خود کو دلاسہ دیتی چوڑیوں کو محبت سے اسٹینڈ پر رکھ کر باہر چلی گئی تھی۔

"نکے کہیں کے، تم نے ذرا بھی شاپنگ نہیں کی۔"

زرنش نے عارش کو گھورا۔

"یار میں بزی تھا اور ماں بھی نہیں ہے جو بیٹے کی شادی کی تیاری کرتی اور ممانی تو شاید ہچکچا رہی ہیں کہ اپنی بیٹی کے لیے اس گھر کی طرف سے کیا لیں۔"

وہ اداسی سے بولا۔

"اچھا اداس مت ہو، تمہاری بہن نہ سہی بہن جیسی تو ہوں، بہت شاپنگ کروں گی۔"

وہ اسے اداس ہوتا دیکھ کر فوراً بولی۔

"ہوں۔"

اسے ماں باپ کی شدت سے یاد آئی تھی۔

"عارش میرے پاس میکے کے نام پر صرف تم تھے اور اب جب تمہاری بیوی آجائے گی تو پھر وہ تمہارے بچے یعنی میرا ابھی میکہ بھرا بھرا ہو جائے گا، تم کہیں بدل تو نہیں جاؤ گے نا؟ یعنی میں ہوں تو کزن ہی نا۔"

زرنش نے اسے بلیک میل کیا۔

"افففف میں کیوں بدلوں گا یار، میرے بچوں کی پھوپھو ہو گی تم، ہاہاہاہا چلو اب سینٹی نہ ہو ویسے بھی تم اکیلی نہیں ہو تمہارے پاس بہت لونگ فیملی ہے ماشاءاللہ اور جاؤ لسٹ بناؤ، میں دیکھوں یہ حنان اور ہادی کدھر رہ گئے۔"

وہ اس کا سر تھپتھپا کر چلا گیا۔

"اے میرے اللہ اس کو ہر خوشی دینا، آمین، ساری زندگی محبتوں سے محروم ہی رہا ہے عارش، ننھیال بھلے بہت اچھا ہے مگر پھر بھی اس گھر کو آباد کر دے، آمین۔"

وہ کہہ کر باہر لان میں آگئی۔

"فنکشن کمبائن ہے کیا؟"

ہادی نے عارش کو دیکھا۔

"نہیں نانو کہتی ہیں کہ ایک دن ادھر میری مہندی کا فنکشن ہو گا اور دوسرے دن ادھر۔"

اس نے بتایا۔

"کیا مطلب، یار کمبائن مزہ آئے گا نا؟"

زرنش نے منہ لٹکایا۔

"اور کیا تو۔"

حنان نے بھی تائید کی۔

"نانو کہتی ہیں کہ اگر میں نے مہندی کی رات اگر اسے دیکھ لیا تو دلہن بن کر اسے روپ نہیں آئے گا۔"

اس نے نانو کی منطق پیش کی۔

"کہہ تو وہ ٹھیک رہی ہیں۔"

زرنش نے ایگری کیا۔

"ساری زندگی باہر گذار کر بھی آپ یہ کہہ رہی۔"

حنان شاکی ہوا۔

"ہاں کیونکہ بزرگوں کی باتیں بھلے لوجیکل نہیں ہوتی مگر کوئی نہ کوئی لوجیک ضرور ہوتی ہے۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"اس کا ایک حل ہے، اگر یہ وعدہ کرلے کہ یہ اسے کبھی نہیں دیکھے گا تو فنکشن کمبائن ہو سکتا۔"

ہادی نے اپنا آئیڈیا پیش کیا۔

"تجھے یہ اتنا شریف لگتا ہے کہ یہ نہیں دیکھے گا، یہ ایسے کر کے دیکھ لے گا۔"

حنان نے ہنس کر کہتے آنکھوں کی پتلیاں گھما کر کہا۔

"ہاہاہاہا۔"

سب ہنس پڑے۔

"دیکھو عارش، مہندی پر دلہن ویسے بھی اتنی پیاری نہیں لگتی، اس لیے بارات والے دن دیکھنا، وعدہ کرو۔"

زرنش نے اسے قائل کیا۔

"افففففففف یار، نہیں ہوں میں اتنا بے تاب۔۔"

عارش نے گھورتے ہوئے کہا۔

"اووووووو یعنی بے تابی ہے بھلے تھوڑی ہی۔"

حنان نے شرارت سے کہا تو زرنش ہادی ہنس دیئے۔

"شٹ اپ کمینے۔۔"

عارش جھینپ گیا۔

اچھا، ہم ابھی دلہن کے گھر چلتے ہیں، میں نے دیکھنا بھی ہے اسے کون ہے جو میرے بھائی کو بے تاب کر "چکی ہے اور سب وہاں پر ہی ڈیسائیڈ کرتے ہیں، کیا خیال ہے گائز۔

زرنش نے مسکراتے ہوئے ان لوگوں کو دیکھا۔

"نہیں بھئی، میں نہیں جارہا، اگر مجھے دلہن ہی پسند آگئی تو عارش ڈولی بیٹھنے سے رہ جائے گا۔"

حنان نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"بے شرم انسان، اس کا دولہا سامنے کھڑا ہے اور عارش ڈولی نہیں بیٹھے گا بلکہ گھوڑی چڑھے گا۔"

ہادی نے اسے شرم دلاتے ہوئے تصحیح کی۔

" جو بھی ہے، اب میں جارہا ہوں سعد کی کال آئی تھی، کچھ کام ہے تم لوگ جاؤ۔"

حنان نے کہا اور دو ایک باتوں کے بعد چلا گیا۔

اس کے بعد وہ لوگ ارحہ کے گھر آئے۔

URDUNovelians

ارحہ لان میں بیٹھی ہوئی تھی۔

حنان نے میری کال پک نہیں کی بلکہ بلاک کر دیا، مجھے ڈر لگ رہا ہے جانے کیوں؟ کچھ ہونے والا ہے"

"شاید۔

وہ گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

چند دن کی مہمان ہوں میں اس گھر میں، یہ گھر جہاں میں اتنے مان سے بیٹھتی ہوں کل یہی پرایا ہو جائے "
"گا، کون س گھر ہو گا میرا؟ ایک میکہ بن جائے گا اور ایک سسرال، کیسے رہوں گی میں سب کے بنا۔

آنکھوں کے گوشے گیلے ہوئے اور وہ سر گھٹنوں پر رکھ کر بری طرح رو دی تھی۔ تب ہی عارش لوگ آئے۔

"یہ، یہ کون؟"

زرنش نے عارش کو دیکھا اور سرگوشی کی۔

"ارحہ ہے یہ۔"

وہ بلکل ریلیکس سا بولا تھا۔

"تو یہ رو کیوں رہی ہے؟ تمہیں ٹینشن نہیں ہو رہی۔"

زرنش نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"ڈونٹ وری یار، وہ ڈرامے دیکھ کر روتی ہے اس کا لائیو ڈرامہ بارہا دیکھ چکا ہوں میں۔"

وہ ہنستا ہوا ارحہ کی جانب آیا۔ قدموں کی آہٹ پر اس نے سر اٹھایا سامنے عارش کو دیکھ کر وہ حواس باختہ ہوئی، فوراً اٹھ کر آنسو پونچھے۔

"آپ کب آئے؟"

وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی۔

"ارحہ کیا ہوا آپ کو؟"

زرنش فکر مندی سے پاس آئی۔

"آئی تھنک دانش کا چہلم ہے آج، تب ہی رو رہی ہے۔۔"

عارش شرارت سے بولا تھا۔

"عارش۔"

ہادی نے گھورا۔

ہاہاہاہاارحہ یہ میری کزن زرنش، یہ ہادی اور یہ میرا سویٹ سا بھانجا عالیان ہے اینڈ آپ دونوں کو تو"
"معلوم ہو گیا کہ یہ ڈرامہ کوئین آئی مین کہ ارحہ صفدر ہے۔

اس نے مسکراتے ہوئے تعارف کروایا۔

زرنش مسکرا کر گلے ملی۔ہادی سے بھی دعا سلام کی۔

"یہ کون ہے؟"

عالیان نے پوچھا۔

" بھئی عارش بچہ کنفیوز ہو گیا، بتاؤ اسے۔۔"

زرنش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عالی یہ تمہاری ممانی ہیں۔"

عارش نے مسکراتے ہوئے تعارف کروا کر ارحہ کو دیکھا، جس کا ہاتھ مسلنا گواہ تھا وہ ہچکچا رہی تھی۔

"واؤ ممانی آپ بہت پیاری ہیں، آپ اور ماموکھڑے ہوں ہم ایک گروپ پکچر لیتے ہیں۔ پلیز زززز۔"

عالی نے معصومیت سے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔

"ہاں بھئی ارحہ تمہاری جان ایسے نہیں چھوٹنے والی۔"

زرنش نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس اتنی سی وش؟ چلو بھئی لے لو پکچر۔۔"

عارش نے عالی کو چھیڑا اور ارحہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"آنٹی تھوڑا سا ساتھ ہوں ماموکے۔"

عالی نے فرنٹ کیمرہ آن کیا۔

"ہاں ارحہ آپ سیلفی میں نہیں آ رہی۔"

ہادی نے بھی کہا تو مجبوراً اسے اور پاس ہونا پڑا۔

"واؤویری نائس۔"

عالی خوش ہوا تھا۔ ارحہ بھی مسکرائی۔ اس کے بعد وہ لوگ اندر چلے گئے۔ زرنش ارحہ سے مذاق وغیرہ کر کے اسے ہنساتی رہی اور فائنلی فنکشن کمبائن ڈیسائیڈ ہوا۔

"کیا سوچ رہے ہو؟"

حنا نے حنان کو دیکھا۔ جو پاؤں ٹیبل پر رکھے گہری سوچ میں گم تھا۔ پاؤں مسلسل ہلا رہا تھا۔

"اووں ہوں۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"بتاؤنا؟ تم کافی الجھے ہوئے لگ رہے ہو۔ بتاؤ مجھے؟"

اس نے پاس بیٹھتے ہوئے ضد کی۔

"تم ناراض ہو گی، نہ مجھے روکی گی، وعدہ کرو پہلے۔"

حنان نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا تو حنا نے سر ہلایا۔

"میں ارحہ سے بدلہ لینا چاہتا ہوں۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیاااا؟"

وہ چلا اٹھی تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"حنان تمہارا دماغ تو کام کر رہا ہے نا؟"

وہ غصے سے بولی۔

"ہاں میرا دماغ، کام کر رہا ہے۔"

وہ اسی پوزیشن میں ریلیکس سا بیٹھا تھا۔

"یہ غلط ہے، کسی لڑکی سے بدلہ لینا اچھی بات نہیں ہے۔"

حنا نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے تاسف سے کہا۔

"میں نصیحتیں سننے کے موڈ میں نہیں۔"

وہ ریموٹ سے ٹی وی آن کرتے ہوئے بولا۔

"حنان وہ مجبور ہو گی ورنہ کون چھوڑ تا ہے محبت اپنی۔"

حنا نے دکھ سے اسے دیکھا۔

"کوئی مجبوری نہیں ہوتی، تم بھی انکار کر چکی ہو کتنے پروپوزلز سے؟ وہ بھی بلاوجہ جب کہ اس کے پاس تو سولڈ ریزن موجود تھی نا، اس کی فیملی بھی کنزرویٹو نہیں تھی،، بس اس نے بے وفائی کی ہے۔"

اس نے مسلسل نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں انکار اس لیے کرتی تھی کہ میرے پیچھے ایک مضبوط، چٹان نما انسان کھڑا ہوتا تھا، میں انکار کر کے وہاں نہیں رکتی تھی کیونکہ اس انکار کے پیچھے ہونے والے ہنگامے کو سنبھالنے والا حنان تھا، میرے پیچھے تم نہ ہوتے تو گھر والے جس مرضی کے ساتھ رخصت کر دیتے میں مارے مان کے ایک لفظ نہ بولتی۔"

وہ صاف گوئی سے ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔

"حنان تم ہی تو کہا کرتے تھے کہ بدلہ کم ظرف لیتے اور آج اپنی باری آئی تو تمہارے اصول بدل گئے؟ انا صرف تم مردوں کی ہوتی ہے کیا، اس نے ریجیکٹ نہیں کیا تمہیں بلکہ ریکوسٹ کی تھی اور پلیز عقل یوز کرو۔"

وہ تیزی سے کہہ کر غصے سے پاؤں پٹختی چلی گئی۔

"حنا تمہیں نہیں بتا سکتا کہ بدلہ میں ریجیکٹ ہونے کا نہیں بلکہ تمہاری آنکھ سے گرے آنسو کا لینا چاہتا ہوں، میں دوستی نبھانا چاہتا ہوں اور کچھ ان کیے وعدے بھی، ہر اس انسان کو رلاؤں گا جس کی وجہ سے تم

روؤ گی میں نہیں جانتا ایسا کیوں ہے اپنا درد تو معاف کر سکتا ہوں پر تمہارا نہیں، اگر تمہاری کلائی پر چوڑیوں نے زخم دیا تھا تو میں نے چور چور کر دیا تھا چوڑیوں کو، اگر زخم کی وجہ میں تھا تو خود کو بھی اسی چوڑی سے زخمی کیا تھا، میں سب دکھوں کو نکالنا چاہتا ہوں تمہاری لائف سے، حنا تم ناگزیر ہو میرے لیے۔۔۔"

اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا، ٹی وی کو میوٹ کیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے تقریباً ایک سال پہلے کا منظر گھوما۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔ سانس ایتھل پتھل ہوئی تھی، وہ اٹھ کر بھاگتا ہوا کچن میں گیا اور دو گلاس پانی پی گیا تب کہیں جا کر اندر کا خوف تھوڑا کنٹرول میں ہوا تھا۔ اسے یہ واقعی بہت کم یاد آتا تھا مگر جب بھی یاد آتا تھا اس کی حالت غیر ہو جاتی۔

"افففففففف یہ میرے ذہن سے کیوں نہیں نکل جاتا، میں حنا کو کبھی بھی کچھ نہیں ہونے دوں گا، کبھی نہیں۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا اور چہرہ ہاتھوں پر گرا کر وہاں ہی چیئر پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا احنان بیٹا؟"

جویریہ بیگم نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔

"کچھ بھی نہیں آنٹی، بس یونہی بیٹھا تھا۔"

اس نے بمشکل خود کو کمپوز کیا۔

"بیٹا تمہارا تو سر تپ رہا ہے۔"

انہوں نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"جی میں ریسٹ کرتا ہوں ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔"

وہ کہہ کر تیزی سے اوپر روم کی طرف چلا گیا۔

"حنان میری بات سنو۔"

وہ باہر آئیں مگر وہ جا چکا تھا۔

"کیا ہوا حنان کو؟"

زرنش لوگ بھی آ گئے تو وہ لاؤنج میں انٹر ہوتے بولی۔

"بیٹا اس کی شاید طبیعت نہیں ٹھیک، سنتا کہاں ہے؟"

انہوں نے جھنجھلاتے ہوئے اسے بتایا۔

"میں ابھی چیک کرتے ہوں آپ کے داماد کو، ڈونٹ وری۔۔"

زرنش مسکراتی ہوئی شرارت سے بولی اور چلی گئی۔

"ماما یہ عارش کی شادی کا کارڈ ہے۔"

ہادی بھی اندر آتے ہوئے بولا۔

"ہاں رکھو ادھر اور عالی کدھر ہے؟"

انہوں نے پیچھے دیکھا۔

" عالی تو عارش کے گھر ہی ہے، کہتا ہے ادھر ہی رہنا ہے۔"

اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"اچھا بیٹا اوپر آجاؤ طبیعت خراب ہے حنان کی۔"

انہوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور چلی گئیں۔

زرنش نے ڈور ناک کیا۔ حنان کو کوفت ہوئی۔

"کون ہے؟"

وہ بیزاری سے بولا۔

"حنان میں ہوں زرنش۔"

اس نے بتایا۔

"اووبھابھی آپ؟ جی آجائیں۔"

اس نے لہجے کو خوشگوار بنا کر کہا۔

"کیا ہوا ہے؟ طبیعت ٹھیک ہے؟"

زرنش نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"جی بس ہلکا سا درد ہے۔"

اس نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہلکا درد نہیں ہے، زرنش اس کا سر تپ رہا ہے، چیک کرو۔"

جویریہ بیگم نے فکر مندی سے کہا تو زرنش نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا، اس کا ماتھا واقعی تپ رہا تھا۔

"حنان تم تو بخار میں پھنک رہے ہو، ایک دم بخار کیسے ؟"

زرنش نے چونک کر اسے دیکھا۔

"بھابھی اتنا بھی نہیں ہے۔"

حنان نے بمشکل مسکرا کر تسلی دی۔

"ہادی آپ حنا کو میسج کریں میرے کِٹ سے تھرمامیٹر نکال کر لائے جلدی۔ "

زرنش نے کہا تو ہادی نے فوراً کال کی۔ حنا تو فوراً بھاگتی ہوئی آئی اوپر آئی۔

"کیا ہوا؟"

تھرمامیٹر بھابھی کو دیتے وہ حنان کی طرف آئی۔

"ارے کچھ نہیں ہوا یار۔"

حنان نے سر نفی میں ہلایا۔

"حنان تمہیں تو بہت تیز فیور ہے، ایک دم سے کیسے ہوا؟ ابھی پانچ منٹ پہلے تو تم بلکل ٹھیک تھے۔۔"

حنا نے پریشانی سے کہا۔

"یہ می۔ڈیسن منگوالیں، بہتر ہو جائے گا۔"

زرنش نے میڈیسن لکھ کر ہادی کو دی۔

"اچھا اب اسے ریسٹ کرنے دیں، ماما ہی از فائن۔"

زرنش نے ان کو تسلی دی تو وہ چلی گئیں۔

"حنان صرف پانچ منٹ پہلے میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا تھا، تمہیں ٹمپریچر نہیں تھا تو اب ایک دم کیسے ؟"

وہ از حد پریشان تھی۔

" یار تب بھی تھا، تمہیں فیل نہیں ہوا۔"

اس نے مسکرا کر نارمل کرنا چاہا۔

"حنان مجھے پاگل نہ بناؤ، انسانوں کی طرح بتاؤ۔"

وہ اب کی بار غصے اور پریشانی سے بولی۔

" حنا کچھ نہیں ہے ایسا یار، میں ریسٹ کرنے لگا ہوں۔"

اس نے کہہ کر کمفرٹر اوڑھ لیا۔ حنا کی چوڑیوں کی چھن چھن گواہ تھی وہ غصے سے چلی گئی ہے۔

"میں نہیں بتا سکتا حنا، کسی کو بھی نہیں بتا سکتا۔"

اس نے کنپٹیاں سہلاتے ہوئے سوچا۔

"اگر میں نے بتا دیا تم کو یا کسی کو تو تم ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جاؤ گی، نہ بتانا میری مجبوری ہے۔"

اس کے سر میں درد سے ٹیسیں اٹھیں۔

کوئی غزل سنا کر کیا کرنا

یوں بات بڑھا کر کیا کرنا

تم میرے تھے تم میرے ہو

دنیا کو بتا کر کیا کرنا

تم عہد نبھاؤ چاہت سے

کوئی رسم نبھا کر کیا کرنا

تم خفا بھی اچھے لگتے ہو

پھر تم کو مانا کر کیا کرنا

تیرے در پہ آ کے بیٹھے ہیں

اب گھر بھی جا کر کیا کرنا

دن یاد سے اچھا گزرے گا

پھر تم کو بھلا کر کیا کرنا

"ایسا کیا ہوا ہے جو اس کو ایکدم سے ہی اتنا تیز فیور ہو گیا، کیا ارحہ کی جدائی کی وجہ سے۔"

اس نے گھٹنوں پر سر رکھتے ہوئے کہا۔ تبھی گیٹ کھلنے کی آواز آئی تو حنا نے سر اٹھا کر دیکھا۔

""عالی کس کے ساتھ آئے آپ؟

وہ اس کی طرف آتی ہوئی بولی۔

"عارش ماموں۔"

وہ اسے ہگ کرتا ہوا بولا۔عارش بھی آ گیا۔

"اسلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ؟"

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"الحمدللہ گڑیا، تم سناؤ؟"

وہ نرمی سے بولا۔

"جی بلکل ٹھیک، آیئے نا اندر؟"

وہ لاؤنج کی جانب اشارہ کر کے بولی۔

"نہیں نہیں ابھی مجھے ضروری کام سے جانا ہے، شادی کا کارڈ میں نے بھجوا دیا ہے، ضرور آنا سب پلیززززز ۔"

اس نے مسکراتے ہوئے انکار کر کے مدعو کیا۔

"یس شیور، خدا آپ کی قسمت بہت اچھی کرے آمین۔"

اس نے دل سے دعا دی۔

"جزاک اللہ خیر گڑیا، اوکے میں چلتا ہوں۔۔"

وہ مسکرا کر پلٹا تو سامنے زاہد صاحب تھے۔

"اررے اسلام علیکم انکل جی، کیسے ہیں آپ؟"

وہ مسکراتا ہوا ان سے بغلگیر ہوا۔

"چپ کر کے اندر آؤ، بس ایک چائے پی لو ساتھ۔"

وہ کہہ کر اندر بڑھ گئے۔

"ہاہاہاہا چلیے اب۔۔"

حنا نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا کر اندر بڑھ گیا۔۔

URDUNovelians

"کہہ دیں یہ جھوٹ ہے، کہہ دیں حنا تم اندھی ہو۔۔۔"

سب لاؤنج میں براجمان تھے جب حنا وہاں آ گئی۔۔

"حنا تم اندھی ہو۔"

حنان فوراً بولا تھا۔

"یہ دیکھنے بعد۔۔"

حنا نے کارڈ اسے تھمایا۔

"حنا تم اندھی ہو۔"

وہ ایک نظر کارڈ کو دیکھ کر بولا۔

"پڑھ کر بولو۔"

حنا نے دانت پیسے۔

"افففففف حنا کیا ہے تم ہی بتا دو، یہ تو ایسے ہی کرے گا۔، بے وقت کے مذاق۔"

جویریہ بیگم نے جھنجھلا کر کہا۔

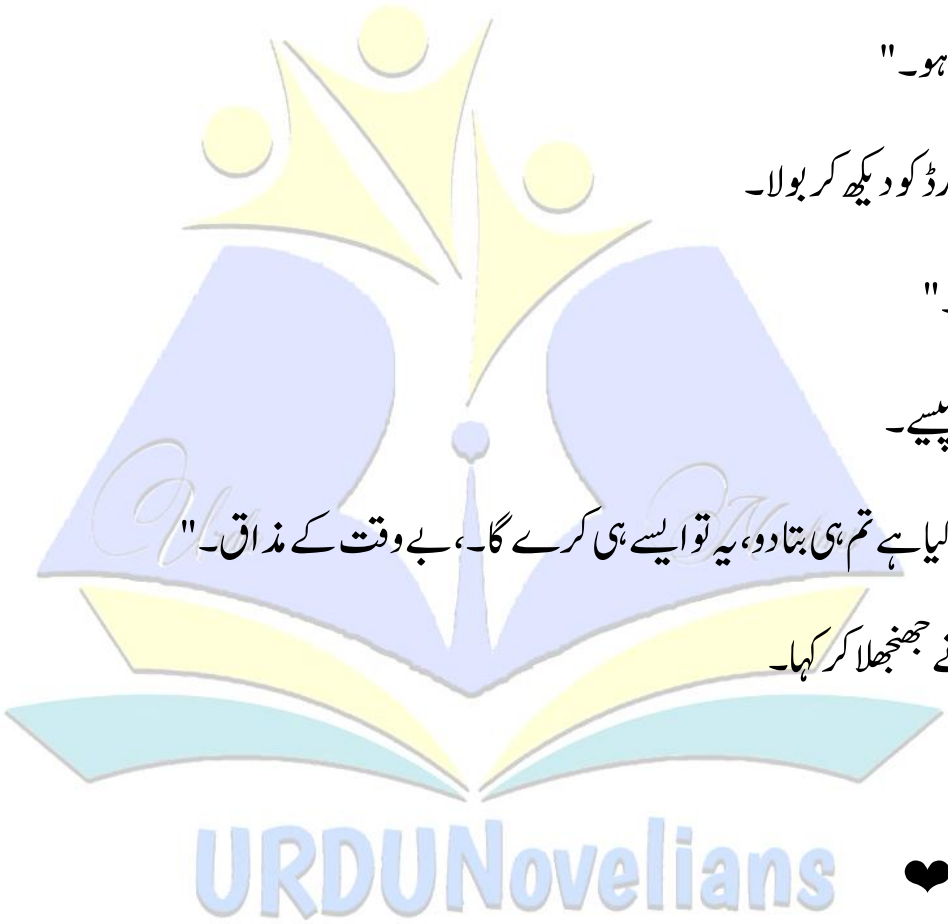

❤❤❤❤

"حنان پڑھ کے بتاؤ ان کو۔۔"

وہ سر ہاتھوں پر رکھ کر بیٹھ گئی۔

"کی۔۔۔۔۔۔۔؟"

حنان چلایا۔

"کیا ہے اس کارڈ میں جو تم لوگ یوں ری ایکٹ کر رہے ہو، بتاؤ حنان۔؟"

شاہد صاحب نے دونوں کو دیکھا۔

"خود ہی دیکھ لیں۔"

حنان نے ان کو کارڈ تھمایا۔

"اووو ہووو۔"

شاہد صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔

"افففف ہے کیا اس کارڈ میں؟؟؟؟ جو سب شاک میں جا رہے ہو؟"

فرح بیگم نے جھنجھلاتے ہوئے کارڈ پکڑا۔

"اووو شِٹ۔۔"

ان کو بھی شاک لگا۔

"کوئی بتائے گا ہمیں؟ آخر کیا ہے کارڈ میں؟"

جویریہ بیگم نے غصے سے کہا۔

"عارش کی شادی کے فنکشنز ایگزیکٹ ان دنوں میں ہیں، جن میں اسریٰ کے ہیں۔"

فرح بیگم نے تاسف سے کہا۔

"کیا؟؟اووو ہو وہ یہ تو غلط ہو گیا دونوں شادیاں گھر کی ہیں، دونوں نہیں چھوڑ سکتے، عارش تو اتنے مان سے کہہ کر گیا ہے،، افف یہ تو گڑبڑ ہو گئی۔۔"

وہ بھی دکھ سے بولیں۔

"حنان تم بتا نہیں سکتے تھے عارش کو۔"

زاہد صاحب نے اسے کو گھورا تھا۔

"بابا میں کیسے منع کرتا، مجھے تو کی۔اسے بھی نہیں تھا پتہ کہ یہ دن طے ہوئے ہی،،،،،،،،، یہ دن اس کی نانو اور ماموں نے ہی ڈیسائیڈ کرنا تھے ناسب۔"

وہ بھی منہ لٹکا کر بیٹھ گیا۔

"تو اب کیا ہو گا؟ ہم تو عارش بھائی کی منگنی پر بھی نہیں گئے، شادی پر بھی نہ گئے تو؟؟؟ اسریٰ کی شادی ہم کسی حال میں نہیں چھوڑ سکتے سب پلاننگ کر چکے ہیں،،، کیا ہو گا؟؟؟"

حنا روہانسی ہوتی ہوئی بولی۔

"میں کچھ سوچتا ہوں فکر نہ کرو تم لوگ۔۔"

زاہد صاحب نے انہیں تسلی دی۔

"بابا اسریٰ کی شادی دو دن آگے نہیں ہو سکتی؟؟؟"

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں بیٹا، اب تو سب کے گھر کارڈ بھی دے چکے۔"

انہوں نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

تو ہم ایسا کرتے ہیں بھابھی ادھر ہی ہیں تو ان کو کہتے ہیں کہ عارش بھئی کو بولیے کہ شادی ایک دن آگے "کر لیں۔

حنا نے آئیڈیا دیا۔

"نہیں ی-ار ان کے بھی کارڈ بٹ چکے ہیں۔۔"

حنان نے بجھے دل کے ساتھ کہا۔

اچھ—امیں سوچ رہا ہوں کہ زرنش کا چلو بھائیوں جیسا ہے عارش تو وہ اسریٰ کی شادی پر تھوڑی دیر کیلیے آ" جائے گی اور ہم لوگ بھی تھوڑی دیر ہر فنکشن میں حاضری لگوا آئیں گے جب کہ حنان اور حنا تھوڑی زیادہ "دیر رہ لیں گے، جب عفت کے گھر رسمیں ہوں گی تو یہاں آ جائیں گے،،، کیا خیال ہے؟؟؟

شاہد صاحب نے سب نفوس کو دیکھا۔

"آخری حل بھی یہی ہے۔"

جویریہ بیگم نے اتفاق کیا تو سب نے تائید میں سر ہلایا۔

"کیا کیا سوچا تھا اور یہ ہو گیا؟"

حنا نے منہ لٹکایا۔

"بیٹا اللہ تعالی کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔"

فرح بیگم نے مسکرا کر تسلی دی۔

اسریٰ مایوں بیٹھ گئی تو حنان لوگ زیادہ وقت ادھر گزارنے لگے تھے جب کہ دوسری جانب ارحہ بھی مایوں بیٹھ گئی۔مایوں کے دن پلک جھپکتے گزر گئے۔

"حنا کی بچی، جلدی کرو یار۔۔"

حنان نے اسے گھورا جو دعا کا ہیئر اسٹائل بنا رہی تھی۔

"دو منٹ صبر نہیں ہے تم میں۔"

حنا نے باہر آتے ہوئے گھورا۔

"نہیں ہے، عارش لوگ جا چکے ہوں گے، بلہ اس کا نک-اح بھی ہو چکا ہونا،،، یار جلدی چلو۔ "

وہ کار اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا، آدھے گھنٹے کے اندر وہ لوگ عارش کے گھر پہنچ گیے تھے۔

"بہت پی—ارے لگ رہے ہو ماشاءاللہ ۔—"

زرنش نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"تھینکس آلوٹ ڈیئر، میں نانو سے مل کر آیا۔"

وہ باہ-ر آ گی-ا۔

"ماشاءاللہ می—را بیٹا بہت پی—ارا لگ رہا ہے۔"

نانو نے اس کے ماتھے پر بوس—ہ دے ک-ر اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے بھی-گ-ی آواز میں کہا۔

"جانتا ہوں، آپ کو مما یاد آ رہی ہیں، مجھے بھی بہت ی-اد آئے آج دونوں، بہت زیادہ مگر نانو اداس ہو کر ان کو دکھ نہیں دینا چاہتا تھا، اس لیے آپ بھی مسکرا دیں۔"

وہ ماحول کے تناؤ کو دور کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

"خوش رہو بیٹا، اب ڈرائیور کو بولو مجھے چھوڑ آئے ارحہ میرا انتظار کر رہی ہو گی۔"

نانو اسے بوسہ دے کر چلی گئیں۔

"ماشاءاللہ بہت بہت پیاری لگ رہی ہو۔"

زرنش نے مسکرا کر حنا کو دیکھا، جو ملٹی کلر کے فراک میں ہلکے سے میک اپ کے ساتھ انتہائی پیاری لگ رہی تھی۔ کتنی ہی بے اختیار نظریں اس کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ جس پر حنان کو خاصا کو غصہ بھی آ رہا تھا۔

"تھینک یو سو مچ بھابھی۔"

وہ محبت سے بولی۔

"آج تو میرے یار کی شادی ہے، کنگریجولیشنز برو۔"

حنان خوشی سے اس سے بغلگیر ہوا۔

"تھینک یو یار۔"

وہ بھی مسکراتے ہوئے بولا۔ حنا نے بھی مبارک دی۔ اس کے بعد وہ لوگ ارحہ کے گھر آ گئے، لان وسیع تھا اس لیے لان میں ہی سارا ارینج منٹ ہوا تھا۔ گھر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ سب نے شاندار ویلکم کیا تھا۔

تلاش مجھ کو نہ کر.....دشت ویران میں

نگاہ دل سے ذرا دیکھ.....پل پل تیرے پاس ہو

ارحہ پیلے رنگ کے ڈریس میں پھولوں کے زیورات لے ساتھ بے حد پیاری لگ رہی تھی۔ آج اس کا نکاح بھی تھا۔

"میری بیٹی تمہاری زندگی ان پھولوں کی طرح مہکتی رہے، سدا سکھی رہو، کوئی غم پاس نہ بھٹکے۔ "

تنزیلہ بیگم نے اس کا ماتھا چوما اور چلی گئیں۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو یار، اللہ پاک قسمت بھی اچھی کرے، میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے "آج۔

رانیہ محبت سے اس کا گال چوم کر بولی۔

"یار مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔"

ارحہ نے ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔

"گھبراہٹ کیوں؟ کچھ نہیں ہوتا یار، بی کونفیڈنٹ۔۔"

رانیہ نے اس کا ہاتھ دبا کر کہا۔

"صرف چند لمحوں بعد میری زندگی بدل جائے گی۔"

وہ آنسو پیتے ہوئے بولی۔

"ارحہ کوئی بھی اداسی کا منظر نہ سوچنا یار، یہ ہر لڑکی کی زندگی کا خواب ہوتا ہے یار، تھنک پوزیٹیو۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے سمجھا رہی تھی تب ہی زرنش آ گئی۔

"ماشاءاللہ بہت بہت پیاری لگ رہی ہیں بھابھی صاحبہ۔"

زرنش بھی محبت سے اسے بوسہ دے کر بولی۔

"شکریہ۔"

وہ بلش کر گئی۔

"وابھئی ابھی جیجو آئے نہیں اور بلشنگ اسٹارٹ۔ "

رانیہ شرارت سے بولی۔

"چلو اس کو گھونگھٹ پہناؤ، نکاح ہونے لگا ہے اس کا۔"

زرنش نے بڑا سا دوپٹہ دیا تو رانیہ نے دوپٹہ سیٹ کر کے گھونگھٹ نکالا، پھر اس کا نکاح ہو گیا، نکاح کے بعد وہ رو دی تھی۔ صرف تین بول سے زندگی بدل گئی تھی۔

"نہیں میری جان، اللہ پاک تیری قسمت اچھی کرے۔"

دادو نے اسے بوسہ دیا، اس کے بعد عارش سے بھی وعدے لیے گئے، وہ بہت خوش تھا۔ اور حیرت کی بات تھی کہ نکاح میں جب ارحہ کا نام لیا گیا تب حنان حنا کو دیکھ رہا تھا اور اس کا دھیان نہیں گیا۔ اس کے بعد ارحہ کو سہیلیاں اسے آنچل کے سائے میں اسٹیج کی طرف لائیں۔ اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔

"تم نے وعدہ کیا تھا کہ نہیں دیکھو گے بھابھی کو۔"

حنان نے عارش کو گھورا۔

"میرے دشمن، اس نے اتنا بڑا دوپٹہ لٹکایا ہے، نہیں دکھے گی مجھے، کمینہ کہیں کا۔"

عارش نے جلے دل کے ساتھ کہا۔

"ہاہاہاہا، دیکھ لے اب تیری ہیں وہ۔"

حنان ہنسا تھا۔

"افففف میرے خدایا! یہ تو حنان ہے، یا اللہ خیر۔"

رانیہ کا رنگ اڑ گیا۔

عارش ہم لوگ چلتے ہیں یار، اسریٰ کی مہندی شروع ہو گئی، ہر امپورٹنٹ رسم میں شریک تھے ہم، اب"
"اجازت۔۔۔

حنان نے مسکراتے ہوئے اجازت طلب کی۔

" تھینک یو سو مچ یار، حنا تمہارا بھی بہت شکریہ۔۔۔۔۔۔"

عارش نے دونوں کو دیکھا۔

"نو نیڈ، اسٹے بلیسڈ۔"

حنا نے مسکرا کر کہا تو وہ لوگ چلے گئے۔ رانیہ نے شکر ادا کیا تھا۔

"خطرہ ٹلا نہیں ہے، اگر کل حنان آ گیا تو،،، کیا کروں میں ؟؟؟ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔"

رانیہ نے اسٹیج کی جانب آتے سوچا۔ اس کے بعد سب رسمیں خیر خیریت سے ہو گئیں۔ سب اسے دوبارہ روم میں لے گئے۔ عارش اسے ایک نظر بھی نہ دیکھ سکا تھا۔

"نانو پلیز زززز،،، عارش ایک بار اس سے ملنے چاہتا ہے، اب تو نکاح بھی ہو گیا ہے نا؟"

رانیہ اور زرنش کنوینس کر رہے تھے۔

"اچھا ٹھیک ہے۔"

کچھ حیل و حجت کے بعد وہ مان گئیں۔

"جاؤ عارش، میں نے بہن ہونے کا حق ادا کیا ہے۔"

زرنش نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"لیکن زرنش کہوں گا کیا میں؟"

وہ ابرو اچکا کر بولا۔

"مجھ سے کچھ سن مت لینا گدھے،۔ جاؤ اب۔"

زرنش نے اسے دھکیلا۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے میں نہیں ملوں گی ان سے۔"

ارحہ نے گھورا، اسے تو پسینے آ گئے تھے۔

"اافففففف میں اور زرنش آپی بے وقوف ہیں، دونوں کو ملا رہے ہیں اور آپ دونوں۔۔۔۔"

رانیہ نے دانت پیسے، تب ہی ڈور نوک ہوا۔

"آجایئے عارش بھائی۔"

رانیہ مسکراتے ہوئے بولی اور جانے لگی تو ارحہ بھی ساتھ ہو لی۔

"ن،،، نہیں رانیہ،،۔ت،، تم ن،،، نہی،،،، نہیں جاؤ گی۔۔"

اس نے روہانسے ہوتے منت کی مگر رانیہ چلی گئی۔

"رانیہ۔۔۔۔"

وہ باہر جانے لگی تو عارش نے کلائی تھام لی، یہ غیر ارادی طور پر ہوا ارحہ کے دل کی دھڑکن رکی تھی۔
عارش نے اس کے سامنے آتے ہوئے مہندی لگے ہاتھوں کو دیکھا، ارحہ کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

"نکاح مبارک۔"

عارش کا لہجہ محبت سے چُور تھا۔ وہ والہانہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا، جو مہندی کے جوڑے میں بلا کی حسین لگ رہی تھی مگر آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"خیر مبارک کہتے ہیں پگلی۔۔"

عارش نرمی سے بولا۔

"کیاہوا ارحہ۔؟"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھ کر وہ بیقرار ہوا۔

"ک،کچھ نہیں،عارش بھ،،،،"

وہ بھائی بولتے بولتے رک گئی اور زبان دانتوں تلے دبالی۔

"گڈ گرل،میرے حوالے سے دل میں کوئی بھی وہم ہے تو نکال دو،میں نے دل و دماغ کی مان کر یہ رشتہ بنایاہے۔۔"

عارش مسکرایا تھااور انگھوٹے سے آنسو پونچھے۔ارحہ نے آہستہ سے پلکوں کو جنبش دی،دل کی دھڑکنوں میں اودھم مچاہوا تھا،وہ اسے دیکھ نہیں پائی تھی،،رشتے کے لحاظ سے شرم وحیا تھی یا کیا تھاوہ سمجھ نہ پائی مگر عارش کا اقرار اچھالگا تھا۔۔

"تم حسین میرے نام کے بعد ہوئی یاپہلے بھی تھی۔۔"

شرارت سے کہا گیا تھا۔ارحہ کے چہرے پر حیاکے رنگ بکھرے تھے،عارش کو یہ منظر ایسے لگا تھا جیسے بارش کے بعد آسمان پر قوس قزاح ہو۔عارش نے چند لمحے اسے دیکھا،اسے معلوم تھاوہ یونہی خاموش

رہے گی۔ عارش نے مسکرا کر لب اس کے ماتھے پر رکھ دیئے، کیا کچھ نہ تھا اس کے انداز میں محبت عزت احترام۔ ارحہ کی تو صحیح معنوں میں دھڑکن رکنے لگی۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم سے ملاقات ہو گی ورنہ کوئی گفٹ ضرور لاتا، یو آر مائن ارحہ عارش دِس از موسٹ موسٹ موسٹ بیوٹیفل فیلنگ ایور، آئی ہیو نو ورڈز ٹو ایکسپریس مائی فیلنگز مائی وائف، مائی گرل اینڈ مائی ایوری تھنگ، یو آر مائی سول میٹ۔۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر محبت سے چُور لہجے میں کہتا ہوا ایک لمحہ اسے دیکھ کر چلا گیا۔

❤ اسے کہنا کہ یہ تم ہی تھے جس سے ہم کو محبت ہو گئی تھی

❤ ورنہ ہم خود ہی گلاب ہیں کسی سے خوشبو کی تمنا نہیں رکھتے

اس کے جاتے ہی ارحہ نے گہرا سانس لیا۔ اسے یہ سب خواب لگ رہا تھا، بے یقینی سے اس نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے وہ گیا، عارش سے اسے طعنہ مارنے کے علاوہ اور کسی چیز کی امید نہ تھی۔ ہاتھوں اور ماتھے پر ابھی بھی اس کا لمس باقی تھا۔ کمرے میں اس کے پرفیوم کی خوشبو بکھر گئی تھی۔ اس کے لب مسکرائے تھے۔ خود کو آئینے میں دیکھ کر وہ مسکرا دی۔

کیا کرو گے اگر کہہ دوں میں

ک۔ہ اب اچ۔ھے لگتے ہ۔و مجھے

"کہاں رہ گئے تھے تم لوگ یار؟"

اسوہ نے دونوں کو گھورا۔

"رسم ہو گئی شروع؟"

وہ دونوں اسٹیج کی جانب بڑھے۔

"افکورس۔"

اسوہ بھی ان کے ساتھ آئی۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔"

انہوں نے یک زبان ہو کر کہا۔

"بہت شکریہ۔۔"

اسریٰ مسکرائی تھی۔اس کے بعد دونوں نے اسے مٹھائی کھلائی۔جب بھی اسریٰ کو مٹھائی کھلانے لگتی حنان منہ آگے کر لیتا۔

"نہیں پہلے مجھے۔۔"

اس کا انداز ضدی بچے کی طرح تھا۔

"جس کی شادی ہے اسے تو کھلا لینے دو۔۔"

حنا نے گھورا۔

"اسے سب کھلا رہے ہیں، مجھے نہیں پتہ مجھے کھلاؤ۔ "

حنان نے منہ لٹکا کر اسے دیکھا اور منہ کھول لیا۔۔

"بند کرو مکھی چلی جائے گی۔"

سعد (دعا کا ہزبینڈ) ہنسا تھا۔

"میں ڈانس نہیں کروں گا اگر نہ کھلائی۔۔۔۔"

اس نے دھمکی دی اور دھمکی کام آ گئی۔

"حنا پلیز زززز اسے کھ۔لاؤ پہلے، میری بہن پلیز زززز۔۔۔۔"

دعا نے ریکوسٹ کی تو حنا نے ایک دو بار اس کے منہ کے پاس لے جا کر پیچھے کر لیا مگر اس نے ہاتھ پکڑ کر کھا لیا، ایسے ہی کت۔نی شرارتی۔ں ہوتی رہی۔ں۔ س۔ب کو مزہ بھی حنا اور حنان ک۔ی کم۔پنی می۔ں آت۔ا تھا۔

"چلو اٹھو اب۔۔"

عمیر (اسوہ کے ہز بینڈ) نے اس کا بازو کھینچ-ا۔

"کیوں جی؟"

حنان اور چپ-ک ک-ر بیٹھ گیا۔

"حنان تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم اور حنا اسریٰ کی ش-ادی پ-ر ڈانس ک-روگے۔۔۔"

اس-وہ نے گھورتے ہوئے اسے یاد دلایا۔

"آج اسریٰ کی شادی ہے کیا؟؟"

اس نے ٹھوڑی پر سوچنے والے انداز میں ہاتھ رکھ کر باری باری سب کو دیک-ھا۔ گویا اسے معلوم ہی نہ ہو۔۔

"نہیں تمہاری۔"

دع-انے دان-ت پی-سے۔

"تو جب اسریٰ کی شادی ہو گی میں ڈانس تب کروں گا نا،، آج تو میری شادی ہے۔۔"

اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔

"حنان بیٹا پلی-ز آگے ہی ٹائم کم ہے چلو اٹھو۔۔"

عفت بیگم نے بھی کہا۔اس وقت یہاں صرف فیملی کے چند لڑکے اور خواتین تھیں۔

"میں نہیں کرنے والی ڈانس۔۔"

حنا نے اریز(جس کا رشتہ آیا تھا) لوگوں کو کھڑا دیکھا تو فوراً انکار کیا تھا۔

"پیچھے ہٹیے، کیسے نہیں کرنا ڈانس محترمہ؟؟؟"

وہ دعا کو سائیڈ پر کرتا ادھر آیا۔

حن-ان میں نہیں کروں گی، وہ دیکھو اریز بھائی اور اسریٰ کے سسرال کے لڑکے بھی ہیں، اچھا نہیں لگتا" "نا۔۔

حنا نے آہستگی سے کہا تو حنان نے فوراً دیکھا، سب لوگ گویا اسی انتظار میں تھے، اس نے لب بھینچے۔

"سع-د عمی-ر یار ان لڑکوں کو بھیجو یار۔۔۔"

حنان نے بھی سرگوشی کی تو وہ سمجھ گئے۔

"او کے می-ں ان لوگوں کو لے ک-ر جاتا ہوں، تم لوگ کروانجوائے، ڈونٹ وری۔"

سعد نے مسکرا کر کہا اور چ-لا گیا۔

"اب کیا ہوا؟"

اس نے حنا کو دی-کھا جو لب بھینچے کھڑی تھی۔

"اریز بھائی کے ساتھ جو بلو شرٹ والا لڑکا تھا اس نے پکچر لی ہے میری۔"

حنا نے ماتھے پر بل ڈالے۔

"ابھی ڈیلیٹ کرواتا میری جان ڈونٹ وری۔"

وہ فوراً غصے سے ادھر گیا۔

"کہاں چلے اب؟"

دعا نے آواز دی۔۔

"سونگ سیٹ کروانے ڈی جے والے سے۔"

وہ جاتا جاتا پلٹا۔

"یو لیسن۔"

وہ لوگ بیٹھے تھے جب حنان ادھر گیا۔

"موبائل دو۔"

وہ لڑکا اسائیڈ پر آیا تو حنان بولا،،، انداز حکمانہ تھا۔

"کیوں؟"

وہ لڑکا الجھا۔

"پکچر ڈیل کرو جو ابھی لی ہے ایک لڑکی کی۔"

حنان نے گھور کر سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے نہیں لی۔"

وہ فوراً بولا۔

"فائن اگر تم نے میرے سامنے پکچر ڈیل نہ کی تو میں بھی تمہاری بہن کی پکچر لے لوں گا۔۔۔"

حنان کی آنکھیں سرخ ہوئیں۔

"رکیے۔"

اس نے حنان کے سامنے پکچر ڈیل کی۔

"ایک سیکنڈ موبائل دو۔"

کہتے ساتھ ہی اس نے موبائل جھپٹ لیا۔

"کر تو دی ہے ڈیلیٹ۔۔"

اس لڑکے کو تاؤ چڑھا۔۔

"یہ دیکھو، میں بچہ نہیں ہوں اور آئندہ کسی کی بہن کی تصویر نہ لینا، مکافات عمل نہ ہو جائے کہیں۔۔"

فولڈر نکال کر اس کے سامنے کیا اور پھر وہاں سے ڈیل کر کے اسے recently deleted حنان نے وارن کر کے چلا گیا۔ وہ لڑکا پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

"چلو بھئی اٹھو۔۔"

اس نے حنا کے آگے ہاتھ کیا۔ حنا نے مسکرا کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ دونوں اسٹیج پر تھے۔

"ہمارا ساتھ دینے کیلیے ذرا اور کپلز بھی آئیں۔۔"

حنان نے دعا لوگوں کو کہا۔

"ہاں ضرور آئیں گے، پہلے ایک سونگ پر تم دونوں کرو۔"

دعا نے کہا تو حنان نے سر ہلایا اور بازو حنا کی کمر کے گرد حمائل کیا، کتنی محبت سے وہ اسے دیکھ رہا تھا، سب نے دل سے دونوں کے ایک ہو جانے کی دعا مانگی کوئی بھی حاسدی نہیں تھا۔

URDUNovelians

حنا بے بی پنک کلر کے ڈریس میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ سب نے اس کی تعریف کی مگر واحد حنان سے جس کے منہ سے وہ تعریف سننا چاہتی تھی مگر وہ ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا۔

"حنان لکنگ ہینڈسم۔۔"

اس وائٹ ڈریس میں دیکھ کر وہ مسکرائی، دل کی دھڑکنوں نے شور مچایا تھا۔

" تھینکس، اب ہمیں نکلنا ہے جلدی آجاؤ۔۔"

وہ گاڑی کی چابی انگلی پر گھماتا ہوا بولا۔

"اسریٰ کی بارات تین بجے پہنچ آئے گی، اس لیے بیٹا کوشش کرنا کہ جلدی آسکو۔۔۔۔"

عفت بیگم نے ان دونوں کو دیکھا۔

"جی پھوپھو، ہم کوشش کریں گے۔"

وہ دونوں پھوپھو سے مل کر آگئے۔

عارش شیروانی میں واقعی کسی دیس کا شہزادہ لگ رہا تھا۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ بہت ہینڈسم لگ رہے ہو۔"

حنان اس کا کندھا تھپتھپا کر بولا۔

"بہت شکریہ۔"

اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے کہا۔

"ویسے بھابھی عارش بھائی بہت خوش لگ رہے ہیں۔"

حنا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ماشاءاللہ ۔۔۔"

زرنش نے اس کی نظر اتاری۔ اس کے بعد کچھ رسمیں ہوئیں، جس میں حنان نے عارش کا دماغ کھاڈالا اور ہادی لوگوں نے بھی بھرپور ساتھ دیا، اس کے بعد بارات ہال کی طرف روانہ ہوگئی۔ ہال کے باہر حنان نے یار ہونے کا فرض پورا کیا اور کتنی دیر ڈانس کرتا رہا۔۔

اگر حنان کو معلوم ہو جائے کہ عارش بھائی کی شادی کس سے ہے تو کیا یہ پھر بھی اتنا ہی خوش ہو گا، ہاں"

"شاید اتنا ہی کیونکہ یہ دوسروں کی خوشیوں میں خوش ہونا جانتا ہے، بس میرا اللہ خیر رکھے۔۔

رانیہ نے حنان کو دیکھا جو اندھا دھند ناچ رہا تھا۔

URDUNovelians

ارحہ ریڈ اور اسکن کلر کے ڈریس میں کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی، اس پر روپ ٹوٹ کر آیا تھا۔ سب نے دل سے تعریف کی تھی۔ وہ آج کل کی نسبت زیادہ نروس ہو رہی تھی اور رانیہ سہیلیوں کے ساتھ مل کر اس کا خوب ریکارڈ لگا رہی تھی۔۔

"بارات آ گئی۔۔۔"

ایک لڑکی نے کہا تو رانیہ کھڑکی سے جھانکنے لگی۔

"آ جاؤ دیکھ لو اپنے ان کو۔"

شرارت رانیہ کے چہرے سے عیاں تھی۔۔

"تم دیکھو جا کر۔۔"

ارحہ تلملائی۔

"اوکے میں جا رہی۔۔ "

رانیہ ہنستی ہوئی پھر ونڈو کے پاس چلی گئی۔

"یار دولہا بھائی کافی سنجیدہ لگ رہے آج۔۔۔"

رانیہ نے اسے ڈرایا۔

"ت،، تم سچ بول رہی ہو؟"

اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی۔

بکواس کر رہی ہے یار،، پہلے دن دولہا سنجیدہ ہی اچھا لگتا ہے مگر دولہا بھائی کی آنکھوں سے خوشی چھلک رہی ہے اور تمہیں ڈر کس بات کا ہے؟؟"

انوش نے مسکرا کر اسے تسلی دی۔

" یار عارش بھائی کے دوست تو پاگلوں کی طرح ناچ رہے یار،، دیکھو اس وقت کے۔۔"

اصفی نے بھی کہا۔۔۔

"رانیہ بات سنو۔۔"

دوست کے نام پر اسے ایک دوست یاد آیا۔

"حنان نہیں آیا کیا؟؟ آئی مین رات کو بھی اور ابھی؟"

رانیہ کے پاس آتے ہی اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں یار نہیں آیا۔۔"

وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"او تو اس کا مطلب کہ وہ اس دن واقعی کام سے آیا تھا"ان" کے آفس۔۔"

اس نے گہرا سانس لے کر شکر ادا کیا۔

مجھے نہیں سمجھ آرہی کیا کروں میں ؟؟ کیسے حنان کو بتاؤں جا کر،، یا اللہ جی پلیز ز آج کے دن خیر کرنا یا اللہ "

"اس کی زندگی کا سب سے بیسٹ ڈے ہے۔۔۔

رانیہ نے دل سے دعا مانگ کر آنکھوں کے نم کونے پونچھے، ارحہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"تم روئی کیوں؟"

اس نے الجھ کر پوچھا۔۔

یار دولہا آگیا ہے، چند گھنٹوں بعد تم یہ سکھیوں کا دیس چھوڑ کر پیا دیس چلی جاؤ گی، جس ارحہ کے گھر میں "

"دھڑلے سے جب چاہا تب جایا کرتی تھی اب اسی کے گھر۔۔۔

رانیہ بری طرح رو دی تو ارحہ نے فوراً اسے ساتھ لگایا۔

"رانی ہماری دوستی ازل سے ابد تک ہے، تم وہاں بھی دھڑلے سے آنا کوئی روک کر تو دکھائے؟"

وہ خود کو مضبوط ظاہر کرتی بولی۔

"میری خاطر لڑ جاؤ گی اپنے "ان" سے؟"

رانیہ مے شرارت سے دیکھا۔

"اور نہیں تو کیا؟"

وہ مسکرائی تھی۔

"پکا؟"

رانیہ نے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"پکا۔

وہ دل سے مسکرائی تھی۔

"یار عہد وفا کی لاسٹ اپی سوڈ کیا ہو گی؟ مجھے لگ رہا کہ سعد شہید جائے گا۔۔"

انوش نے قیاس آرائی کی۔

"اللہ نہ کرے انوش، میری جان ہے اس میں۔۔"

اس نے دہل کر گھورا۔

"شرم کرو شرم،، تمہاری جان صرف عارش بھائی ہونے چاہیئیں، دلہن بن کر بھی۔۔۔"

رانیہ نے اسے شرم دلانے کی سعی کی تھی۔۔

" چلو چلو رستہ ناپو۔"

ارحہ نے ناک پر سے مکھی اڑائی۔

"دل سے تو مان چکی ہے نا ان کو جان؟"

اصفی نے چھیڑا تو وہ بلش کر گئی۔ اسی طرح وہ چھیڑتی رہیں تو وہ مسسکراتی رہی۔۔

"حنان ساڑھے تین بج گئے ہیں یار۔۔"

حنانے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"اووو ہو وواو کے میں عارش کو بتا کر آتا ہوں۔۔"

وہ فوراً عارش کیطرف آیا۔

"تھینک یو یار تم لوگ آ گئے۔"

وہ مشکور ہوا تھا۔

"دولہا نہ بنا ہوتا تو ایک دھپ مار دیتا تجھے۔"

حنان نے گھورا تو وہ ہنس دیا۔

"بیسٹ آف لک فار نیو لائف برو۔۔"

حنانے مسکرا کر وش کیا۔

"بہت شکریہ۔"

عارش کے ساتھ چند ایک باتوں کے بعد وہ چلے گئے۔ ارحہ کو اسٹیج پر لایا گیا تو وہ عارش بے ساختہ اس حسن کی دیوی کو دیکھ رہا تھا،، کافی رسمیں کی گئیں۔ اس کے بعد رخصتی کا لمحہ آن پہنچا، کوئی لڑکی کتنی ببھی خوش کیوں نہ ہو مگر باپ کی دہلیز چھوڑتے روتی ہیں، باپ کے گھر بیٹیاں شہزادیاں ہوتی ہیں، سب خواہشیں بن

کہے پوری ہوتی ہیں، باپ کی شہزادیاں، ماں کی جان اور بھائیوں کی دوستیں اور مان ہوتی ہیں،،، باپ کے گھر وہ ہر طرح کی ذمہ داریوں سے آزاد شہزادیاں ہوتی ہیں جب کہ جب پیا دیس جاتی ہیں تو ملکائیں بن جاتی ہیں،، ملکہ پر ہزاروں ذمہ داریاں ہوتی ہیں،، ان کی ذراسی کوتاہی کبھی سارا خوشحال ماحول درہم برہم کر دیتی ہیں، اسی لیے لڑکیوں کو ملکہ نہیں شہزادیاں ہی بننے کا شوق ہوتا۔۔ باپ کے گھر شہزادیوں کی ہر بڑی غلطی کو اس ریاست کا بادشاہ بنا معافی مانگے ہی الزام اپنے سر لے لیتا ہے مگر یہ تو سنت رسول ﷺ اور زمانے کی ریت ہے کہ بیٹیوں کو اپنا محل چھوڑنا ہوتا ہے،، ارحہ کو باپ کے گلے لگ کر روتا دیکھ کر سب کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔ سب نے ساتھ لگا کر اسے حوصلہ دیا تھا، آنکھوں میں ہزاروں خواب لیے وہ عارش کے دل کے ساتھ بھی گھر قدم رکھ چکی تھی۔

سنا ہے چاند ستاروں پر ہے رعب اسکا

سنا ہے وہ کسی عالی جناب جیسا ہے

❤❤

حنان اور حنا لوگ جب وہاں پہنچے تو ارحہ کی بارات بس آنے والی تھی۔ حنان نے اسریٰ کی مت ماردی تھی، کبھی کچھ کہہ کر تنگ کرتا تو کبھی کچھ۔ بارات آئی تو لڑکیاں تو ایک طرف حنان بھی بارات روک کر کھڑا ہو گیا تھا۔ سب ہال والے ہنس کر حنان کو دیکھ رہے تھے۔

"حنان بس کر دو یار۔۔"

دعا نے اسے گھورا۔

ایسے کیسے بھئی؟ تم کو کس نے بولا تھا کہ ہیل پہن کر آؤ جب سنبھالی نہیں جاتی،"

"جاؤ ہمیں رسم کرنے دو۔۔

حنان نے دعا کو گھورا تھا۔۔

"افففف گدھے یہ رسمیں لڑکیاں کرتی ہیں۔"

اسوہ نے بھی دانت پیسے۔

بھئی میں حنا کا بیسٹ فرینڈ ہوں تو اس حوالے سے کر رہا ہوں رسم اور دوسری بات لڑکیاں اور لڑکے "
برابر ہیں اور ہاں دولہا جی آپ کی دلہن بے حد پیاری لگ رہی ہے، جتنی جلدی پیسے دو گے، اتنی جلدی
"انٹری۔۔

اس نے لڑکیوں کی طرح ضد کی۔۔

"چلو کتنے چاہیے؟"

دولہے کی بہن بولی۔

"کتنے تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے جتنے مانگوں گا دو گی۔؟؟؟"

حنان نے اسے دیکھا اور مزاحیہ انداز میں کہا۔

"جی آپ مانگیے تو سہی۔۔۔۔"

وہ چہکی۔

"بولو میری جان کتنے مانگیں؟"

حنان نے حنا کو دیکھا۔

"حنان بسس کر دو۔۔۔۔"

زاہد صاحب نے گھورا تو وہ صرف پچاس ہزار لے کر سائیڈ پر ہو گیا۔۔

"یہ لو اسریٰ۔"

حنان نے ایک لفافہ اسے دیا۔

"کیا ہے یہ؟"

اسریٰ الجھی۔۔

"تمہارے سسرالیوں سے جو رقم بٹوری ہے۔۔۔"

وہ ہنسا تھا۔ اسی طرح حنا اور حنان کافی دیر مستی کرتے رہے۔

"ایکسکیوزمی حنان۔۔۔"

ایک لڑکی اس کی جانب آئی۔

"جی؟"

حنان اور حنا دونوں پلٹے۔۔

لوگ جب، تیرا نام لیتے ہیں۔

ہم کلیجے کو تھام لیتے ہیں۔

"وہ آپ سے اکیلے میں بات ہو سکتی دو منٹ؟"

اس نے حنا کو دیکھ کر کہا۔

"یس شیور۔۔"

حنا جانے لگی تو حنان نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"آپ کو جو بات کرنی ہے اسی کے سامنے کریں۔ "

حنان نے اس لڑکی کو دیکھا۔۔ حنا کا دل سرشار ہوا تھا۔۔

""نتھـــن-گ۔۔۔"

وہ سر جھٹک کر چلی گئی۔۔

"حنان اس نے پتہ نہیں کیا کہنا ہو گا؟؟""

حنا نے اسے گھورا۔

"چھوڑو یارا، چلو آؤ ہم لوگ پکس لیں۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر چلا گیا۔

میرے ہاتھوں میں چوڑیاں جس طرح

سج-تا ہے می-رے س-اتھ وہ اس طرح

❤❤❤❤❤❤❤ ❤❤❤❤

URDUNovelians

گھر آ کر فوٹو شوٹ ہوا تھا، سب نے مل کر کافی رسمیں کی۔ ارحہ تھک گئی تھی۔

"آپ-ی م-یں چین-ج ک-رل-وں، بہت تھ-ک گئی ہ-وں میں۔۔"

ارحہ نے زرنش ک-و دیک-ھا۔

"ارے اتن-ی جل—دی؟؟؟؟"

زرن—ش نے چون-ک ک-ر اسے دیکھ-اتو اس نے سر ہلایا۔

"یار ابھی تو عارش نے دیکھا بھی نہیں؟"

زرن—ش نے من-ہ بن-ایا۔

"تو وہ دیکھ چ-کے ہی-ں نا۔۔"

اس نے دھی-رے س-ے کہا۔

"ہ-وسک-ت-اوہ ابھی اور دیک-ھنا چاہ-تا ہ-و۔"

وہ شرا تی نگ-اہ-وں سے دیک—ھتی ہوئی بول-ی۔

"ہ-م- مممممم چ-لو می-ں اس-ے بھ-ی-ج-تی ہ-وں۔"

وہ باہ-ر ک-ی ج-ان-ب م-ڑی۔

"نہ-یں آپ-ی،، می-ں نہی-ں تھ-کی۔۔۔۔""

وہ ف-وراً بولی۔

"ب-ی کونفیڈنٹ یار۔۔"""

وہ مس-ک-رات-ی ہ-وئ-ی چ-لی گ-ئی جبکہ ارحہ نے منہ بنالیا۔

پان-چ من-ٹ ب-عدع-ارش روم میں آی-ات-وہ آنک-ھیں بن-د ک-یے ورد کرے ج-ارہ-ی تھی۔ عارش اس کے سام-نے بی-ٹھ گ-یا۔ کت-نے ہ-ی لمح-ے کے خاموشی کی نظر ہو گئے ارحہ کو چہ-رے پ-رن-ظروں ک-ی ت-پ-ش محس-وس ہ-ورہ-ی تھی، ج-ب ع-ارش ک-چھ-ن-ہ ب-ولا تو ارحہ نے پ-لک-وں ک-وہل-کی س-ی جن-بش دی اور ہون-ٹ کپ-کپا رہے تھے۔ ارح-ہ نے آہ-ست-ہ سے پ-لیکی-ں اٹھ-ا کر اس-ے دیک-ھا ج-وو ال-ہانہ نظ-روں سے دیکھ رہا تھا۔ آنکھوں میں امڈتے جذبوں کی تاب نہ لا کر ارحہ نے نظریں جھکالی۔

"مسز عارش۔۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا، اس کی ایک بیٹ مس ہوئی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو، اتنی کہ جیسے اندھیری رات میں چاند چمک رہا ہو۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر محبت سے بولا تھا۔

مسز عارش، آج سے ایک مہینہ پہلے میرے لیے محبت سب سے فضول کام تھا، آج میرے لیے محبت دل" کا سکون ہے، میں دنیا کے ان خوش نصیبوں میں سے ہوں جن کو محبت مل جاتی ہے جیون ساتھی کی صورت

"میں، ایک اور بات بتاؤں؟

اس نے نہایت خوبصورت انداز میں اقرار محبت کیا۔

ارحہ نے آہستگی سے سر کو جنبش دی تھی۔

جس دن مجھے احساس ہوا نا کہ مجھے تم اچھی لگنے لگی ہو، اچھی بھی ایسی کہ دل تمہیں دیکھنے کی چاہ کرنے لگا" تھا، مجھے سب چڑ چڑا رہا تھا کیونکہ اس دن میں انا پرست انسان تھا، سوچا تھا کہ تمہیں کبھی نہیں بتاؤں گا مگر مسز ان چند دنوں میں، میں نے یہ ریئلائز کیا کہ محبت اور انا ایک دل میں نہیں رہ سکتی جیسے دو تلواریں ایک میان میں نہیں رہ سکتی۔ تمہیں اس گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں ہو گی، نہ محبت نہ کسی آسائش کی، اگر ماموں کے گھر تم شہزادی تھی تو یہاں بھی تم شہزایوں کی طرح رہو گی مجھے بدلے میں تم سے بس ایک وعدہ چاہیے؟"

عارش نے محبت سے کہا تھا۔

"کیا؟"

ارحہ نے دل کی دھڑکنوں کو قابو کرتے ہوئے کہا۔

" تم مجھ سے ہمیشہ وفاداری کرو گی، مجھے کبھی بھی کسی بھی حال میں نہیں چھوڑو گی۔"

اس نے تائیدی نظروں سے اسے دیکھا۔

"وعدہ۔"

ارحہ نے مسکرا کر سر ہلایا تو عارش دل سے مسکرایا۔

"تمہاری رونمائی۔"

اس نے نظروں کو خیرہ کرتا بہت پیارا بریسلٹ دیا۔

"پہنادوں؟"

اس نے اجازت طلب نظ-روں سے دیکھا تو ارحہ نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔ عارش نے کلائی پر محبت کی پہلی نشانی سجادی، ارحہ مطمئن ہوئی تھی۔

"چلیں ڈھونڈھیں یہاں آپ کا نام لکھا ہے۔"

ارحہ نے ہاتھ کی جانب اشارہ کیا تو عارش ڈھونڈنے لگا۔

ای—ک ٹُ-م اور ای—ک مُحـــــبت تُمہ—ــــاری

بَس ان دونوں لفظ-وں میں ہے دُنیا ہم—اری

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حنا سو رہی تھی جب حنان دندناتا ہوا وہاں پہنچا۔ رات اسریٰ کی رخصتی کے بعد وہ سب لوگ باہر چلے گئے تھے، زرن—ش لوگ بھی آ گئے تھے تو خوب مستیاں کی۔

اب آٹھ بجے تھے اور سب سو رہے تھے۔

"حنا۔۔۔"

وہ حنا کے سر پر کھڑا تھا۔

"حنا یار مجھے بہت بھوک لگی ہے پلیز ناشتہ بنا دو۔"

وہ منہ لٹکاتا ہوا بولا تھا۔

"حن۔۔۔۔۔۔ا۔۔۔۔۔"

وہ اس کے کان میں چیخا تھا۔

"کیا مسئ۔۔۔لہ ہے بد تمی۔۔۔۔زانس۔۔۔ان۔۔۔"

حنا دانت پیستی ہوئی اٹھ بیٹھی تھی۔۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔"

وہ منہ بنا کر بولا۔

"مجھے کھالو۔۔"

حنا نے بالوں کا جُوڑا بناتے ہوئے غصے سے کہا۔

"مجھے بھوک لگی ہے یار ناشتہ کرنا ہے، زہر نہیں کھانا، یار پلیز زسب سو رہے ہیں، بنا دو نا۔۔۔"

اس نے گذارش کی تھی۔

"مجھ سے نہیں بنتا یار، کسی ملازمہ سے کہہ دو۔۔"

حنا پھر لیٹنے لگی۔

حنا میں نے ڈنر نہیں کیا تھا یار، خود بنا لیتا پر یار"

مجھے یہاں کوئی چیز نہیں مل رہی،،، دوسری بات کچن میں ملازمہ کے ساتھ وہی کل والی لڑکی کھڑی ہے اور "مجھے عجیب نظ-روں سے دیکھتی ہے، اس لیے جاؤنا پلیز زز دوست بھوک میں کام آتے ہیں۔۔۔

اس نے منہ لٹکاتے ہوئے گذارش کی۔

"اچھ—ابنا دیتی ہوں۔۔۔"

لڑکی کا سن کر وہ فوراً اٹھی تھی۔

"میں بھی چلتا ہوں ساتھ۔۔"

وہ بھی ہمراہ ہوا۔۔

❤❤❤❤

"گڈ مورننگ۔۔"

عارش نے بہت پیارا بکے اسے دیا۔

"تھینک یو، گڈ مورننگ۔"

وہ پھول دیکھ کر مسکراتے ہوئے اٹھی۔زندگی کی چھوٹی چھوٹی باتیں ہی زندگی کو حسین بناتی ہیں۔

"نئی زندگی کا پہلا دن مبارک ہو مسز۔"

عارش نے لب اس کے ماتھے پر رکھے۔

"خیر مبارک، آپ کو بھی مبارک۔۔"

وہ گلنار ہوتے گالوں کے ساتھ بولی تھی۔

"خیر مبارک چلو اٹھو نماز پڑھتے ہیں ساتھ میں۔۔"

عارش نے اس کی لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑسا اور خود واش روم چلا گیا۔۔ارحہ نے مسکراتے ہوئے بکے کو دیکھا تو دل اندر تک سرشار ہو گیا۔اس بکے پر چھوٹا سا کارڈ پڑا تھا جس پر لکھا تھا۔"آئم ان لو۔"

اس نے مسکرا کر لب بکے پر رکھ دیئے۔

"بیٹا اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے مجھے یقین ہے کہ تم عارش کے ساتھ بہت خوش رہو گی۔۔۔"

اس کے کانوں میں تنزیلہ بیگم کی آواز پڑی تھی۔۔

ماما آپ نے بلکل درست کہا تھا، میں آج صرف ایک دن میں اتنی خوش ہوں کہ خوشی سنبھالے نہیں" سنبھل رہی، ماں باپ کے فیصلے بلاشبہ زندگی سنوار دیتے ہیں،، مجھے حنان سے شاید محبت نہیں تھی،، ہاں میں اس کو اس کی عادات کی وجہ سے پسند تھا،، اسے چھوڑنے کا دکھ مجھے ہوا تھا مگر اب لگتا ہے کہ مجھ سے

زیادہ خوش نصیب کوئی نہیں،، اگر وہ میری محبت تھا بھی تو میں یہ سمجھ گئی ہوں کہ لڑکی کی اصل محبت اس کا "شوہر ہوتا ہے۔۔۔

ارحہ پھولوں کو دیکھتے گہری سوچ میں گُم تھی جب عارش نے بالوں سے چھینٹے اس کے چہرے پر مارے تو وہ حال میں لوٹی۔ وہ آج حد سے زیادہ خوش تھی۔

عارش نماز پڑھ کر دعا مانگ رہا تھا اس کے ساتھ ارحہ بھی آنکھیں بند کیے زور و شور سے دعا مانگ رہی تھی۔

"کیا مانگا؟"

عارش بیڈ پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

"بہت کچھ۔"

وہ دھیمی سی مسکرائی تھی۔

"اچھا کون سی دعا ریپیٹ کی؟"

وہ جیسے جاننا چاہتا تھا۔

"آپ گھورو گے مجھے اگر بتا دیا تو؟"

وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

"نہیں یار تم بتاؤ؟"

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں نے دعا مانگی کہ یا اللہ سعد شہید نہ ہو۔"

اس نے کہا تو وہ ہونق بنا اسے دیکھ رہا تھا وہ اس سے ایکسپیکٹ کر رہا تھا کہ جیسے وہ کہے گی جنم جنم ساتھ چلنے کی دعا مانگی ہے مگر یہاں تو گنگا ہی الٹی بہہ رہی تھی۔

آپ کہو گے کہ شہادت کی سعادت تو خوش نصیبوں کو ملتی ہے جب کہ میں فی الحال کوئی اور صدمہ "
"برداشت نہیں کر سکتی، اوپر سے سعد کی ماما بابا اور دعا اس کے بنا نہیں رہ سکتے۔

اس نے تقریر جھاڑ دی۔

"ہاہاہاہا اچھا۔"

اس نے واقعی نہیں گھورا تھا، وہ جیسے جان گیا تھا کہ یہ لڑکی کتنی دیوانی ہے۔

"ہنسنے والی بات تو ہرگز نہیں تھی یہ۔"

اس نے دانت پیسے۔

"اچھا میں بھی دعا کرتا ہوں کہ سعد نہ شہید ہو۔۔"

وہ مسکراہٹ دبا کر بولا تھا۔

"آمین،، ویسے آپ نے کبھی ڈرامہ دیکھا ہے؟"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی تھی۔

"ہاں کتنی بار لائیو۔۔"

وہ شرارتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"عارش بھ،،،"

دانت پیس کر کہتے کہتے اس نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

" اففففف،، چلو سو بار کہو عارش۔۔۔"

اس نے حکم دیا۔

"پڑ جائے گی عادت دھیرے دھیرے۔"

ارحہ نے سر جھٹکا۔

"نہیں ابھی کہو پلیز زززز۔۔۔"

اس نے معصومانہ گذارش کی تو ارحہ سر ہلا کر کہنے لگی۔

"عارش، عارش، عارش، عارش، عارش عارش۔"

..وہ نرمی کے ساتھ کہتے شرما بھی رہی تھی جب کہ عارش بہت خوش ہو رہا تھا۔

حنا کے پیچھے پیچھے حنان بھی کچن میں آ گیا۔ وہ لڑکی جس کا نام صبا تھا وہ سعد لوگوں کی دور پار کی رشتہ دار تھی، نٹ کھٹ شرارتوں کی وجہ سے اسے حنان اچھا لگا تھا اور حنان بچہ نہیں تھا جو سمجھ نہ پاتا، اسی لیے حنان کچن کے دروازے سے ہی پلٹ آیا تھا۔

"ارے ے ے ے ے آپ۔۔۔"

صبا مسکرا کر پلٹی تھی اور حنان کو دیکھا تھا۔

"جی۔"

وہ مختصراً بولا تھا۔

"آپ کو کچھ چاہیے تھا؟"

وہ مسکراتی ہوئی بولی تھی۔

اگر مجھے کچھ چاہیے ہو گا تو میں حنا سے کہہ دوں گا، آپ اپنا کام کریئے، حنا تم پراٹھے بناؤ،"

"میں آملیٹ بناتا ہوں۔۔۔۔۔

اس کا ٹکا سا جواب دے کر اس نے حنا کو دیکھا جو آملیٹ کے لیے ٹماٹر دھو رہی تھی۔

"میں پراٹھا بنا دوں؟؟"

صبا نے چہکتے ہوئے اسے پھر آفر کی۔

اس کے لیے ناشتہ میں ہی بناتی ہوں ہمیشہ، اگر کسی اور کے ہاتھوں کا کرنا ہوتا تو وہ سب سے پہلے جا کر اپنی "بہن کو اٹھا لیتا۔۔۔

حنان کے ریکوسٹ کرنے پر حنا نے دانت پیستے کہا۔

"کیا لگتے ہیں حنان آپ کے؟"

صبا نے تلملاتے ہوئے پوچھا۔

"جو کسی کے نہیں لگتے۔۔۔۔"

حنا نے گھورتے ہوئے بتایا۔

نہیں ہوتے ہیں مگر ہوتے ہیں

کچھ رشتے عجیب ہوتے ہیں

"سنو۔"

وہ غصے سے جانے لگی تو حنا اس کے پاس آئی۔

"اس سے دور رہنا، سر پھرا بندہ ہے، گھاس ڈالے گا نہیں الٹا ذلیل کر دے گا۔"

حنا نے دبے لہجے میں وارن کیا تو وہ طنزیہ دیکھتی چلی گئی تھی اور حنا نے حنان کو دیکھا۔

"تم اسے خود سے چپکنے سے کیوں نہیں روک رہے۔۔"

حنا نے گھورا تو حنان ہنسا۔

"میں نے سوچا بیچاری تھوڑی دیر کر لے خوش خود کو۔۔"

وہ ہنسا تھا تو حنا نے بے اختیار اسے دیکھا۔

"حنان فقط یہ سوچ کر کہ وہ لڑکی تمہیں دیکھے گی، میری نیند پرواز کر گئی اور جس دن تم کسی اور کے ہو گے تو میری روح ہی پرواز کر جائے گی۔"

اس نے گہرا سانس لے کر دھیان پراٹھے کی طرف کیا۔

اسے لگ رہا تھا کہ ان دیکھی آگ میں اس کا دل جل رہا ہو۔ جانے کیا رنگ لانے والی تھی یہ دوستی کی داستان۔

کیسے ٹکڑوں میں کوئی شخص سنبھالا جائے

جس نے جانا ہے کہو سارے کا سارا جائے

جب ہے برسات کسی اور کے آنگن کے لئے

اس کا کیچڑ بھی مرے گھر نہ اتارا جائے

ہے بری بات یہ سرگوشیاں محفل کو بتا

سرِ بازار مرا قصہ اچھالا جائے

زندگی میری ہے تو مجھ کو عطا کی جائے

ہے مرا حق تو مجھے اور نہ ٹالا جائے

شور اٹھتا ہے رگ و جاں سے تو دل پوچھتا ہے

خالی زندان سے اب کس کو نکالا جائے

عقل کہتی ہے کہ چل دور ہے منزل تیری

دل یہ کہتا ہے تجھے مڑ کے پکارا جائے

چاہ جینے کی ہے تو، مشورہ ہے یہ ابرک

آستیں میں بھی کوئی سانپ نہ پالا جائے

اتباف ابرک

حنا اور حنان عارش کے گھر آئے تھے تا کہ وہ اس کی دلہن سے مل سکیں مگر ارحہ میکے گئی تھی۔۔شام کو ریسپشن تھا اس لیے وہ ابھی ماما کے گھر چلی گئی تھی۔عارش کچھ ضروری کاموں کی وجہ سے رک گیا تھا۔

عارش نے ان لوگوں کو بہت کہا کہ رک جائیں مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا،،گھر سے کال آگئی کہ اسریٰ کے سسرال جانا تھا جو کہ آؤٹ آف سٹی تھا اور ان کا جانا بہت ضروری تھا۔سو وہ معذرت کر کے آ گئے۔

ارحہ کو خوش دیکھ کر تنزیلہ بیگم بھی بہت خوش تھیں، انہیں لگا ایک پہاڑ ان کے دل سے سرک گیا ہو۔۔

رانیہ تو فوراً اس کے آنے کا سن کر آ گئی تھی۔ ارحہ کو خوش دیکھ کر وہ بھی خوش ہو گئی تھی۔ دوستیں تو زندگی کے ہر خوشی و غم کی ساجھی ہوتی ہیں۔

شام کو ریسپشن بھی خیر خیریت سے ہو گیا، شاندار فوٹو شوٹ ہوا جو کہ ایک یاد کی طرح ہمیشہ ساتھ رہنا تھا، ۔دوسری طرف حنا لوگ بھی ولیمہ اٹینڈ کر کے لوٹ آئے تھے زندگی پھر سے معمول کی ڈگر پر آ گئی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤

"کیا سوچ رہی ہو؟"

حنا کو گم صم پاپ کارن کھاتے دیکھ کر حنان نے پوچھا۔

"شادیاں ختم بھی ہو گئیں، اکھٹی نہ ہوتیں تو آج عارش بھائی کی بارات ہوتی۔۔۔"

وہ منہ بنا کر بولی۔

"سچی یار۔۔"

وہ باؤل سے پاپ کارن اٹھاتے ہوئے بولا۔

"حنان بیٹا ایسا کرو کہ اس سنڈے کو عارش کو دعوت پر بلا لو گھر پر،، کیا کہتے ہو؟؟"

فرح بیگم اور جویریہ بیگم بھی لاؤنج میں آ گئیں۔

"یس شیور۔۔کرتا ہوں کال اسے۔۔"

وہ مسکرایا تھا تو وہ لوگ باتوں میں لگ گئے۔

ارحہ رسم کے مطابق ایک دن میکے رہ کر آ گئی تھی۔

"کیا کر رہے آپ؟"

وہ فریش ہو کر آئی تو عارش کو لیپ ٹاپ میں سر دیئے دیکھ کر پوچھا۔

"میل کر رہا تھا، تم بتاؤ کوئی کام تھا؟"

وہ ابرو اچکا کر بولا۔

"نہیں،، کوفی لاؤں آپ کے لیے؟؟"

ارحہ نے بالوں کو برش کرتے اسے دیکھا۔

"نہیں ایسا کرو کہ بوا سے کہو وہ کھانا لگا دیتی ہیں اور پھر ہم لوگ کوفی پیتے ہوئے بہت سی باتیں کریں گے۔"

وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے لائحہ عمل بتانے لگا۔۔۔

"میں تو آپ کو کم گو سمجھتی تھی مگر آپ تو خاصے باتونی ہیں۔"

وہ شرارت سے بولی۔عارش سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا تو ارحہ کو لگا کہ وہ کچھ غلط کہہ گئی ہے۔

" آئم سو سوری،، آئی واز جسٹ کڈنگ۔۔"

وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی۔

"افففف اب اس میں سوری والی کیا بات تھی پگلی؟ پتہ ہے میں نے اتنی باتیں کبھی ساری زندگی کسی سے نہیں کی جتنی ان تین چار دنوں میں تم سے کی ہیں، مجھے اچھا لگتا ہے تم سے باتیں کرنا، تمہاری سننا۔۔"

وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا اور گویا ہوا۔

"میں کھانے کا کہہ کر آتی ہوں۔"

وہ جانے لگی تو عارش نے اس کی کلائی تھامی، وہ کتنی بھی فرینک سہی مگر پھر بھی اعتماد کھو دیتی تھی اس کے سامنے۔ آج بھی عارش سے ڈر کہیں نہ کہیں دل کے کونے میں تھا۔

"کیا میری شکل ڈراؤنی ہے؟"

عارش نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

تو پھر یار اتنا کیوں ڈرتی ہو مجھ سے ؟ مجھے اچھا نہیں لگتا یار جب تم مجھ سے ڈر جاتی ہو، ہاں میں تم پر پہلے "
" تھوڑا غصہ کر جاتا تھا مگر تب میرا تم سے یہ والا رشتہ نہیں تھا۔۔۔

وہ کہتا آخر میں ہنسا تھا۔

اور اب میں تم کو کبھی بھی نہیں ڈانٹوں گا، ہم ایسی زندگی جئیں گے کہ لوگ بے اختیار ماشاءاللہ کہیں "
"گے، خوشیوں اور محبت سے بھرپور۔۔۔

وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"انشاءاللہ آمین۔"

وہ دل سے مسکرائی تھی۔

"ثم آمین۔ چلو اب کہو کہ عارش نہیں ڈرتی میں تم سے۔۔"

عارش کو نئی بات سوجھی۔

"یہ نہیں کہا جائے گا۔"

ارحہ نے دھیمی آواز میں کہا۔

"کہنا تو پڑے گا۔"

عارش نے اپنا بازو اس کے گرد حمائل کیا۔

"اچھا کہتی ہوں۔۔میں نہیں ڈرتی آپ سے۔"

وہ اب کی بار آہستگی سے بولی۔

"نوزیرو۔۔بولو اونچی آواز میں،،،عارش نہیں ڈرتی میں تم سے۔۔۔"

اس کا انداز نہ ماننے والا تھا۔

"عارش نہیں ڈرتی میں آپ سے۔"

وہ اب کی بار تھوڑا اونچا بولی۔

"شاباش گڈ گرل،،،،، مسز اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔"

اس نے مسکرا کر کہا اور لب ماتھے پر رکھے۔۔حیا کے رنگ ارحہ کے چہرے پر بکھرے تھے۔۔۔۔اس کے جاتے ہی عارش کے سیل پر حنان کی کال آگئی۔

"ہیلو کیسے ہو؟"

عارش نے خوشگواری سے کہا۔۔

اے ون، تو سنا ڈسٹرب تو نہیں کیا؟"

حنان نے پوچھا۔

"بلکل بھی نہیں یار،،بتا سب کیسے ؟؟ خیریت سے کال کی ہے؟"

عارش نے ٹیرس کی جانب آتے ہوئے پوچھا۔

"جناب تو کل فری ہی ہونا تم اور بھابھی۔۔""

حنان نے لان میں چہل قدمی کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں آل موسٹ،،وہ جرمن ڈیلی گیشن کے ساتھ ایک میٹنگ ہے کل دو بجے اور پھر فری ہوں۔۔"

اس نے کل کی پلاننگ سے آگاہ کیا۔

"ہممممم چلو گڈ تو پھر کل ڈنر تم لوگ ہمارے گھر ڈنر کر رہے ہو اور نو ایکسکیوز اوکے۔۔"

حنان نے انوائیٹ کیا۔

"اوکے جو حکم۔۔۔"

وہ ہنسا تھا۔دو ایک باتوں کے بعد کال کاٹ دی۔

"ارے مجھے یاد آیا کہ کل میں نے آفس جانا ہے۔

عارش نے ارحہ کو بتایا جو لیپ ٹاپ پر ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔

"اتنی جلدی؟"

اس نے حیرت سے آنکھیں وا کیں۔

"یسسس کل امپورٹنٹ میٹنگ ہے اور ہاں بتاؤ کس کنٹری گھومنے چلیں؟"

عارش نے فائل ٹیبل پر رکھی۔

"کنٹری نہیں مجھے پاکستان گھومنا ہے۔۔"

ارحہ مسکرائی تھی۔

"بلکل مجھے بھی گھومنا ہے پاکستان،،، میں نے سوچا کہ تم یہ نہ کہو کہ پاکستان پر ٹرخا رہا ہوں۔۔۔"

وہ سچائی سے بولا تھا تو وہ مسکرائی تھی۔

وہ باکمال بھی ھے اور خوبصورت بھی

♥میں اس سے عشق نا کرتا تو اور کیا کرتا

آج عارش کا پہلا دن تھا آفس میں اسی لیے ارحہ نے ناشتہ اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا جس پر وہ پھولے نہیں سما رہا تھا۔وہ اسے گیٹ تک چھوڑنے بھی آئی تھی،لان میں لگی تازہ گلاب کی کلی سے اس نے اسے خدا حافظ

کہا تھا۔۔ جس پر اس کی خوشی دوبالا ہو گئی تھی۔ میٹنگ اٹینڈ کر کے وہ آیا تو پانچ بج رہے تھے۔ ارحہ کے لیے وہ گجرے لایا تھا۔ اپنی زندگی کو وہ حسین بنانا چاہتا تھا اور وہ بھی بچوں کی طرح خوش ہوئی تھی۔

عارش نے اسے آ کر ہی بتایا کہ زرنش کے گھر دعوت پر جانا ہے تو وہ بہت خوش ہوئی اسے زرنش بہت اچھی لگی تھی۔ پیار کرنے والی اور مخلص۔

"میں کون سا ڈریس پہنوں؟"

ارحہ تین چار جوڑے اٹھا لائی اور کنفیوز سی بولی۔

"سب اچھے ہیں،،،،،،، جو مرضی پہن لو۔"

وہ سب ڈریسز دیکھنے کے بعد بولا۔

"نہیں کوئی ایک بتائیں نا؟"

وہ اس کی پسند کے مطابق ڈھلنا چاہتی تھی۔

" اوکے،،، یہ پرفیکٹ ہے، جچے گا تم پر۔۔"

اس نے آف وائٹ اور میرون کلر کا ڈریس فائنل کیا۔

" تھینکس، میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔"

وہ مسکراتی ہوئی چلی گئی۔

نانو بلکل درست کہتی تھیں کہ شادی کے بعد میری زندگی کی اداسی ختم ہو جائے گی،،جب سے ارحہ آئی" ہے تو گھر کی خاموشی ختم ہو گئی ہے۔ آج آفس سے پہلی بار گھر آنے کو دل چاہا کہ کوئی میرا ویٹ کر رہا ہو گا، "کسی کا چہرہ میرے گھر آنے پر کھل جائے گا۔۔

اس کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔

تھوڑی ضدی اور پگلی ہے وہ لڑکی

مگر

تا ساتھ تا قیامت نبھانے والی ہے

"حنا وہ لوگ بس آنے والے ہیں بس تم چینج کر لو۔"

زرن۔ش نے مس۔کرا کر کچن میں آ کر ک۔ہا۔

"ب۔۔س بھابھی میں یہ کباب ف۔۔رائی ک۔رل۔وں۔"

اس نے بھی جواباً مس۔کرا کر ک۔ہا۔

"ارے نہیں،،،اتنی جلدی نہ۔یں تم چینج کرو اور حنان دیکھو کہاں ہے؟"

زرن۔ش نے سب چی۔زوں کا جائزہ لی۔تے ہ۔وئے پوچھا۔

"وہ پتہ نہیں،،،کافی دیر سے نظر نہیں آرہا،ادھر بھی نہیں آیا،،آئی تھنک روم میں ہے۔"

اس نے قیاس آرائی کی۔

نہیں نہیں یاد آیا اس کی کوئی امپورٹنٹ میٹنگ تھی کسی کے ساتھ،وہ روم میں ہے مت جانا ابھی ادھر۔"

"

زرن۔ش نے سر پر ہاتھ مار کر بتایا۔

"اوکے فائن۔"

وہ چلی گئی۔وہ ریڈی ہو کر اوپر سے عالی کو لینے گئی اور سیڑھیاں اتر رہی تھی جب زرن۔ش آگئی۔

"وہ لوگ آگئے حنان کو بلا لاؤ پلیز اور آجاؤ تم بھی۔"

زرن۔ش نے کہا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔حنان نے دو منٹ ویٹ کہا تو وہ خود نیچے آگئی۔

"ویلکم عارش بھائی،بہت بہت ایکسائٹمنٹ ہے آپ کی مسز سے ملنے کی۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے ارحہ کی طرف پلٹی تو اسے ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا۔ارحہ کا حال اس سے دوگنا تھا۔

"ویسے یہ اتفاق ہی تھا کہ شادی کے فنکشنز پر آپ لوگ ارحہ سے مل نہ سکے۔ "

عارش نے مسکراتے ہوئے کہاوہ دونوں ہی شوکڈ تھیں۔

""ماشاءاللہ چاند کا ٹکڑا ہیں آپ کی مسز۔۔۔"

وہ مسکرا کر خود کو نارمل کرتی ارحہ کے گلے لگی۔

" میں حنان کو بلا کر لاتی ہوں۔۔"

وہ کہہ کر چلی گئی جب کہ ارحہ بمشکل صوفے پر بیٹھی، دل کی دھک دھک کانوں کے پردے پھاڑ رہی تھی۔۔

"الٰہی سب خیر کرنا۔"

اس کا دل سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا۔ا۔

"حنان میری بات سنو۔"

وہ لاؤنج سے باہر نکلی تو آگے حنان آرہا تھا۔

"میں پہلے ان لوگوں سے مل لوں، کب کے آئے ہیں وہ، تمہاری بات پھر سنتا ہوں،،۔۔"

وہ کہہ کر بھاگتا ہوا لاؤنج میں چلا گیا۔

"آیئے ویلکم جناب، سوری میٹنگ تھی یار، بزی تھا ورنہ ریسیو بھی کرتا، بائے داوے کیسا ہے تُو؟"

حنان پرجوشی سے بغلگیر ہوتا ہوا بولا۔

"کوئی بات نہیں اے ون تُو سنا؟"

عارش بھی اسی گرمجوشی سے ملا۔

"اور بھابھی آپ سنایئے؟"

وہ ارحہ کی جانب پلٹا تو اسے صحیح معنوں میں دن ممیں تارے نظر آئے، ارحہ کا چہرہ آلریڈی دھواں ہو رہا تھا۔

ماما بھی عارش بھائی کے ساتھ بہت سوٹ کرتی ہیں ماشاءاللہ ، اللہ پاک بری نظ-روں سے بچائے،"

"آمین۔

حنا نے چہکتے ہوئے کہا تو حنان اس کی آواز پر حال میں لوٹا اور حنا کو دیکھا، حنا نے فوراً ن-فی میں سر ہلا کر اسے تنبیہہ کی۔۔ حنان سر ہلا کر ایک طرف بیٹھ گیا۔

"ہاں ماش-اَاللہ بہت پی-اری ب-چی ہے۔"

فرح بیگم نے بھی مس-کراتے ہوئے کہا۔

حنان وہ بہت ان کمفر ٹیبل ہو رہی ہے پلیز پلیز، کچھ ایسا کہہ دو ی-ار،،، وہ ریلیکس یو جائے وہ چاہے جیسے "

" بھی کچھ کہہ دو، تمہارے بھائیوں جیسے دوست کی بیوی ہے۔

اس نے ٹیکسٹ کیا تو حنان نے ارحہ کو دیکھا جس کے چہرے پر خوف کے سائے منڈلا رہے تھے۔

لگ رہا ہے کہ مس-ز عارش ان کمف-رٹیبل فِ-یل ک--ر رہی ہی-ں یہاں،۔ آپ ریلیکس ہو کر" بیٹھیں یہ گھر آپ کا ہی ہے اور عارش تو میرے لیے بھائیوں جیسا ہے اور اس گھر میں آپ کو وہی مقام و "عزت ملے گی جو عارش کو ملی ہے سو آپ ریلیکس ہو جائیں، ایم آئی رائٹ عارش؟

اس نے ارحہ کو ان ڈائیریکٹلی سمجھایا کہ ریلیکس ہو جائے اور آخر میں عارش کو دیکھا۔

"حنان بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے ارحہ،، ہی از نوٹ مائی فرینڈ، ہی از مائی برادر۔۔"

عارش بھی سنجیدگی سے بولا، تو ارحہ نے آہستگی سے نظریں اٹھا کر حن--ان کو دیکھا جس کی آنکھوں میں نرم تاثر تھا اور بس عزت تھی۔ حنان نے سر کو نرمی سے ہلا کر گویا اسے تسلی دی تھی۔ ارحہ واقعی ریلیکس ہوئی۔

اس کے بعد وہ لوگ شاندار ڈنر کر کے چلے گئے تو حنا اس کے روم میں آئی جو ٹی-رس پ-رکھ-ڑا کس-ی گ-ہری س-وچ می-ں گم تھا۔ حنا چ-ھوٹے چ-ھوٹے ق-دم اٹ-ھات-ی اس کے پ-اس آئی۔۔

حنان آج مجھے فخر ہو رہا ہے کہ میں تم جیسے اچھے انسان کی دوست ہوں، کزن ہوں، آج تمہاری زبان کا" " ذرا سا لڑکھڑانا بہت سے انسانوں کو منہ کے بل گرا دیتا۔

وہ مسکراتی ہوئی فخر سے بولی۔

"یو نو حنا۔۔؟"

وہ پلٹا تو حنا نے ابرو اچکائے۔

میرے دل کو ذرا تکلیف نہیں ہوئی، ذرا جیلسی بھی نہیں ہوئی، ذرا غصہ نہیں آیا یہ سوچ کر بھی کہ وہ کسی" اور کی ہو گئی ہے، لیکن مجھے اس پ-ل سے نف-رت ہوئی ہے بلکہ زندگی میں دو پل خود سے ایک بار جب "تمہیں ڈانٹا تھا اور دوسری بار آج؟

اس نے دکھ سے گہری سانس خارج کی۔

"آج کیوں؟"

اس کی آواز کانپی تھی۔

حنا اس لیے کہ میری وجہ سے آج کسی لڑکی کی آنکھوں میں خوف آیا، میرے لیے شرم سے ڈوب مرنے" کا مقام تھا حنا جب اس کی آنکھوں میں مجھے دیکھ کر ریکوسٹ تھی، واضح ڈر تھا، ایک مرد کے لیے شرم کی بات ہے یار کہ کوئی لڑکی اس سے ڈرے۔ کہتے ہیں وہ مرد اور گلی کا کتا ایک برابر ہیں جسے دیکھ کر لڑکی رستہ "بدل لے اور آج۔۔۔۔

اذیت اور کرب اس کے چہرے سے عیاں تھا۔

حنان ایسی بات نہیں ہے، ہر لڑکی کو ایسے موقع پر خوف آتا ہے اور دوسری بات وہ جانتی ہے کہ تم اسے" "ریسپیکٹ دیتے ہو تبھی تو وہ ریلیکس ہو گئی تھی۔۔

حنا نے دھیرے سے اسے سمجھایا تھا۔

"اچھا اگر ایسی بات ہے تو تم اسے کال کر لینا این-ڈ سوری کر لینا،،، او کے ؟؟؟"

حنا نے مسکرا کر اس کی تائی ـــ دچاہ ـــ ی۔

""تھینک ـــــــــــــــــــــ س یار ورنہ میں بہت شرمندہ ااور اپ سی ـــــ ٹ تھ ـــــــ ا۔۔"

اس نے مسکرا کر گہرا سانس لی۔ا۔

نونی ـــــ ڈ ویسے آئی پ ـــــــ راؤڈ آف ی۔و، آج کل کے دور میں کسی کی مینٹلٹ ـــ ی ات ـــــ نی اچھی"

"نہیں ہوت ـــ ی۔۔

حنا نے محبت سے اسے دیکھا۔

وہ مسکراتی ہے تو مل جاتا ہے مجھے سکون

وہ شخص میرا انتخاب ہے اسے کوئی اداس نا کرے

ش ـــــــ کریہ،، اچھا پیپرز ہیں تمہارے گو، ت ـــ یاری کرو اور کسی بھی ہیلپ کی ضرورت ہو بندہ حاضر"

" ہے۔۔

وہ سر جھکاتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"تھینک یو پارٹنر۔"

وہ مسکرا کر پلٹی۔

"ہے ے ے ے ے یو ٹو این۔ڈ بیسٹ آف لک میری جان۔"

وہ آخر۔ر میں شرارت سے بولا تھا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔"

وہ ہنستی ہوئی چلی گئی۔

اووو میرے یارا تیری یاریاں

دل کی س۔۔۔دا

میری خوشیاں تو ساریاں، نہ ہوں گے جدا

دل کا دل سے ہوا ہے عہد وف۔ا

وہ گنگنا رہا تھا۔

URDUNovelians

ایک مہینہ بیت گیا تھا حنا کے پیپرز بھی ہو گئے سو وہ اب بلکل فری تھی،،، آج اسوہ آ گئی تھی۔ حنان آفس سے آ کر ڈنر کر کے روم کی طرف جانے لگا تو ماں کے روم میں آ گیا۔

" اسوہ می۔ری ج۔۔۔۔۔ان،، بڑے دنوں بعد آئی۔۔ "

وہ مسکرا کر خوشی سے بولا۔

"تم نے بڑا کہا جا کر بہن سے مل لوں۔۔"

وہ گلے ملتی ہوئی شکوہ کرنے لگی۔

"یار بہت بزی گذر رہے دن،، افنان عمار کدھر ہیں؟"

اس نے آگے پیچھے دیکھا۔

"وہ سو گئے ہیں۔"

اس نے اطلاع دی۔

"جلدی؟ اور سناؤ دعا کیسی تھی؟ حرم اور باقی سب؟"

وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔

"سب اے ون،، تم سناؤ کیا چل رہا ہے آج کل؟"

اسوہ نے پوچھا، فرح بیگم نماز پڑھنے چلی گئیں۔

"سب فٹ۔"

وہ موبائل جیب سے نکالتے ہوئے بولا۔

"وہ لڑکی جس کا تم نے بتایا تھا،،، کب چلنا ہے اسکے گھر؟"

اسوہ نے اسے دیکھا، حنان کے موبائل پر چلتے ہاتھ رکے۔۔

"وہ،،، وہ مذاق کیا تھا میں نے ایسا کچھ نہیں تھا۔۔"

اس نے حتی الامکان خود کو نارمل رکھا۔۔۔

"رئیلی؟؟"

اسوہ نے جانچتی نظروں سے دیکھا۔

"افکورس یار اور ہاں جو نمبر دیا تھا اس پر کال مت کرنا یار میرے فرین-ڈ کا ہے اوکے ے ے۔۔"

اس نے کہہ کر آخر میں تنبیہہ کر کے تائید چاہی۔

""اوکے بٹ حنان پلیز زاب شادی کر لو ناں؟"

اس نے ریکوسٹ کی۔

"کر لوں گا یار،، تمہارے پاس بس ایک ہی ٹوپک ہے؟"

وہ آخر پر چڑ گیا تھا۔

"تم شادی کے نام پر تو ایسے اچھلتے ہو جیسے۔۔۔"

اسوہ کو غصہ آیا۔

"کرلوں گا یار،، بوڑھا نہیں ہو رہا جو تم فکر میں گھل رہی ہو، جب آتی یہی بات۔"

حنان نے سر جھٹـــــکا۔

"حنان تم بھائی ہو میرے وہ بھی اکلوتے،،، تمہاری شادی میری زندگی کا سب سے بڑا خواب ہے۔۔۔"

اس-وہ نے بلیک میل کیا۔

"اچ-ھامی-ری جان کرلوں گا نا، ابھی مجھے ارجنٹ کال کرنی ہے سو سی یو،،، گڈ نائٹ۔۔۔"

وہ کہہ کر چلا گیا۔

"شادی تو حنا سے ہی کرنی ہو گی تمہیں چاہے بلیک میل ہی کیوں نہ کرنا پڑا مجھے۔۔۔۔"

اسوہ نے بالوں میں انگلیاں چلاتے سوچا۔

"ماما ایک بات بتا رہی ہوں میں آپ کو اس بد تمیز کو منانے کا کوئی طریقہ نہیں سوائے بلیک میلنگ کے۔"

اس نے سر ہاتھوں پر گرایا۔

"بیٹا یہ درست طریقہ نہیں ہے۔"

انہوں نے نفی میں سر ہلایا۔

"ماما میرے خیال سے آپ بھول رہی ہیں کہ ہم چاچو سے حنا کا رشتہ مانگ چکے ہیں اور فکر نہ کریں اس کو منانا میرا کام ہے۔بی ریلیکس۔۔۔"

وہ مسکراتی ہوئی نیچے چلی گئی۔

محبت کے فسانے تو بہت ہیں پر زمانے میں

انہیں ناپا تو جاتا ہے م۔۔گر تولا نہیں جاتا

ارحہ اور عارش کی زندگی محبت کی عمدہ مثال تھی۔وہ لوگ ہنی مون منا کر واپس آ گئے تھے۔۔

"عارش آپ نے وعدہ کیا تھا میرے ساتھ کہ آپ ڈرامہ دیکھیں گے، آپ نے نہ دیکھا تو۔۔۔"

ارحہ روہانسی ہو کر بولی۔

"افففف ڈرامہ کوئین چلو۔۔"

عارش اس کو اداس کہاں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"نام کیا ہے ڈرامے کا؟"

وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کہیں دیپ جلے، آئیں میں آپ کو اسٹوری سمجھاتی ہوں۔"

وہ اسے بتانے لگی۔

میں نہیں دیکھ رہا کتنا بے شرم ہے یہ انسان بنا بیوی سے صفائی مانگے اسے گھر سے نکال رہا،،، گھٹیا"

"انسان،،،، کون ایک کاغذ کے بے جان ٹکڑے پر بھروسہ کرتا ہے۔۔

عارش ذیشان کو لعن طعن کرتا اٹھ گیا۔

"واقعی بے چاری کتنا پیار کرتی ہے اسے اور وہ۔۔۔"

اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"ارے ے یار یہ ڈرامہ ہے وہ ایکٹنگ کر رہے بس۔۔۔"

عارش نے اسے تسلی دی۔

"ڈرامے بھی تو رئیل لائف سے لیے جاتے ہیں۔۔"

وہ سوں سوں کرتی بولی۔

"چ۔۔لو چھوڑو اسے میری جان،، آؤ کوئی اور ڈرامہ دیکھتے ہیں۔"

وہ اس کا دھیان بٹانے لگا۔۔۔۔

"کون سا؟؟"

وہ فوراً سب بھول کر بولی۔

"جو تم کہو گی۔"

وہ محبت سے بولا۔

"یعنی آپ کی کوئی پسند نہیں؟؟"

وہ ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر معصومیت سے بولی۔۔

ہے نا،،، تم میری پسند ہو تم اور تمہاری ہر پسند میری پس۔۔۔۔ند، اس لیے جو تم کہو گی وہی دیکھیں""
"گے۔۔

اس کا لہجہ، اس کا انداز اور الفاظ منہ بولتا ثبوت تھے اس کی سچی محبت کے۔

" تھینکس،،،۔۔۔"

وہ دل سے مسکرائی تھی۔

چلو تم ڈرامہ سرچ کرو میں کوفی بنا کر لاتا ہوں،، انجوائے کریں گے ساتھ میں، بارش بھی ہونے والی ہے،"
"بہت مزہ آئے گا اور میرے ہاتھ کی کوفی،، آئے ہائے ئے۔

وہ مس۔کراک۔رکہت۔ا آخ۔۔رمیں شرارت س۔ے بولا۔

ہاہاہاہااور اگ۔۔ر دادو نے دی۔۔کھ ل۔یات۔وہجھے اوپ۔ر بھی۔۔ج دیں گی کہ خ۔۔و ڈرامے دی۔۔کھ "

"رہ۔ی اور ش۔وہر کچ۔ن می۔۔ں ک۔ام ک۔ر رہا ہے۔۔

وہ ہنسی تھی تو عارش بھی ہنس دیا تھا۔

"ش۔۔۔۔۔کر ہے اس گھر می۔ں قہقہے گونجے۔۔"

بوا نے مس۔کرا کر دونوں کو دیکھا اور اپنے کوارٹر کی طرف چلی گئیں۔

خود کو باوض۔وکیا تیرے تصور سے بھی پہلے

میں نے اس درج۔ہ تیرے عشق کو پاکیزہ رکھا

"حن۔۔ان میں کچ۔ھ بک۔واس کر رہی ہوں۔۔۔۔"

اسوہ نے غصے سے دانت پیسے۔

"تو یہ کون سی نئی بات ہے تم کو عادت ہو چکی ہے بکواس کرنے اور میری مجبوری ہے بکواس سننا۔۔"

وہ سر جھٹک کر بولا۔۔

"حنان اگلے ہفتے تمہارا اورح۔۔ناکا نکاح ہے،،،چاچو لوگ ہاں کہہ چکے ہیں سو کوئی ڈرامہ نہ ک۔۔۔رنا۔۔"

اس۔۔وہ نے غص۔ے سے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ا؟؟؟"

حنان کو ہزار وولٹ کا ک۔رنٹ لگا۔

"جی ہاں۔۔"

اس نے اطمینان سے کہا۔

"اسوہ تم میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گی اگر یہ سچ ہوا تو یاد رکھنا مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔"

اس نے غصے سے کہا تھا۔

میں سچ کہہ رہی ہوں حنان اور اگر تم نے انکار کیا تو یاد رکھنا میں ساری زندگی اس گھر میں نہیں آؤں"
"گی،،، دھمکی مت سمجھنا اسے۔۔۔۔

اسوہ غصے سے چلائی تھی۔

"تو پھر جاؤ ابھی ہی چلی جاؤ۔۔۔"

وہ دھاڑا تھا۔

"ف۔۔ائن،،، اب میں تب آؤں گی جب تم حنا سے شادی کے لیے ہاں کرو گے۔۔"

وہ غصے سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کہتی چلی گئی۔

"اس-وہ یہ بے وجہ کی ض-د ہے۔"

حنان آگے آیا۔

" جب مان گئے مجھے کال کرنا،، آجاؤں گی۔"

وہ اسے پرے دھکیل کر چلی گئی۔

"ہادی بھائی مجھے گھر ڈراپ کر دیں پلیز اسریٰ آئی ہے تو عمیر کہہ رہے گھر آؤ۔۔۔"

اسوہ کی آواز کانوں میں پڑی تھی۔

میں نہیں بتا سکتا اسوہ تمہیں کہ میں کیوں نہیں ک-ر سکتا اس سے شادی،،، تمہیں ہی نہیں بلکہ کسی کو بھی"
"نہیں بتا سکتا۔۔۔

وہ جھولے پر بیٹھ گیا۔۔

"حنان پلیز زززز مجھے بچالو،، حنان میں گڑھے میں گر رہی ہوں پلیز زز بچالو حنان تم مجھے کھو دو گے۔۔۔"

حنا کی روتی آواز کانوں میں پڑی۔

"حن۔۔۔ا۔۔۔"

وہ چلاتا ہوا اٹھ بیٹھا۔

"یہ کیسا خواب تھا۔۔۔؟؟؟"

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

میں " آہ" لکھوں تو ہائے کرے

بے چین لکھوں "بے چین" ہو تُو،،

پھر میں بے چین کا" ب" کاٹوں

تجھے " چین" زرا سا ہو جائے،،

ابھی "ع" لکھوں تو سوچے مجھے

پھر "ش" لکھوں تیری نیند اُڑے،،

LRI جب "ق" لکھوں تجھے کچھ کچھ ہو

PDI میں "عشق" لکھوں تجھے ہو جائے LRI ❤

ارحہ نہیں آئی تھی نکاح پر صرف اس لیے کہ میں کچھ کر نہ دوں ایسا کب تک چلے گا، عارش کا تو ساری زندگی اس گھر میں آنا جانا لگا رہے گا۔ کیوں نا میں ایک وائس میسج ہی کر دوں ارحہ کو، تاکہ وہ ریلیکس ہو جائے۔"

ایک ہفتے بعد اس کی شادی تھی اور وہ چاہتا تھا کہ وہ اور عارش ریلیکس ہو کر آئیں۔

"اسلام علیکم ارحہ! کیسی ہو؟ ارحہ تم سچ کہتی تھی کہ مجھے تم سے محبت نہیں تھی دوستی تھی۔ ارحہ میں اتنا بے شرم ہر گز نہیں ہوں جو تم سے بدلہ لیتا پھروں یا تم کو ایکسپوز کرتا پھروں اس لیے تم ریلیکس ہو کر میری شادی میں آنا مجھے خوشی ہو گی، ویسے میری شادی حنا سے ہی ہے۔ اللہ پاک تمہیں عارش کے سنگ ہر خوشی دے آمین۔ اب ہر فکر سے آزاد ہو جاؤ بائے۔"

اس نے وائس میسج بھیج دیا اور خود عارش کے آفس آ گیا کہ کارڈ دے سکے۔۔

ہاہاہاہا میں نے کہا تھا نا بچو کہ تیری شادی حنا سے ہی ہونی ہے اور دیکھ لے،،، اندر لڈو پھوٹ رہے اور۔۔۔"

عارش ہنستا ہوا بولا۔ وہ حقیقتاً خوش تھا اسکے لیے۔

"شٹ اپ، میں اوپر صفدر انکل کو یہ فائل دے آؤں۔۔"

اس نے گھورا اور کھڑا ہو گیا۔

"اچھا مجھے ذرار حیم خان کا نمبر دینا، مجھے اس سے پروجیکیٹ کے ریلیٹڈ بات کرنی ہے۔"

عارش نے کہا تو حنان نے موبائل ان لاک کر کے دیا۔

"تم ایک بار ایگریمنٹ بھی دیکھ لینا۔ "

وہ موبائل دے کر چلا گیا تو عارش نے واٹس ایپ اوپن کیا۔ ارحہ کا نمبر دیکھ کر اسے حقیقتاً شاک لگا۔

"شٹ اپ عارش،، نیگیٹو مت سوچو۔"

اس نے خود کی سرزنش کی اور میسج اوپن کر لیا جو ارحہ نے بھیجا تھا مگر حنان نے ابھی سنا نہیں تھا۔

"وعلیکم اسلام حنان الحمدللہ میں ٹھیک تم کیسے ہو؟ تمہارا میسج سن کر مجھے کتنا سکون ملا اور کتنی تسلی ہوئی میں بتا نہیں سکتی۔ قسم سے حنان یو آر بیس،،،، مجھے پہلے شک تھا کہ تم عارش کے دوست ہو مگر اس دن مجھے تمہاری طرح شاک ہی لگا یہ جان کر کہ دوست ہی نہیں بیسٹ فرینڈز ہو تم دونوں اور حنان میں تمہارا شکریہ ادا نہیں کر سکتی جیسے تم عارش کے سامنے انجان رہے جیسے تم مجھے نہیں جانتے۔ اب مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ تم یہ بات عارش تک کبھی نہیں پہنچنے دو گے کہ ہم کبھی ریلیشن شپ میں رہے ہیں،، تم دوست ہو ان کے،، ان کے غصے سے بھی واقف ہو اسی لیے،،، تمہارے نکاح والے دن پتہ ہے میں کیوں نہ آ سکی۔۔۔"

وہ کیا کچھ اور کہہ رہی تھی عارش کو سنائی نہ دیا۔۔ اس نے چیٹ کلئیر کر دیا اور سر ہاتھوں پر گرا لیا۔

"میری بیوی میری ارحہ جس پر مجھے مان تھا۔ میرا واحد دوست جسے میں نے گھر تک گھسنے دیا دونوں نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا، اتنا بڑا دھوکا۔۔

عارش نے سر ہاتھوں میں جکڑا۔

"کیا ہوا؟؟؟"

حنان روم میں آیا تو عارش کو ایسے بیٹھا دیکھ کر پوچھا۔ عارش قدم قدم چلتا ہوا اس تک پہنچا اور نفی میں سر ہلاتے ایک تھپڑ اس کے چہرے پر دے مارا۔

"گیٹ لاسٹ۔۔"

لہجہ سخت چٹانوں کو مات دے رہا تھا۔

"عارش۔"

حنان گال پر ہاتھ رکھے شاکڈ سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"دفع ہو جا حنان یہاں سے۔۔۔ ارے میں تجھے کیوں نہیں پہچان پایا کہ تُو۔۔۔"

عارش تقریباً روہانسا ہو چلا تھا۔

"بتا تو سہی ہوا کیا ہے؟؟"

وہ چلایا تھا۔

"ارحہ اور تیرے۔۔۔"

وہ آگے کچھ نہ بول سکا۔ دانت لبوں پر گاڑھ لیے۔

"عارش میری بات۔۔۔"

حنان کی بات ادھوری رہ گئی جب وہ دھاڑا۔

"حنان میں نے کہا نکل جا میرے آفس سے یا دھکے دے کر نکلواؤں۔۔۔ابھی کے ابھی دفع ہو جا۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں غصہ مقابل کو جھلسانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ حنان بھاگتا ہوا افس چھوڑ گیا۔

"آاااااااااااا۔"

عارش نے سارے پیپرز بکھیر دیئے اور گھر کی طرف چل دیا، پینتالیس منٹ کا فاصلہ بیس منٹ میں طے کیا۔ گاڑی پورچ میں روک کر وہ اندر آیا تو ارحہ لاؤنج میں صوفے پر لیٹی فرائز کے ساتھ انصاف کرتی ہینڈ فری لگا کر بیٹھی تھی۔ لیپ ٹاپ ٹیبل پر پڑا تھا،، یقیناً ڈرامہ دیکھا جا رہا تھا۔ عارش بھاری قدم اٹھاتا وہاں پہنچا۔ وہ متوجہ نہیں ہوئی تھی۔ عارش کو مزید غصہ آیا۔

" ڈرامے دیکھ دیکھ کر وہی چال چلن آ گیا تم میں،، وہی دوغلا پن وہی سازشیں۔۔"

اس نے ل-یپ ٹاپ غصے سے دیوار پر دے مارا اور دھاڑا۔

ارحہ نے شاکڈ ہو کر آگے پیچھے دیکھا،،، آیا یہ کام اسی کا تھا کہ نہیں۔ پھر نا سمجھی سے سچویشن سمجھنے لگی۔

" تم بھی دھوکے باز نکلی،، آئی ہیٹ یو۔۔۔"""

وہ اس کا چہرہ دبوچ کر چلایا۔

"ع۔۔۔ارش۔۔۔"

وہ تکلیف سے بلبلا اٹھی، ساتھ شاک میں بھی تھی۔

"تم نے اچ۔ھا نہیں کیا ارحہ مگر افس۔وس میں تم پر عام مردوں کی طرح ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا،، جاؤ چلی جاؤ۔۔۔۔"

اس نے جھ۔ٹکے سے اس کا بازو چھوڑا تھا۔

"کیوں؟ کیا ہوا ہے؟"

وہ اس کا بازو پکڑ کر بولی۔

چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔"

اس کی دھاڑ سے گھر کے در و دیوار ہل گئے۔

"لیکن آپ بتا کیوں نہیں رہے کہ ہوا کیا ہے؟؟"

وہ روتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"مت پوچھو مجھ سے،، کیا میں نے تم سے شادی سے پہلے نہیں پوچھا تھا کہ ارحہ اگر ایسا کچھ ہے بتا دو،،، تم نے کہا نہیں ہے جب کہ تم اور حنان۔۔

وہ بے بسی سے دھاڑا تھا۔ ارحہ ساکت رہ گئی۔

" عارش نہیں پہلے میری بات تو سن لیں۔۔"

اس نے صفائی میں کچھ کہنا چاہا۔

"میں نے کہا اس گ۔ھر سے ابھی کے ابھی چلی جاؤ،،، اگر تم نہیں گئی تو میں جان لے لوں گا اپنی۔۔۔"

وہ ٹیبل سے چھری اٹھا کر پاگلوں کی طرح بولا تھا۔

"مجھے ایک موق۔۔۔"

اس کی بات کو عارش نے کاٹا۔

دفع ہو جاؤ ارحہ،،،، تم نہیں جانتی کہ میں کتنی اذیت سے گذر رہا ہوں، جس لڑکی کے لیے میری دیوانگی"

" آسمان کی حدوں کی چھونیں لگی اور وہ۔۔۔

وہ نیم پاگل ہو چکا تھا۔ ارحہ رو رہی تھی۔

میں جا رہا ہوں ابھی یہاں سے،،، تھوڑی دیر تک گھر آؤں گا اور اگر تم مجھے کہیں دکھائی دی نا تو یاد رکھنا"

"کہ میں بنا ایک لمحہ کی تاخیر کیے خود کی جان لے لوں گا،،، ڈائیورس پیپرز تمہیں جلد بجھوا دوں گا۔۔۔

وہ کہہ کر چلا گیا جب کہ ارحہ کو اپنے گرد دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔ آنکھیں پتھرا گئیں تھی۔ اس نے عارش کی گفٹ کی چند چیزیں بیگ میں رک۔ھیں اور گھر چھوڑا۔

وہ کبھی نہ جاتی اگر وہ دھمکی نہ دیتا، اسکی جذباتیت سے واقف تھی وہ۔ آنکھوں سے گرم سیال مادہ بہہ رہا تھا، اس کی حسین جنت پل بھر میں چھن گئی تھی۔

گڈ مورننگ مسز،"

حسینائیں جیلس ہوں گی میری مسز سے آج،

مجھے تو ایسا محس-وس ہوتا ہے کہ اگر ایک پل بھی نہ دکھائی دو تم تو میری سانس ہی رک جائے گی،

نہیں میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ تم سارا دن نانو لوگوں کے ساتھ گزارو گی مگر شام کو واپس آؤ گی کیونکہ آفس سے آنے پر پہلا چہرہ تمہارا دیکھنا ہوتا ہے اس سے میری ساری تھکن اتر جاتی ہے،

"دنیا کی کوئی بھی چیز ہمیں جدا نہیں کر سکتی۔

اس کے کانوں میں عارش کے وقتاً فوقتاً کہے گئے جملے گونجے، آنکھوں سے آنسو لگاتار بہہ رہے تھے۔ دل تھا کہ بند ہونے کو تھا، آخری بار اس گھر کو دیکھا جہاں ان چند مہینوں میں کتنی یادیں بنا ڈالیں تھیں، جہاں عارش کی ہنسی اور اس کے قہقہے گونجتے تھے۔ ڈرائیو گاڑی نکال چکا تھا تو وہ میکانکی انداز میں گاڑی میں بیٹھی۔

!!..زرا سی بات ہوتی ھے...تو تنہا چھوڑ جاتے ھیں

!!..محبت کر کے لوگوں سے....سنبھالی کیوں نہیں جاتی

"یہ بہت غلط ہو گیا،،،یہ نہیں ہونا چاہیے تھا،،نہیں۔۔۔"

حنان بے مقصد گاڑی سڑکوں پر گھوما رہا تھا۔عارش کو کال کی مگر اس نے پک نہیں کی۔۔اس نے ایک بار پھر ٹرائی کی تو عارش آگے سے دھاڑا۔

"تیرا اور میرا اتنا ہی رشتہ تھا حنان،،گھٹیا انسان آئندہ مجھے کال نہ کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

وہ دھاڑا تھا۔

"عارش کبھی آنکھوں دیکھا بھی جھوٹ ہوتا ہے یار ایک بار سن تو لے میری بات۔"

حنان نے ریکوسٹ کی۔

"حنان آئندہ مجھے کال نہیں کرنی،میں نفرت کرتا ہوں تم سے،شدید نفرت،،،آئندہ مجھے کال کی تو یاد رکھنا میں سب کو بتادوں گا کہ تم اور ارحہ۔۔۔"

عارش کی آواز میں دنیا جہاں کا غصہ تھا۔

"جسٹ شٹ اپ عارش،،تیری ہر جذبے میں شدت پسندی تجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گی اس لیے۔۔۔"

حنان کہہ رہا تھا جب دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی۔

"اللہ پاک خیر کرنا،،ارحہ کو اپنے امان میں رکھنا۔"

اس نے دل سے دعا مانگی۔

عارش بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑا رہا تھا،،اس کے کانوں میں ارحہ کی باتیں، قہقہے گونج رہے تھے،۔۔۔

"باز آجاؤ،،،کام کر رہا ہوں میں۔۔۔"

عارش لان میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب پودوں کو پانی دیتی ارحہ جان بوجھ کر پائپ اس کی طرف کر کے تھوڑے سے چھینٹے ڈال کر رخ موڑ لیتی۔

"اب تم نہیں بچو گی۔"

عارش لیپ ٹاپ رکھ کر اس کے پیچھے بھاگا اور وہ پائپ کا رخ اس کی طرف کر کے اسے گیلا کر گئی۔

"مسز نو پلیز۔۔۔"

عارش نے جیسے ریکوسٹ کی۔

"یو آر لکنگ لائک ویٹ کیٹ ہاہاہاہا آئی مین بھیگی بلی،، کیوٹ بھی۔۔۔"

ارحہ جتنی ہنس رہی تھی،، عارش کو بے اختیار پیار آیا، اس نے بے اختیار اس کی ہنسی کی جھنکار سلامت رہنے کی دعا مانگی۔

"پتہ ہے جب سے تم آئی ہو زندگی میں سب بدل گیا ہے، میں کبھی بارش میں نہیں بھیگا تھا، تمہارے سنگ بارش میں بھیگا،، مجھے مہندی نہیں پسند تھی مگر تمہارے ہاتھوں پر ہر وقت مہندی دیکھنے کا تمنائی ہوں۔"

وہ محبت سے بولا۔

" آپ کو لڑکیاں نہیں پسند تھیں اور میں پسند آگئی۔۔ "

ارحہ مسکراہٹ دانتوں تلے دبا کر بولی۔

"ہاہاہاہا بلکل،، مجھے وہ سب پسند ہے جو میری بیوی کو پسند ہے، مہندی گجرے ڈرامے سب۔ "

عارش نے مسکرا کر اس کے ہاتھ سے پائپ لیا اور لمحوں میں ہی اسے بھی بھگو ڈالا۔

"عارش نہیں۔۔۔"

وہ چلائی۔۔ اب عارش ہنس رہا تھا۔

"محبت کی باتوں میں پھنسا کر اچھا نہیں کیا آپ نے،، میں نے بھی ایسا بدلہ لوں گی کہ آپ کے چودہ طبق روشن ہو جائیں گے، ساری زندگی یاد رکھیں گے۔۔۔"

ارحہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تو تم نے لے لیا بدلہ،، میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا ارحہ کبھی بھی نہیں،،، ہیٹ یو۔۔ "

وہ گھر آیا تو گھر کی محسوس کن خاموشی کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی۔اس نے نم آنکھوں سے گھر کو دیکھا اور صوفے پر سر ہاتھوں پر گرا کر بیٹھ گیا،، اسے محس-وس ہوا کہ آنکھوں سے نمکین پانی نکل کر اس کے ہاتھ اور گالوں کو بھگو رہا تھا۔۔۔

مجھے احس-اس ہوتا ہے کہ بڑا نق-صان کیا میں نے

محبت کے لیے غلط شخص کا انتخاب کیا میں نے

حنا لاؤنج میں بیٹھی تھی جب زرنش لوگ شاپنگ کر کے آئے تو وہ منہ پھیر گئی۔

"ہائے بھابھی۔"

اسوہ نے شرارت سے اسے دیکھا اور

اس کے پاس آن بیٹھی۔حنا نے سر جھٹکا۔

" حنا یہ دیکھو،، یہ بارات کے لیے ہم نے پسند کیا ہے بتاؤ کیسا ہے؟؟ تم پر جچے گا بھی بہت۔"

دع-انے مسکرا کر ع-روسی ڈری-س اسے دکھایا۔

"کسی کی دوستی میں دراڑ ڈال کر مطمئن ہیں آپ؟؟ "

حنا نے غصے سے کہا اور چلی گئی۔

"ہاہاہاہاہاڈونٹ وری دے ول بی فائن۔"

زرن۔ش نے ہنستے ہوئے کہا تو دع-انے نفی میں سر ہلایا۔

"ہاں یار،، شوخے ہیں دونوں،،، ماما کو دکھاؤ کہ کیسی ہے جیولری۔"

اسوہ نے کہا تو دعا نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

ارحہ کو یہاں آئے دو دن ہو گئے تھے،، عارش نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا جب کہ گھر پر ارحہ نے یہی کہا تھا کہ وہ یہاں رہنے آئی تھی۔ دل پر بوجھ تھا۔ عارش کو جتنی بار کال کی وہ نہیں پک کر رہا تھا۔۔ نانو نے زبردستی عارش کو کال کر کے بلا لیا تھا۔

" تم ارحہ سے مل لو، اپنے کمرے میں ہے۔"

نانو نے کہا تو وہ ضبط کرتا اٹھ گیا مگر ایک ملاقات ضروری تھی، وہ روم میں آیا تو ارحہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے قالین پر بیٹھی تھی۔ دراوزے کی آواز پر اس نے ذرا سا سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے کھڑے شخص کو بے یقینی سے دیکھا۔ عارش نے بھی آنکھوں کو سیراب کیا تھا۔ یہ محبت کی تلخ حقیقت ہے حالات چاہے جیسے

بھی ہوں جب محبوب سامنے آتا ہے تو چاہے چند لمحوں کے لیے ہی سہی مگر مضبوط اعصاب کا انسان بھی دل کی ہی مانتا ہے۔ دل تو محبوب کو دیکھنے کو ملاقات سمجھتا ہے۔

فرض کرو اگر فرصت میں تم کو مل جاؤں

حیرت میں پڑ جاؤ گے یا سینے سے لگالو گے

" ع-ارش آپ؟؟؟ مجھے پتہ تھا کہ آپ ضرور آئیں گے۔۔"

وہ بچوں کی طرح خوش ہوتی اس کے سینے سے جا لگی۔

ع-ارش کو لگا سب جھوٹ ہو جیسے وہ اس کے گرد بازو حمائل کرنے لگا تھا مگر انا آڑے آ گئی۔ سب مناظر فلم کی طرح یاد آئے۔ سو اسے جھٹکے سے خود سے الگ کیا۔

ب-ند کر دو یہ ڈرامے بازیاں،،، میں پرسوں ہمیشہ کے لیے کینیڈا جا رہا ہوں وہ گھ-ر چونکہ تمہیں حق مہر" "میں دیا تھا اس لیے طلاق کے بعد وہ گ-ھر بس تمہارا ہے،، طلاق کے پیپرز تمہیں کل مل جائیں گے۔۔

اس کا لہجہ پتھر کو مات دے رہا تھا۔ ارحہ کو سان-س گلے میں اٹکتی محس-وس ہوئی۔

"آپ مجھے طلاق نہیں دے سکتے۔"

حکم تھا، التجا تھی کہ یقین۔ عارش سم-جھ نہ س-کا۔

""" پیپرز بن کر آ چکے ہیں،، سائن میں آج کر دوں گا۔۔۔ "

اس کا لہجہ ابھی بھی ہر احساس سے عاری تھا۔

"شاید خدا کو بھی ہمارا بچھڑنا منظور نہیں ہے،۔"

ارحہ نے کہا اور الماری کی طرف چلی گئی، ع-ارش نے الجھتے ہوئے اسے دیکھا، وہ واپس آئی ہاتھ میں ایک فائل تھی، اس نے ع-ارش کو دی اور وہ دیکھنے کے بعد عارش کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔

"یہ۔"

اس نے سر پر ہاتھ پھیرا اور خود کو کمپوز کیا۔

"تو نانو نے مجھے اس لیے بلایا۔"

وہ اپنی کیفیات نہیں سمجھ پا رہا تھا۔ اگر حالات اور ہوتے تو ع-ارش خوشی سے ناچتا، کیا کچھ نہ کرتا اور آج۔۔۔۔۔

"میں پرسوں جا رہا ہوں،، واپس آؤں گا مگر۔۔۔"

وہ بات کو ادھورا چھوڑ گیا۔

"مگر۔۔؟"

ارحہ نے استفہامیہ اسے دیکھا، اسے تو لگا تھا کہ وہ سب بھول کر اسے سینے سے لگا لے گا مگر وہ تو بے تاثر تھا۔

"اپنی اولاد تم سے لینے۔ "

وہ کہہ کر جانے لگا جب ارحہ نے پکارا۔

"ایک ریکوسٹ ہے آپ سے؟"

ارحہ کی بات پر پر وہ رکا مگر پلٹا نہیں۔

"جب تک میں آپ کی اولاد آپ کے حوالے نہ کر دوں تب تک گھر والوں کو ہمارے رشتے کی الجھن کا پتہ نہ چلے۔"

وہ آنسو پر بمشکل بند باندھ رہی تھی۔

"اوکے۔"

وہ چلا گیا تھا۔ ارحہ کو لگا اس کا دل ساتھ لے جا رہا ہو اور عارش کو لگا کہ وہ دل یہیں چھوڑ کر جا رہا ہو۔ ارحہ کی آنکھوں سے پھر بادل برسنے لگے تھے۔

بتاؤ ناں تم سے کہاں رابطہ کیا جائے بالفرض

کبھی جو ضرورت ہوت-م سے بات کرنے کی

نانو میرا جانا ضروری ہے،، کچھ نئے پروجیکٹس ہیں اور اس کا خیال جتنا بہتر آپ رکھ سکتے اتنا میں نہیں۔۔"

"

وہ نانو کو قائل کر رہا تھا۔

"وہ تو ہے پر بیٹا آتے جاتے رہنا اور اس کی فکر نہ کرنا۔"

تنزیلہ بیگم نے کہا وہ تو خوش تھیں کہ پاس ہے ارحہ۔

"جی ضرور ممانی جان۔"

وہ خود کو پر اطمینان ظاہر کر رہا تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ جب لوٹے گا حالات کیا پلٹا کھا چکے ہوں گے۔

تی۔۔۔رے ش-ہر می-ں آئے،،،،،،،،،،تو یہ یاد آیا۔

تمہارے شہر سے ہجرت بھی ایک مسئلہ ہے۔

اگلا ایک مہینہ انہوں نے شاپنگ کرنی تھی۔ حنا اور حنان دونوں نے کوئی دلچسپی نہیں لی تھی۔ نکاح کے بعد حنا کا حنان سے کوئی سامنا نہیں ہوا تھا ہاں البتہ ایک بار عالی کو سیڑھیوں سے لینے گئی تو وہ ایک سرد نگاہ ڈال کر چلا گیا تھا۔۔ کھانے کی ٹیبل پر وہ آتی نہیں تھی۔

مایوں کے دوران بھی وہ خاموش رہی تھی۔ حنان زرن۔۔ش سے بات کرنے لگا تھا کہ عارش کو کال کر کے سمجھائے اور جب وہ اس کے پاس گیا تو اتفاقاً ارحہ اس سے بات کر رہی تھی اور حنان نے جونہی کہا کہ بھابھی اہم بات کرنی ہے تو وہ سمجھ گئی تھی سو حنان کو فوراً کال کر کے اس کو راز رکھنے کی گذارش کی کہ سب سنبھال لے گی سو وہ بھی ریلیکس ہو گیا تھا۔ عارش جاتے وقت زرنش سے مل کر گیا تھا کہ جانا ضروری ہے۔ سو ہی وہ مطمئن ہوئی۔

آج مہندی تھی تو گھر میں ہنگامہ بھی خوب تھا۔ حنا اداس اور نروس ہو رہی تھی،،، دل میں ہزاروں خدشات تھے، حنان اس کا دوست تھا مگر اچانک بلاوجہ ہی نفرت کا روپ دکھانے لگا اور شوہر کے روپ میں وہ کیسا ہو گا یہی سوچ کر اس کی جان نکل رہی تھی۔ مہندی کا فنکشن کمبائن تھا۔ سب کزنز دونوں سے بدلہ لینے کا بھرپور ارادہ رکھتے تھے۔ جتنا وہ سب کو ستاتے تھے۔ ڈور نوک ہوا تو سب نے دیکھا سامنے حنان تھا۔

"حنان تم،،،،"

وہ جو پھولوں کی جیولری پہنے حد درجہ حسین لگ رہی تھی،،،لبوں پر بناوٹی مسکراہٹ تھی،،،حنان کو دروازے میں کھڑا دیکھ کر چونکی۔۔۔

"مجھے حنا سے بات کرنی ہے،،،،،"

اس نے ایک نظر سب کو دیکھا۔۔۔

"حنان میری بات۔۔۔۔۔"

اسوہ کی بات منہ میں رہ گئی۔۔

"اپنی من مانی کرلی تم نے اسوہ،،مجھے پانچ منٹ چاہیے،،،،نو مور کوئی سچن۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے غصے سے مگر دھیمے لہجے میں کہا۔

"چونکہ ایک دن وعدہ کیا تھا تم سے کہ زندگی کے ہر موقعے پر چوڑیاں میں خود پہناؤں گا،،،،،صرف وعدہ پورا کرنے آیا ہوں مگر جتنی نفرت تم سے اس وقت ہو رہی ہے بتا نہیں سکتا،،،،،،،،،،،،ہاتھ دو۔۔۔۔۔۔۔"

اس کا لہجہ پتھر کو بھی مات دے رہا تھا،،،وہ چوڑیاں پہنا کر بنا کچھ کہے جانے لگا تھا۔۔۔

"حنان۔۔۔۔"

حنا کی آواز پر وہ ایک لمحہ رکا اور پھر چلا گیا۔۔

"یااللہ جی۔۔۔۔۔"

اس نے گہرا سانس لیا مگر نظر جونہی نظر چوڑیوں پر پڑی تو لب مسکرائے تھے اس نے مسکرا کر چوڑیوں پر ہاتھ پھیرا تھا،،،وہ سچ ہی تو کہتی تھی کہ چوڑیاں میری دوست ہیں۔۔۔۔

حنان اسٹیج پر موجود تھا،سب کزنز الٹی سیدھی حرکتیں کر کے اسے تنگ کر رہے تھے۔

"کا شششششش عارش تم یہاں ہوتے۔،ذرا سی غلطی زندگی کو کس موڑ پر لے آئی۔۔"

وہ افسردہ تھا۔نظ۔ریں سامنے تھیں مگر دماغ الجھا ہوا تھا۔سامنے سے حنا کزنز کے ساتھ آرہی تھی۔حنان دی-کھ بے شک اسے رہا تھا مگر دھیان ادھر نہیں تھا۔

"ارے بس کر نظر لگائے گا کیا؟"

سع-دنے اسے لتاڑا تو اس نے نا سمجھی سے سر ہلایا۔

"ابھی مہندی ہے اورتی۔۔۔رادماغ گھوم بھی گیا۔"

عم-یر بھی ہنسا جب کہ حنان نے گھورا اور سامنے دیکھا جہاں مہندی کے جوڑے میں،مہندی لگے ہاتھوں پر چوڑیوں کی چھن چھن کے ساتھ آتی حنا حسین نہیں بلکہ آسمان سے اتری پری لگ رہی تھی۔

"خوش تو حنا بھی نہیں ہے،کیا کروں میں؟۔۔"

اس کے حسین چہرے پر سنجیدگی رقم تھی۔

"ش۔رم کرش۔رم جب دلہن آتی ہے تو کھ-ڑے ہوتے ہیں۔"

سعد نے اس کی جانب جھکتے ہوئے کہا۔

"آج بھی،، آئی مین مہندی ہے۔۔۔"

اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"فٹے منہ،، آدھے پاکستان کی شادیاں کروادی اور۔۔۔۔۔

سعد نے گھورا تو حنان کھ-ڑا ہو گیا۔

"حنان ہاتھ دو اسے۔"

زرن۔ش بھ-ابھی نے کہا۔

"دو بھی،، نکاح میں ہے تمہارے بیٹا۔"

فرح بیگم نے اسے کشمکش کا شکار دیکھ کر کہا۔

"تو کون س-اپہ-لے کبھی نہیں پکڑا۔"

دع۔انے شرارت سے کہا۔

"ارے پہلے پکڑنے اور آج پکڑنے میں فرق ہے بہت۔۔۔"

رملہ (حنان کی ماموں کی بیٹی) نے بھی شرارت سے کہا۔اس نے لب کاٹتے ہاتھ آگے کیا۔وہ کنفیوز نہیں تھا، ناراض تھا حنا سے مگر حنا بہت نروس ہو رہی تھی۔

"یہ لگ نہیں رہے دونوں حنا حنان ہیں،، معصومیت سوٹ کر رہی ہے ان پر۔۔۔"

ہادی نے بھی ش-رارت سے کہا۔حنان نے ہاتھ آگے کیا۔

""رکیے۔"

اسریٰ فوراً آگے آئی۔

"اب کیا ہے؟"

اس نے اسریٰ کو گھورا۔

"بڑی جلدی ہے آپ کو،،،"

شانی (حنان کا ماموزاد) شرارت سسے بولا۔

اتنی آسانی سے نہیں جانے دیں گے بھئی۔ی آپ کو مزہ چکھانا ہے،، جیسے ہم سب کو تنگ کیا شادی پر،"

"آج کا دن ہمارا ہے سوچ کے رہیے گا۔

اسریٰ نے اسے دھمکایا۔

"روپیہ میں ایک نہیں دینے والا۔"

حنان نے ٹکا سا جواب دیا۔

"ارے اسریٰ بھول گئی کہ یہ دنیا جہاں کا کنجوس بندہ ہے، اس نے پیسے جب نکالے ہمیشہ بس حنا کے لیے نکالے۔۔"

س-عد نے نفی میں سر ہلایا۔ حنا کی ایک بیٹ مس ہوئی۔

"پیسے تو ان کے اچھے اچھے بھی نکالیں گے۔۔"

اسریٰ جیسے سوچ کر آئی تھی۔

"حنان کے ساتھ کون ہے؟"

دع-ا نے پوچھا۔

"میں نہیں ہوں۔"

اسوہ نے نفی میں ہاتھ ہلایا۔

"ہاہاہاہا یہ تو ایسے حساب ہو گیا جیسے کسی ایجنسی کا اسپائے پکڑا جائے اور اسے پہنچاننے سے انکار کر دیا جائے۔"

اریز ہنستا ہوا بولا۔

"بھئی جلدی کرو، حنا کا ڈریس ہیوی ہے، تھک گئی ہے۔۔"

زرن۔ش بھابھی نے حنا کو نروس ہوتا دیکھ کر کہا۔

"ٹھیک ہے ڈن،، حنان بھائی آپ اس ہتھیلی پر پانچ لاکھ رکھیں اور لے جائیں حنا کو۔"

اسریٰ نے ہتھیلی سامنے کی۔

"ای۔۔گری، ایک روپیہ کم نہیں ہو گا اس سے۔"

دعا نے بھی ایگری کیا۔

"حنان ہم نے پیسے تمہاری جیب نہیں دل کے حوالے مانگے ہیں سو شریفوں کی طرح رکھ دو۔"

عمی۔رنے اسے شرم دلائی۔

"ک۔س خوشی میں بھئی؟ نکاح میں قبول ہے میں نے کہا تھا تو پیسے کس خوشی میں تم لوگوں کو دوں۔؟"

حنان نے گھورا، یہ تو طے تھا کہ پیسے وہ نہیں دینے والا تھا۔

" باقیوں کی بار کیا تم نے "قبول ہے" کہتے تھے۔"

اس۔۔وہ نے گھورا۔

" تمہارے جیسی بہن سے بندہ "بہن لیس" ہی اچھا۔"

اس نے اس۔۔وہ کو آنکھیں دکھائیں۔

"ہاہاہاہاہا پیسے دو یا کوئی ٹَرِک آزماؤ۔۔"

ہادی نے بھی کہا۔

"ارے ے ے ے ے ے ماموجان آپ۔۔؟"

وہ سامنے دیکھتا زور سے چلایا، سب نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ حنان نے پھرتی سے حنا کا ہاتھ اور کلائی تھام کر اسے اسٹیج کی طرف کھینچا۔ وہ اس افتادہ کے لیے تیار نہ تھی اس لیے حنان کے سینے سے آن ٹکرائی تھی، جب سب نے مڑ کر حنان کو دیکھا تو حیرت سے آنکھیں وا کیں، وہ مسکرا کر سب کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ فاؤل ہے حنان۔۔۔"

سعد چلایا، سب کزنز شاکڈ جب کہ بڑے ہنس رہے تھے۔

"خود ہی تو بولا تھا کہ ٹرک آزماؤ۔۔"

وہ معصومانہ انداز میں بولا۔ حنا کو بھی ہنسی آ رہی تھی سب کے چہرے دیکھ کر۔

"نو فیئر گیم کھیلو۔"

دعا آگے بڑھ کر حنا کو پکڑ کر اسٹیج سے اتارنے لگی جب حنان فوراً حنا کے آگے آیا۔ حنا پوری اس کے پیچھے چھپ گئی تھی۔ حنا کو اس پل وہ ڈھال کی طرح لگا تھا۔

"نو، نو، جو ہونا تھا ہو گیا، وہ میرے نکاح میں ہے، ابھی اٹھا کر روم میں لے جاؤں تو کوئی روک نہیں سکتا۔"

حنان نے چڑانے والی مسکراہٹ سے کہا۔

"ایسے کیسے لے جاؤ گے ؟سب رسمیں ہوں گی، بدتمیز پہلی رسم میں ہی دغابازی کر گیا۔۔"

عمیر نے گھورا تھا جب کہ حنان کو اسریٰ کی شکل دیکھ کر ہنسی آ رہی تھی۔

"ہاہاہاہاہا اسریٰ بیٹا ہمت نہیں ہارو۔۔"

اس نے اسریٰ کو اکسایا۔

"ہمیں پہلے ہی یقین تھا کہ آپ بہت کنجوس ہیں، نہیں دیں گے ایک روپیہ بھی۔"

وہ منہ بناتے بولی۔

"ک-تنا اچھا ہوں میں،، کسی کا یقین نہیں توڑا۔"

اس کا قہقہہ بلند ہوا۔

"ماموجان آپ سے سمجھا دیں نیکسٹ ایسا نہیں چلے گا۔"

عمیر نے زاہد صاحب کو دیکھا تو وہ ہنس دیئے تھے۔

"دلہن تو فری لے کر جاؤں گا یہ طے ہے۔"

حنان پر یقین تھا۔

"اچھا ج-ی، ایسا سوچیے گا بھی مت۔۔۔"

اسریٰ نے دانت پی-سے تو وہ بے ساختہ ہن-س دیا۔

"چ-لو بیٹھو اب رس-م کریں۔۔""

فرح بیگم نے مسکراتے ہوئے حنا کو بٹھایا۔۔ مووی میکران کی شرارتیں اپنے کیمرے کی آنکھ میں قید کر رہا تھا۔ حنان کی گود میں حرم بیٹھی تھی جو بار بار حنا کی طرف لپک رہی تھی۔

"مجھے دے دو۔"

حنا نے حنان کی جانب دیکھے بنا کہا۔

"رہنے دو۔"

اس کا لہجہ کھردرا تھا مگر حرم تو باقاعدہ رونے لگی۔

"اٹھالو۔"

حنان نے اسے کہا تو حنا پکڑنے لگی جب حنان کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے مس ہوا، اس کو حرارت سی محسوس ہوئی۔

"تم ٹھیک تو ہو؟"

لہجے میں وہی بیقراری تھی جو ہمیشہ سے تھی، حنا نے چونک کر اسے دیکھا تو اسے بھی یاد آیا کہ ناراضی تھی دونوں کے درمیان سو بنا کچھ کہے وہ جویریہ بیگم کی طرف دیکھنے لگا۔ حنا نے آہستگی سے نظریں جھکا کر نمی کو آنکھوں میں دکھیلا۔ سب بڑے رسمیں کرنے لگے تو ایک بج گیا۔ وہ لوگ رسموں کے بعد ان کو کھ-لی چھ-وٹ دے کر چلے گئے، اور وہ لوگ بھی ہر رسم دل سے کرنے لگے تھے۔۔

دی-کھو حنان! اب کی بار نو بے ایمانی،،، یہ ہے "انگلی پکڑوائی" کی رسم،، دع-اآپی تمہاری انگلی پکڑیں" "گی اور تب تک نہیں چھوڑیں گی جب تک تم نیگ نہیں دو گے۔

ش-انی نے اسے رسم س-مجھائی تو اس نے سر ہلایا۔

"چلو دو نیگ؟؟"

دع-انے اس کے ہاتھ کی انگلی پکڑ لی۔

"ک-تنا؟"

حنان نے ان کو دیکھا۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھی-ک ہے؟"

اس-وہ نے حیرانی سے آنکھیں وا کیں تو اس نے سر ہلایا۔

"چلو دس لاکھ دو؟"

رملہ نے فوراً کہا۔

"یہ کیا؟"

اس نے انگلی چھڑوا کر واسکٹ کے اندر کر لیں۔

"تم لوگوں نے کہا تھا کہ دعا تب تک نہیں چھوڑے گی جب کہ میں نے چھڑوالی،،، سسوڈن۔"

وہ تو تھا ہی بلا کا ڈھیٹ۔

"دیکھو حنان تم سب رسموں میں فاؤل کر چکے بٹ اس بار نہیں،، پیسے نہ دیئے تو میں سسونے نہیں دوں گا۔"

عم-یر نے دھمکی دی۔

"مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔"

وہ بازو صوفے کی بیک پر ٹکا کر ریلیکس سا بیٹھ گیا۔

"ارے اس—وہ تم ہی اس کو شرم دلاؤ۔"

سعد نے کہا تو اس-وہ بے ساختہ ہنس دی۔

"سچ پوچھیں تو میں سوچ رہی ہوں کہ جو بندہ دس رسموں سے ایسے نکل گیا وہ کل مجھے بہن کی رسم پر ا ایک روپیہ بھی نہیں دے گا۔"

وہ منہ بنا کر بولی۔

"اچھا سب چھوڑیئے پیسے تو ہم نکلوا لیں گے پہلے حنان اور حنا ڈانس کریں۔"

دعا نے نئی فرمائش سامنے رکھی۔

"ہم نہیں کرنے والے۔"

حنان نے فوراً انکار کیا۔

"ایکسکیوز می، تم دونوں نے وعدہ کیا تھا۔"

اسوہ نے یاد دلایا۔۔

"ک-ب؟"

حنان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"افففففففف تم نے اور حنا نے بولا تھا کہ ایک دوسرے کی شادی پر کریں گے ڈان-س۔۔۔۔"

اس۔۔۔وہ نے یاد دلایا۔

"اور اب نو ایکسکیوز،، تمہاری اور حنا کی شادی ہم سب کا خواب ہے سو پلیز زززز۔۔۔۔"

زرن۔۔ش نے بھی کہا تو حنان نے س-ر ہلایا اور کھ-ڑا ہو گیا۔

"مجھ سے نہیں ہو گا۔"

حنا نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"تم-اش-ام-ت بنوانا،،،،، اٹھو۔"

حنان کا لہجہ پتھر کو مات دے رہا تھا تو بمشکل حنا کھڑی ہو گئی مگر حقیقتاً اس کا دل بلکل نہیں تھا۔۔۔

"واؤ،،،،، چلو باقی کپلز بھی آؤ۔۔"

رملہ نے کہا۔

"اور تم؟؟؟"

حنان نے اسے گھورا۔

"آئم سنگل،،، سو میں ویڈیو بناؤں گی۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی تو سب کپلز کی شکل میں آ گئے۔ حنان اور حنا کی شادی کو ان سب نے زندگی کی سب سے بہترین شادی بنا دیا تھا۔۔۔

صبح دس بج گئے تو سب آہستہ آہستہ اٹھ رہے تھے۔

"ہزار بار کہا تھا کہ وقت پر سو جانا،،، اب دیکھو اٹھ ہی نہیں رہے ہیں،،، سو بار اٹھا کر آئی ہوں۔"

جویریہ بیگم نے سر تھاما۔

"ہاں اور کیا تو؟"

عفت بیگم نے بھی کہا۔۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے سب اٹھے اور ناشتہ کر کے تیاری کرنے لگے۔ حنا رملہ اور اسریٰ کے ساتھ پارلر چلی گئی تھی۔ سہرا بندی پر بھی حنان نے ایک روپیہ نہیں دیا تھا جس پر اسوہ سمیت سب کا ہی منہ سوجا ہوا تھا اور حنان مسلسل ہنس رہا تھا۔ بارات نکل چکی تھی۔ ہر کوئی بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔

حنا ریڈ کلر کے لہنگے میں بے حد پیاری لگ رہی تھی۔ ہر کوئی دیکھ کر بے اختیار ماشاءاللہ کہہ اٹھا۔ حنان بھی کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"بارات آ گئی۔"

رملہ نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا۔ حنا کے دل کی دھڑکن رکنے سی لگی تھی۔ اسے ہلکی ہلکی حرارت سی تھی۔

"رات سے لے کر صبح تک تم نے بہت دغابازیاں کی ہیں اب تب تک نہیں جاؤ گے، جب تک نیگ نہیں دو گے۔"

دعا اور باقی کزنز نے دوپٹے سے رستہ روک رکھا تھا۔

"رئیلی تولے کر دک-ھاؤ۔۔۔۔۔"

حنان نے چیلنجنگ نگاہوں سے دیکھا۔

"وی-سے کتنے ش-رم کی بات ہے کہ رات کا یہ اکیلا جیت رہا ہے،،، آئی مین ایک روپیہ نہیں دیا اس نے۔۔۔۔"

شانی نے منہ بنایا۔

"""اب تو پیسے لیے بھی جانے نہیں دیں گے ہم۔"

رملہ نے حتمی فیصلہ سنایا۔۔

"تو می-ری جان لو نا؟"

حنان نے اسے ابرو اچکا کر دی-کھا۔

"جب تک تم نیگ نہیں دو گے ہم جانے دیں گے۔"

زرن-ش بھابھی نے اسے دھ-مکایا۔

میرے اندر اتنا اسٹیمنا ہے کہ کل تک بھی یہاں کھڑا رہ سکتا ہوں البت-ہ تم لوگوں کے ہیوی ڈریسز اور "ہیلز دس منٹ میں تھکا دیں گی،،،،،،سیڈ۔"

حنان بلا کا ڈھیٹ تھا۔

"چلو نیگ دیں اب۔۔"

اسریٰ نے اسے دانت دیکھائے۔۔۔

"چھپکلی۔"

اس نے دع-اکے پاؤں کی طرف اشارہ کیا، دعا نے فوراً چلاتے ہوئے ہوئے دوپٹہ چھوڑا اور حنان بھاگتا ہوا اسٹیج کی طرف چلا گیا،،، سب کزنز اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے،، ہال میں موجود باقی لوگ ہنس رہے تھے، حنان بھاگتا ہوا اسٹیج پر صوفے پر دھپ سے بیٹھ گیا۔ سعد، عمیر اور اریز ہال کے دراوزے پر بیٹھے ہنس رہے تھے جب کہ اسوہ اور زرن-ش کا بھی ہنس ہنس کر برا حال تھا۔ دعا حنان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی،، جویریہ بیگم بھی ہنس رہی تھیں۔۔

" دغاباز،،بدتمیززززز۔۔۔۔"

دعاغصے سے بولی۔

" دعا آپی ایک آخری موقع ہے ہمارے پاس۔،،،حنا کو اسٹیج پر لانا ہے۔"

رملہ نے اسے کہا۔۔

"دع-ابیٹا وقت کم ہے سو باقی رسمیں نہیں کر سکتے۔"

شاہد صاحب نے اسے دیکھا تو وہ لوگ سر ہلاتی حنا کو لینے چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد حنا ان کے سنگ آ رہی تھی۔

"ماشاءاللہ ۔۔۔۔"

سب نے بے اختیار کہا۔

"اب دس لاکھ دو گے تب ہی۔"

دعا اب کی بار سنجیدہ تھی۔

"جتنا تنگ کر لیا سوری۔"

اس نے کہا اور وولٹ نکال کر دع-اکو دیا۔

"دعا وولٹ چیک کرو یقیناً خالی ہے کیونکہ مقابل حنان ہے سو الرٹ رہنا۔"

عمیر نے دعا کو الرٹ کیا تو وہ سر ہلا کر دیکھنے لگی۔

"ارے بھائی ہیں س۔"

وہ حیران ہوئی اور حنا کا ہاتھ حنان کو تھما دیا۔

"اللہ تعالیٰ تم دونوں کو ہر خوشی دے آمین۔"

حنا دعا سے ابھی تک ناراض تھی۔

"یہ پیسے تو نقلی ہیں۔۔"

اسریٰ نے دعا کو گھورا۔

"ہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔یں؟؟؟؟؟؟؟"

دعا نے وولٹ دیکھ کر حنان کو دیکھا تو وہ ہنسی چھپا رہا تھا۔ جب کہ باقی سب ہنس رہے تھے۔

"تمہیں بولا تھا عمیر نے کہ مقابل حنان ہے۔۔۔"

ہادی نے دعا کو کہا تو وہ بس گھور کر رہ گئی۔ اسی طرح رخصتی کا لمحہ آ گیا تھا۔ حنا بہت جذباتی ہو گئی تھی، بھلے گھر نہیں چھوڑنا تھا مگر کمرہ تو چھوڑا تھا۔ گھر آ کر بھی مووی سیشن چلا۔ حنا حنان کے سجے سجائے کمرے میں اس کی دلہن کے روپ میں بیٹھی تھی۔

تمہارے دل کے ہزاروں ارمان ہوں گے سو تم پورے کر لینا مگر جب میں روم میں آؤں تو تم اس حلیے میں نہ ہو۔"

حنان کی بات کانوں میں گونجی تو وہ بنا ایک لمحہ کی دیر کیے اٹھی اور ملازمہ سے کہہ کر ڈریس منگوالیا۔

"تم تم نے چینج کیوں کیا؟"

اسوہ کمرے میں آکر بولی۔

"سب آپ کی مرضی سے ہوا ہے اور تھک گئی تھی۔"

اس کا لہجہ غصے سے بھرا تھا۔

"دیکھو حنا۔۔۔"

اسوہ نے سمجھانا چاہا۔

"آئی نیڈ ریسٹ۔"

وہ لیٹ گئی تو اسوہ نفی میں سر ہلاتی چلی گئی۔ حنان روم میں آیا تو وہ ڈریسنگ پر جیولری رکھ رہی تھی۔

حنان ڈریسنگ روم میں چلا گیا تو حنا نے دکھ سے آنسو گلے میں اتارے اور صوفے پر لیٹ گئی۔

"مجھے تمہاری کوئی چیز یہاں نہ نظر آئے۔"

وہ جیولری صوفے کے آگے پھینکتا غصے سے بولا۔

"میری یہاں کوئی چیز نہیں ایون فیس واش بھی نہیں،، یہ چیزیں ابھی رکھ نہیں سکتی تھی میں سو۔۔"

اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"نفرت ہے مجھے تم سے حنا، تم میرے سنگ صرف کانٹوں کا سفر طے کرو گی۔۔"

وہ غصے سے کہتا بیڈ پر لیٹا جبکہ حنا کی آنکھوں سے بس آنسو بہہ رہے تھے۔

کوئی غزل سنا کر کیا کرنا

یوں بات بڑھا کر کیا کرنا

تم میرے تھے تم میرے ہو

دنیا کو بتا کر کیا کرنا

تم عہد نبھاؤ چاہت سے

کوئی رسم نبھا کر کیا کرنا

تم خفا بھی اچھے لگتے ہو

پھر تم کو مانا کر کیا کرنا

تیرے در پہ آ کے بیٹھے ہیں

اب گھر بھی جا کر کیا کرنا

دن یاد سے اچھا گزرے گا

پھر تم کو بھلا کر کیا کرنا

صبح دستک کی آواز پر حنان کی آنکھ کھلی تو وہ فوراً اٹھا،، حنا بے خبر سو رہی تھی۔

"حنا۔۔۔"

حنان ہاتھ بڑھا کر اٹھانے لگا مگر رک گیا۔

"حنا اٹھو بھی۔۔۔"

اس نے آگے بڑھ کر بازو تھاما،،،

"افففففف اس کو تو بخار ہے۔۔""

وہ فکر مند ہوا۔

"حنا ہمت کرو اور بیڈ پر چلو۔۔۔۔"

اس نے سہارا دے کر بیڈ پر لٹایا اور دروازہ کھولا۔۔

"گڈ مورننگ بیوٹیفل کپل۔"

زرن۔ش بھابھی نے مسکرا کر کہا۔

"بھابھی پلیز زززز جلدی آیئے حنا کو بہت ہائی فیور ہے۔""

وہ پریشانی سے بولا۔زرن۔ش بھاگ کر اندر آئی۔

"جاؤ اسوہ کو بولو ٹھنڈا پانی لے کر آئے۔""

بھابھی بھی فکر مند تھیں۔اس کے بعد سب ادھر جمع سب پریشان تھے مگر شام تک اس کے بخار کا زور ٹوٹ گیا تھا،،،،شام کو ولیمہ تھا،،،حنان البتہ ہنوز شرارتی جب کہ حنا سنجیدہ تھی۔حنان نے سب کزنز کو گولڈ کے ایک جیسے بریسلٹ دیئے تھے،،،جس پر وہ سب حد سے زیادہ خوش تھیں جب کہ حنا سے ناراضی برقرار تھی۔

ارحہ ٹیرس پر کھ-ڑی تھی،،،رات کے دو بج رہے تھے۔ آسمان پر ستارے جگمگا رہے تھے،چاند کی روشنی میں ہر چیز نہار ہی تھی،چاند کو ہمیشہ سے محبوب سے تشبیہ دی جاتی ہے تو آج بھی چاند کو دی-کھ کر ارحہ کو عارش کی یاد آ گئی تھی جو یہ شہر ہی نہیں ملک بھی چھوڑ گیا تھا،،عارش نے ملازمہ کے ہاتھ اس گھ-ر کی چابیاں بھیج دی تھیں،ارحہ کا دل کتنے ٹکڑوں میں بٹا تھا جب کہ دادو اور تنزیلہ بیگم کو بہت خوشی ہوئی۔ آج عارش کو گیے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اور اسے یہ سف-ر کانٹوں بھر الگ رہا تھا،،،ہر آہٹ پر اس کا گمان ہوتا تھا،،،کتنی بار فون کو اس آس سے دیکھا شاید عارش کا کوئی میسج آیا ہو مگر جو سب سے بڑی غلطی تھی وہ تھی انا کی،،اس نے عارش کو راضی کرنے کو ایک میسج بھی نہیں کیا تھا اگر وہ ناراض ہوا تھا تو ارحہ بھی روٹھ گئی تھی۔۔

کیوں کروں میں کوئی میسج یا کال،،،نہ صرف مجھ سے صفائی مانگے بنا گھر سے نکال دیا بلکہ اتنی بڑی خوشی کی" خب-ر سن کر بھی کوئی ری ایکٹ نہیں کیا،،،یہ بھول ہے آپ کی کہ میں اپنی اولاد آپ کو دوں گی،،

"عارش بہت پچھتائیں گے آپ،،،بہت زی-ادہ۔۔

اس کی آنکھ-وں سے گرم سیال مادہ بہہ کر اس کے گالوں کو بھگو رہا تھا۔دل پھٹنے کو آ رہا تھا۔

کتنے سچے دل سے میں نے آپ کو چاہا تھا آپ اگر میری آنکھوں میں دیکھتے تو اندازہ ہوتا آپ کو،،،ہیٹ" "یو۔

وہ ریلنگ کے س-ات-ھ بیٹھ کر سر گھٹنوں پر رکھ کر رو دی۔

یہ تم سے کہہ دیا کس نے

کہ تم بن رہ نہیں سکتے

یہ دکھ ہم سہہ نہیں سکتے

چلو ہم مان لیتے ہیں

کہ تم بن ہم بہت روئے

کئی راتیں نہیں سوئے

مگر افسوس ہے جاناں

کہ اب کے تم جو لوٹو گے

ہمیں تبدیل پاؤ گے

بہت مایوس ہو گے تم

حنا کی آنکھ کھلی تو پانچ بج رہے تھے،وہ کسلمندی سے اٹھی اور وضو کر کے باہر آئی،حنان بے خبر سو رہا تھا، کمبل آدھا بیڈ سے نیچے گرا تھا،اس کی لاپرواہی پر حنا نے نفی میں سر ہلا کر کمبل اوپر رکھا،سلکی بال ماتھے پر بکھ-رے ہوئے تھے، کھ-ڑی ناک سوتے میں اور بھی مغرور بنا رہی تھی،حنا دنیا و مافیہا سے بے خبر اسے تک رہی تھی۔

ماشاءاللہ ،،،مجھے نہیں معلوم کہ تم اتنے پیارے ہو یا مجھے اتنے پیارے لگتے ہو،ہاں میں اب خوش بھی "ہوں کہ تم میرے ہو،یقین ہے جلد مان جاؤ گے انشااللہ۔۔۔"

حنا نے دل ہی دل میں اسے مخاطب کیا اور دبے پاؤں آگے بڑھ کر مہندی لگے ہاتھوں سے اس کے بالوں کو پیچھے کیا تو چوڑیوں نے ایکدم شور مچایا گویا حنان کو آگاہ کرنا چاہا حنا کی جسارت پر۔

"افففففففف یہ چوڑیاں رقیب ہیں میری۔"

اس نے فوراً پیچھے ہٹ کر دم سادھ لیا،،چند لمحے حنان کے سونے کی یقین دہانی پا کر وہ نماز پڑھنے لگی تو حنان نے ایک آنکھ کھول کر اسے دیکھا۔

"کا شششششش پارٹنر میں بتا سکتا کہ میں کیوں تمہیں اذیت دے رہا ہوں۔"

اس نے ماتھے پر ہاتھ رکھا جہاں حنا کا لمس ابھی بھی باقی تھا۔وہ نماز پڑھ رہی تھی اور وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

جونہی حنا نے دع-اکے لیے ہاتھ اٹھائے تو چوڑیوں کی کھنکھن پر وہ حال کو لوٹا۔

جب بھی ہاتھ اٹھا کر مانگتی تھی میں تجھے

کہتی تھی زور زور سے آمی—ن میری چوڑیاں۔

پت-ہ ہے ارحہ میں اتنی خوش تیری شادی پر بھی نہیں تھی جتنی خوش یہ سن کر ہو رہی ہوں کہ میں"

"خال-ہ بننے والی ہوں،،، کب آئے گا وہ دن۔۔

ران-یہ چھوٹے بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔

"کتنی خوش ہو؟"

اس نے مس-کرا کر استفسار ک-یا۔

"اتنی ات-نی کہ آج کچھ بھی کہو میں مان لوں گی۔"

وہ ہنسی اور خوشی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔

"اچ-ھا جی۔"

اس کا دل بجھا کہ عارش نے ہلکی سی خوشی کی رمق بھی نہ دی کہ وہ خوش ہے یہ سن ک۔۔۔ر۔

"ہمممم، ارحہ مگر تم تو مجھے خوش بلکل نہیں لگ رہی۔"

رانیہ نے کھوجتی نظ-روں سے دیک-ھا۔

"پاگل ہو کیا؟؟ میں خوش کیوں نہیں ہوں گی؟ تم خالہ بننے کس سن کر اتنی خوش ہو اور میں تو۔۔"

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔ڈرامے دیکھ کر رونے والی لڑکی زندگی کی تلخیوں کو مسکرا کر جھ-یل رہی تھی۔

"پک-انا؟"

اس نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"اف-کورس میری جان پکا۔"

وہ مس-کرا کر اسے تس-لی دینے لگی۔

"ع-ارش بھائی سے کب بات ہوئی تھی؟"

رانی-ہ نے بات کا رخ بدلا تو اس کے چہرے کا رنگ بدلا۔

"'"عارش سے تو تقریباً ہر گھنٹے بعد۔۔

اس نے مسکرانے کی بھ-رپ-ور کوش-ش کی۔

"اووہ-و،،،،،پ-تہ ہے میں تمہارے لیے بہت خ-وش ہوں،،ش۔۔۔۔۔کر ہے کہ عارش بھائی اتن-ے اچھے ہیں۔"

ران-یہ نے مس-کرا کر کہا۔

"ہ۔۔۔ ممم،،تم سن۔۔۔اؤ؟کیا چل رہا ہے اور؟؟؟"

اس نے بات کا رخ بدلا۔

"ج۔۔۔سٹ بور نگ،،،تم بھی گ-ھر بی-ٹھ گئ-ی ہو،،کیوں نا ای-سا کیا جائے کہ آج کہیں آؤٹ-نگ پر چل-یں۔۔:"

ران-یہ نے فوراً پروگ-رام بن۔۔۔ایا۔

"نو ایکسکیوز،،،،،،جل۔۔۔دی سے ریڈی ہو۔۔۔"

رانیہ نے اسے منہ بسورتے دی-کھ کر فوراً گ-ھورا۔

"اوک-ے۔"

وہ اٹھ گئی۔۔۔

کیا ست۔۔۔م ہے کہ تیرے بغی۔۔ر بھی

سنوریں گے ہنسیں گے جئیں گے ہم

حنا اور حنان کو ہ۔نی مون کا کہا گیا تو دونوں نے انکار کر دیا اور خوش قسمتی سے کسی نے فورس بھی نہیں کیا تھا،، دونوں میں کوئی بات چیت نہیں ہو رہی تھی۔ آج دعالو گوں کے گ۔ھر دعوت تھی تو حنا اپنے روم میں ریڈی ہو رہی تھی جب زرن۔ش بھابھی آ گئیں۔

"حنا تمہارا سامان یہاں کیوں ہے؟ آئی مین یہ تو اوپر حنان کے روم میں ہونا چاہیے تھا نا؟"

زرن۔ش بھابھی نے نا سمجھی سے اسے دی۔کھا۔

"ج۔ی بھ۔ابھی ب۔س شف۔ٹ کر لوں گی۔"

اس نے مسکرا کر ان کو مطمئن کیا۔

"او کے بائے داوے بہت پیاری لگ رہی ہو۔"

بھ۔ابھی نے مس۔کرا کر کہا جو بلیک کلر کی فراک میں واقعی حسین لگ رہی تھی۔

"شک۔۔۔۔ریہ بھابھی۔۔۔"

وہ محبت سے بولی۔

" ویلکم،،،ہادی چلے گئے گاڑی کی طرف تو آجاؤ تم لوگ بھی،،،میں جا رہی عالی تنگ کرے گا ان کو۔"

بھابھی نے جاتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلایا۔وہ روم میں ہی ٹہلنے لگی جب ہارن کی آواز آئی تو دوپٹہ سنبھالتی باہر آئی۔ہادی اور زرن۔ش پیچھلی سیٹ پر براجمان تھے جب کہ حنان کے ساتھ آگے اسے ہی بیٹھنا تھا۔

"خیر سے جاؤ۔"

تائی جان نے اسے بوسہ دیا تو وہ مس۔کرا کر گاڑی میں بیٹھ گئ۔ی۔ کتنی خاموشی تھی اس گاڑی میں۔۔۔ حنان کو خاص طور پر محسوس ہوئی تھی۔ان کے گھ۔ر جا کر بھی حنا خاموش ہی رہی۔

"حنان تمہارا کی۔سا رویہ ہے حنا کے ساتھ؟"

اس۔وہ نے استفسار کیا۔

"کی۔امطلب کیسا؟تم اچھی طرح جانتی ہو۔"

وہ فوراً بولا۔

پلیز اپنا رویہ ٹھیک کر لو اس کے ساتھ،،خدا کے لیے وہ تم سے بہت محبت کرتی ہے،دیکھ لو وہ کتنی بجھ سی" "گئی ہے اور ایک تم ہو کہ۔۔۔۔

اس۔وہ نے غصے سے کہا اور چلی گئی تو حنان کی آنکھوں کے سامنے کچھ دن پہلے کا منظر گھوما۔

"حنان آتے ہوئے بچوں کو لے آؤ،حرم کو ضرور لانا۔۔"

حنانے اسے کال کی۔

"اچ-ھا ٹھی-ک ہے۔"

حنان نے مسک-راک-ر کہا۔ اس نے الوداعی کلمات کہہ ک-ر کال کاٹ دی۔

"آنی۔۔"

تقریباً گھ-نٹے بع-د افنان لوگ بھی آ گئے۔

"آنی کی جان۔۔۔۔۔"

اس نے تینوں کو گلے لگایا۔

"حرم میرا بچہ میری جان۔۔۔"

اس نے حنان سے حرم کو لیا۔ اس کے بعد بچوں نے کافی رونق لگا دی،،، حنانے نوڈلز بنا کر دیئے۔

"آنی آپ ہمارے ساتھ کھ-یلو نا۔۔۔۔"

اف-نان نے حنا کو آ کر کہا۔

"آپ حنان ماموکے ساتھ کھیلو نا،،، میں حرم کو کھلا لوں اور حنان کو زیادہ اچھا کھیلنا آتا۔۔"

حنالاڈ سے بولی۔

"میں جتنا مرضی پیار جتا لوں ان کی جان تو بس آنی میں ہی بستی ہے۔۔۔"

حنان نے منہ بنایا۔

"ای-سی بات نہیں ہے تم سے بھی بہت پیار کرتے ہیں۔۔"

جویریہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو آنٹی جن سے پیار ہو ان کو بلا جھجھک بتا دینا چاہیے تا کہ اگلے بندے کو بھی پتہ ہو کہ کون کون چاہتا ہمیں۔"

حنان کی بات پر کچن کی طرف جاتے حنا کے قدم لڑکھڑائے

"حنا آر یو اوکے؟"

حنان نے فوراً پوچھا تو اس نے سر ہلا دیا۔

"تم ڈانٹتے بھی تو ہو جبکہ حنا ڈانٹی نہیں ہے۔۔"

فرح بیگم نے اسے وجہ بتائی۔

"ڈانٹوں نہ تو سر پر چڑھ کر لڈیاں ڈالیں۔"

وہ ہنسا تھا۔ تھوڑی دی-ر بعد وہ انہیں واپس چھوڑنے جانے لگا تھا۔۔

"چلو سیل-فی لیں۔"

حنان نے مسکرا کر فرنٹ کیمرہ آن کیا اور دو تین سیلفی لیں۔

"چلو بچو بیٹھو تم لوگ گاڑی میں۔۔۔"

اس نے اشارہ کیا۔

"چلو تم اور حرم کھڑی ہو ایک سیلفی لوں اور ہاں مسکرانا پلیز تاکہ ڈمپل سامنے آئے دونوں کا۔"

اس نے کہا تو حنا مسکرا دی۔

"""کاش حنان تم صرف میرے ہوتے۔۔۔ "

اسے حنا کی آنکھیں اداس دکھیں۔

"چلو حنا آئسکریم کھائیں گے،،لونگ ڈرائیو بھی۔۔"

حنان نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں حنان میرا موڈ نہیں ہے،،، تم دھیان سے جاؤ اپنا خیال رکھنا، میکرونیز رکھ دی ہیں میں نے۔۔"

حنا حرم کو بوسہ دے کر چلی گئی اور وہ بجھے دل کے ساتھ چلا گیا،،، بچوں کو آئسکریم کھلائی مگر خود حنا کے بنا دل نہ چاہا۔

مجھے اس بات کا افس۔۔وس ساری زندگی رہے گا

میں نے تم سے بات کرنا تمہاری وجہ سے چھوڑا

"کی۔امیں واقعی حنا کو چاہتا ہوں؟؟"

اس نے ٹیرس سے نیچے دیکھا جہاں حنا بچوں کے ساتھ بیٹھی تھی تبھی دعا چلی آئی۔۔۔۔

حنا کب تک ناراض رہو گی مجھ سے ؟؟ میں قسم کھ-اکر کہتی ہو کہ یہ فیصلہ تمہاری بھلائی کے لیے لیا تھا"
"کیونکہ مجھے تمہاری آنکھوں میں حنان صاف دکھائی دیتا تھا لیکن پھر بھی آئم رئیلی ویری سوری۔۔۔۔

اس نے حنا کے گ-رد بازو حمائل کی-ا۔

"کیسے ناراض رہ سکتی ہوں آپ سے ؟ جتنا تنگ کیا اس کے لیے سوری۔۔"

حنا نے فوراً کہا۔۔

"میری جان۔۔۔ اچھا یہ بتاؤ کہ حنان کا رویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ ؟"

دعا نے استفسار کیا۔

"ناراضی ہے تھوڑی بٹ بہتر ہے۔"

اس نے مسکرا کر جھوٹ سے اسے مطمئن کیا۔

صد شکر بٹ دیکھنا تم جلد ہی ان شاء اللہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا،،، پاگل ہے جذباتی ہے نا، تھوڑا غصہ "
""کرے تو سہہ جانا پلیز تم آگے سے ہائپر نہ ہونا۔۔

دعا اسے سمجھانے لگی۔

ٹوٹ جائیں، تو کب کھـــ نکھتی ہیں،،،،،،

لڑکیاں بھی تو چوڑیوں جیسی ہوتی ہیں۔

حادثے اور بھی گراں گزرے ہیں مجھ پر مگر

مرح۔۔لہ تجھ سے بچ۔۔ھڑنے کا مجھے مار گیا۔

عارش اپنے اپارٹمنٹ کے کچن میں کھڑا کوفی بنا رہا تھا۔

ارحہ کی کتنی یاد آئی اس کا دل جانتا تھا یا خدا۔ کتنی بار دل چاہا کہ سب بھول بھال کر لوٹ جائے واپس۔

کس کے لیے پلٹوں واپ۔س؟ اس کے لیے جسے میری ایک ذرا پ۔روا نہیں ہے، جس نے مجھے منانے کو"

"ایک کال تک نہیں کی،،،، مانتا ہوں تب میں غصے میں تھا مگر بعد میں تو کال کر سکتی تھی نا۔۔۔۔۔

وہ شیلف سے ٹیک لگائے کھ۔ڑا تھا۔ سب کچھ تھا اس شہ۔ر میں مگر دل پھر بھی بے سکون تھا۔

"کبھی بھی معاف نہیں کروں گا تمہیں ارحہ۔۔"

اس کا دل پھر ٹکڑوں میں بٹ رہا تھا۔

کوئی خواہش نہ رہی، حسرتیں بھی مٹ گئی

✌ واہ زن۔۔دگی تو نے مج۔ھے بے مث۔۔۔۔۔ال کر دیا

اسی طرح کافی ہفتے بیت گیے حنان کا رویہ اس کو اندر ہی اندر گھائل کر رہا تھا۔ اس نے ہمیشہ حنان سے محبت وصول کی تھی اور اب یہ سب سہنا آسان تھوڑی تھا۔ حنان کی جانب سے بس خاموشی تھی۔

"کتنے ہفتے بیت گئے ہیں آخر کب تک ایسا چلے گا۔۔ "

وہ سیڑھیوں پر بیٹھی تھی۔ جب کچھ پیسے گود میں گرے تو حنا نے بے اختیار اوپر دیکھا تو سامنے حنان تھا۔

"اووو تم ہو، میں سمجھا کہ شاید کوئی مانگنے والی ہے۔"

حنان کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"کیا ہوا حنان کی جان۔۔۔"

وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ حنا اٹھ کر غصے سے روم میں آ گئی اور صوفے پر بیٹھ کر غصہ ٹھنڈا کرنے لگی۔

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو؟"

حنان کو اس پر غصہ آیا وہ خاموش رہی تھی۔

"حنا میں تم سے بات کر رہا ہوں۔"

وہ اب کی بار اونچی آواز میں بولا۔

"بولو۔"

وہ سپاٹ انداز میں بولی۔

""ایک کام کہا تھا وہ بھی نہ کر سکی تم۔"

وہ نفی میں سر ہلاک-ر بولا۔

تو تم کچھ کر لیتے نا؟؟ میں تو بیٹی تھی، مجبور تھی تو حنان تم کیوں چپ کیے،، کہہ دیتے ناسب کو بلکہ تم کیوں"
"کہتے تمہیں تو ہی-رو بننا تھا سب کی نظ-روں میں۔

وہ ہانپت-ی ہوئی بولی۔

"ش--ٹ اپ ح--------نا----"

وہ چلایا تھا۔

" آواز نیچی کرو حنان میں بیوی ہوں تمہاری۔۔۔۔"

وہ آہستہ مگر غصے سے بولی۔

"زب-ردستی کی۔"

وہ استہزایہ بولا تھا۔۔

"تو پس-ند کی کر لیتے، اتنی آسانی سے کی-وں چھوڑا ارحہ کو؟ کرتے اسی سے شادی۔"

وہ آن-سو کو پیچھے دھکیلتی غصے سے بولی۔

"ش—ٹ اپ۔۔"

حنان نے ہاتھ اٹھایا جو حنا کے گال پر نش-ان چھوڑ گیا۔

"تم،،، تم نے مجھے تھپڑ مارا۔ "

وہ بے یق-ینی سے اسے دی—کھ رہی تھی۔

"میں تمہیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی،، کبھی نہیں۔"

وہ روتے ہوئے نیچے چلی گئی۔

"ح—نامی-ری بات۔۔۔۔"

وہ بھاگا مگر وہ سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی چلی گئی۔

"افففففف ک—یا کر دیا میں نے،، یہ نہیں کرنا چاہیے تھا، کیوں نہیں رہتا می-راغصہ بے قابو۔۔۔"

اس نے بالوں کو جکڑا۔

"کی-ا کروں اب؟؟؟ صبح کا ویٹ ک-رنا ہو گا۔۔"

وہ بے چینی سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

!!!...نہ پوچھ رات بھر جاگنے کی وضاحت اے دل نادان

!!!...محبت میں کچھ ----سوالوں کے جواب نہیں ہوتے

حنا روتی ہوئی اپنے کمرے میں آگئی۔ قالین قالین پر بیٹھ کر سر گھٹنوں پر رک-ھے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"یوو۔ forgive آئی ول نیور فورگیو"

وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔رات کس پہر اس کی آنک-ھ لگی اسے پتہ نہ چلا مگر صبح جب آنکھ کھ-لی تو سورج کی کر نیں چہرے پر پڑیں۔

"بھ-ابھی آپ؟؟"

زرن-ش کو کرٹین اکھٹے کرتے دیک-ھ کر وہ بولی۔

"ی-س میں،، حنان آفس چلا گیا اس کی میٹنگ تھی امپور ٹنٹ اور تم نے اسے سی آف بھی نہیں کیا۔"

زرن-ش بھ-ابھی نے اسے دی-کھا۔

"ک-رلوں گی کال،،، پلیز زززناش-تہ؟؟؟فیلنگ بھوک۔"

وہ دوپٹہ گلے میں ڈالتی چلی گئی توزرن۔ش بھی چلی گئی۔

حنان آف۔س میں بیٹھا ہوا تھا،،،رہ رہ ک۔ر اپنے کیے پ۔ر غصہ آ رہا تھا۔۔حنا کے آنسو بے چین کیے ہوئے تھے۔نہ کسی کام میں دل لگ رہا تھا نہ ہی دھیان۔

"ایک س۔وری کہہ دینے سے اگ۔ر حنا کی تکلیف کم ہو سکتی ہے تو یہ ب۔راسودا نہیں ہے۔۔"

اس نے کچ۔ھ سوچ کر موبائل اٹھایا۔

"اب یہ کال کیوں نہیں پک کر رہی؟؟"

وہ جھنجھلایا اور اب کی بار لین۔ڈ لائن پر کال کی۔اس وقت گھ۔ر پر صرف حنا عالی اور ملازمہ تھی۔

"اب یقیناً یہاں کال کر رہا ہو گا۔"

حنا موبائل کو صوفے پر پھینکتے لینڈ لائن کی طرف آئی۔

"ماما اور تائی امی گھ۔ر نہیں ہیں۔"

اس نے کال پک کرتے ہوئے بتایا۔

"ہی-لوح۔۔۔ناپلیززززکال نہ کاٹنا۔ "

اس نے گذارش کی،،،حناخاموش رہی۔

"حنامیں تمہیں تھپڑ نہیں مارنا چاہتا تھا۔ "

اس کے لہجے میں شرم-ندگی تھی۔

"لیکن تم نے مارا۔"

وہ تڑپ کر بولی۔

"ق-سم سے می۔۔۔رامقص-د تمہیں ہرٹ کرنا بھی نہیں تھا۔ "

اس نے نفی میں سر ہلاتے صفائی دی۔

"لیکن قسم سے تم نے مجھے ہرٹ بھی کیا۔۔"

آنسو پلکوں سے نیچے آنے کو مچلنے لگے۔

"ح۔۔۔۔۔نا۔"

حنان کی آواز میں دکھ تھا،حنانے فون رکھ دیا۔کتنی بار کال آتی رہی مگر اس نے نہ پک کی۔موبائل پر کال آئی تو موبائل بند کر کے ڈرامیں رکھ دیا۔

اہم کردار ہوں قصے کا مگر باغی ہوں-"••

ضد پہ آؤں تو کہانی سے نکل جاتی ہوں

"کیا ہوا؟"

تھوڑی دی۔ر بعد ہادی آ گیا۔۔

"نتھ۔نگ۔۔"

اس نے گہرا سانس لیتے خود کو نارمل کیا۔

اچ۔ھا بابا نے یہ فائل دی ہے اور تجھے میٹنگ اٹینڈ ک۔رنے ک۔راچی جانا ہے، خود گھر چلے جاؤ یا ڈرائیو" "سے کہہ کر منگ۔والو سام۔ان۔

ہادی نے کافی کا کپ لبوں سے لگایا۔

"ہ۔وں،،،،،،،،،ڈرائیو سے کہہ کر ہی منگ۔واتا ہوں۔"

اس نے س۔ر ہلایا۔

"ہادی ایک س۔وال پوچھوں؟"

اس نے مص۔روف انداز م۔یں س۔ر اٹھایا۔

"ہاں پوچ۔ھو؟"

ہادی نے س۔۔۔ر ہلایا۔۔

"کیا تم نجومیوں پر یق۔ین کرتے ہو؟"

اس نے اب۔رواچ۔کائے۔

"نہیں یار،،، قسم۔ت اور غیب کا ع۔لم تو صرف اللہ تعالی کے پ۔اس ہی ہوتا ہے،، ہاں کبھی کبھی ان کی ایک آدھ بات سچ ہو سک۔تی ہے کی۔ونکہ یار وہ ست۔اروں کے ع۔لم کے مطابق بت۔اتے ہیں اور "ست۔ارے گر دش بھی کرتے ہیں۔۔

ہادی نے اپ۔نی رائے دی۔

" ممممم،، اوکے میں ڈرائیو کو سامان کا کہہ دوں۔۔"

وہ چلا گ۔یا۔

"می۔ری ف۔ریاد سن لے اے میرے مالک! حنا کو کبھی بھی کچھ نہ ہو ورنہ میں جی نہیں پاؤں گا،،، تو جانتا ہے کہ حنا میری رگ وجان میں بس۔ی ہے،،، اسے کھ۔ونے کا حوصلہ میرے اندر نہیں ہے،،، اس کی سانسیں اگر کم بھی ہیں تو میرے مولا میری بھی سانسیں کم کر دے،،، میری زندگی اس کے نام کر دے،، وہ زندگی جی۔نا چاہتی ہے وہ میرے بنا شاید خوش رہ پائے مگر میں خوش نہیں رہ سکوں گا،، بلکہ جی ہی نہ سکوں گا۔۔۔"

وہ کوریڈور سے جاتا گہری سوچ میں مگن تھا۔

!!!...ہو جاؤ گے مجبور تم بھی کچھ اس طرح♥

!!!!!... ھیر کی محبت میں رانجھا تھا جس طرح

تنہا نہ کٹ س۔کے گا سف۔۔۔رلوٹ آو تم "

" سونے ہیں میرے شام و سحر لوٹ آو تم

"دادو آپ کی ع-ارش سے بات ہوئی؟"

اس نے دادو کو دی-کھا جو تسبیح پڑھنے میں مگن تھیں۔

"ہاں رات کو بات ہوئی تھی،، تمہاری نہیں ہوئی بات؟"

دادو نے اسے دیک-ھ کر پوچھا۔

"نہیں ہوئی ہے میری بھی بات۔"

اس نے بمشکل مسکرا کر کہا۔

" چلو اچھی بات ہے،،، اور بیٹا گھر چکر لگا آتی اس دن کی ایک بار بھی نہیں گئی تم؟"

دادو نے اسے دی۔ کھا۔

"جی دادو یہی سوچ رہی تھی،، ابھی جا رہی ہوں آپ سے پوچھنے آئی تھی،، چلی جاؤں۔؟"

اس نے فوراً پلان بنایا۔

"اچھا ایسا کرو کہ ماما کو ساتھ لے جاؤ اور شبانہ کو بھی تا کہ وہ صفائی کروا دے۔۔۔"

دادو نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"جی دادو۔"

وہ اٹھی۔

"دھیان سے جانا بیٹا۔"

ان کے لہجے میں فکر تھی۔

"جی دادو۔"

وہ محبت سے بولی اور چلی گئی۔

"حنان نہیں آیا ابھی تک؟"

سب لاؤنج میں بیٹھتے تھے جب حنا نے پوچھا۔رات کے دس بج رہے تھے اسے فکر ہو رہی تھی۔

"بیٹا وہ تو کراچی گیا ہے،،، تمہیں نہیں بتایا؟"

زاہد صاحب نے اسے دیکھا۔

""مجھے۔۔۔۔"

اس سے پہلے حنا کوئی جواب دیتی میسج رنگ ٹیون بجی،،، اسے زندگی میں پہلی بار کمپنی کا میسج اتنا اچھا لگا تھا۔

"تایا ابو اس کا میسج آ گیا ہے،، میں آتی۔۔"

وہ بھاگ۔تی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی۔

"حنان ک۔راچی چلا گیا اور مجھے بتایا بھی نہیں۔۔""

اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

حنان کی۔وں تڑپا رہے ہو تم مجھے ات۔نا،،، می۔رے دل"

"کے حالات سے انجان تو نہیں ہو تم۔۔۔۔

وہ کنپٹیاں سہلاتے سوچ رہی تھی۔

تمہارے بنا جینا محال ہے حنان،،، نہیں سوچا جاتا کچھ بھی بنا تمہارے،،، میری تو آنکھیں دماغ دل"

"صرف تمہیں ہی سوچنا چاہتے ہیں۔ تمہارے بنا ویران ہے سب۔۔

وہ اٹھ کر چوڑیوں کے پاس آئی۔

کتنے دن ہو گئے تمہیں اس کمرے میں آئے چوڑیوں سے ملے،،،، بہت اداس ہیں چوڑیاں بھی،،،"

"کھنکھناتی ہی نہیں اب،،، تمہارے بنا اداس دھن بجاتی ہیں۔۔

اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو چوڑیوں پر گر رہے تھے۔

"می-رادل بن-دھو جائے گا، مج-ھے مت تڑپاؤ حنان،، تمہاری جان مر جائے گی ورنہ۔۔۔۔۔"

وہ وہاں ہی نیچے بیٹھ گئی۔

کل رات میں خواب می۔۔۔ں کچھ یوں دیکھا

تم آتو گئے تھے مگر مجھے دفنا دیا گیا تھا

URDUNovelians

ارحہ گھر آئی تو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نے استقبال کیا،، درخت اور پودے جھوم رہے تھے، یہ کہنا بجا ہو گا،،،

ارحہ کا ویلکم کر رہے تھے،،، چنبیلی نے اپنی خوشبو اس کے رستے میں بک-ھیری،،، گلاب بھی اپنی پتیوں کو

اس پ-رنچھ-اور کر رہا تھا،،، چند ایک پودے مرجھا کر اس سے اظہار ناراضی کر رہے تھے۔

ہر شے نے استقبال کیا تھا ہمارا

گئے تھے تیرے شہر تیرے بنا ہم

(از خود)

"ک-یا ہوا ارحہ بی بی؟؟ رو کیوں رہی ہیں آپ؟"

شبانہ نے اسے دی-کھا۔

"کچھ نہیں،، کافی ٹائم بعد گھ-ر آئی تو دل بھر آیا۔۔۔"

وہ آنسو کو پونچھتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہاں یہ تو ہے،،، آپ کو ع-ارش صاحب اور یہاں گذرا وقت یاد آیا ہو گا۔۔"

شبانہ نے قیاس آرائی کی۔

"ہاں اور تم یہاں کی صفائی کرو میں آتی ہوں۔۔۔"

وہ لان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اندر گئی۔

افففف سارا دن ویٹ ہو تا کب گھ-ر جا کر اپنی مسز کا دیدار کروں گا،،، یار یہ گھ-ر تو جن-ت ہے"

"میری،،، کوئی جان سے گیا اور ان کے لیے ادا ٹھہری۔۔

ارحہ کے کانوں میں اس کے کہے گئے جملے گونج رہے تھے،،، آنکھیں رورو ک-راس کو دیکھنے کی فریاد کر رہی تھیں،،، دل دماغ سب متفق تھے کہ دیکھنا ہے۔

مت پوچ ـــــ ھو کیس ـــ ے گزرتا ہے ہر پل تی ـــــــــ رے بنا

کبھی بات کرنے کی حسرت اور کبھی دیکھنے کی تمنا

❤

حنان کی میٹنگ تین دن کی تھی،،وہ تین دن سب کے لیے پلک جھپکتے میں گزرے سوائے ان دونوں کے۔۔۔۔ وہ گھر آیا تو حنا لاؤنج میں تھی،،، فوراً کرٹین کے پیچھے چھپ گئی۔ حنان کی متلاشی نظریں ہر جگہ دیکھ رہی تھیں۔

"تائی امی،،، میں جا رہی ہوں۔"

وہ مسک-را کر ان سے ملی۔

"حنا بیٹا کیا یہ صحیح ہے؟""

تائی جان نے فکر مندی سے کہا۔

"مجھ پر یقین رکھیے۔""

وہ الوداعی کلمات کہہ کر چلی گئی۔۔۔۔

"حنا کہاں ہے؟"""

ڈنر ٹیبل پر حنان کی نظروں کا سوال جویریہ بیگم نے پوچھا، حنان چوکنا ہو گیا۔

"وہ تو پھوپھو کے گھر رگئی ہے،،، بچے بہت ضد کر رہے تھے تو اسے جانا پڑا۔۔۔۔"

زرن۔ش نے بتایا تو حنان نے لب بھینچے۔

وفا پر، دوستی پر، پیار پر ایمان رکھتا ہوں

کبھی جب وقت پڑتا ہے تو ان کا مان رکھتا ہوں

محبت ___ بڑھتے بڑھتے لو یہاں تک آ گئی ہے اب

جہاں وہ پاوں رکھتا ہے وہاں میں جان رکھتا ہوں

تمہارا درد سہہ لینا ___ مجھے آساں نہیں لیکن

میں اپنے آپ کو اس درد سے انجان رکھتا ہوں

نہیں بھولا ہوں میں اب تک کسی کو سوچتے رہنا

وہی ٹوٹا ہوا دل ہے_____ وہی ارمان رکھتا ہوں

زباں پر بے وفائی کے گلے، شکوے تو ہیں___ لیکن

میں اپنے دل کے ہر گوشے میں اسکا نام رکھتا ہوں

مجھے، دنیا اس____ کی نسبت یاد رکھتی ہے

یہی پہچان ہے میری____ یہی پہچان رکھتا ہوں

جب ترا حکم ملا ترک محبّت کر دی

دل مگر اس پہ وہ دھڑکا کہ قیامت کر دی

تجھ سے کس طرح میں اظہارِ محبّت کرتا

لفظ سوجھا تو معانی نے بغاوت کر دی

میں تو سمجھا تھا کہ لوٹ آتے ہیں جانے والے

تو نے جا کر تو جدائی مری قسمت کر دی

مجھ کو دشمن کے ارادوں پہ بھی پیار آتا ہے

تری الفت نے محبت مری عادت کر دی

پوچھ بیٹھا ہوں میں تجھ سے ترے کوچے کا پتہ

تیرے حالات نے کیسی تیری صورت کر دی

کیا ترا جسم ترے حسن کی حدّت میں جلا؟

راکھ کس نے تری سونے کی سی رنگت کر دی

احمد ندیم قاسمی

یہ سمجھت-ی کیا ہے خود کو؟؟؟ ادھ-ر جاک-ر بیٹھ گئی ہے جیسے مجھے پ-رواہ ہے،،،، می-ری بلا سے نہ "

"آئے واپ-س۔۔۔

آج حنا کو گئے تین دن ہو گئے تھے اور حنان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کر بیٹھے۔

"ماما کہتی ہیں اس دن کی رہتی بھی نیچے اپنے کم-رے میں رہی ہے،، یعنی میری کوئی اہمیت نہیں۔"

وہ غص-ے سے ٹہل رہا تھا۔

"نہیں بات کروں گا اب،،، کبھی بھی نہیں۔۔"

وہ گرنے کے انداز میں بیڈ پر گرا، تبھی ہارن کی آواز آئی تو وہ بھاگتا ہوا ٹی-رس پر آیا،، حنا کا گم-ان ہوا تھا۔

"کہاں تھے تم؟؟"

وہ ڈرائیو پر چڑھ دوڑا۔

"صاحب جی حنا بی بی کو لینے گیا تھا۔"

ڈرائیو کی بات اسے چلچلاتی دھوپ میں مینہ کی مانند لگی،،،،، وہ تی-زی سے بھاگا مگر سیڑھیوں پر جا کر بریک لگائی۔

"نہیں حنان پاگل نہ بن،،،،، ایسے وہ سمجھے گی کہ تجھے اس کا ویٹ تھا، آئی بڑی شوخی۔۔۔"

حنان پر سوچ نظ-روں سے سیڑھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا کہ شاید اوپر آجائے۔

"حنا کی بچی۔۔۔۔"

جب وہ پانچ منٹ اوپر نہ آئی تو حنان فقط دانت پیس کر رہ گیا۔ اس کا دل جانتا تھا کہ وہ کتنا بے تاب تھا صرف اس کی ایک جھلک دیکھنے کو۔۔۔۔

"ارحہ بیٹا کیا ہوا ہے؟"

تنزیلہ بیگم نے اسے دیکھا۔۔۔

"ماما کچھ بھی نہیں۔"

وہ فوراً مسک-رائی۔

"بیٹا میں کافی دن سے نوٹ کر رہی ہوں کہ تم کافی بجھی بجھی ہو،،، خیریت ہے نا؟"

انہوں نے اس کے بال سلج-ھائے۔

" ماما ایسا کچھ نہیں ہے،،، بس آپ کو محسوس ہو رہا۔"

وہ لاڈ سے ان نے گرد بازو حمائل کر کے بولی۔

"اللہ کرے،،،ع—ارش سے بات ہوئی؟"

انہوں نے اب-رواچ-کا کر پوچھا۔

"جی ہوتی رہتی ہے اکثر۔"

وہ دل کے ٹکڑوں کو سنبھالتی ہوئی مسکرائی۔

"چلو اچھا ہے،،،کچھ کھانا ہے؟"

انہوں نے بوسہ دے کر پوچھا۔

"نہیں ابھی سوؤں گی۔"

وہ مسکراتی ہوئی گویا ہوئی۔

"ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو میں رات کے کھ-انے کا اہتمام کرتی ہوں۔۔۔"

وہ چلی گئیں۔

ایک کال تک نہیں کی عارش نے،،، کیا یہی تھی محبت جن کے دعوے وہ کرتے تھے،، آپ کے ساتھ " زندگی کو جینا سیکھا میں نے،،، سب کچھ پس پشت ڈال دیا فقط آپ کی خاطر،،،، یہ صلہ دیا میری محبت "کا۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین پر ہاتھ پھیرتے گہری سوچ میں گم تھی جہاں عارش اور اس کے ولیمے کی تصویر جگمگا رہی تھی،،، دونوں کتنے خوش لگ رہے تھے۔

"دیکھیے۔"

ارحہ نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"دکھایئے؟"

عارش ہنسا۔

"یہاں لاؤنج میں یہ ولیمے والی انلارج پکچر لگے گی اور اندر روم میں بارات والی۔۔"

ارحہ نے گھورتے ہوئے کہا۔

" نووے،،، ولیمے والی روم میں لگے گی۔"

عارش نے ضد کی۔

"عارش۔۔۔"

اس نے دانت پیسے۔

"جی عارش کے دل کی ملکہ۔۔۔۔۔"

وہ محبت سے بولا۔

"یہ پکچ۔۔۔۔"

اس نے روم کی طرف اشارہ کیا۔

"اچھ۔۔۔الگالو۔۔۔"

وہ م۔۔۔ان گیا۔

"ہائے شکریہ۔۔"

وہ خوشی سے چلائی۔

"بس مسکراتی رہا کرو۔"

وہ اس کے بالوں کو بکھیرتے ہوئے بولا۔

"آپ سنگ ہیں میرے تو مسکرانا نصیب ہے میرا۔"

وہ بھی محبت سے بولی۔

"ان شاءاللہ ساری زندگی مسکرانا تمہارا نصیب ہے تمہارا۔"

وہ پکچر کو اٹھاتے ہوئے بولا تو ارحہ نے آمین کہا۔ پرانی یادیں تکلیف دہ تھیں۔ جہاں دونوں کے درمیان کبھی لڑائی نہ ہوئی اور پہلی بار ہی اتنی شدید لڑائی ہوئی۔ آنسو ٹپ ٹپ کرتے گر رہے تھے۔ دل زخمی تھا۔

حنان اس دن کا نوٹ کر رہا تھا حنا اسے اوائیڈ کر رہی تھی۔ وہ جب گھر آتا تو حنا کہیں نظر نہ آتی۔ ناشتے کی ٹیبل پر نہ رات کے کھانے پر۔۔ وہ کمرہ جو صبح بکھرا چھوڑ کر جاتا تو واپسی پر صاف ستھرا ملتا۔ صاف پتہ لگتا تھا کہ دل سے صفائی کی گئی ہے۔ ح۔نا آج بھی صفائی کر کے فریش ہو کر اسی روم میں آ گئی۔ پیلے رنگ کے سوٹ میں وہ نکھری نکھری پر اداس سی لگ رہی تھی۔ وہ بیڈ پر لیٹی تھی،،، آنکھیں موندے وہ گہری سوچ میں گم تھی جب تیز اور جانی پہچانی پروفیوم کی خوشبو اس ک نتھنوں سے ٹکرائی۔ وہ جان چکی تھی حنان یہاں ہی ہے۔ شرم سے ڈوب مرنے کا مقام تھا مگر اب بھاگنے کی بجائے مقابلہ کرنا تھا۔ حنان دراوزے کی چوکھٹ پر کھڑا دروازے سے ٹیک لگائے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسے معلوم تھا وہ روز آتی ہے یہاں تب ہی وہ آج بے وقت گھر آیا تھا۔ حنا کو اپنے روم میں دیکھ کر لبوں پر تبسم بکھر گئی تھی۔ حنا کی پلکوں کی جنبش بتا رہی تھی کہ اسے بھی آمد کا علم ہو چکا تھا۔ حنا نے آہستگی سے پلیکیں اٹھائیں۔۔ دشمن جان سامنے کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا،،، آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

"کہاں؟"

حنا اٹھ کر جانے لگی جب حنان نے بازو آگے رکھ دیا۔

"تم سے مطلب؟"

حنا نے ابرو اچکائے۔۔

"ہاہاہاہا محترمہ حنا حنان آپ کے سارے مطلب مجھ تک ہی آتے ہیں،،، آئی سمجھ۔۔"

وہ اس کی جانب جھ-کا،،، حنا کی ایک بیٹ مس ہوئی۔

"پیچھے ہٹو،،، مجھے کام ہے۔"

حنا نے بنا دیکھے کہا۔

"خی-ر ایسا کام تو کچھ نہیں کیا تم نے کہ نظریں ہی نہ ملا پاؤ مجھ سے،،،، ویسے کیا تو ہے۔۔"

حنان نے اس کے نظریں چرانے پر چوٹ کی۔

"کیا کیا ہے میں نے؟"

وہ فوراً بولی۔

"تم یہ روم چھوڑ کر جا چکی تھی،،، تو میری غیر موجودگی میں یہاں آنا۔"

وہ اس کی جانب دو قدم بڑھا۔

" چھوڑ کر نہیں گئی تھی یہ روم،،،، اپنی ماما کے گھر رہنے گئی تھی مائنڈاٹ۔۔۔"

حنا نے دو قدم پیچھے ہٹتے کمال مہارت سے تاثرات چھپا کر جواب دیا۔

"اوووور ئیلی۔۔۔"

وہ دو قدم مزید آگے بڑھا۔۔

"ہاں،، ہٹو سامنے سے مجھے لنچ بنانا ہے۔"

وہ خشک لب-وں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی۔

"نہ ہٹوں تو؟؟؟"

وہ ابرو اچکاتے ہوئے بولا۔

"تم مجھے تنگ کر رہے ہو۔"

حنا نے گھورا۔۔

"اور جو تم نے کیا؟؟"

حنان اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

""ک،،،،، کب؟؟؟؟"

حنا ہکلائی۔

"جب،،،،، نہیں کچھ نہیں،،،،، تم جاؤ۔۔"

اس نے رستہ چھوڑا تو حنا بنا ایک لمحہ کی تاخیر کیے چلی گئی۔ حنا گرنے کے انداز میں بیڈ پر لیٹا۔

"پت-ہ تھا مجھے کہ آتی ہو اس روم میں،،، پانچ دن کی محبت نہ بھلائی جائے اور یہ تو بچپن کی ہے۔۔"

اس نے مس-کرا کر بالوں میں انگلیاں چلائیں۔

مریضِ عشق کو دوا چاہی ئی ے نہ دُعا چاہی ئی ے

شِفا کے لی ئی ے فقط اک نگاہِ دلرُبا چاہی ئی ے

"ارے ارحہ تم۔۔"

ثمر اسے آف۔۔س میں دیکھ کر خوشی سے اٹھی۔

"ہاں میں،،، بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی،،،، س مجھے آنا پڑا،،،،، بائے داوے تم کیسی ہو؟"

وہ مس۔کراک۔ربتانے لگی۔

"میں بلکل ٹھیک،،، تم سناؤ۔ "

ارحہ کے ساتھ چلتے ہوئے وہ بولی۔

"اے ون،،، تم سناؤ بہت خوش ہو گی ک۔ہ عارش کی ڈانٹ نہیں پڑتی اب۔۔۔۔"

ارحہ نے شرارت سے کہا۔

نہیں یار عارش سر بہت اچھے تھے، اتنے اچھے سے کام سمجھاتے تھے،،، ان کی سیٹ جس نے سنبھالی ہے"

"وہ تو انتہائی ہی کھ-ڑوس ہیں،،، سیدھے منہ بات نہیں کرتے۔

ثمر نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔

""ہاہاہاہاہا چلو اچھ-اہوا تمہیں قدر تو محس-وس ہوئی۔"

ارحہ ہنسی۔

"یار کچھ نہ پوچھو،۔۔"

اس نے نفی میں س-ر ہلایا۔

"اچھا ثم-ر مجھے فائل دے دو،،، میں عارش کے روم میں ہوں،،، وہاں ہی دے جاؤ۔۔۔"

وہ دوپٹہ سنبھالتی ہوئی چلی گئی۔ عارش کے روم میں آ کر ایسے محسوس ہوا کہ جیسے وہ یہاں ہی موجود ہو،،، پروفیوم کی خوش-بو ابھی بھی تھی۔

"مسس یو یار،،،، واپس آ جائیں ناں۔۔۔"

وہ اس کی چیئر پر بیٹھ گئی،، آفس کا پہلا دن سے لے کر آخر تک سب یاد آیا۔۔

"ڈراموں کے علاوہ کوئی اور کام کرو تو سمجھ آئے ناں۔"

ع-ارش کی آواز کانوں میں گونجی۔۔

ع-ارش جب سے آپ گئے ہیں میں نے تو ڈرامے دیکھنے ہی چھوڑ دیئے،،،سب رنگ آپ سے "

"تھے۔۔۔

اس نے ٹھوڑی ٹیب-ل پر ٹکا دی۔

"عارش۔۔۔پلیززززکم بیک۔"

وہ آہستگی سے بولی۔

"یہ فائلز۔ "

ثمر آگئی تو وہ سر ہلا کر دیکھنے لگی۔۔۔

ض۔۔دی ہے آخ۔۔ر تھ-ک ہار کے گ۔۔ر جائے گی

یہ لڑکی غم سہتے سہتے ایک دن مر جائے گی۔

URDUNovelians

کافی دن گذر گیے تھے۔حناڈنر کی تیاری کر رہی تھی،،،،زرن۔۔ش بھی اس کی ہیلپ کر رہی تھی۔۔

"حنا پھوپھو۔۔"

عالی نے من-ہ بنایا۔۔

"جی میری جان۔۔۔"

وہ مس-کرائی۔

"آپ کی شادی کب ہو گی۔۔؟"

وہ معصومیت سے بولا۔

" ہ—امی-رے لعل،،،، میری شادی ہو چکی ہے۔۔"

وہ اس کے گال چوم کر بولی۔

""نہیں تو۔۔۔۔"

وہ فوراً بولا۔

"ہاں تو،،،، جب آپ نے میرون شیروانی پہنی تھی۔۔"

حنا نے اسے یاد دلایا۔

"اووووبٹ وہ تو حنان چاچو کی تھی نا۔"

وہ جیسے حنا کی عق-ل پر ماتم کرنے لگا۔۔

""""اووووو تو حنان چاچو کی دلہن کون تھی؟"

حنا نے پوچھا۔

"وہی تو میں ڈھونڈ رہا ہوں مجھے نہیں ملی۔"

وہ روہانسا ہوا۔۔

"چلو میں تمہیں حنان چاچو کی دلہن دکھاتی ہوں۔""

حنا نے مس-کراتے ہوئے سیل انلاک کیا۔۔

"یہ دیکھو۔۔۔"

حنا نے مسکرا کر اپنی اور حنان کی پکچر دکھائی۔

"آپ کی شادی ہو گئی ہے نا،، دع-ا پھوپھو سچ بول رہی تھیں کہ آپ نے مجھے اپنی شادی پر نہیں بلایا۔۔۔"

وہ رونے لگ-ا۔

"ارے میرے باپ میری اور حنان کی شادی ہوئی ہے۔۔۔"

حنا نے اس کے آنسو پونچھے۔

"ک-یا ہوا عالی۔؟؟"

حنان بھی آ گیا۔

"کہہ رہا ہے کہ میں نے اسے اپنی شادی پر نہیں بلایا۔۔"

وہ ہنسی تھی۔

"اوووریئلی،،،بلایا تو مجھے بھی نہیں۔۔۔""

وہ عالی کو چھیڑنے لگا۔

"میں آپ سے بھی ناراض ہوں۔۔۔۔،، آپ نے مجھے اپنی دلہن نہیں دکھائی۔۔"

وہ سوں سوں کرتا ہوا بولا۔

"اووووا چھا،،،،، چلو آؤ اپنی دلہن دکھاؤں۔""

وہ مس۔کراتا ہوا بولا۔

"یہ ہیں تمہارے حنان چاچو کی دلہن۔"

وہ حنا کے گ۔رد بازو حمائل کر کے بولا جب کہ حنا حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔

"جھوٹے ہیں آپ دونوں۔۔۔"

اس نے منہ بنایا۔

"اارے میرے باپ یہی ہے،،،، نکاح نامہ دکھاؤں؟؟؟"

حنان نے گھورا۔

"آپ نے بولا تھا کہ آپ کی دلہن پرنسز ہوں گی جب کہ انہوں نے تو کراؤن نہیں پہنا۔۔"

وہ نفی میں سر ہلا کر بولا۔

ارے ے ے ے ے ے ے ے ے ہاں،،،،،،،،،، چلو وکل حنان چاچو اپنی پرنسز کے لیے کراؤن "

"لے کے آئیں گے۔۔۔۔

حنان مس۔کرایا۔

"پکا؟؟؟؟"

اس نے ہاتھ آگے کیا۔

"پکا پرومس۔۔۔۔""

وہ مسسکرایا۔۔۔

URDUNovelians

حنان کا موڈ کسی بات کو لے کر آف تھا،،، وہ آف۔س سے جلدی ہی گھر آگیا تھا۔

"یہ حنان کیوں جلدی آگیا؟"

حنا نے سوچا۔

"پوچھتی ہوں؟ "

وہ اوپر روم کی طرف چل دی تھی۔

"تم جلدی کیوں آ گئے؟ "

حنا نے اسے دیکھا جو شوز پہنے ہی صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔

"کیوں میرا گھر ہے،،، نہیں آ سکتا کیا؟"

اس نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا۔"

حنا نے فوراً صفائی دی۔

حنا کدھر ہو یار،،، آ بھی جاؤ جو بریانی حنان کے لیے اتنی محنت سے بنائی ہے وہ ذرا سی لاپرواہی سے خراب "ہو جائے گی،،،، جلدی آؤ۔۔۔

بھابھی نے اسے آواز دی اور حنا کا دل چاہے کہ اپنا ہی سر پیٹ لے۔

"آئی بھابھی۔۔۔"

وہ جانے لگی۔

"تمہارا جو بھی مطلب ہے مجھے کوئی سروکار نہیں،،، میں بہت جلد تمہیں سوچنے کا چھوڑ چکا ہوں۔۔۔"

وہ کہہ کر واشروم میں چلا گیا جبکہ حنا ساکت رہ گئی تھی۔ آنکھوں کے سامنے زمین آسمان گھومتے نظر آ رہے تھے۔ وہ بمشکل خود کو سنبھالتی کچن میں آئی تھی۔

"حنان کہاں جا رہے ہو؟"

جویریہ بیگم نے اسے تیزی سے جاتے دیکھ کر پوچھا۔

آنٹی ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں،،"

"ڈنر تک آ جاتا ہوں۔

وہ کہہ کر تیزی سے نکل گیا۔ اس کے بعد زرن۔ش اور حنا نے ٹیبل سجائی۔

"حنان بریانی بھی لو نا؟"

زرن۔ش بھابھی نے اسے دیکھا۔

"نہیں بھابھی آج میرا موڈ نہیں یہ کھانے کا۔۔"

وہ بطور خاص حنا کو دیکھتے ہوئے بولا جو جان بوجھ کر انجان بنی بیٹھی تھی۔

"حنان بیٹا حنا تمہارا خیال تو رکھتی ہے نا؟"

شاہد صاحب نے اسے دیکھا۔

"جی چاچو بہت زیادہ۔"

وہ مس۔کرایا تھا۔

"چلو اچھی بات ہے۔۔"

وہ مسکرائے تھے۔

"حنان اب تو آفس میں بھی اتنا کام نہیں ہے تو تم اور حنا کہیں گھوم پھر آؤ۔۔۔"

ہادی نے تجویز دی۔

"ارے ے ڈونٹ وری بہت جلد گھماؤں گا دنیا۔۔"

وہ عام سے لہجے میں بولا تھا مگر حنا کو عام نہیں لگا تھا جب کہ زرن۔۔ش بھ۔ابھی بھ۔ی الجھی تھیں۔

.....

حنان سگریٹ سلگائے بیٹھا ہوا تھا۔جب حنا روم میں آئی۔

حنا نے بنا ایک لمحہ کی تاخیر کیے سگریٹ منہ سے نکال کر ڈسٹ بن میں پھینک دی تھی۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے؟"

وہ غصے سے بولا تھا۔

"آخر کون سا روگ لگ گیا ہے جو تم دسواں سگریٹ پی رہے ہو،،، بتاؤ مجھے بھی۔۔۔۔"

وہ ایش ٹرے کو دیکھتے ہوئے ابرو اچکا کر بولی۔

"کیوں تمہیں کیوں بتاؤں؟"

حنان نے دانت پیسے۔

"کیونکہ حنان میں دوست بھی ہوں تمہاری۔۔۔"

وہ نرمی سے بولی۔

"تم صرف میری بیوی ہو۔"

وہ غصے سے کہہ کر ٹیرس پر چلا گیا۔

"اس کا اب دماغ کس بات پر گھوما ہوا ہے اب۔۔"

حنا نے گہرا سانس لیا۔

" حنا میرے دل کے وہم بڑھتے ہی جا رہے ہیں یار،،، نہیں بتا سکتا تمہیں۔۔۔"

حنان نے سر ہاتھوں پر گرا لیا۔ یہ انسان کا المیہ ہے کہ وہ جس بات کو سر پر سوار کر لے اس سے با آسانی ہٹتا نہیں۔

عارش اپنے اپارٹمنٹ کے ٹیرس پر کھڑا تھا جب سامنے والے اپارٹمنٹ پر نظر پڑی۔ ایک کپل کھڑا چاند کو دیکھ رہا تھا۔ عارش نے بھی چاند کو دیکھا تو دل کو جانے کیا ہوا۔ اس نے موبائل ان لاک کیا اور ارحہ کی پکچر نکال لی۔

"کیا تم اب بھی ٹیرس پر کھڑے ہو کر چاند کو دیکھتی ہو گی،، کیا تم اب بھی ستاروں میں ہمارا نام بناتی ہو گی۔۔"

اس نے آرزدگی سے سوچا۔

"ارحہ آئی مس یو سو مچ۔۔۔"

اس نے انگلی اس کی تصویر پر پھیری۔

"کیا تم کو میری یاد نہیں آتی،،، ایک لمحے کو بھی وہ وقت نہیں یاد آتا جو ہم نے ساتھ گزارا تھا،،، تم تو کھلے ڈرامے دیکھتی ہو گی،، کوئی تنگ کرنے والا نہیں ہو گا،،، تمہیں تو میرے جانے سے فرق نہیں پڑا نا۔۔۔"

وہ دکھ سے سوچ رہا تھا، جب ڈور بیل بجی۔

"جی کون۔۔۔"

ڈور کھولنے پر ایک لڑکی سامنے آئی۔ حوشکل وحلیے سے ہی پاکستانی معلوم ہو رہی تھی۔

"میں علیحہ ہوں،،،، یہاں سامنے اپارٹمنٹ میں رہتی ہوں،،، میں نے یہ پاکستانی کھانا بنایا تو نانی نے کہا کہ آپ کو دے آؤں۔۔"

اس نے مسکرا کر کہا۔

"پلیز آیئے۔۔"

اس نے راستہ دیا۔

"آپ کی نانو نے مجھے کہاں دیکھا؟"

عارش نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"شاید یہاں آتے جاتے۔۔"

اس نے قیاس آرائی کی تو عارش نے سر ہلایا۔

"آپ پاکستان سے ہیں؟"

علیحہ نے کھانا نکالتے ہوئے پوچھا۔

اوووو تب ہی،،، دراصل نانو کو پاکستان بہت یاد آتا ہے تو وہ کافی دنوں سے فورس کر رہی تھی۔ں کہ کچھ بنا"
"کر دے آؤں،،، اب سمجھ آئی ان کو پاکستان کی خوشبو آگئی تھی،،، خی۔ر آپ اکیلے رہتے ہیں،، ماما بابا؟

علیحہ کو تجسس ہوا۔

"دے آر نو مور۔"

وہ بنا دیکھے بولا۔

"اووووو آئم سو سوری۔۔۔"

علیحہ شرمندہ ہوئی۔

"آپ میرڈ ہیں؟"

اس نے مزید پوچھا۔

"شاید۔"

عارش نے آہستگی سے کہا۔

"کیا مطلب؟"

علیحہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"نتھنگ۔۔"

وہی مغرور انداز۔

"آئی تھنک آپ کی اپنی مسز سے ناراضی چل رہی ہے۔۔"

وہ قیاس آرائی کرنے لگی۔عارش چپ رہا۔

"ایک بات بتاؤں آپ کو؟"

علیحہ نے کہا تو عارش نے ناسمجھی سے دیکھا۔

ایک مشرقی لڑکی صرف اپنے شوہر کی ہوتی ہے،، آپ کی لڑائی کی وجہ میں نہیں جانتی مگر ایک بات "

"بتاؤں؟؟ اگر انٹرسٹ ہے تو۔۔

اس کی عدم دلچسپی دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"جی بتایئے؟"

عارش نے سر ہلایا۔

"میں طلاق یافتہ ہوں مگر جس نے مجھے طلاق دی ہے میں اس کے لیے آج تک دعا کرتی ہوں۔۔"

اس کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ تھی۔ عارش چونک گیا۔

پانچ سال پہلے کی بات ہے مجھے کسی سے پیار ہو گیا فیملی میں بولا کہ شادی اسی سے کرنی ہے مگر کوئی نہ مانا اور " میری شادی کروادی کسی اور سے۔ میں اسے شوہر تسلیم نہیں کر سکتی تھی کیونکہ میرا دل کسی اور کے نام کی مالا جھپتا تھا،،، خیر میں اپنے تئیں کوشش کرنے لگی تھی اس کو بھلانے کی،،، چھ ماہ گزرے تو میں تیس-ری بار اپنی ماما گھر رہنے گئی۔ ایک دن گزرا تو مجھے یوں لگا کہ مجھے اپنے شوہر کی یاد آنے لگی،، ان کی باتیں ہنسی مذاق،،،، یہ سب میرے لیے ایک انہونی جیسسا تھا،،، میں گھر واپس آئی میں بہت خوش تھی،، ظاہر ہے مجھے جس سے محبت تھی وہ پاس تھا۔ نکاح کے بولوں سے زیادہ طاقت کسی محبت میں نہیں ۔۔۔ ہماری زندگیاں جیسے بہار بن گئیں۔۔ ایک دن اچانک سے کسسی نے میرے ہزبینڈ کو میری پہلی محبت بلکہ وقتی اٹریکشن کا بتا دیا اور اس نے بنا ایک لفظ کی صفائی مانگے مجھے طلاق دے دی،،، بنا یہ جانے ککہ میں

اس کے عشق میں پور پور ڈوب چکی ہوں۔۔ بعد میں وہ بہت پچھتایا مگر اب فائدہ نہ تھا۔۔۔ خیر چلتی ہوں "دیر ہو گئی۔

علیحہ اپنی روداد سنا کر برتن اٹھا کر چلی گئی۔ جب کہ عارش کو سوچنے پر مجبور کر گئی۔

"یہ حنا کدھر گئی؟"

حنان کی آنکھ کھلی تو حنا روم میں نہیں تھی،،، اس کی تو مانو جان ہی نکل گئی۔

"حنا،،، حنا۔۔"

اس نے سارا روم چیک کیا، ٹی۔رس کہیں نہیں تھی۔ وہ جیسے ہی ٹیرس سے مڑنے لگا تو حنا لان میں دکھائی دی۔

ایسے کون سے ظلم کے پہاڑ توڑ ڈالے میں نے تم پر؟ جو تم یوں آدھی رات کو دکھی آتم۔ہ بنی بیٹھی "

"ہو۔۔۔؟

وہ غصے سے بولا تھا۔

"میرا دم گھٹ رہا تھا اسی لیے باہر آئی۔۔۔"

وہ بنا چونکے بنا دیکھے بولی۔

" اووواب تمہارا روم میں دم گھٹنے لگا ہے؟"

اس کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"حنان پلیز،، تم سے بحث کا کوئی موڈ نہیں ہے، جاسکتے ہو تم،،،۔ میرا جب دل کرے گا تو آجاؤں گی۔۔۔"

حنا کی آواز میں نمی تھی۔

"رو رہی ہو تم؟ "

وہ اس کے مقابل بیٹھا۔

"نہیں میں کیوں روؤں گی بھلا۔۔"

وہ جھنجھلا کر بولی اور اندر چلی گئی۔۔ حنان نے بالوں میں انگلیاں چلاتے خود کو ریلیکس کیا۔

"حنان چاچو؟"

عالی نے ناشتے کی ٹیبل پر کہا۔

"جی چاچو کے شہزادے۔۔۔"

وہ مسکرایا تھا۔

"آپ نے کراؤن نہیں لایا نا؟"

عالی نے کہا تو حنان چونکا۔

"اووو سو سوری،،، میں بھول گیا تھا،،، آج آپ کے چاچو پکا یاد سے کراؤن لائیں گے۔۔۔"

اس نے سر پر ہاتھ مار کر کہا تو عالی نے سر ہلایا۔

"بھئی کس کراؤن کی بات ہو رہی ہے؟"

زرن۔ش نے ابرو اچکائے۔

"اٹس سیکرٹ۔۔۔۔"

وہ فوراً بولا۔

"ہمیں بتانا ہے کہ نہیں؟"

ہادی نے گھورا۔

"شام کو بتائیں گے۔۔"

حنان ہنسا تھا تو وہ مان گئے۔۔۔

"کیا ہوا حنا؟"

زرن۔ش بھابھی نے اسے دیکھا جو بازو پکڑ کر بیٹھی تھی۔

"بھابھی مجھے نہیں پتہ۔۔"

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟ کیا ہوا ہے بتاؤ نا؟"

زرن۔ش اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"بھابھی آج کتنے دن ہو گئے ہیں لیفٹ آرم پین کر رہا ہے اور اب تو سانس بھی اکھڑنے لگی ہے۔۔۔"

وہ کھانسنے لگی۔

"ک،،،، کب سے ہے یہ؟"

زرن۔ش شاکڈ سی اسے دیکھ رہی تھی۔

"دو مہینے سے تقریباً۔۔"

اس نے درد سے دوہرا ہوتے ہوئے کہا۔

"تم یہ میڈیسن کھاؤ ہم پھر ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔"

اس نے ایک ٹیبلٹ دی۔

"رات حنان کیوں برہم ہو رہا تھا تم پر؟"

زرنش بھابھی نے کہا تو حنا چونکی۔

"آئم سو سوری مگر میں نے رات ساری گفتگو سن لی۔"

زرن۔ش نے بتایا تو حنا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"حنا پرنسس بتاؤ بھی۔۔۔"

زرن۔ش نے کہا تو حنا نے سب بتا دیا۔

حنان گھر آیا تو عالی سو گیا تھا۔ اس نے کراؤن ٹیبل پر رکھ دیا۔ حنا مسکرا کر اس کراؤن کو دیکھ رہی تھی۔

جب حنان روم میں آیا۔

"کسی خوش فہمی میں جانے کی قطعی ضرورت نہیں،،،، میں یہ عالی کے لیے لایا ہوں۔۔۔"

حنان نے گھورا۔

حنان بہت بری لگتی ہوں نا اب میں تمہیں،،، مجھ سے جان بھی چھڑانا چاہتے ہو مگر چھوٹ نہیں رہی تو تم" نہ ہی کوئی کوشش کرو اور نہ دعا کیونکہ میں تمہاری زندگی سے اتنی دور چلی جاؤں گی کہ تم یا کوئی اور چاہ کر " بھی واپس نہ لا پاؤ گے۔۔۔

وہ کہہ کر چلی گئی یہ جانے بنا کہ حنان کی تو دنیا ہی ہل گئی تھی۔

"کیوں بولا حنا نے یہ؟"

وہ بالوں کو جکڑ کر بولا۔

نہیں میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔"۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"خدا کرے جو علامات ہیں حنا کو وہ بیماری نہ ہو۔۔۔"

زرن۔ش نے سر تھاما۔

"یا اللہ پاک اس کی رپورٹس کلئیر آئیں۔۔۔"

زرنش نے ٹہلتے ہوئے دعا مانگی۔

"مجھے کیوں ڈر لگ رہا ہے۔"

زرن۔ش نے گہرا سانس لیا اور دعا مانگنے لگی۔

URDUNovelians

"ارحہ بچے ایک سوال پوچھوں؟"

دادو نے اسے دیکھا تو اس نے سر ہلایا۔

"کیا عارش اور تیرے بیچ سب ٹھیک ہے۔"

دادو کے اس سوال پر وہ چونکی اور سر ہلایا۔

ارحہ مجھے بتاؤ جو بھی بات ہے،،، میں سب ٹھیک کر دوں گی،،،، اگر معاملات چھپائے تو مزید نہ بگڑ"
" جائیں۔

دادو نے کہا تو ارحہ نے انہیں دیکھا۔

دادو کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے،،، عارش بچے کی پیدائش کے بعد مجھے طلاق دے دینا چاہتے ہیں،،، دادو مجھے"
" طلاق نہیں لینی۔۔۔

وہ ان کو ساری بات بتانے لگی۔

"دادو۔۔۔۔"

دادو کو ایک طرف ہوتا دیکھ کر وہ چلائی۔ دادو کو ہارٹ اٹیک آیا تھا۔

"کاششش نہ بتاتی میں،،، مجھے معلوم تھا کہ دادو ہم دونوں کا صدمہ نہیں سہہ پائیں گی۔۔"

وہ روتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

" ارحہ جاؤ جلدی عارش کو کال کرو،،، ماں جی اسی کا نام لے رہی ہیں۔۔۔"

تنزیلہ بیگم کہہ کر چلی گئی تو اس نے کال کی۔

عارش جو ابھی تک علیحہ کی باتوں پر غور کر رہا تھا موبائل بجنے پر بد دل ہوا اور ارحہ کا نمبر دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔

"ارحہ۔۔۔۔"

اس کے لب ہلے اور بنا ایک لمحہ تاخیر کیے کال پک کی۔

"عارش۔۔۔"

ارحہ روتی ہوئی بولی۔

"کیا کیا ہوا ہے؟"

ارحہ کی روتی ہوئی آواز اسے بے چین کر گئی۔

"نانو کو ہارٹ اٹیک آیا ہے،،،وہ آپ کو مس کر رہی ہیں پلیز پہلی فلائٹ سے پاکستان آ جائیں۔۔۔"

اس نے التجا کی۔۔

"نانو،،،میں آتا ہوں۔۔۔"

اس نے کہہ کر کال کاٹ دی۔

"نہیں نانو کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

اس نے خود کو دلاسہ دیا۔

کیسی لگی آج کی قسط۔۔ دیر سے پوسٹ اس لیے کی کہ ہماری لائٹ چلی گئی تھی اور میں سو گئی تھی۔۔ پھر پڑھ کر بتایئے کیسی ہے۔ اٹھی تو ابھی یاد آیا

"یہ میڈیسن کھالو تم،،، طبیعت سنبھل جائے گی۔"

زرن۔۔ش نے اسے ٹیبلٹ دی۔

"اب اللہ کرے کہ تمہاری رپورٹس بھی کلئیر آجائیں۔۔"

زرن۔۔ش دھی۔رے سے بولی۔

"میری دعا ہے کہ میری رپورٹس ایسی ہیں کہ بس صف ماتم بچھ جائے،،،، میں چلی جاؤں بس۔"

حنا نے دکھ سے سوچا۔

"ک۔یا ہوا؟"

حنان روم میں آیا۔

"اتنے مت لاپرواہ اور اجنبی بنو حنان کہ موت کی بھی خبر نہ مل پائے،،، میں چلتی ہوں حنا گڈ نائٹ۔۔""

زرنش اسے گھور کر حنا کو کہتی چلی گئی۔

"کیوں بولا بھابھی نے ایسا؟"

وہ شاکڈ سا تھا۔

وہ مذاق کر رہی تھیں؟،، اور ہو سکتا جو وعدہ میں نے کیا اسے پورا کرنے کا وقت قریب ترین آ گیا"

"ہو۔۔۔۔

وہ کروٹ لے کر بولی۔

"کیا مطلب؟"

اس کا دل دہلا۔۔

"یہ میڈیسن کھا کر مجھے نیند آ جاتی ہے۔۔۔۔"

وہ سو گئی۔

"کیوں کرتی ہے یہ ایسی باتیں؟؟؟"

وہ اٹھ کر لان میں آ گیا۔۔

"ہیلو جی ڈاکٹر حمزہ حنا کی رپورٹس آ گئیں؟"

زرن۔ش نے بے تابی سے پوچھا۔

"آپ سے ریکوسٹ ہے پلیز زززز کہ جتنی جلدی پاسبل ہو پائے رپورٹس منگوائیں۔۔۔"

وہ فکر مند تھی۔

جی تھینکس پلیز زززز،،، میں کل ملتی ہوں ہاسپٹل میں آپ سے،،، ان رپورٹس کے متعلق پتہ نہ چلے کسی "کو۔

اس نے الوداعی کلمات کہہ کر کال کاٹ دی۔

"کیا ہوا بھابھی،،، اپ سیٹ کیوں ہیں آپ؟؟"

حنان نے سامنے آتے ہوئے کہا۔۔۔

"اپ سیٹ؟؟ نہیں تو۔۔۔۔"

اس نے مسکرا کر مطمئن کرنا چاہا۔

"آر یو شیور۔۔۔؟"

حنان نے دیکھا تو اس نے سر ہلایا۔

"بھابھی حنا کو کیا ہوا؟؟ آپ نے میڈیسن کیوں دی؟"

اس نے ہچکچاہٹ سے کہا۔

"عالی رو رہا ہے آئی جسٹ کم۔۔۔"

وہ چلی گئی۔

"فیور ہی ہو گا۔۔۔"

اس نے خود کو تسلی دی۔

"کیسی ہیں اب دادو؟"

ارحہ نے صفدر صاحب کو دیکھا۔

"وینٹیلیٹر پر ہیں۔۔"

انہوں نے گہرا سانس لیا۔

"اللہ کرے کہ ٹھیک ہو جائیں دادو۔۔"

ارحہ کی آنکھوں میں نمی آنے لگی۔

"ان شاء اللہ۔۔"

انہوں نے اسے تسلی دی۔ تبھی عارش آ گیا۔ ارحہ نے دیکھا جو کافی اجڑا اجڑا سا لگ رہا تھا،،۔

"عارش بیٹا۔۔"

صفدر صاحب بغلگیر ہوئے۔

"نانو کیسی ہیں؟"

وہ ارحہ کو اگنور کر کے بولا۔

"وہ آئی سی یو میں ہیں۔۔"

انہوں نے سامنے اشارہ کیا۔

"ڈاکٹر آصف یہ عارش ہے اسے جانے دیجیئے اندر۔۔"

صفدر صاحب نے کہا۔

"نانو،،، نانو میں عارش،،، نانو آنکھیں کھولیں۔۔"

وہ بے قرار تھا۔

" آ گئے،، ار۔۔۔۔ ارحہ ک۔۔۔۔ کو بھ۔۔۔۔ بھی بل۔۔۔ بلاؤ۔۔۔"

انہوں نے ماسک اتار کر کہا تو عارش نے چونک کر دیکھا۔

"جی دادو۔۔۔"

ارحہ بھی بھاگتی ہوئی اندر آئی۔

م۔مجھے سب پ۔۔۔تہ چ۔۔ل گیاہ۔۔۔ہے،،،ب۔۔۔بیٹا میں ہاتھ جو۔۔۔۔ڑتی ہوں،،،،اسے نہ "

" چھ۔۔۔۔وڑنا،،،،عا۔۔۔رش۔۔۔

ان کی سانس اکھڑنے لگی۔

"دادو آپ بس ریلیکس کریں۔۔۔"

عارش نے ان کے ہاتھ پر بوسہ دیا مگر انہوں نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ع۔۔ارش۔۔۔"

انہوں نے ارحہ کا ہاتھ تھاما اور عارش کو بھی اشارہ کیا۔۔

"جی نانو۔۔۔"

اس نے فوراً ہاتھ ان کو دیا، جو انہوں نے ارحہ کے ہاتھ پر رکھا تھا،، دونوں چونکے تھے حالات اور ہوتے تو شاید لمس محسوس بھی کرتے۔

عارش نا۔۔۔نو کی لاج رکھ۔۔۔نا ارحہ کو کک۔۔۔۔ بھی بھی نہیں چھ۔۔۔۔وڑنا،،،بیٹا وہ"

"بہ۔۔۔۔ت پیا۔۔۔ر کر۔۔۔۔تی ہے۔۔نانو کا وعد۔۔ہ یا۔۔۔۔۔در کھنا۔نہ۔۔۔

ان کی گردن ایک سائیڈ پر لڑھک گئی۔۔

"نانو،،، دادو۔۔۔"

دونوں چلائے۔۔۔

"ڈاکٹر۔۔۔"

وہ چلایا تبھی وہ الرٹ ہوئے۔

"دادو آنکھیں کھولیں نا،،،، دادو پلیز زززز۔۔۔"

ارحہ ان کا چہرہ ہاتھوں میں لیے روئی۔

" ارحہ باہر چلو،،،ڈاکٹر کو چیک اپ کرنے دو۔۔"

عارش نے اسے شانوں سے تھاما۔

"نہیں،، نہیں،، میں نہیں جاؤں گی،، دادو۔۔۔"

وہ ادھر لپکی۔

"نہیں کچھ نہیں ہو گا دادو کو۔۔۔"

وہ اسے ساتھ لگا کر باہر لے آیا۔۔

"ارحہ مت روبچے۔۔۔"

تنزیلہ بیگم نے اسے ساتھ لگایا۔

"آئم سوری۔۔"

ڈاکٹر آصف نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو عارش کے قدم لڑکھڑائے۔صفدر صاحب وہاں ہی بیٹھ گئے۔

"دادو۔۔۔۔"

ارحہ چلائی۔۔عارش کی آنکھوں کا منظر دھندلانے لگا۔وہ آئی سی یو کی جانب بھاگی جب عارش نے اس کا بازو پکڑ کر نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے جانا ہے پلیز۔۔۔"

وہ گڑگڑائی۔

مامی آپ گھر لے جائیں اسے،،،،اس کی کنڈیشن بہتر نہیں ہے،،،میں اور مامو نانو کو لے آتے ہیں۔۔۔"

"۔

اس نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا،تو وہ لوگ چلے گئے۔

"حنا آ بھی جاؤ بھئی۔۔۔"

دعا نے آواز دی۔

"آ گئی۔۔"

وہ دعا کا لایا ہوا فراک پہن کر باہر آ گئی مگر حیرت کی بات تھی کہ اس کی کلائیوں پر چوڑیاں نہیں تھی۔

"تم نے چوڑیاں نہیں پہنی؟"

اسوہ کو شاک لگا۔

"نہیں یہ آستینیں تنگ ہیں تو اسی لیے نہیں پہن سکی۔۔"

وہ بمشکل مسکرائی۔۔

"اوواوکے۔۔۔"

اسوہ مسکرائی جب کہ حنان کو واقعی دکھ ہوا تھا کیونکہ وہ تو کیسے بھی کرے کے چوڑیوں کو ضرور پہنا کرتی تھی۔اس نے گہرا سانس لیا۔

"بھئی عالی کہاں ہے کراؤن،،،، دو حنان چاچو کو وہ پہنا دیں اپنی پرنسس کو۔۔"

اسوہ نے مسکرا کر کہا۔

"مما دو بھی۔۔۔"

اس نے زرن۔ش کو دیکھا۔

"ہمم یہ لو۔۔۔"

زرنش نے حنان کو تھمایا۔۔۔عالی کی ضد پر ہی ایک چھوٹا سا فنکشن رکھا گیا تھا۔۔

"ایک منٹ،،، حنا یہ کراؤن کبھی اتارے گی نہیں۔۔۔"

اسوہ نے کہا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے جب کام کرنے ہوں گے تب۔"

دعا نے گھورا۔

"کراؤن کا بوجھ نہیں ہوتا،،، چلو پہناؤ حنان۔۔۔"

اس نے حنان کو اشارہ کیا جو حنا کے مقابل کھڑا تھا۔۔

حنان نے مسکرا کر کراؤن اسے پہنایا۔

"واؤ۔۔۔ دیٹس امیزنگ۔۔۔"

سب نے تالیاں بجائیں۔

"ویسے عالی رومینٹک بہت ہو گا۔۔۔"

ہادی ہنسا تھا۔

"یس بلکل۔۔۔"

دعا بھی ہنسی۔

"چلو کیک کھلاؤ دونوں ایک دوسرے کو۔۔۔"

اسوہ نے مسکرا کر کہا تو دونوں نے کھلایا۔

"عالی اب تو تمہیں اعتراض نہیں نا کہ ہم نے تمہیں نہیں بلایا ہے میری اور حنا کی شادی پر۔۔۔"

حنان ہنسا تھا۔

"نو۔۔"

وہ اسے کِس کر کے بولا تھا۔اسی طرح وہ لوگ بیٹھ کر گیمز کھیلنے لگے،،،۔۔۔۔

"نانو،،،اتنی بھی کیا ناراضی عارش سے کہ آپ اتنی دور چلی گئی چھوڑ کر۔۔۔"

وہ روم میں بیٹھا تھا۔کمرے میں مکمل اندھیرا تھا۔

"لائٹ بند کر دو۔۔۔"

اس نے کسی کے روشنی کرنے پر ہاتھ آنکھوں پر رکھا۔

"عارش۔۔۔"

ارحہ کی آواز پر اس نے ہاتھ پیچھے کیا،،، اسے آئے چار دن ہو گئے تھے اور وہ پہلی بار اس روم میں آئی تھی۔

"کیوں آئی ہو تم یہاں؟"

لہجہ پتھر کو مات دے رہا تھا۔

"آپ نے کھانا نہیں کھایا۔۔۔"

وہ نرمی سے بولی۔

"چلی جاؤ یہاں سے،،، تم قاتل ہو نانو کی،،،، تمہاری وجہ سے نانو کی ڈیتھ ہوئی نہ تم ان کو بتاتی اور نہ وہ،،،"

"ایک نانو ہی تو تھیں اور وہ بھی چلی گئیں۔۔۔"

وہ رو دیا تھا۔ ارحہ نے بھی آنسو کو بہنے دیا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں کہ میں ہی قاتل ہوں،،،، کاش دادو کی جگہ میں مر جاتی،،، کاششششش،،،،،"

"میں یہ تکلیف نہیں سہہ پا رہی۔"

وہ روتے ہوئے بولی تو عارش نے گہرا سانس لیا۔

"رونا تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے،،، میں کھانا کھا لوں گا۔۔ "

اس نے بنا دیکھے کہا تو ارحہ بھی چلی گئی۔

"نانو کس امتحان میں ڈال گئی آپ مجھے۔۔۔"

اس نے آنسو پونچھے۔۔۔

" حنان،،، حنان۔۔۔۔"

حنا کی دبی دبی آواز نکلی۔

"کیا ہوا حنا۔۔۔؟؟؟"

حنان نے فوراً لیمپ آن کیا۔

"میری سانس۔۔۔"

اس کی سانسیں اکھڑ گئیں۔

"کیا ہوا؟؟؟"

وہ اسے فوراً ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔

"میں بھابھی کو بلاتا ہوں۔۔۔"

وہ کال کرنے لگا۔۔

"حنان وہ ٹیبلٹ دو۔۔"

اس نے اکھڑتی سانس کے ساتھ کہا۔

"یہ لو،،، بھابھی حنا کی طبیعت ٹھیک نہیں پلیززززز جلدی آیئے۔۔۔"

حنا کو میڈیسن دے کر بھابھی کو کہا۔

"حنا لمبی سانس لو۔۔۔"

وہ بہت پریشان تھا۔

"کیا ہوا؟"

زززرنش اور ہادی آ گئے۔

"حنا یہ میڈیسن کھاؤ۔۔۔۔۔""

وہ ٹیبلٹ نکالنے لگی۔

"یہ کھا چکی ہے۔"

حنان فوراً بولا۔

"اوکے ڈونٹ وری ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔"

زرن۔۔ش نے مس۔کر اکر تسلی دی۔

"لیکن حنا کو کیا ہوا ہے؟"

ہادی نے الجھ کر کہا۔

"پرابلم ہے۔۔ stomach کچھ نہیں"

زرن۔ش نے حنا کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔

""حنا بیٹا اگر طبیعت نہیں ٹھیک تو ہو سپٹل لے جائیں۔"

ہادی نے اسے دیکھا۔

"نہیں بھائی اب بہتر ہے۔۔"

اس نے سر ہلایا تو وہ لوگ مطمئن ہو کر چلے گئے۔

"تم لیٹ جاؤ۔۔۔"

اس نے کہا تو حنا لیٹ گئی جب کہ وہ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔ فکر مندی اور پریشانی چہرے پر عیاں تھی۔

"ان شاء اللہ کچھ نہیں ہو گا اسے۔"

حنان نے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے دل پر رکھا۔

"چوڑیاں بھی نہیں پہنتی اب یہ۔۔"

اس کی سونی کلائی دیکھ کر وہ دکھ سے بولا۔

"اے اللہ میری مدد کر۔۔۔"

اس نے گہرا سانس لیا۔

"ارحہ بی بی آپ کو عارش صاحب بلا رہے ہیں۔۔"

شبانہ نے آکر کہا۔

"مجھے؟؟؟؟؟اچھا کہاں ہیں وہ؟؟"

ارحہ چونک کر بولی۔

"وہ اپنے روم میں ہیں۔"

شبانہ نے بتایا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

"آجاؤ۔۔"

اس نے ڈور ناک کیا تو عارش نے کہا۔

"آپ نے بلایا؟"

ارحہ نے دیکھا تو اس نے سر ہلایا۔

"ارحہ پیکنگ کر لو،،،،ہم لوگ ایک ہفتے تک کینیڈا شفٹ ہو رہے ہیں۔۔۔"

وہ ہر احساس سے عاری لہجے میں بولا۔

"کیا؟؟؟؟ مما بابا یہاں اکیلے؟؟"

ارحہ چونکی۔

"میں ان سے بات کر چکا ہوں،،،،وہ میرے اس فیصلے پر خوش ہیں۔۔۔"

عارش نے بنا دیکھے کہا۔

"ایک ریکوسٹ ہے۔۔"

ارحہ نے ہچکچا کر کہا۔

"بولو۔۔"

عارش نے کہا۔

"میں چاہتی ہوں کہ بے بی کی پیدائش یہاں ہی ہو اس کے فوراً بعد ہم لوگ شفٹ ہو جائیں گے،،،ابھی ماما بابا دادو کے صدمے میں ہیں ان کو ہماری ضرورت ہے۔"

ارحہ نے کہا تو عارش نے اسے دیکھا۔

"اوکے۔۔"

وہ مان گیا۔

" تھینک-س۔۔۔ "

وہ چلی گئی۔

الزام محب ـــــت سے تی ـــــــراشہر چ ـــــــھوڑ دیا

ورنہ یہ چھوٹی سی عمر پر دیس کے قابل نہ تھی

آئم سو سوری موبائل کی وجہ سے میں اتنا ہی لکھ پاتی۔۔کچھ ریڈرز کہہ رہے ہیں کہ جب سے پیج پر رسپانس اچھا آنے لگا ہے میں اپی جان بوجھ کر نہیں دیتی تو افسوس ہوا سن کر۔۔۔میری سوچ ایسی نہیں ہے،،، آپ کو مجھ پر نہیں یقین تو آپ رائیٹر اریبہ شاہد سے پوچھ لیں۔۔۔موبائل لاک ڈاؤن کی وجہ سے ٹھیک نہیں ہو رہا اور اگر ٹھیک ہوتا میں کیسے بھی کر کے لکھ لیتی اپی۔۔کیونکہ میرے پاس اور بھی کتنے ناولز کے

"بلو کلر والی فائل ٹیبل پر پڑی تھی، مجھے نہیں ملی۔۔"

عارش نے بات کا رخ بدل دیا۔

"وہ،،،وہ میں دیکھ رہی تھی میرے روم میں ہے،،،لاتی ہوں۔"

وہ جانے لگی۔

"""نہیں تھینکس میں لے لیتا ہوں۔۔"

وہ چلا گیا تو ارحہ نے گہرا سانس لیا۔

"عارش۔۔"

اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

حنان ہوسپٹل آیا تو سب لوگ کھڑے بے چین دکھائی دے رہے تھے۔

"کیسی ہے حنا؟"

اس نے پوچھا۔

"""کسی نجومی سے پوچھ لو نا؟"

زاہد صاحب نے گھورا۔

"""کیا ہوا گیا ہے بھائی،،،،وہ حنا کے لیے پوزیسو تھا، بات دل میں بیٹھ گئی تھی تب ہی ایسا ہوا۔۔۔ "

شاہد صاحب نے اس کی حمایت کی۔

" تایا ابو اس کا قصور نہیں ہے،،،، سارا قصور ہمارا ہے،،،، ہمیں ایسا مذاق نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔"

دعا شرمندہ تھی۔

حنان آئم رئیلی سو سوری،،،،، ہمیں ایسا مذاق نہیں کرنا چاہیے تھا مگر ہم کو نہیں معلوم تھا کہ تم اس بات "
"کو اتنا سنجیدہ لے جاؤ گے۔۔

اسوہ نے معذرت کی۔

"تم دونوں کے اس مذاق کی وجہ سے میں نے حنا کو وکتنی تکلیف دی،،،، جانتی ہو؟؟؟؟؟؟"

وہ دکھ سے بولا۔

رئیلی سوری مگر ہمیں بلکل انداز نہیں تھا کہ تم اتنا سچ سمجھ لو گے،،، ہم نے تو یہ سوچ کر مذاق کیا تھا کہ تم "
"ہمیں بتاؤ گے یعنی اس بات کا اظہار کرو گے کہ تم حنا کو چاہتے ہو مگر سب غلط ہو گیا۔۔۔ سوری۔۔

دعا بھی نم آنکھوں سے بولی۔

اٹس اوکے مگر آئندہ حنا کو لے کر کوئی مذاق نہ کرنا،،، میں اس سے محبت کب سے کرتا ہوں معلوم نہیں "
مگر وہ لڑکی بچپن سے ہی میری عادت ہے،،، جب سے وہ تکلیف میں ہے مجھے بھی اپنا آپ خنجر کی نوک پر
معلوم ہو رہا ہے،،، اس کا دل چیرا جا رہا ہے جب کہ میرا پھٹ رہا ہے،،،، تم لوگ اندازہ نہیں لگا سکتے میری
"اذیت کا۔۔۔۔

اس کی آواز میں دکھ اور آنکھوں میں نمی تھی۔

"اسے کچھ نہیں ہو گا ٹرسٹ می۔۔"

اسوہ نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا۔

"میں جانتا ہوں کہ اسے کچھ نہیں ہو گا کیونکہ میں اللہ پاک سے دعا مانگ کر آیا ہوں مگر جو اذیت اور تکلیف اس نے سہی اس کا کیا؟ کون کرے گا اس کا ازالہ؟ کیا میرے ایک سوری سے؟"

اس کا لہجہ ٹوٹا پھوٹا تھا۔

"حنان بس کر دو اور کتنی تکلیف دو گے خود کو؟؟؟"

شاہد صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"بھابھی،، کیسی ہے حنا؟"

زرن۔ش کو باہر آتا دیکھ کر اسوہ آگے بڑھی۔

"پانی۔۔۔۔"

زرن۔ش نے دعا کو دیکھا۔

"زرن۔ش؟؟؟"

ہادی نے اسے شانوں سے تھاما۔

"اللہ کا شکر ہے کامیاب ہو گئی سرجری۔"

وہ مسکرا کر گہرا سانس لے کر بولی۔

"یااللہ تیرا شکر ہے۔۔"

سب نے یہ زبان ہو کر کہا۔

"یااللہ۔۔۔"

حنان نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا۔

"کب تک روم میں شفٹ کریں گے ؟"

فرح بیگم نے پوچھا۔

"بس تھوڑی دیر تک۔۔۔"

وہ مسکرائی تھی۔

"ہادی ایسا کرو کہ انہیں گھر چھوڑ آؤ یا کینٹین سے کچھ لا دو،،، کب کا کچھ نہیں کھایا کسی نے بھی۔۔

زاہد صاحب نے کہا۔

"اچھا۔۔"

وہ چلا گیا۔

" میں پھوپھو لوگوں کو بتا دوں،،،، بہت پریشان تھے وہ لوگ بھی،۔۔"

دعا کال کرنے چلی گئی۔

"شی از فائن۔۔۔"

اسوہ نے حنان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"اللہ پاک نے ایک بار پھر مجھ پر احسان کر دیا۔"

اس نے گہرا سانس لیا۔

" اللہ پاک تو بہت رحمدل ہے،،،، بھٹکے تو ہم لوگ ہی ہیں جو رستہ بھول جاتے ہیں۔۔۔"

اسوہ دکھ سے گویا ہوئی۔

" ہمممم میں آتا ہوں۔۔"

وہ چلا گیا تھا۔

"عارش بیٹا مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا؟"

ڈنر ٹیبل پر صفدر صاحب نے اسے دیکھا۔

"جی ماموجان کہیے؟؟"

اس نے انہیں دیکھا۔

"میں بہت ٹائم سے نوٹ کر رہا ہوں کہ تم اور ارحہ کچھ کھنچے کھنچے رہتے ہو؟؟سب ٹھیک ہے نا؟؟؟"

انہوں نے پوچھا۔

"ج۔۔۔جی ماموجان سب کچھ ٹھیک ہے،،،،بس نانو کی ڈیتھ کی وجہ سے آپ کو ایسا محسوس ہو اور نہ تو سب ٹھیک ہے۔۔۔"

اس نے مطمئن کرنا چاہا۔

"بیٹا اگر کوئی بھی بات ہو تو بلا جھجھک بتا دینا ہم کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے۔۔۔"۔

تنزیلہ بیگم نے بھی کہا۔

"نہیں مامی کوئی بھی بات نہیں ہے۔۔۔۔"

اس نے سر نفی میں ہلایا۔

"چلو شکر ہے پھر تو۔۔۔۔۔۔"

انہوں نے مسکرا کر گہرا سانس لیا۔

"جی اور ارحہ نے ڈنر کر لیا؟"

اس نے مامی کو دیکھا۔

"نہیں بیٹا اس کی طبیعت کچھ بوجھل سی ہے،،،، کہہ رہی تھی ابھی بھوک نہیں ہے،،،، میں پوچھتی ہوں تھوڑی دیر تک۔۔۔"

انہوں نے اسے بتایا۔

"مامی بہت شکریہ،،،، آپ نے میرا اور ارحہ کا بہت خیال رکھا حالانکہ ہمیں رکھنا چاہیے تھا۔۔۔"

اس نے دل سے شکریہ ادا کیا۔

" کوئی بات نہیں بیٹا،،،، دونوں ہی تو میرے بچے ہو۔۔۔۔"

وہ مسکرائیں۔

"سب مجھ سے ملنے آئے مگر حنان نہیں۔۔۔۔"

اس نے دکھ سے سوچا۔

کیا میں اس کے لیے ایک ذرا بھی اہمیت کی حامل نہیں،،،،، کیا اسے ذرا سی بھی خوشی نہیں ہوئی کہ میں بچ" "گئی یا وہ چاہتا نہیں تھا کہ میں بچ جاؤں۔۔۔

وہ آزردگی سے سوچ رہی تھی تبھی ڈور کھلنے کی آواز آئی تو حنا نے فوراً آنکھیں بند کر دیں کیونکہ وہ پروفیوم سے ہی پہچان گئی تھی کہ وہ ہے۔ دل بے حد خوش ہوا تھا کہ وہ آگیا ہے۔ حنان آج دو دن بعد آیا تھا۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا اس تک آیا اور بیڈ کے پاس کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا،،، چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔

حنان نے اس کے بالوں کو پیچھے کیا تو حنا کے دل کو کچھ ہوا اس نے بھی تین دن سے نہیں دیکھا تھا۔

"حنا پلیز کم بیک ٹو ہوم،،، آئی مس یو سو مچ۔۔۔"

وہ آہستگی سے بولا تھا۔

"حنان کی جان آئی لو یو یار۔۔۔۔"

اس نے کہہ کر لب اس کے ماتھے پر رکھ دیئے، ورنہ حنا کے چہرے کا اڑتا رنگ اور پلکوں کی لرزش سے اسے محسوس ہو جاتا کہ وہ جاگ رہی ہے۔

اوکے میں چلتا ہوں جلدی واپس آجاؤ،، گھر میں مکمل خاموشی ہے مجھ سے لڑنے والا بھی کوئی نہیں"

" ہے،،، عالی کہتا ہے کہ چاچو اپنی پرنسس کو لے آئیں جلدی سے،،، اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھپتھپا کر چلا گیا۔ حنا کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔

"کیا یہ حنان تھا؟؟؟"

حنا بے یقین تھی۔

"حنان مجھ سے محبت؟؟؟؟ او مائی گاڈ۔۔۔"

وہ بے حد خوش تھی۔

سونپ دی جاتی ہے جب کسی اک کو دل کی سلطـــنت

پھر کسی دوسرے کو تخت دل کا تاج پہنایا نہیں کرتے

حنا کو گھر آئے تین دن ہو گئے تھے اور وہ نیچے اپنے روم میں ہی تھی حنان نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ اگنور کر گئی جس پر حنان پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔اب بھی وہ اس کے لیے فروٹ ٹرائفل بنا رہا تھا۔

"کیسا بنا؟"

اس نے زرنـــش بھابھی کو ٹیسٹ کروایا۔

"واؤ عشق نے نکما کی بجائے شیف بنا دیا۔۔۔"

زرنـــش شرارت سے بولی۔

"افففففففف شکر ہے کہ مزے کا بن گیا۔"

اس نے گہرا سانس لیا۔

"ویلڈن چلو اب دے آؤ جا کر اسے۔۔۔"

وہ مسکرا کر بولی۔

"نہیں بھابھی آپ جایئے۔۔"

حنان نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں پاگل تم خود جاؤ،،،، ایسے ہی تو فاصلے کم ہوں گے۔"

زرن۔ش نے اسے مشورہ دیا۔

نہیں بھابھی،،، اگنور کرتی ہے مجھے تو دکھ ہوتا ہے مجھے،،،، میری شرٹ خراب ہو گئی چینج کرنے جا رہا۔۔"

"

وہ چلا گیا تھا۔

"ایسا کیسے چلے گا،،، کیوں نا میں ہی کچھ کروں۔۔۔"

زرن۔ش پر سوچ تھی۔

"ہاں دعا لوگوں کو کال کر کے کہتی ہوں آ جاؤ تا کہ کچھ کریں ورنہ یہ دونوں پاگل ہی رہیں گے۔۔۔"

زرن۔ش ٹرائفل لے کر چلی گئی۔

چلو اب ان پرچیوں میں جو ہو گا ناں وہ چیلنج ہو گا ہر حال میں کرنا ہو گا،،یعنی کچھ بھی ہو سکتا ہے،،،، جس"
"نے نہ پورا کیا اسے ایک لاکھ روپیہ دینا ہو گا اوکے ڈن۔۔۔

دعا نے گیم سمجھایا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔۔"

سب نے سر ہلایا۔

"اپنی پہلی محبت کا نام بتایئے؟"

دعا کی پہلی پرچی نکلی۔

"عمیر۔"

وہ فوراً بولی۔

"واؤ،،نیکسٹ زرن۔ش بھابھی؟"

حنان نے کہا تو زرن۔ش نے پرچی اٹھائی۔

"زندگی میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟"

زرن۔ش نے پرچی کھولی۔

"سب سے زیادہ عالی سے کیونکہ ایک ماں کو اپنی اولاد ہی سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔۔۔"

زرن۔ش محبت سے بولی۔

"ایگ۔ری،،، نیکسٹ دعا ہے اٹھاؤ پرچی۔۔"

دعا کے بعد حنان بولا۔

"پہلا کرش کون تھا؟"

دعا کا سوال تھا۔

"ہمایوں سعید۔"

وہ فوراً بولی۔

"کیا تھا میرا کہہ دیتی؟"

حنان نے گھورا۔

"تم کسی اور کے ہو۔۔"

وہ شرارت سے بولی تھی۔

"نیکسٹ ہادی۔۔"

حنان نے کہا۔

"آئم سوری بابا بلا رہے آئم گوئنگ۔۔۔"

وہ اٹھ کر چلا گیا۔

"آپ کھیلیں گی؟"

اس نے حنا کو دیکھا تو حنا نے پرچی اٹھانے کو ہاتھ بڑھایا تو حنان نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔"

حنا نے آنکھوں سے اشارہ کیا۔

"حنا کھولو بھی۔۔۔"

اسوہ نے کہا۔

"جس سے سب سے زیادہ پیار کرتی ہو اس کو کِس کرو۔"

حنا نے بے اختیار حنان کو دیکھا۔

"کیا نکلا ہے حنا؟"

زرن۔ش نے پوچھا۔

"کچھ نہیں،،، کچھ اور نکالتی ہوں۔۔۔"

اس نے کہا۔

"نہیں یہی پورا کرنا ہو گا۔۔۔"

دعا نے پرچی تھامی۔

"اوکے کرتی ہوں۔۔۔"

وہ اٹھی۔

"رئیلی؟؟؟"

اسوہ کو بھی شاک لگا۔۔

"ہاں میں سب سے زیادہ پیار حرم سے ہی کرتی ہوں۔۔"

اس نے صوفے پر لیٹی حرم کو کس کی۔

"نہیں حنا یہاں بے ایمانی نہیں چلے گی ہم اچھی طرح جانتے کہ تم کس سے سب سے زیادہ پیار کرتی ہو؟"

زرن۔ش نے اسے گھورا۔

"کیا مطلب؟"

حنا نے انجان بننے کی ایکٹنگ کی۔ حنان حنا کو شرارتی نظروں سے دیکھتا مزید تپا رہا تھا۔

"یہی کہ تمہیں حنان کو کس کرنا ہو گی؟"

اسوہ نے کہا۔

"کیا؟؟؟؟میں نہیں کرتی اس سے پیار۔۔"

حناشاکی ہوئی۔

"جھوٹ مت بولو،،،،حنا یہ سچ کا گیم ہے۔۔۔"

دعانے گھورا۔

"کیاہوا؟

شاہد صاحب آ گئے۔

"بابا یہ حناحنان۔۔۔"

اس سے پہلے دعا بولتی حنا بول پڑی۔

"کچھ نہیں بابا گیم کھیل رہے ہیں۔۔"

وہ مسکرائی تو وہ سر ہلا کر چلے گئے۔۔۔

"اوکے میں چیلنج ہاری۔۔۔"

وہ جلد ہی ہار مان گئی۔

"لاؤلاکھ روپیہ ؟"

زرن۔ش نے ہاتھ آگے کیا۔

"کیوں؟؟؟میرے پاس نہیں ہیں۔۔۔"

اس نے منہ بنایا۔

"تو شوہر سے مانگو۔۔۔"

دعا نے اسے اکسایا۔

"میں نہیں دوں گا۔۔۔"

حنان فوراً بولا۔

"دیکھو میرے پاس نہیں ہے۔۔۔"

اس نے منہ بنایا۔

"میں لے کر آؤں۔۔۔"

حنان نے اسے دیکھا۔

"کہاں سے؟"

اسوہ متجسس ہوئی۔

"اس کے لاکر سے۔۔۔"

وہ اٹھا۔

"نہیں تم نہیں جاؤ گے۔۔"

حنا اٹھ کر سامنے آئی۔

"تو پھر چیلنج پورا کرو۔۔"

زرن۔ش نے کہا۔

"اچھا ایک منٹ۔۔۔"

وہ سوچنے لگی۔

"حنا ایک لاکھ جائے گا،،، یہ لوگ لے کر واپس تو کبھی نہیں کریں گے۔"

اس نے ہاتھ مسلے۔وہ اٹھ کر حنان کے پاس آئی اور اس کے رخسار پر بوسہ دے کر بھاگ گئی۔یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ کسی کو کچھ پتہ نہ چلا۔

"اس کی محبت کی حد ہے یہ۔۔۔"

اسوہ نے کہا تو حنان ہنستا ہوا چلا گیا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔"

وہ لوگ ہنس پڑی تھیں۔

"حنا۔۔"

حنان نے اس کے روم کا ڈور ناک کیا۔

"دیکھو حنان وہ ایک چیلنج تھا،،، دیٹس اٹ۔۔۔"

اس نے گہرا سانس لے کر کہا۔

"اپنے دل سے بھی پوچھو کہ کیا یہ بس چیلنج تھا؟"

حنان نے اسے اکسایا۔

"حنان جاؤ یہاں سے مجھے تنگ نہ کرو پلیز۔"

حنا نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو اس کی چوڑیوں نے شور مچایا۔

"حنا۔۔"

حنان کی گھمبیر آواز گونجی۔

"بولو۔۔"

حنا نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔

"کب تک سزا دو گی،؟۔ معاف کر دو نا؟"

اس نے گذارش کی۔ حنا نے کچھ سوچ کر دروازہ کھولا تو حنان روم میں آ گیا۔

"میری بات سنو۔۔۔"

حنان نے اس کی کلائی تھامی۔

"مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔"

وہ نظریں جھکاتے ہوئے بولی۔

"حنا کیوں؟"

حنان نے دکھ سے پوچھا۔۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔"

حنا کے دل کی دھڑکنوں میں اودھم مچا۔

"اووسوری ڈسٹرب کر دیا۔۔۔"

دعا لوگ آ گئے۔

"نہیں کوئی بات نہیں۔۔۔"

حنان چلا گیا۔

"حنا تم بلکل ٹھیک ہو تو آؤ مہندی لگاؤں۔۔۔"

زرن۔ش نے کہا۔

"نہیں بھابھی۔۔"

اس نے منہ بنایا۔۔

"چلو آؤ بھی۔۔"

اسوہ نے گھورا تو وہ بیٹھ گئی۔اس کے بعد وہ چلی گئیں،حنا نے دکھ سے سوچا۔

"میری سالگرہ ہے اور کسی کو یاد نہیں۔۔۔"

وہ لیٹ گئی اور نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

"کون ہے؟؟"

کھٹ پٹ کی آواز پر وہ ڈر کر بولی۔

"حنا میں ہوں یار،،،، چلو اوپر حنان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔"

زرن۔ش نے پریشانی سے کہا۔

"کیا ہوا اسے؟"

وہ پریشان ہوئی۔

"فیور بٹ تم کو بلا رہا ہے۔۔۔"

وہ بولی تو حنا بھاگتی ہوئی اوپر گئی۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔"

جونہی اس نے دروازہ کھولا تو سب نے کہا۔

"یہ۔۔۔۔"

اس نے سجے سجائے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

"سرپرائز۔۔۔"

سب مسکرائے۔

"تھینک یو سو مچ۔"

وہ بے حد خوش تھی۔

"چلو حنا ہماری ایک ڈیل ہے۔۔۔"

دعا نے کہا۔

تمہیں شادی کا ڈریس پہننا ہو گا اور حنان کو شیروانی کیونکہ حنان نے شادی والے دن تمہیں نہیں دیکھا"

"تھا سو۔۔۔۔

اسوہ نے بھی کہا۔

"تو اس کا قصور ہے؟"

حنا نے گھورا۔

حنا ان خوبصورت لمحات کو ضائع نہ کرو یار،،،میرا بیٹا آگے ہی صدمے میں کہ تم لوگوں نے شادی پر "نہیں بلایا تو پلیز زززز؟۔"

زرن۔۔ش نے ہنس کر کہا تو وہ مان گئی۔

"ماشاءاللہ ۔"

فرح بیگم نے اسے ساتھ لگایا۔

"شرما تو وا ایسے رہی جیسے ابھی شادی ہوئی۔"

دعا ہنسی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو حنان کی جان۔۔"

حنان نے مسکرا کر کہا تو وہ بلش کر گئی۔

"چلو کیک کاٹو۔۔"

اسوہ نے مسکرا کر کہا تو اس نے کیک کاٹا۔

سب نے گفٹس دیئے اور چلے گئے۔

"کدھر؟"

حنا کو جاتا دیکھ کر حنان نے بازو تھاما۔

"حنان۔۔"

وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

"جی حنان کی جان۔"

وہ محبت سے بولا۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم مجھ سے اتنی محبت کرو گی کہ دل کے وال بند کر بیٹھو گی۔"

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر بولا۔

"تم نے مجھے تنگ کیا۔"

حنا نے شکوہ کیا۔

"سوری میری جان،، چلو آؤ بر تھڈے گفٹ دوں۔۔"

حنان نے کہا اور اسے الماری کی جانب لایا اور دو بہت پیاری ٹوکریاں نکالی جو چوڑیوں سے بھری تھیں۔

"او مائی گاڈ۔۔۔۔"

وہ خوشی سے چلائی۔

"صبر،،،، یہ دیکھو اس پر تمہاری اور میری پکچرز بنی ہوئی ہیں۔۔"

وہ اسے دکھانے لگا۔

""تم،،،، تم نے مجھے ہمیشہ بہترین گفٹس دیئے،،،،،،، بہت شکریہ حنان،،، آئم سپیچ لی-س۔۔"

وہ بہت خوش تھی۔

"ہر بہترین چیز پر تمہارا حق ہے۔۔۔"

وہ چوڑیاں پہنانے لگا۔

"تھینکس۔۔"

وہ چوڑیوں پ محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔

"یہ رونمائی گفٹ۔۔۔"

اس نے ہارٹ شیپ میں بنا نیک لیس اسے دیا۔

"میں آج بہت خوش ہوں۔۔"

خوشی چہرے سے چھلک رہی تھی۔

"اب ہر لمحہ خوشی تمہارا مقدر رہے حنان کی جان۔"

حنان نے اس کی پیشانی پر لب رکھے تو حنا اس کے سینے سے لگ گئی۔

....تعریف لکھنے بیٹھے تھے ھم ان کے مکمل حسن پر۔

۔مگر الفاظ ھی تھم گئے انکی جھکی نظریں دیکھ کر....

"مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔۔"

نرس نے مسکرا کر بیٹی اسے تھمائی۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔"

عارش نے مسکرا کر اسے بوسہ دیا۔

"ارحہ کیسی ہے؟"

تنزیلہ بیگم نے پوچھا۔

"ڈاکٹر عصمہ بتاتی ہیں۔۔""

وہ چلی گئی۔

"مبارک ہو،،،، بہت پیاری ہے ماشاءاللہ ۔۔"

تنزیلہ بیگم نے کہا تو اس نے سر ہلایا۔

"نیناں،،مامی کیسا ہے نام؟"

اس نے پوچھا۔

"بہت پیارا۔۔"

وہ مسکرائیں۔

"دو میں اذان دوں بیٹا۔۔"

صفدر صاحب لے گئے۔

"ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔"

ڈاکٹر عصمہ نے کہا۔

"اللہ تیرا شکر۔۔"

عارش مطمئن ہوا۔

"مبارک ہو۔۔۔"

عارش روم میں آیا تو ارحہ مسکرا کر بولی

"خیر مبارک اور تمہیں بھی۔""

وہ مسکرایا۔

"خیر مبارک،،، نیناں نام رکھا ہے۔۔۔"

عارش نے بتایا۔

"بہت پیارا ہے۔،، آپ خوش ہیں؟"

ارحہ نے پوچھا۔۔

"ہاں اور اتنا اتنا کہ مجھے لگتا ساری زندگی کی خوشیاں ایک طرف اور میری نیناں ایک طرف۔۔"

وہ محبت سے بولا۔

"یہ تو ہے۔۔"

ارحہ مسکرائی۔نانو کی ڈیتھ کے بعد آج دونوں پہلی بار مسکرائے تھے۔

"تھینک یو اتنا پیارا اگفٹ دینے کو۔۔"

عارش نے اس کے سر پر بوسہ دیا،،ارحہ دنگ رہ گئی۔

"عارشش آئم سوری۔"

ارحہ نم آنکھوں سے بولی۔عارش کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا،اپنی بے اختیاری پر غصہ آیا۔

ارحہ میں تمہیں معاف کرنا چاہتا ہوں پھر سوچتا ہوں کہ کیسے معاف کر دوں شرک تو خدا بھی معاف نہیں کرتا،،،، میں زندگی بھر تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا، نہ ٹیپیکل مردوں کی طرح طعنے ماروں گا مگر تم میری محبت سے محروم رہو گی،، میری محبت شادی کے شروع میں جو مل گئی بس وہی تمہارا نصیب تھی،،، "اب ساری محبت بس نیناں کے لیے۔

وہ پتھر سے سخت لہجے میں بولا تو ارحہ کی آنکھیں بھر آئیں۔

"بلو کلر والی فائل ٹیبل پر پڑی تھی، مجھے نہیں ملی۔۔"

عارش نے بات کا رخ بدل دیا۔

"وہ،،،، وہ میں دیکھ رہی تھی میرے روم میں ہے،،، لاتی ہوں۔"

وہ جانے لگی۔

""نہیں تھینکس میں لے لیتا ہوں۔۔"

وہ چلا گیا تو ارحہ نے گہرا سانس لیا۔

"عارش۔۔"

اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

حنان ہوسپٹل آیا تو سب لوگ کھڑے بے چین دکھائی دے رہے تھے۔

"کیسی ہے حنا؟"

اس نے پوچھا۔

""کسی نجومی سے پوچھ لو نا؟"

زاہد صاحب نے گھورا۔

""کیا ہوا گیا ہے بھائی،،،،وہ حنا کے لیے پوزیسو تھا، بات دل میں بیٹھ گئی تھی تب ہی ایسا ہوا۔۔۔ "

شاہد صاحب نے اس کی حمایت کی۔

" تایا ابو اس کا قصور نہیں ہے،،،،سارا قصور ہمارا ہے،،،، ہمیں ایسا مذاق نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔"

دعا شرمندہ تھی۔

حنان آئم رئیلی سو سوری،،،،، ہمیں ایسا مذاق نہیں کرنا چاہیے تھا مگر ہم کو نہیں معلوم تھا کہ تم اس بات "

"کو اتنا سنجیدہ لے جاؤ گے۔۔

اسوہ نے معذرت کی۔

"تم دونوں کے اس مذاق کی وجہ سے میں نے حنا کو وکتنی تکلیف دی،،،، جانتی ہو؟؟؟؟؟؟"

وہ دکھ سے بولا۔

رئیلی سوری مگر ہمیں بلکل انداز نہیں تھا کہ تم اتنا سچ سمجھ لوگے،،، ہم نے تو یہ سوچ کر مذاق کیا تھا کہ تم"
"ہمیں بتاؤ گے یعنی اس بات کا اظہار کروگے کہ تم حنا کو چاہتے ہو مگر سب غلط ہو گیا۔۔۔ سوری۔۔

دعا بھی نم آنکھوں سے بولی۔

اٹس اوکے مگر آئندہ حنا کو لے کر کوئی مذاق نہ کرنا،،، میں اس سے محبت کب سے کرتا ہوں معلوم نہیں"
مگر وہ لڑکی بچپن سے ہی میری عادت ہے،،، جب سے وہ تکلیف میں ہے مجھے بھی اپنا آپ خنجر کی نوک پر
معلوم ہو رہا ہے،،، اس کا دل چیرا جا رہا ہے جب کہ میرا پھٹ رہا ہے،،،، تم لوگ اندازہ نہیں لگا سکتے میری
"اذیت کا۔۔۔۔

اس کی آواز میں دکھ اور آنکھوں میں نمی تھی۔

"اسے کچھ نہیں ہو گا ٹرسٹ می۔۔"

اسوہ نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا۔

میں جانتا ہوں کہ اسے کچھ نہیں ہو گا کیونکہ میں اللہ پاک سے دعا مانگ کر آیا ہوں مگر جو اذیت اور"
"تکلیف اس نے سہی اس کا کیا؟ کون کرے گا اس کا ازالہ؟ کیا میرے ایک سوری سے؟

اس کا لہجہ ٹوٹا پھوٹا تھا۔

"حنان بس کر دو اور کتنی تکلیف دو گے خود کو؟؟؟"

شاہد صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"بھابھی،، کیسی ہے حنا؟"

زرن۔ش کو باہر آتا دیکھ کر اسوہ آگے بڑھی۔

"پانی۔۔۔۔"

زرن۔ش نے دعا کو دیکھا۔

"زرن۔ش؟؟؟"

ہادی نے اسے شانوں سے تھاما۔

"اللہ کا شکر ہے کامیاب ہو گئی سرجری۔"

وہ مسکرا کر گہرا سانس لے کر بولی۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔"

سب نے یہ زبان ہو کر کہا۔

"یا اللہ۔۔۔"

حنان نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا۔

"کب تک روم میں شفٹ کریں گے ؟"

فرح بیگم نے پوچھا۔

"بس تھوڑی دیر تک۔۔۔"

وہ مسکرائی تھی۔

"ہادی ایسا کرو کہ انہیں گھر چھوڑ آؤ یا کینٹین سے کچھ لا دو،،، کب کا کچھ نہیں کھایا کسی نے بھی۔۔

زاہد صاحب نے کہا۔

"اچھا۔۔"

وہ چلا گیا۔

" میں پھوپھو لوگوں کو بتا دوں،،، بہت پریشان تھے وہ لوگ بھی،۔۔"

دعا کال کرنے چلی گئی۔

"شی از فائن۔۔۔"

اسوہ نے حنان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"اللہ پاک نے ایک بار پھر مجھ پر احسان کر دیا۔"

اس نے گہرا سانس لیا۔

" اللہ پاک تو بہت رحمدل ہے،،،، بھٹکے تو ہم لوگ ہی ہیں جو رستہ بھول جاتے ہیں۔۔۔"

اسوہ دکھ سے گویا ہوئی۔

" ہمممم میں آتا ہوں۔۔"

وہ چلا گیا تھا۔

"عارش بیٹا مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا؟"

ڈنر ٹیبل پر صفدر صاحب نے اسے دیکھا۔

"جی ماموجان کہیے؟؟"

اس نے انہیں دیکھا۔

"میں بہت ٹائم سے نوٹ کر رہا ہوں کہ تم اور ارحہ کچھ کھنچے کھنچے رہتے ہو؟؟ سب ٹھیک ہے نا؟؟؟"

انہوں نے پوچھا۔

ج۔۔۔جی ماموجان سب کچھ ٹھیک ہے،،،، بس نانو کی ڈیتھ کی وجہ سے آپ کو ایسا محسوس ہوا ورنہ تو"

"سب ٹھیک ہے۔۔۔

اس نے مطمئن کرنا چاہا۔

بیٹا اگر کوئی بھی بات ہو تو بلا جھجھک بتا دینا ہم کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے۔۔۔"۔"

تنزیلہ بیگم نے بھی کہا۔

"نہیں مامی کوئی بھی بات نہیں ہے۔۔۔۔"

اس نے سر نفی میں ہلایا۔

"چلو شکر ہے پھر تو۔۔۔۔۔۔"

انہوں نے مسکرا کر گہرا سانس لیا۔

"جی اور ارحہ نے ڈنر کر لیا؟"

اس نے مامی کو دیکھا۔

نہیں بیٹا اس کی طبیعت کچھ بوجھل سی ہے،،،، کہہ رہی تھی ابھی بھوک نہیں ہے،،،، میں پوچھتی ہوں"

" تھوڑی دیر تک۔۔۔

انہوں نے اسے بتایا۔

"مامی بہت شکریہ،،،، آپ نے میرا اور ارحہ کا بہت خیال رکھا حالانکہ ہمیں رکھنا چاہیے تھا۔۔۔"

اس نے دل سے شکریہ ادا کیا۔

" کوئی بات نہیں بیٹا،،،، دونوں ہی تو میرے بچے ہو۔۔۔۔"

وہ مسکرائیں۔

"سب مجھ سے ملنے آئے مگر حنان نہیں۔۔۔۔"

اس نے دکھ سے سوچا۔

کیا میں اس کے لیے ایک ذرا بھی اہمیت کی حامل نہیں،،،،، کیا اسے ذرا سی بھی خوشی نہیں ہوئی کہ میں بچ" "گئی یا وہ چاہتا نہیں تھا کہ میں بچ جاؤں۔۔۔

وہ آزردگی سے سوچ رہی تھی تبھی ڈور کھلنے کی آواز آئی تو حنا نے فوراً آنکھیں بند کر دیں کیونکہ وہ پروفیوم سے ہی پہچان گئی تھی کہ وہ ہے۔ دل بے حد خوش ہوا تھا کہ وہ آگیا ہے۔ حنان آج دو دن بعد آیا تھا۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا اس تک آیا اور بیڈ کے پاس کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا،،، چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔

حنان نے اس کے بالوں کو پیچھے کیا تو حنا کے دل کو کچھ ہوا اس نے بھی تین دن سے نہیں دیکھا تھا۔

"حنا پلیز کم بیک ٹو ہوم،،،، آئی مس یو سو مچ۔۔۔"

وہ آہستگی سے بولا تھا۔

"حنان کی جان آئی لو یو یار۔۔۔۔"

اس نے کہہ کر لب اس کے ماتھے پر رکھ دیئے، ورنہ حنا کے چہرے کا اڑتا رنگ اور پلکوں کی لرزش سے اسے محسوس ہو جاتا کہ وہ جاگ رہی ہے۔

اوکے میں چلتا ہوں جلدی واپس آجاؤ،، گھر میں مکمل خاموشی ہے مجھ سے لڑنے والا بھی کوئی نہیں" " ہے،،، عالی کہتا ہے کہ چاچو اپنی پرنسس کو لے آئیں جلدی سے،،، اپنا خیال رکھنا اللہ خافظ۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھپتھپا کر چلا گیا۔ حنا کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔

"کیا یہ حنان تھا؟؟؟"

حنا بے یقین تھی۔

"حنان مجھ سے محبت؟؟؟؟ اوو مائی گاڈ۔۔۔"

وہ بے حد خوش تھی۔

سونپ دی جاتی ہے جب کسی اک کو دل کی سلطنت

پھر کسی دوسرے کو تخت دل کا تاج پہنایا نہیں کرتے

حنا کو گھر آئے تین دن ہو گئے تھے اور وہ نیچے اپنے روم میں ہی تھی حنان نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ اگنور کر گئی جس پر حنان پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔اب بھی وہ اس کے لیے فروٹ ٹرائفل بنا رہا تھا۔

"کیسا بنا؟"

اس نے زرن۔ش بھابھی کو ٹیسٹ کروایا۔

"واؤ عشق نے نکما کی بجائے شیف بنا دیا۔۔۔"

زرن۔ش شرارت سے بولی۔

"افففففففف شکر ہے کہ مزے کا بن گیا۔"

اس نے گہرا سانس لیا۔

"ویلڈن چلو اب دے آؤ جا کر اسے۔۔۔"

وہ مسکرا کر بولی۔

"نہیں بھابھی آپ جائیے۔۔"

حنان نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں پاگل تم خود جاؤ،،،ایسے ہی تو فاصلے کم ہوں گے۔"

زرن۔ش نے اسے مشورہ دیا۔

"نہیں بھابھی،،،اگنور کرتی ہے مجھے تو دکھ ہوتا ہے مجھے،،،،میری شرٹ خراب ہو گئی چینج کرنے جا رہا۔۔"

وہ چلا گیا تھا۔

"ایسا کیسے چلے گا،،،کیوں نا میں ہی کچھ کروں۔۔۔"

زرن۔ش پر سوچ تھی۔

"ہاں دعا لوگوں کو کال کر کے کہتی ہوں آ جاؤ تا کہ کچھ کریں ورنہ یہ دونوں پاگل ہی رہیں گے۔۔۔"

زرن۔ش ٹرائفل لے کر چلی گئی۔

"چلو اب ان پرچیوں میں جو ہو گا ناں وہ چیلنج ہو گا ہر حال میں کرنا ہو گا،،یعنی کچھ بھی ہو سکتا ہے،،،،جس نے نہ پورا کیا اسے ایک لاکھ روپیہ دینا ہو گا اوکے ڈن۔۔۔"

دعا نے گیم سمجھایا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔۔"

سب نے سر ہلایا۔

"اپنی پہلی محبت کا نام بتایئے؟"

دعا کی پہلی پرچی نکلی۔

"عمیر۔"

وہ فوراً بولی۔

"واؤ،، نیکسٹ زرن۔ش بھابھی؟"

حنان نے کہا تو زرن۔ش نے پرچی اٹھائی۔

"زندگی میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟"

زرن۔ش نے پرچی کھولی۔

"سب سے زیادہ عالی سے کیونکہ ایک ماں کو اپنی اولاد ہی سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔۔۔"

زرن۔ش محبت سے بولی۔

"ایگ۔ری،،، نیکسٹ دعا ہے اٹھاؤ پرچی۔۔"

دعا کے بعد حنان بولا۔

"پہلا کرش کون تھا؟"

دعا کا سوال تھا۔

"ہمایوں سعید۔"

وہ فوراً بولی۔

"کیا تھا میرا کہہ دیتی؟"

حنان نے گھورا۔

"تم کسی اور کے ہو۔۔"

وہ شرارت سے بولی تھی۔

"نیکسٹ ہادی۔۔"

حنان نے کہا۔

"آئم سوری بابا بلا رہے آئم گوئنگ۔۔۔"

وہ اٹھ کر چلا گیا۔

"آپ کھیلیں گی؟"

اس نے حنا کو دیکھا تو حنا نے پرچی اٹھانے کو ہاتھ بڑھایا تو حنان نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔"

حنا نے آنکھوں سے اشارہ کیا۔

"حنا کھولو بھی۔۔۔"

اسوہ نے کہا۔

"جس سے سب سے زیادہ پیار کرتی ہو اس کو کس کرو۔"

حنا نے بے اختیار حنان کو دیکھا۔

"کیا نکلا ہے حنا؟"

زرن۔ش نے پوچھا۔

"کچھ نہیں،،، کچھ اور نکالتی ہوں۔۔۔"

اس نے کہا۔

"نہیں یہی پورا کرنا ہو گا۔۔۔"

دعا نے پرچی تھامی۔

"اوکے کرتی ہوں۔۔۔"

وہ اٹھی۔

"رئیلی؟؟؟"

اسوہ کو بھی شاک لگا۔۔

"ہاں میں سب سے زیادہ پیار حرم سے ہی کرتی ہوں۔۔"

اس نے صوفے پر لیٹی حرم کو کس کی۔

"نہیں حنا یہاں بے ایمانی نہیں چلے گی ہم اچھی طرح جانتے کہ تم کس سے سب سے زیادہ پیار کرتی ہو؟"

زرن۔ش نے اسے گھورا۔

"کیا مطلب؟"

حنا نے انجان بننے کی ایکٹنگ کی۔حنان حنا کو شرارتی نظروں سے دیکھتا مزید تپا رہا تھا۔

"یہی کہ تمہیں حنان کو کس کرنا ہو گی؟"

اسوہ نے کہا۔

"کیا؟؟؟؟میں نہیں کرتی اس سے پیار۔۔"

حنا شاکی ہوئی۔

"جھوٹ مت بولو،،،، حنا یہ سچ کا گیم ہے۔۔۔"

دعا نے گھورا۔

"کیا ہوا؟

شاہد صاحب آ گئے۔

"بابا یہ حنا حنان۔۔۔"

اس سے پہلے دعا بولتی حنا بول پڑی۔

"کچھ نہیں بابا گیم کھیل رہے ہیں۔۔"

وہ مسکرائی تو وہ سر ہلا کر چلے گئے۔۔۔

"اوکے میں چیلنج ہاری۔۔۔"

وہ جلد ہی ہار مان گئی۔

"لاؤ لاکھ روپیہ؟"

زرن۔ش نے ہاتھ آگے کیا۔

"کیوں؟؟؟میرے پاس نہیں ہیں۔۔۔"

اس نے منہ بنایا۔

"تو شوہر سے مانگو۔۔۔"

دعا نے اسے اکسایا۔

"میں نہیں دوں گا۔۔۔"

حنان فوراً بولا۔

"دیکھو میرے پاس نہیں ہے۔۔۔"

اس نے منہ بنایا۔

"میں لے کر آؤں۔۔۔"

حنان نے اسے دیکھا۔

"کہاں سے؟"

اسوہ متجسس ہوئی۔

"اس کے لاکر سے۔۔۔"

وہ اٹھا۔

"نہیں تم نہیں جاؤ گے۔۔"

حنا اٹھ کر سامنے آئی۔

"تو پھر چیلنج پورا کرو۔۔"

زرن۔ش نے کہا۔

"اچھا ایک منٹ۔۔۔"

وہ سوچنے لگی۔

"حنا ایک لاکھ جائے گا،،، یہ لوگ لے کر واپس تو کبھی نہیں کریں گے۔"

اس نے ہاتھ مسلے۔وہ اٹھ کر حنان کے پاس آئی اور اس کے رخسار پر بوسہ دے کر بھاگ گئی۔یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ کسی کو کچھ پتہ نہ چلا۔

"اس کی محبت کی حد ہے یہ۔۔۔"

اسوہ نے کہا تو حنان ہنستا ہوا چلا گیا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔"

وہ لوگ ہنس پڑی تھیں۔

"حنا۔۔"

حنان نے اس کے روم کا ڈور ناک کیا۔

"دیکھو حنان وہ ایک چیلنج تھا،،، دیٹس اٹ۔۔۔"

اس نے گہرا سانس لے کر کہا۔

"اپنے دل سے بھی پوچھو کہ کیا یہ بس چیلنج تھا؟"

حنان نے اسے اکسایا۔

"حنان جاؤ یہاں سے مجھے تنگ نہ کرو پلیز۔"

حنا نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو اس کی چوڑیوں نے شور مچایا۔

"حنا۔۔"

حنان کی گھمبیر آواز گونجی۔

"بولو۔۔"

حنا نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔

"کب تک سزا دو گی،؟۔معاف کر دو نا؟"

اس نے گذارش کی۔حنا نے کچھ سوچ کر دروازہ کھولا تو حنان روم میں آ گیا۔

"میری بات سنو۔۔۔"

حنان نے اس کی کلائی تھامی۔

"مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔"

وہ نظریں جھکاتے ہوئے بولی۔

"حنا کیوں؟"

حنان نے دکھ سے پوچھا۔۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔"

حنا کے دل کی دھڑکنوں میں اودھم مچا۔

"اووسوری ڈسٹرب کر دیا۔۔۔"

دعا لوگ آ گئے۔

"نہیں کوئی بات نہیں۔۔۔"

حنان چلا گیا۔

"حنا تم بلکل ٹھیک ہو تو آؤ مہندی لگاؤں۔۔۔"

زرن۔۔ش نے کہا۔

"نہیں بھابھی۔۔"

اس نے منہ بنایا۔۔

"چلو آؤ بھی۔۔"

اسوہ نے گھورا تو وہ بیٹھ گئی۔اس کے بعد وہ چلی گئیں، حنا نے دکھ سے سوچا۔

"میری سالگرہ ہے اور کسی کو یاد نہیں۔۔۔"

وہ لیٹ گئی اور نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

"کون ہے؟؟"

کھٹ پٹ کی آواز پر وہ ڈر کر بولی۔

"حنا میں ہوں یار،،،، چلو اوپر حنان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔"

زرن۔ش نے پریشانی سے کہا۔

"کیا ہوا اسے؟"

وہ پریشان ہوئی۔

"فیور بٹ تم کو بلا رہا ہے۔۔۔"

وہ بولی تو حنا بھاگتی ہوئی اوپر گئی۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔"

جونہی اس نے دروازہ کھولا تو سب نے کہا۔

"یہ۔۔۔۔"

اس نے سجے سجائے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

"سرپرائز۔۔۔"

سب مسکرائے۔

"تھینک یو سو مچ۔"

وہ بے حد خوش تھی۔

"چلو حنا ہماری ایک ڈیل ہے۔۔۔"

دعا نے کہا۔

تمہیں شادی کا ڈریس پہننا ہو گا اور حنان کو شیروانی کیونکہ حنان نے شادی والے دن تمہیں نہیں دیکھا"

"تھا سو۔۔۔۔

اسوہ نے بھی کہا۔

"تو اس کا قصور ہے؟"

حنا نے گھورا۔

حنا ان خوبصورت لمحات کو ضائع نہ کرو یار،، میرا بیٹا آگے ہی صدمے میں کہ تم لوگوں نے شادی پر"

"نہیں بلایا تو پلیز زززز؟۔

زرن۔ش نے ہنس کر کہا تو وہ مان گئی۔

"ماشاءاللہ ۔"

فرح بیگم نے اسے ساتھ لگایا۔

"شرما تو وایسے رہی جیسے ابھی شادی ہوئی۔"

دعا ہنسی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو حنان کی جان۔۔"

حنان نے مسکرا کر کہا تو وہ بلش کر گئی۔

"چلو کیک کاٹو۔۔"

اسوہ نے مسکرا کر کہا تو اس نے کیک کاٹا۔

سب نے گفٹس دیئے اور چلے گئے۔

"کدھر؟"

حنا کو جاتا دیکھ کر حنان نے بازو تھاما۔

"حنان۔۔"

وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

"جی حنان کی جان۔"

وہ محبت سے بولا۔

URDUNovelians

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم مجھ سے اتنی محبت کرو گی کہ دل کے وال بند کر بیٹھو گی۔"

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر بولا۔

"تم نے مجھے تنگ کیا۔"

حنا نے شکوہ کیا۔

"سوری میری جان،، چلو آؤ بر تھڈے گفٹ دوں۔۔"

حنان نے کہا اور اسے الماری کی جانب لایا اور دو بہت پیاری ٹوکریاں نکالی جو چوڑیوں سے بھری تھیں۔

"او مائی گاڈ۔۔۔۔"

وہ خوشی سے چلائی۔

"صبر،،،، یہ دیکھو اس پر تمہاری اور میری پکچرز بنی ہوئی ہیں۔۔"

وہ اسے دکھانے لگا۔

""تم،،،، تم نے مجھے ہمیشہ بہترین گفٹس دیئے،،،،،، بہت شکریہ حنان،،، آئم سپیچ لی-س۔۔"

وہ بہت خوش تھی۔

"ہر بہترین چیز پر تمہارا حق ہے۔۔۔"

وہ چوڑیاں پہنانے لگا۔

"تھینکس۔۔"

وہ چوڑیوں پ محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔

"یہ رونمائی گفٹ۔۔۔"

اس نے ہارٹ شیپ میں بنا نیک لیس اسے دیا۔

"میں آج بہت خوش ہوں۔۔"

خوشی چہرے سے چھلک رہی تھی۔

"اب ہر لمحہ خوشی تمہارا مقدر رہے حنان کی جان۔"

حنان نے اس کی پیشانی پر لب رکھے تو حنا اس کے سینے سے لگ گئی۔

URDUNovelians

••••تعریف لکھنے بیٹھے تھے ھم ان کے مکمل حسن پر•

•مگر الفاظ ھی تھم گئے انکی جھکی نظریں دیکھ کر••••

"مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔۔"

نرس نے مسکرا کر بیٹی اسے تھمائی۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔"

عارش نے مسکرا کر اسے بوسہ دیا۔

"ارحہ کیسی ہے؟"

تنزیلہ بیگم نے پوچھا۔

"ڈاکٹر عصمہ بتاتی ہیں۔۔""

وہ چلی گئی۔

"مبارک ہو،،،، بہت پیاری ہے ماشاءاللہ ۔۔"

تنزیلہ بیگم نے کہا تو اس نے سر ہلایا۔

"نیناں،، مامی کیسا ہے نام؟"

اس نے پوچھا۔

"بہت پیارا۔۔"

وہ مسکرائیں۔

"دو میں اذان دوں بیٹا۔۔"

صفدر صاحب لے گئے۔

"ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔"

ڈاکٹر عصمہ نے کہا۔

"اللہ تیرا شکر۔۔"

عارش مطمئن ہوا۔

"مبارک ہو۔۔۔"

عارش روم میں آیا تو ارحہ مسکرا کر بولی

"خیر مبارک اور تمہیں بھی۔""

وہ مسکرایا۔

"خیر مبارک،،، نیناں نام رکھا ہے۔۔۔"

عارش نے بتایا۔

"بہت پیارا ہے۔،، آپ خوش ہیں؟"

ارحہ نے پوچھا۔۔

"ہاں اور اتنا اتنا کہ مجھے لگتا ساری زندگی کی خوشیاں ایک طرف اور میری نیناں ایک طرف۔۔"

وہ محبت سے بولا۔

"یہ تو ہے۔۔"

ارحہ مسکرائی۔نانو کی ڈیتھ کے بعد آج دونوں پہلی بار مسکرائے تھے۔

"تھینک یو اتنا پیارا اگفٹ دینے کو۔۔"

عارش نے اس کے سر پر بوسہ دیا،،ارحہ دنگ رہ گئی۔

"عارشش آئم سوری۔"

ارحہ نم آنکھوں سے بولی۔عارش کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا،اپنی بے اختیاری پر غصہ آیا۔

ارحہ میں تمہیں معاف کرنا چاہتا ہوں پھر سوچتا ہوں کہ کیسے معاف کر دوں شرک تو خدا بھی معاف نہیں کرتا،،،،میں زندگی بھر تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا،نہ ٹیپیکل مردوں کی طرح طعنے ماروں گا مگر تم میری محبت سے محروم رہو گی،،میری محبت شادی کے شروع میں جو مل گئی بس وہی تمہارا نصیب تھی،،،
"اب ساری محبت بس نیناں کے لیے۔

وہ پتھر سے سخت لہجے میں بولا تو ارحہ کی آنکھیں بھر آئیں۔

"اپنا بہت خیال رکھنا،،، بہت یاد کریں گے ہم لوگ تمہیں،،، خاص طور پر اس کو۔۔۔۔"

رانیہ نے نیناں کو سینے سے لگایا۔

" یہاں آتی رہنا،،، مما کو میری کمی محسوس نہ ہو۔۔۔۔"

اس نے رانیہ کو دیکھا۔

"یو ڈونٹ وری،،،، مگر میں بہت یاد کروں گی تجھے۔۔۔"

رانیہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"میں بھی۔۔۔۔"

وہ اداس ہوئی۔

"چلیں۔۔۔"

عارش نے اسے دیکھا۔

" اللہ حافظ۔۔۔۔۔"

وہ رانیہ کے گلے لگی۔

"اپنا بہت خیال رکھنا،،، آئی لو یو سو مچ۔۔۔"

ارحہ نے نم ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"سیم ہیئر۔۔۔"

رانیہ نے اس کے آنسو پونچھے۔

"خیریت سے جانا،،،کال کرتے رہنا ہم لوگوں کو۔۔۔"

ہادی نے ان دونوں کو دیکھا جو گھومنے پھرنے کے لیے جا رہے تھے۔

"یا شیور۔۔۔۔"

حنا مسکرائی۔

"اور ایک بہت اہم بات حنان پلیز لڑتے مت رہنا۔۔"

زرن۔ش نے اسے دیکھا۔

"آئی تھنک یہ بات آپ کو اپنی دیورانی پلس نند کو سمجھانی چاہیے۔۔۔"

حنان شرارت سے بولا۔

"نہیں جناب میری نند بہت اچھی ہے۔۔۔"

زرن۔ش نے پیار سے حنا کو دیکھا۔

"یعنی میں برا ہوں۔۔۔"

حنان نے دکھ سے کہا۔

"ارے رے نہیں۔۔۔"

زرن۔ش نے کہا۔

"چلو بھئی گاڑی آگئی ہے،،خوب گھومنا پھرنا اور پکس واٹس اپ کرنا۔۔۔۔"

جویریہ بیگم نے مسکرا کر کہا۔

" اللہ حافظ۔۔۔۔۔"

وہ لوگ چلے گئے۔

ایک خوشیوں بھری زندگی کا آغاز پھر اسی دوستی کے ساتھ۔دونوں بے حد خوش تھے۔دونوں کے قہقہے گھر میں گونجتے تو سب بے اختیار دائمی خوشیوں کی دعا مانگتے۔

URDUNovelians

چند سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ہوا علیحہ؟ تم رو رہی ہو؟؟"

ارحہ نے اسے دیکھا تو فکر مندی سے بولی۔

"کچھ نہیں۔۔۔"

وہ فوراً آنسو پونچھ کر بولی۔

"بتاؤ بھی مجھے؟"

ارحہ نے ضد کی۔

ارحہ کتنے سالوں سے تم، عارش بھائی اور نیناں ادھر ہو،، مجھے عادت ہو گئی ہے تم لوگوں کی،، اس کے بعد تنزیلہ آنٹی صفدر انکل ہر سال آتے ہیں تو سچ کہوں تم سے زیادہ مجھے ویٹ ہوتا ان کا، میری زندگی آپ لوگوں کے بنا نامکمل ہے تو ایک دم سے تم لوگ ہمیشہ کے لیے واپس جا رہے ہو؟ میں کیسے رہوں گی؟؟؟؟"

وہ رونے لگی۔

علیحہ یار مت رو،، میں وعدہ کرتی ہوں کہ ہم لوگ ہر سال یہاں تم سے ملنے آئیں گے بلکہ تم بھی آتی رہنا۔۔۔"

ارحہ کی بھی آنکھیں نم ہو گئیں۔

سال میں ایک بار آنے اور روز بلکہ ہر لمحہ دیکھنے میں بہت فرق ہے،،،، تم سب تو ٹھیک بٹ میں نیناں کے بنا کیسے رہوں گی؟"

اس کی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو چکی تھیں۔

یار پلیز زززز،،،، تمہاری جب کہو گی نیناں سے بات کروادوں گی ناں،،، پتہ ہے میں بہت خوش ہوں کیونکہ اتنے عرصے بعد میں پاکستان جا رہی ہوں،،،، رانیہ بہت شدت دے ویٹ کر رہی ہے،، تم اگر ایسے اداس ہو گی تو یار میں کیسے خوش رہ پاؤں گی؟"

اس نے علیحہ کی آنکھیں صاف کیں۔

"کیا ہوا علیحہ؟"

عارش بھی آ گیا۔

"کچھ بھی نہیں بھائی۔۔۔"

وہ فوراً بولی۔

"پکا؟؟؟"

عارش نے اسے دیکھا۔

"یس۔۔"

وہ مسکرائی۔

"چلو گڈ تو پھر کوئی دعوت بناؤ نا؟ ہم پرسوں جا رہے پاکستان یا ہم بنائیں؟؟"

عارش مسکرا کر بولا۔

" آپ کا اور ہمارا گھر الگ تھوڑی نا ہے،،،، ویسے آپ نہ بھی کہتے میں بھی تو میں نے دعوت کرنی تھی۔"

وہ مسکرائی۔

"دیٹس گریٹ۔۔۔"

عارش مسکرایا۔

"علیحہ آنٹی۔۔۔۔"

نیناں مسکرا کر اس کے گلے لگی۔

"آنٹی کی جان،،،، چلو چلیں۔۔۔"

وہ اسے لے گئی۔

"ہو گئی شاپنگ؟"

عارش نے ارحہ کو دیکھا۔

"جی۔۔"

وہ مختصر اًبولی۔

"اوکے۔۔"

وہ چلا گیا۔ ارحہ نے اسے دیکھا،،، ان سالوں میں عارش نے ارحہ سے کام کے علاوہ کبھی بھی بات نہیں کی تھی۔ اگر اسے محبت نہیں دی تھی تو نفرت بھی نہیں دی تھی۔ عجیب بیگانہ سا رویہ تھا۔ علیحہ کی وجہ سے کبھی ہنس کر بول لیتا ورنہ ہمیشہ خاموش رہتا مگر نیناں میں اس کی جان بستی تھی۔ نیناں کو ایک لمحہ آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دیتا۔ ارحہ بھی خود کو بدل چکی تھی۔ فضول بولنا، ڈرامے دیکھنا سب چھوڑ چکی تھی۔ اس کی زندگی کا محور بس نیناں تھی۔

"حنان۔۔۔۔"

حنا اس کے سر پر کھڑی چلا رہی تھی۔

"کیا ہے یار؟"

حنا کسمسایا۔

"یار اٹھ جاؤ،،، بچوں کو اسکول چھوڑ آؤ۔۔۔"

اس نے اب باقاعدہ گذارش کی۔

تم چھوڑ آؤنا،،، تبھی گاڑی ڈرائیو کرنا سکھائی تھی۔"

"حنان پلیز اٹھو۔۔۔"

حنا نے دانت پیس کر اس کے بال کھینچے۔

"حنا۔۔"

وہ چلایا۔

اٹھو جلدی،،، میں ناشتہ لگا رہی ہوں۔عالی اور فجر بھی تیار ہو چکے ہیں،،، بھابھی ہو سپٹل چلی گئی"

"ہیں۔۔۔

حنا نے گھورا۔

"کیا؟؟؟؟ ٹائم کیا ہوا؟سات بج گئے؟نالائق اٹھایا کیوں نہیں تم نے؟"

حنان بلینکٹ سائڈ پر کرتا ہوا اٹھا۔

"توبہ ہے ویسے حنان،،، کب کی اٹھا رہی ہوں۔۔۔"

حنا دانت پیستی چلی گئی۔

"گڈ مورننگ میرے شیرو۔۔۔"

حنان نے سب کو باری باری پیار کیا۔

"میری جان کہاں ہے؟"

اس نے حبہ کا پوچھا۔

"وہ بہت مشکل سے سوئی ہے تائی جان پاس ہے۔۔"

حنا نے بچوں کو لنچ باکس پکڑاتے ہوئے بتایا۔

"میں مل کر آیا۔۔"

وہ جانے لگا۔

"نہیں حنان،،،، پلیز نہیں وہ اٹھ گئی تو سوئے گی نہیں۔"

حنا فوراً آگے آئی۔

"تو تمہارا اور کون سا کام ہے؟ یونو ویل نا کہ میں اس کو دیکھے بنا نہیں جاؤں گا۔۔۔"

وہ حنا کو سائڈ پر کرتا چلا گیا۔

"حنان۔۔۔"

حنا نے دانت پیسے۔

"حنان کی جان۔۔۔"

حنان نے ہمیشہ محبت والے انداز میں کہا۔

"منان بیٹا آپ کی نوٹ بک یہی رہ گئی ہے۔۔"

حنانے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

"اوو مما،،، میں بھول گیا۔"

وہ اٹھانے لگا۔ حنانے مسکرا کر دیکھا۔ زندگی کتنی مکمل ہو گئی۔ منان اور حبہ دو بچے تھے حنا اور حنان کے۔

جبکہ فجر اور عالیان ہادی کے بچے تھے۔

"چلو آجاؤ چلتے ہیں ان کو ڈراپ کر کے ہم گھوم کر آئیں گے۔۔۔"

حنان نے اس کا ہاتھ تھاما۔

" نہیں بہت شکریہ،،، آفس جاؤ تم۔۔۔"

حنا باہر آتے ہوئے بولی۔

"نہیں ناں،،،، مزہ آئے گا،،، وعدہ ساڑھے نو بجے تک واپس آجائیں گے۔۔۔"

حنان نے التجا کی۔

"اچھا میں بال سلجھا کر آئی۔۔۔"

وہ جانے لگی تو حنان نے بازو تھام لیا۔

کھلی زلفیں ہیں جو پسند مجھے تیری"

"پھر کیوں تم پونیوں پر خرچہ کرتی ہو۔

وہ محبت سے دیکھتے ہوئے گنگنایا۔

"حنان بچے سامنے ہیں۔"

حنا بلش ہوتی بولی۔

"سو واٹ؟ اچھا ہے ناں کہ ہم سے محبت سیکھ رہے۔۔۔"

وہ ہنسا۔

"اچھا پانچ منٹ تو دو،،، لوگ کیا کہیں گے۔؟؟؟"

حنا نے گذارش کی۔

"تم مجھے اسی حلیے میں پسند ہو بلکہ بے حد پسند ہو،،، سو شرافت سے چلو ورنہ میں اٹھالوں گا۔۔۔"

حنان نے گھورا۔

"آپ دونوں کے رومینس میں ہمارا اسکول بند ہو جائے گا۔۔۔"

عالی نے بیزاری سے کہا۔

"چلو بد تمیز۔۔"

حنان ہنستا ہوا بولا۔

"آئی لو یو۔۔۔۔"

حنان مسکرا کر بولا۔

"چلو۔۔۔"

وہ دلی خوشی چھپا کر بولی،،، حنان کی محبت ہر دن ہر لمحہ بڑھتی ہی گئی تھی۔اس کی خاطر وہ ہر وقت کچھ بھی کرنے کو تیار رہتا تھا۔اسے ستانا تنگ کرنا منانا اس کا یہی کام تھا۔۔حنا کو کبھی کبھی یہ سب خواب سا لگتا تھا مگر یہ خواب نہیں یہ زندگی کی خوبصورت ترین حقیقت تھی جس نے دونوں کو جوڑ رکھا تھا۔۔۔

اول میں زمانے میں نہیں کوئی آپ سا

گر ہو بھی تو ہم کونسا تسلیم کریں گے

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔"

ارحہ پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی خوشی سے بولی۔خوشی اس کے انگ انگ سے چھلک رہی تھی۔۔

میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ہم واپس آئیں گے،،میں تو سمجھی تھی کہ شاید اب کبھی"

" پاکستان کی ٹھنڈی ہوا نصیب نہ ہو گی۔۔۔

وہ خود سے مخاطب تھی۔

"ماما ہم کہاں ہیں اب؟"

نیناں نے اسے خوش دیکھا۔

" ہم پاکستان میں ہیں،،، یہاں ہمارے اپنے ہیں،، اب نانو گھر جائیں گے پھر رانیہ آنٹی کے پاس۔۔۔"

وہ مسکرا کر بولی۔

"آپ ہیپی ہیں نا؟"

وہ ماں کی خوشی پہچان گئی تھی۔

"ہاں میری جان،،،، آج آپ کی مما بہت خوش ہیں اتنی کہ بتا نہیں سکتی میں آپ کو۔۔۔۔"

وہ اسے بوسہ دیتے ہوئے بولی۔

"اسلام علیکم ماموجان۔"

عارش صفدر صاحب کے گلے ملا۔

"نانا ابو۔"

نیناں بھاگی۔

"افففففف مجھے تو ابھی تک لگ رہا ہے کہ خواب ہے یہ۔۔"

:رانیہ خوشی سے چلائی۔

"آہ،،،،بد تمیز۔۔"

اس نے چٹکی کاٹی تو رانیہ نے تھپڑ مارا۔

"ویسے تم اور پیاری ہو گئی ہو ماشاءاللہ ۔۔۔"

رانیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"مجھے چھوڑو،،،،بتاؤ تم حمزہ کو کیوں نہیں لائی ساتھ نہ ہی بلال بھائی کو۔۔۔"

ارحہ نے گھورا۔

"کیوں لاؤں؟؟؟تم آئی تھی ہماری شادی پر۔۔۔"

رانیہ کو اپنا دکھ یاد آیا۔

"میں کیسے بتاؤں یار کہ کیوں نہ آئی میں؟؟"

اس نے دکھ سے سوچا۔

"تم سے زیادہ مجھے دکھ ہے تمہاری شادی نہ اٹینڈ کرنے کا،،،،اب معاف بھی کر دو۔۔۔"

اس نے منہ بنایا۔

"اگر تم لوگ میرے گھر آؤ گے تو۔۔"

رانیہ نے ابرو اچکائے۔۔

"وہ تو افکورس آئیں گے۔۔۔"

وہ مسکرائی۔

" اچھا میں چلتی ہوں،،،، کچھ کام ہے شام میں آؤں گی۔۔۔"

رانیہ مسکراتی ہوئی چلی گئی۔

"ارحہ۔۔"

اس کے جاتے ہی عارش آیا۔

"جی۔۔؟"

ارحہ نے اسے دیکھا۔

"میں نے بوا کو کال کر کے واپس بلوا لیا ہے گاؤں سے، کل چلے جائیں گے ہم اپنے گھر۔۔۔"

اس نے بتایا۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔"

وہ سر ہلا کر بولی۔

"اوکے۔"

وہ جانے لگا۔

"نیناں کدھر ہے؟"

اس نے پوچھا۔

"نیناں اور مامی تو علیحہ سے بات کر رہے ہیں۔۔"

عارش نے بتایا۔

"ارحہ۔۔"

ارحہ کو چکر آیا وہ گرنے لگا تو عارش نے فوراً آگے بڑھ کر اسے تھاما۔اس کے لمس پر ارحہ نے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟؟"

عارش نے فکر مندی سے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

"جی،،،شاید تھکن کی وجہ سے۔۔"

اس نے کنپٹیاں سہلاتے ہوئے کہا۔

"تو تم جب کی آئی ہو کون سا ریسٹ کیا ہے؟؟؟اس وقت کی باتیں کر رہی ہو،، تم ریسٹ کرو میں شبانہ کو کہہ کر پین کلر بھجواتا ہوں۔۔۔"

عارش نے اسے بیڈ پر بٹھایا۔

"تھینکس۔۔"

اس کی اتنی توجہ پر اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

"تم ریسٹ کرو۔۔"

وہ چلا گیا۔

میرا دل آج بھی تمہارے لیے دھڑکتا ہے ارحہ،، تمہاری ذرا سی تکلیف پر آج بھی میرے دل کی دھڑکن "بے ترتیب ہو جاتی ہے۔۔"

عارش نے گہرا سانس لیا۔۔

ہم سے جدا ہونے کا تصور بھی نا کرنا

ہم ایسے ستم گر ہیں کے منایا نہیں کرتے

جس در پے گئے ہیں اک بار گئے ہیں

پھر لوٹ کے اس در پے جایا نہیں کرتے

آنکھوں سے پلائو گے تو آجائے گے ہم

پیمانوں سے تو پینے ہم جایا نہیں کرتے

اپنا تو ایک ہی اصول ہے۔۔۔دلبر۔۔۔۔

غور سے سن لو

خود ہی تڑپ لیتے ہیں تڑپایا نہیں کرتے

میرے خیال سے ہمیں نیناں کا ایڈمیشن اسی اسکول کروانا چاہیے جہاں زرن۔ش آپی کے بچوں کا ہوا" "" ہے۔

ارحہ نے چائے کا کپ آگے رکھتے ہوئے اسے دیکھا۔

"دیکھتا ہوں۔۔۔"

عارش نے مختصراً کہا۔

"عارش وہ شہر کا بہترین اسکول ہو گا یقیناً۔"

ارحہ نے اسے قائل کرنا چاہا۔۔

"وہاں حنان کے بچے پڑھتے ہیں اس لیے؟""

عارش کی زبان پھسلی،،، اتنے سالوں میں یہ پہلی بار ہوا تھا کہ حنان کے حوالے سے طعنہ مارا تھا۔ ارحہ کا چہرہ مارے ضبط کے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

میں گیا تھا آج اسی اسکول کو وزٹ کرنے، وہاں حنان بھی آیا تھا اپنے بچوں کو لینے شاید، سو میرا اب دل"
"نہیں رہا کہ نیناں کو وہاں ایڈمیشن دلاؤں کیونکہ میں حنان کا سامنا کبھی نہیں کرنا چاہتا۔۔

عارش نے مزید کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی۔۔۔"

ارحہ نے بنا دیکھے کہا اور اٹھ گئی۔

"تمہیں دکھ ہوا کہ میں نے حنان کے بارے میں کہا؟"

اس نے کہا تو ارحہ کے قدم رکے۔

"وہ میرا کچھ نہیں لگتا کہ مجھے دکھ ہو۔۔"

ارحہ کا لہجہ غصے سے بھر گیا۔

"ارحہ مجھے نفرت ہے حنان سے۔۔۔۔"

وہ سخت لہجے میں بولا،، ارحہ خاموش رہی۔

" وہ میری خوشیوں کا قاتل ہے،،، بلکہ تم بھی مجرم ہو۔۔"

اس گھر واپس آ کر عارش کو سب یاد آیا تھا۔

"آپ کی خوشیوں کا قاتل اور مجرم کون ہے؟؟؟ یہ وقت بتائے گا آپ کو۔۔۔"

ارحہ نے آنسو گلے میں اتارے۔

"جسٹ شٹ اپ،،، تم اس کی حمایت کر رہی ہو۔۔۔"

وہ غصے سے بولا۔

"عارش رشتے شیشے کی طرح نازک ہوتے ہیں جو ذرا سی بے احتیاطی سے ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں،،، مجھے ڈر ہے کہ آپ کو جب رئیلائز ہو گا کہیں دیر نہ ہو چکی ہو۔۔"

وہ دکھ سے بولی۔

"تم مجھے بتاؤ گی رشتے نبھانا؟؟ ارحہ تم؟؟"

وہ استہزایہ بولا۔

"نہیں وقت۔۔۔۔"

وہ کہہ کر چلی گئی، عارش مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

"بابا۔۔۔"

نیناں تھوڑی دیر بعد آئی۔

"جی میری جان۔۔"

وہ مسکرایا تھا۔

"مما کو کیا ہوا ہے؟

وہ عارش کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیا ہوا ہے؟"

اس نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"وہ رو رہی ہیں۔۔"

نیناں نے کہا تو عارش کو مزید غصہ آیا۔

"کچھ نہیں ہوا،،، ان کو علیحہ آنٹی یاد آ رہی ہیں۔۔"

اس نے نیناں کو ساتھ لگایا۔

"آئم آلسو مسنگ ہر۔۔۔"

نیناں اداسی سے بولی۔

چلو میں شام میں آپ کی ان سے بات کروادوں گا،،، آپ بوا جی کو کہیے کہ ایک کپ کوفی بھجوا"

"دیں۔۔۔

اس نے مسکرا کر کہا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

نیناں عام بچوں کی طرح نہیں ہے،،، بچے تو اس عمر میں شوخ شرارتی ہوتے، ہزاروں فرمائشیں کرتے "
" ہیں جبکہ یہ ایسی نہیں ہے جو لا دو چپ چاپ رکھ لیتی ہے،،، یہ سب ارحہ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔

اس نے دکھ سے سوچا۔۔

"مما آپ کو پتہ ہے کل میری ٹیچر نے بلایا ہے آپ کو اسکول۔۔"

منان نے ہوم ورک کرتے ہوئے اسے دیکھا۔

"کیوں؟"

حنا نے اسے دیکھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔"

اس نے کندھے اچکائے۔

"آپ نے کوئی شرارت تو نہیں کی؟""

حنا نے اسے دیکھا۔

"کی تھی۔"

اس نے سر ہلایا۔

"کتنی غلط بات ہے؟کب سدھرو گے۔۔۔۔"

حنا نے گھورا۔

"تو اگر یہی سوال میں آپ سے پوچھوں؟"

منان معصومیت سے بولا۔

"مطلب؟"

حنا نے آنکھیں دکھائیں۔

"آپ اور بابا بھی تو ہر وقت شرارتیں کرتے رہتے ہیں۔"

اس نے یاد دلایا۔

"منان۔۔"

حنان نے دانت پیسے۔

"جی منان کی جان۔۔۔"

وہ حنان کے انداز میں بولا۔

"نوٹی بوائے۔"

حنا نے اسے گلے سے لگایا۔

"لائک یو۔۔۔"

وہ ہنسا۔

"یس۔۔۔"

وہ بھی ہنس پڑی۔

ملکہ عالیہ خادم آپ کا انتظار کر رہا ہے،،، سینڈوچ بنا کر دو اور پلیز زززز جلدی،،، مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔"

"

حنا صوفے پر دھپ سے بیٹھتے ہوئے بولا۔

"تم چھوٹے بچے ہو جو سینڈوچ سے بھوک مٹے گی تمہاری؟ چپاتی اور سالن پڑا ہے،،، کھالو۔۔۔"

حنا نے منان کی نوٹ بک اٹھاتے ہوئے گھورا۔

"دل کر رہا ہے میرا اور تم جانتی ہو کہ دل تو بچہ ہے۔۔۔"

حنان نے نوٹ بک اس کے ساتھ سے لی۔

"حنان میرا دل نہیں کر رہا نا یار۔۔۔"

اس نے منہ بنایا۔

"لیکن میرا تو کر رہا ہے نا یار۔۔۔"

وہ اسی کی طرح منہ بنا کر بولا۔

"بہت ضدی ہو تم۔۔۔"

وہ اٹھی۔

"ایک منٹ رکو،،، یہ کلائی سونی کیوں ہے؟؟؟؟۔۔۔"

حنان نے پوچھا۔

"یہ چوڑیاں اتاری تھی،، لوشن لگانا تھا۔۔"

اس نے بتایا۔

"اچھا رکنا،،، میں آیا۔۔۔"

وہ ساتھ والے روم میں گیا جہاں بس حنا کی چوڑیاں پڑی تھیں۔ وہ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں میرون کلر کی چوڑیاں تھی وہ اسے پہنانے لگا۔ حنا مسکرائی۔

"ایک ہاتھ خالی اچھا نہیں لگتا۔۔۔"

وہ محبت سے چوڑیوں پر لب رکھ ہر بولا۔

"حنان۔۔۔"

اس نے گھور کر منان کی طرف دھیان دلایا مگر وہ نوٹ بک پر کچھ ڈرا کرنے میں بزی تھا۔

"آفیشل بیوی ہو تم میری۔۔۔"

حنان نے کندھے اچکائے۔

"آفیشل شرم بھی لے لو تھوڑی۔۔"

وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے ہوئی۔

"تم ان ڈائریکٹلی مجھے بے شرم کہہ رہی ہو؟"

حنان نے صدمے سے کہا۔

"نہیں میں تو ڈائریکٹ بول رہی، تم سمجھو تو۔۔۔"

وہ ہنستی ہوئی چلی گئی۔

"حنا۔۔۔"

وہ پیچھے آیا۔

"پیچھے مت آنا ورنہ یاد رکھنا میں سینڈوچ نہیں بناؤں گی قسم سے،،، منان کو ہوم ورک کرواؤ شاباش۔۔۔"

حنا سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی چلی گئی۔

"حنا آئی لو یو۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں بولا۔

"آئی ہیٹ یو۔۔۔"

حنا نے دانت پیسے۔

"یپ نہیں سدھرے گا۔۔۔"

زرن۔ش بھابھی کو دیکھ کر وہ جھینپ گئی۔

"جب سب بگڑے پن کو چاہتے تو وہ کیسے سدھر سکتا ہے۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولیں۔

"یہ تو ہے،،، حبہ کدھر ہے؟"

حنا نے پوچھا۔

"عالی کے ساتھ کھیل رہی ہے۔۔۔"

وہ مسکرا کر بولیں۔

"اچھا،، فجر آجاؤ بیٹا۔۔۔"

فجر کو کچن کے ڈور کے پاس کھڑا دیکھ کر وہ بولی۔

"محترمہ کو سینڈوچ کھانے۔۔"

زرن۔ش نے منہ بنایا۔

"ڈونٹ وری میں بنا دیتی ہوں،،،ویسے بھی حنان کے لیے بنانے آئی تھی۔"

اس نے مسکرا کر بتایا۔

"اوکے تھینکس یار،،،،میں عالی کو ہوم ورک کروالوں۔"

وہ مسکرائی۔

"اوپر بھیج دیں،،،حنان کروا رہا ہے منان کو۔۔۔"

حنا نے مسکرا کر اسے پیشکش کی۔

"حنا بہت بہت شکریہ یارا،،،میں تھک گئی تھی بہت،۔۔"

زرن۔ش ایک دم خوش ہوئی۔

"کوئی بات نہیں،،،آپ ریسٹ کر لیں۔۔۔"

حنا مسکرائی تو وہ چلی گئی۔

URDUNovelians

ارحہ روم میں آئی تو عارش بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا،،،سامنے لیپ ٹاپ پڑا ہوا تھا۔ارحہ کو بنا دیکھے بزی رہا۔

ارحہ اس دن کی اس سے ناراض تھی۔

"بوا جی ایک کپ کوفی دے جائیں پلیز زززز۔"

اس نے آواز دی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

عارش نے اسے اٹھتا دیکھ کر پوچھا۔

"کام ہے کچھ۔"

عجیب روکھا سا رویہ تھا۔ جو اتنے سالوں میں پہلی بار عارش کو لگا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا طعنہ بھی تو پہلی بار مارا تھا۔ عارش تیزی سے اٹھ کر اس کی جانب بڑھا اور اس کی کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچا۔

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو؟؟؟؟"

ارحہ کا سر اس کے سینے سے ٹکرایا تھا۔

"کیا مطلب؟؟؟؟"

ارحہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"مجھے اٹیٹیوڈ دکھا رہی ہو،،، کیوں؟؟"

اس کی آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے۔

"اتنے سال آپ کا برداشت بھی تو کیا اٹیٹیوڈ،،، کچھ کہا؟ آج ذرا سا دکھایا تو آپ کو آگ لگ گئی۔۔۔"

ارحہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"جسٹ شٹ اپ ارحہ۔۔۔"

وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے بولا تھا۔

"میرا بازو چھوڑیئے،،، پلیززززز۔۔"

اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

"ارحہ تمہاری وجہ سے نیناں ایسی ہوئی ہے۔۔"

عارش کی آنکھوں میں دکھ نمایا تھا۔

"کیا مطلب؟ کیسی؟"

وہ الجھی۔

"وہ بہت کم گو اور سنجیدہ ہے، جب کہ اس کی ایج کی لڑکیاں ایسی نہیں ہوتیں۔۔"

وہ اس کا بازو چھوڑ کر صوفے پر بیٹھ گیا، پہلے والی سختی کا دور دور تک شائبہ نہ تھا۔

وہ بہت جلد میچور اور عقلمند ہو جائے گی،،، وہ بہت گہری باتیں کرتی ہے کبھی کبھی میں اور علیحہ بھی دنگ رہ جاتی تھیں۔۔"

ارحہ نے دکھ سے کہا۔

مجھے یہی ڈر ہے کہ اگر وہ جلدی میچور ہو جائے گی تو یہ ٹھیک نہیں ہے،،، جب بندہ میچور ہوتا ہے تو فکریں "
"کرتا ہے،،،، میں چاہتا ہوں کہ وہ ساری زندگی بے فکر رہے۔

عارش کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی۔

وہ سمجھدار ہے بچپن سے ہی،،، یو ڈونٹ وری وہ ہنسنا کھیلنا نہیں بولے گی بلکہ وہ ان لوگوں میں سے ہو گی جو "
"لوجیکل مذاق کرتے ہیں۔۔۔

ارحہ نے اسے تسلی دی۔

"میں نے تو اسے اس دنیا میں سب سے زیادہ پیار دیا ہے ارحہ تو پھر ایسا کیوں ہوا؟"

وہ اس کے معاملے میں ایکسٹرا پوزیسو تھا۔

یہ سب پیار کی کمی نہیں بلکہ بٹے ہوئے پیار کی وجہ سے ہوا ہے،،، ہم دونوں نے اسے پیار تو حد سے زیادہ "
"دیا مگر اکٹھے بہت کم۔۔۔۔

ارحہ کہہ کر چلی گئی جب کہ عارش پر سوچ تھا۔

"ایک بٹا ہوا انسان بٹا ہوا ہی پیار دے گا ناں۔۔۔"

عارش نے دکھ سے سوچا۔

"ماما کہاں جا رہے آپ لوگ؟"

حنا نے ان لوگوں کو دیکھا۔

"ہم لوگ تمہاری پھوپھو کے گھر،،، سوچا مل آئیں۔۔"

انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"مطلب حد ہے،،، میں گھر اکیلی رہوں۔۔۔"

حنا کو تاؤ آیا۔

"تمہیں لے جاتے مگر واپسی پر بچوں کو بھی لانا ہے۔۔۔"

فرح بیگم نے اسے پیار سے دیکھا۔

نہیں آپ حبہ کو نہیں لے کر جائیں گے۔۔"۔"

اس نے فوراً حبہ کو اٹھا لیا۔

"ارے رے گھر تنگ کرے گی نا تمہیں۔۔"

جویریہ بیگم نے اسے کہا۔

"نہیں کوئی تنگ نہیں کرے گی،،، میری بیٹی ہے میں سنبھال لوں گی، ماما کی جان ماما پاس رہے گی۔۔۔"

وہ حبہ کو بوسہ دیتی اندر چلی گئی۔

"لگتا نہیں کہ یہ چند سال پہلے والی حنا ہے جو منان کے رونے پر خود بھی رو پڑتی تھی۔۔۔"

فرح بیگم ہنستے ہوئے باہر نکلیں۔

"اور کیا تو منان سے زیادہ ہمیں حنا نے تنگ کیا۔۔"

جویریہ بیگم بھی ہنس پڑیں۔

"ماما کی شہزادی نے کیا کھانا ہے؟ نوڈلز بناؤں؟"

حنا نے اسے شی۔لف پر بٹھاتے ہوئے پوچھا تو حبہ نے سر

ہلایا۔ وہ حنا کی ہی کاپی تھی،،، اسی کی طرح چوڑیوں کی دیوانی تھی اور اسے بھی چوڑیوں کا عادی حنان نے ہی بنایا تھا۔ وہ جہاں بھی جاتا دونوں کے لیے بہت سی چوڑیاں لاتا۔ اسے نوڈلز کھلا کر حنا نے سلا دیا اور اپنے لیے پاستہ بنانے لگی تبھی گاڑی کی آواز آئی۔

"لگتا حنان ہے۔۔"

اس نے ونڈو سے باہر جھانکا۔

آپ کا دھیان کدھر ہے"

"آپ کام۔۔یاں ادھر ہے

حنان نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت ماری۔

"تم کیوں آئے؟"

حنا نے پلٹ کر ابرو اچکائے۔

"میں نے سوچا میری جان گھر اکیلی بور ہو رہی ہو گی تو کیوں نا میں مل آؤں جا کر۔۔"

وہ محبت سے بولا۔

"آپ نے خوامخواہ تکلیف کیا؟ میں تو بلکل بور نہیں ہو رہی،،، میں اور میری بیٹی بہت ایک دوسرے کے لیے۔۔۔"

وہ شرارت سے بولی۔

"تم مجھ سے زیادہ چاہتی ہو ناحبہ اور منان کو۔"

حنان نے اسے دیکھا۔

"یہی سوال میں تم سے پوچھوں تو؟"

حنا نے ابرو اچکائے۔

"ایک جتنا،،، یعنی جتنی تم پیاری اتنے بچے۔۔۔"

وہ مسکرایا۔

"جھوٹ،،،، یہ فطری ہے کہ باپ اپنی بیٹی کو سب سے زیادہ چاہتا ہے،،، تم حبہ سے زیادہ کسی کو نہیں چاہتے۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سہی بولا کہ حبہ کو تم سے زیادہ چاہتا ہوں،، ویسے تم جیلس نہیں ہوتی کیا؟"

حنان نے استفسار کیا۔

"استغفر اللہ،،، میں اپنی بیٹی سے جیلس ہوں گی؟؟"

حنا نے گھورا تو وہ ہنس پڑا۔۔

"کیا کھاؤ گے۔؟"

حنا نے پوچھا۔

"پاستہ۔۔۔"

وہ ہنسا تھا۔

"لو۔۔۔"

حنا نے گھورا۔

"شکریہ،، جان من۔"

وہ مسکرایا۔

"حنان مجھے یاد آیا یار اسکول جانا منان کی ٹیچر نے بلایا ہے،،، ضرور جانا۔۔۔"

حنا نے پاستہ پلیٹ میں نکالتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔۔۔"

اس نے سر ہلایا۔۔

کیسی لگی آج کی اپی۔

کون سا سین یا ڈائیلاگ اچھا لگا،، ضرور بتایئے گا۔

"چلو ہمیں نیناں کے ایڈمیشن کے لیے جانا ہے۔۔"

عارش نے کہا۔

"جی اوکے۔"

وہ اٹھ کر چلی گئی۔

"ارے میری جان تو آج بلکل فیری (پری) لگ رہی ہے۔"

عارش نے مسکرا کر نیناں کو اٹھایا۔

"اور مما؟"

اس نے ارحہ کی طرف اشارہ کیا۔

"آپ بتایئے؟"

عارش نے ارحہ کو ایک نظر دیکھ کر اس سے پوچھا۔

"ماما میری آئیڈیل ہیں،، اور میں جب بھی مما کو دیکھتی ہوں میرے مائنڈ میں پتہ کیا آتا ہے؟"

نیناں نے عارش کی گردن کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔

"کیا؟"

عارش نے اسے دیکھا۔

"شی از کوئین۔ ایم آئی رائٹ بابا۔۔۔؟"

وہ محبت سے بولی تھی۔

"بابا؟"

عارش کو خاموش دیکھ کر اس نے پھر پوچھا۔

"یس یو آر رائٹ مائی فیری۔۔۔"

وہ اسے پیار دے کر بولا۔

"چلیں؟"

اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو ارحہ نے سر ہلایا۔

"ماشاءاللہ شی از ویری جینئس۔۔"

پرنسپل نیناں سے امپریس ہوئی۔ اس کا ایڈمیشن عارش نے اسی اسکول میں کروایا تھا۔

" اوکے آپ اور ماما گاڑی میں بیٹھو، میں آپ کی اسٹیشنری لے کر آیا۔۔"

عارش کو یاد آیا تو ارحہ اور نیناں نے سر ہلایا۔

"ارحہ۔۔۔"

حنان جو منان کی ٹیچر سے مل کر واپس جا رہا تھا ان لوگوں کو گاڑی میں دیکھ کر چونکا۔

"اسلام علیکم! کیسی ہو ارحہ؟"

وہ مسکرا کر ان کی جانب آیا۔

"تم۔۔۔"

ارحہ کا حلق خشک ہوا۔

"یس واٹ اے پلیزنٹ سرپرائز۔عارش کدھر ہے؟؟"

وہ خوشی سے بولا۔

"اینڈ یہ تمہاری بیٹی ہے؟"

اس نے مسکرا کر نیناں کو دیکھا۔

"حنان پلیز یہاں سے جاؤ ابھی کے ابھی۔۔"

ارحہ نے گذارش کی۔

"ارحہ میری بات سنو۔۔۔"

اس نے الجھ کر کہا۔

"حنان پلیز عارش آنے والے ہیں میری زندگی مزید جہنم بن جائے گی خدا کے لیے چلے جاؤ پلیز زززز۔۔"

اس نے ہاتھ جوڑ دیئے۔

" ارحہ نہیں،، میں چلتا ہوں۔۔"

وہ تاسف سے سر ہلاتا چلا گیا مگر ارحہ کے چودہ طبق روشن ہو گئے جب گیٹ پر عارش کو دیکھا۔

عارش کا موڈ سارا رستہ خراب رہا تھا جس پر ارحہ کو شدید ڈر لگا رہا،،، خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمہ لگ رہی تھی۔ دل سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا۔ اس کے بعد عارش آفس چلا گیا تھا واپس آیا تو نو بج رہے تھے، کوٹ کو دوسرے بازو پر منتقل کرتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا، وہ بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔

"کہاں رہ گئے تھے آپ؟ کب سے ویٹ کر رہی تھی میں آپ کا، کتنا پریشان ہو گئی تھی میں؟؟"

ارحہ بے چینی سے آگے بڑھی۔

تمہیں کیا لگا سو سائیڈ کر لی؟؟ میں نے تب نہیں کی جب کرنی چاہیے تھی تو اب کیا کروں گا جب جینے کو"

"وجہ بھی ہے نیناں۔

وہ تلخی سے بولا تو ارحہ نے خاموش رہنا بہتر جانا۔

"فی۔ری بیٹا کدھر ہو؟"

وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"وہ چھت پر ہے،،، علیحہ کی کال آئی ہے۔۔"

اس نے بتایا تو عارش روم میں چلا گیا۔

"کھانا لگاؤں؟"

ارحہ نے کہاتو اس نے سر ہلایا۔ ارحہ کھانا لگا کر اس کا وہیں ویٹ کرنے لگی، پانچ منٹ بعد وہ ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں باہر آ گیا۔ کھانا نکال کر دونوالے ہی کھائے جب دھیان ارحہ کی طرف گیا جو فرش کو گھور رہی تھی، پتہ نہیں کیوں اسے بے تحاشہ غصہ آیا۔

"یہ کھانا بنایا ہے تم نے،،؟؟؟؟ تمہارا دھیان کہاں رہتا ہے،،،،،، اپنے عاشق میں۔۔۔۔۔

وہ غصے سے چلایا تھا۔۔۔۔

"کھانا تو اچھا ہے،؟؟؟؟ میں اور بنالاتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ آنسو پیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"نہیں کھانا مجھے تمہارے ہاتھ کا بنا زہر۔۔۔۔۔۔"

وہ انگارے برساتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"آئی م سو سوری۔۔۔۔۔"

اب غلطی نہیں تھی پھر بھی ہر بار سوری کہنا پڑتا تھا جب کہ صرف اک بار غلطی کی تھی۔۔۔

میں شادی کر رہا ہوں بہت جلد،،،،،، میں نے صرف اپنی پرنسس نیناں کے لئے نہیں کی تھی"

ابھی تک شادی بٹ اب اور نہیں،،،،، تم چاہو تو رہ لینا یہاں ورنہ چلی جانا،،،،، مجھے کوئی ضرورت نہیں

"تمہاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا لہجہ پتھر کو بھی مات دے رہا تھا۔۔۔۔

"ش،،شادی،،،،، مگر کیوں،،،،، آپ مجھ سے محبت کرتے تھے نا؟؟؟"

وہ ہکلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

"محبت نہیں غلطی کی تھی ورنہ تم جیسی گھٹیا عورت میرے قابل نہیں تھی۔۔۔۔۔۔"

اس کے ماتھے کی واضح رگیں اس کے غصے کا پتہ دے رہی تھیں،،،،،وہ دکھ سے اسے دیکھ رہی تھی،،،، آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

"اب کیا ہوا میں مر گیا ہوں جو سر پر کھڑی یوں روئے جا رہی ہو،،،،،،،"

وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے بولا تھا۔۔

"اللہ نہ کرے،،،،،،،"

اس نے فوراً اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا،،،،وہ اس کی اس حرکت پر چونکا تھا۔۔۔

اللہ پاک آپ کو میری بھی عمر لگا دے،،،،،،،زندگی کے کتنے سال گزر گ ئی ے آپ کو میری محبت کا، میری وفاداری کا یقین نہیں آیا عارش،،،،،، میں اپنی جان دے کر بھی یقین دلا سکتی ہوں،،،، پر ڈر ہے کہ کہیں آپ کو دکھ نہ ہو،،، پچھتاوا نہ ہو، آپ اذیت سے نہ گزریں اور نیناں کا کیا ہو گا ورنہ آپ کی بے رخی سہتے سہتے میں شوخ و خوش رنگ چوڑیوں سے چور چور ہوئی ی چوڑیاں بن گ ئی ہوں،، میں نے خود کو ایک خول میں مقید کر لیا آپکی وجہ سے۔۔۔یو ہرٹ می ویری مچ،،،،، کبھی سوچا ہے ایک لمحے کو بھی کہ میں ان سالوں میں سب کیوں، کیوں سہتی رہی ہوں،،،، اگر میں آپ کی نہ ہوتی یا آپ کو مجھ پر یقین ہوتا

تو بیرون شہر اور بیرون ملک میٹنگز ہر ٹینشن سے آزاد ہو کر اٹینڈ نہ کرنے جاتے،،،، آپ کا نفرت کا اظہار کرنا مجھے توڑ جاتا،،،،، direct مجھ پر یقین مجھے ہمیشہ خوشی دے جاتا مگر indirectly اب تھک چکی ہوں میں،،،،، ٹوٹ چکی ہوں میں،،،، اب مزید سہنے کی ہمت نہیں مجھ میں،، عارش بس کر دیں میری سزا کو یا اپنے ہاتھوں سے گلا دبا دیں، میں اس گھٹن زدہ ماحول سے تنگ آ گئی ہوں، سانس لیتی ہوں تو ڈر لگتا ہے کہ آپ کو برا نہ لگ جائے، میں وحشت سے مر جاؤ نگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے رو دی اور گھٹنوں کے بل نیچے قالین پر بیٹھ گ ئی اور وہ حیران و ساکت سا اسے دیکھ رہا تھا ،،،،، الفاظ جیسے ختم ہو گ ئی ے تھے اور وہ بس روئے جا رہی تھی، آج اس کا حوصلہ ہمت برداشت سب جواب دے گیا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی ڈرامہ نہیں چاہیے،، جاؤ۔۔۔"

عارش کے دل کو کچھ ہوا تو وہ مزید غصہ کرتا خود ہی دل کو سنبھالتا وہاں سے چلا گیا۔

میں آپ کو معاف نہیں کروں گی،،، رونا پڑے گا آپ کو،، ہاں مما بابا نیناں اور رانیہ مجھے معاف کر دینا۔۔۔"

وہ آنسو پونچھتی اٹھی تبھی نیناں آ گئی۔

"بابا کدھر ہیں؟"

نیناں نے ارحہ سے پوچھا۔

" ان کی ایک کال آگئی ہے،، آپ روم میں آؤ مجھے آپ سے امپورٹنٹ بات کرنی ہے۔۔۔"

ارحہ نے کہا تو وہ سر ہلا کر چل دی۔ عارش نیناں کی آواز سن کر باہر آگیا تھا اور اسے وہاں نہ پا کر اس کے روم کی طرف آیا مگر ارحہ کی آواز پر دروازے پر ہی رک گیا اور گفتگو سننے لگا۔

نیناں میری جان ہو آپ،،، آپ کو پتہ ہے ناں کہ مما سب سے زیادہ آپ کو پیار کرتی ہیں،،، اس لیے " مجھے معاف کر دینا آپ۔۔۔"

اس نے نیناں کو ساتھ لگایا۔

"ماما جی،،، کیوں بول رہی ہیں آپ ایسا؟"

وہ الجھی۔

آج میں آپ کو کچھ باتیں بتاؤں گی اگر آپ کو یاد نہ رہیں تو میں لکھ کر دے جاؤں گی، آپ بہت جینئس " ہو سو مجھے یقین ہے کہ سمجھ جاؤ گی آج ہی۔۔"

اس نے آنسو حلق میں اتارے، عارش الرٹ ہو گیا۔

آپ ایک لڑکی ہو، ایک بیٹی ہو، آپ پر بہت ذمہ داریاں ہیں، آپ کے بابا کو بہت مان ہے آپ پر،،، " نیناں آپ نے ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی ہے کہ کبھی بھی کسی لڑکے سے فرینڈ شپ نہیں کرنی، کسی بھی قیمت پر نہیں، آپ کو جسٹ اپنی پڑھائی پر فوکس کرنا ہے، اپنے بابا سے کبھی بھی جھوٹ نہیں بولنا نہ ہی کچھ چھپانا ہے،، آپ کے بابا آپ سے بہت پیار کرتے ہیں ان کا بہت خیال رکھنا، کبھی ناراض مت ہونا اور اگلی بات جو

بتانے جارہی وہ جب آپ بڑی ہو جاؤ گی تب کے لیے ہے،،، نیناں اگر آپ کو کوئی پسند آئے گا تو آپ سب سے پہلے آپ اپنے بابا کو بتاؤ گی، آپ کو پتہ ہے اگر آپ کسی بھی لڑکے سے فرینڈ شپ کرو گی اور بعد میں کسی کو پتہ چلا تو آپ کی ساری لائف، سب ہیپینس، سب پیس، سب ریلیشنز ختم ہو جائیں گی، آپ کبھی بھی کسی سے دوستی نہ کرنا۔ میری باتوں کو کبھی نہ بھولنا، کبھی بھولی تو یاد رکھنا آپ کی مما آپ سے کبھی بھی " بات نہیں کریں گی،۔۔۔

ارحہ نے نم آنکھوں سے اسے سمجھایا۔ عارش کے دل اور دماغ کسی شکنجے میں آ گئے۔

"بٹ مما آپ کدھر جارہی ہیں؟"

نیناں نے پوچھا۔

کہیں نہیں بس یہ یاد رکھنا کہ لڑکے ہزاروں 00 سے بھی بات کریں تو بھی کچھ نہیں ہوتا مگر لڑکی " فرینڈ شپ بھی کرے تو بیٹا ساری زندگی کا طعنہ بن جائے گا،، بس اپنا بہت خیال رکھنا،،، آج میں تمہارے "پاس سو جاؤں نا؟

ارحہ نے نیناں کو دیکھا تو اس نے سر ہلایا۔

"مما از ایوری تھنگ از اوکے۔؟؟"

نیناں فکر مندی سے بولی۔

"جی مما کی جان۔۔"

ارحہ نے اسے خود میں بھینچ کر آنسو اس کے بالوں پر بہا دیئے۔

"میں تمہیں ابھی نہیں بتا سکتی مما کی جان،،، شاید کبھی نہیں،،، کہیں تم بھی اپنے باپ کی طرح نفرت نہ کرنے لگ جاؤ مجھ سے۔ میں اپنے مرنے کے بعد کبھی بھی تمہاری نفرت نہیں سہہ پاؤں گی،،، جانتی ہوں تمہیں میرے بنا جینا محال لگے گا مگر میں اب مزید الزمات کے سائے میں نہیں جی سکتی، میری ہمت ٹوٹ گئی ہے۔۔۔۔"

وہ مسلسل رو رہی تھی۔

وہ درد، وہ وفا، وہ محبت تمام شُد

لے! دل میں ترے قرب کی حسرت تمام شُد

یہ بعد میں کُھلے گا کہ کس کس کا خُون ہوا

ہر اِک بیاں ختم، عدالت تمام شُد

تُو اب تو دشمنی کے بھی قابل نہیں رہا

اُٹھتی تھی جو کبھی وہ عداوت تمام شُد

اب ربط اک نیا مجھے آوارگی سے ہے

پابندیِ خیال کی عادت تمام شُد

جائز تھی یا نہیں، ترے حق میں تھی مگر

کرتا تھا جو کبھی وہ وکالت تمام شُد

وہ روز روز مرنے کا قصہ ہوا تمام

وہ روز دِل کو چِیرتی وحشت تمام شُد

محسن" میں کُنجِ زیست میں چُپ ہوں پڑا"

مجنُوں سی وہ خصلت و حالت تمام شُد

❤❤❤❤❤

ارحہ کیوں ایسی باتیں کر رہی تھی؟ کیا کرنے والی ہے وہ؟ کیا وہ جا رہی ہے گھر چھوڑ کر یا خود کو نقصان "
"پہنچانا چاہ رہی ہے، نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔

عارش نے گہرا سانس لیتے خود کو نارمل کیا۔

میرا دل ارحہ کی گواہی کیوں دیتا ہے ہمیشہ سے؟ کیا میں ہی غلط ہوں بس؟ مجھے ایک بار تو صفائی سن لینی "
چاہیے تھی نا،، شادی کے بعد تو مجھے ارحہ کی محبت میں کوئی کمی بھی نہ دکھائی دی تھی،، کیا میں نے جذباتی
"فیصلے کر کے اپنی لائف اور حنان سے فرینڈ شپ تباہ کر دی،،،، آخر کچھ تو ہے نا؟؟؟

وہ ٹیرس پر کھڑا دور خلاؤں میں گھور رہا تھا۔

"اگر قصوروار میں ہوا تو؟"

دماغ سے پردے چھٹ رہے تھے۔

عجب تقاضے ہیں چاہتوں کے

بڑی کٹھن یہ مسافتیں ہیں

میں جس کی راہوں میں بچھ گیا ہوں

اسی کو مجھ سے شکایتیں ہیں

شکایتیں سب بجا ہیں لیکن

میں کیسے اس کو یقیں دلاؤں

وہ مجھ کو جاں سے عزیز تر ہے

اسے بھلاؤں تو مر نہ جاؤں

میں اس خاموشی کے امتحاں میں

کہاں کہاں سے گزر گیا ہوں

اسے خبر بھی نہیں ہے شاید

!..میں دھیرے دھیرے بکھر گیا ہوں

‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘

"منان کی ٹیچر نے کیوں بلایا تھا حنان؟"

حنا نے اسے دیکھا جو ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

"حنان؟"

حنا نے اسے گم صم دیکھ کر اس کا کندھا ہلایا۔

"جی حنان کی جان۔۔"

وہ مسکرا کر خود کو نارمل کرنے لگا۔

کیا سوچ رہے ہو؟"

اس نے استفسار کیا۔

"ایک بوجھ ہے دل پر، اب شئیر کرنا چاہتا ہوں۔۔"

اس نے حنا کا ہاتھ تھام کر کہا۔

"تم اکثر پوچھا کرتی تھی نا؟ عارش سے بات کیوں نہیں ہوتی مگر میں کہتا یار ہوئی ہے ہر بار جھوٹ کہا۔"

وہ تاسف سے بولا۔

"مجھے معلوم ہے۔۔"

اس نے سر ہلایا تو حنان نے ساری بات گوش گذار کی۔

میری وجہ سے ان کی لائف تباہ ہو گئی یار،،، میں سمجھا کہ عارش سمجھ گیا ہو گا مگر میں بھول گیا کہ وہ اپنی" "آئی پر آئے تو سب تباہ کر دے،،، اس گدھے نے اپنی زندگی کے اتنے حسین سال برباد کر دیئے۔۔۔

دکھ سے کہہ کر حنان نے چہرے پر ہاتھ پھیرے۔

کاش تم مجھے سب پہلے بتا دیتے تو آج یہ سب نہ ہوتا،،، ہم کل جائیں گے عارش بھائی کو سمجھائیں گے،،،" اب تو وہ بھی تھک گئے ہونگے انہیں بھی کسی بہانے کی ضرورت ہو گی، سب ٹھیک ہو جائے گا ڈونٹ " وری۔۔۔

حنا نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

"چوڑیوں کی کھنکھن میرے ہر بوجھ کو بانٹ دیتی ہیں۔"

وہ مسکرایا تھا تو حنا نے سر اس کے شانے پر رکھ دیا۔

"حنا؟"

حنان کی آواز پر اس نے سر اٹھایا۔

"آئی لو یو سو مچ۔۔"

وہ مسکرا کر محبت سے اس کی چوڑیوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔

"آئی لو یو ٹو۔۔"

وہ بھی مسکرا کر بولی،، جواباً بہت کم وہ کہتی تھی۔

میری چوڑیاں جب کھن۔ کھتی ہیں تو دل کھڑک جاتا ہے

عالم کیا ہو گا جب ہوں گے تیرے ہاتھوں میں میرے ہاتھ

ناشتے کی ٹیبل پر خاموشی تھی پتہ نہیں کیوں عارش کا دل گھبرا رہا تھا۔ اس نے ٹائی کہ ماٹ ڈھیلی کی اور چیئر پر بیٹھ گئی۔

"ماشاءاللہ میری پری تو چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے۔۔"

عارش نے نیناں کو یونیفارم میں آتے دیکھ کر کہا۔

"ماما۔۔۔"

نیناں نے ماں کے گلے میں بانہیں ڈالیں اور ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ عارش سے پہلے ماں سے ملی تھی اور یہی بات عارش کو وہم میں مبتلا کر گئی۔ ارحہ نے چپکے سے آنسو پونچھے جو مسلسل بہہ رہے تھے مگر عارش نے دیکھ لیا۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟"

عارش نے پوچھا تو ارحہ نے بنا دیکھے سر اثبات میں ہلایا،،، عارش کا دل چاہا کہے جھوٹ نہ بولو پلیز۔

"میں نے آپ کے لیے بہت کچھ بنایا ہے، آج لنچ میں سینڈوچ اور نگٹس بنائے ہیں کھا لینا یاد سے۔۔"

ارحہ نے اسے بوسہ دے کر کہا۔

"ماما آپ رو کیوں رہی ہیں؟"

وہ الجھی۔

"آپ گاڑی میں بیٹھو بیٹا۔۔۔"

عارش نے اسے کہا تو اس نے سر ہلایا۔

"ایک منٹ پلیز۔"

ارحہ نے گذارش کی۔

" نیناں! آپ اپنا بہت خیال رکھنا،، بہت زیادہ،،، آئی مس یو سو مچ۔۔"

ارحہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"ارحہ۔۔۔۔"

عارش گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟"

عارش نرمی سے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

"آئم فائن،،، کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر بولی۔

"نیناں آئی لو یو،،، گڈ بائے۔۔۔"

وہ اسے بوسہ دے کر بولی۔

"لو یو ٹو مما۔۔۔"

وہ بھی اسے پیار دے کر بولی۔

"گڈ بائے۔۔۔"

وہ چلی گئی، عارش کا دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ مت جاؤ افس مگر جانے کیوں وہ چلا گیا۔

"میری بیٹی مجھے معاف کر دینا کہ تم پہلے دن اسکول گئی واپس اؤ گی تو تمہاری ماں نہیں ہو گی۔۔"

وہ پلر کے ساتھ بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ان جلتے بجھتے چراغ کو تیری آندھیوں سے گلہ نہیں

جو سہا ہے میں نے سہا مگر کبھی تجھ سے کچھ بھی کہا نہیں

تیری خُوشبوؤں میں میں رچی بسی میں یہ سوچتی رہی دیر تک

وہ قریب میرے رہا مگر کبھی اُس نے مُجھ کو پڑھا نہیں

وہ غزل کی روپ کی شخصیت جو ہسی میں پُھول چُھپائے تھی

وہ گیا تو اس کے مزاج سا مُجھے شخص کوئی مِلا نہیں

" ماما میں اور حنان کسی ضروری کام سے جا رہے ہیں، حبہ اٹھنے والی ہے خیال رکھیے گا۔۔"

حنا نے فکر مندی سے کہا۔

"ٹھیک ہے جلدی آجانا اس کا دل نہیں لگتا۔"

جویریہ بیگم نے سر ہلایا تو وہ چلی گئی۔

"بوا آپ نیناں کا خیال رکھیے گا، جو چیز کہے وہی بنا کر دیجیے گا، سب ریسپیز سکھا دی ہیں آپ کو۔۔"

ارحہ نے بوا کو سمجھایا۔

"آپ کہاں جا رہی ہیں؟"

بوا نے پوچھا۔

"hell"

وہ اداسی سے مسکرائی۔

"جی؟"

بوا نے ناسمجھی سے دیکھا۔

"بوا دوست کے گھر۔۔۔"

وہ چلی گئی۔

" ویلکم مسز، ماما آئی لو یو۔"

کتنے جملے کانوں میں بازگشت کر رہے تھے۔

زیادہ لمبی ہو جانی تھی سو دوسرا حصہ کل۔

کیسی لگی بتایئے گا۔

"رانیہ کو کال کر دیتی ہوں کہ وہ نیناں کا خیال رکھے،،، نہیں رانیہ کو پتہ چلا تو سب کو پتہ چل جائے گا۔"

وہ گھر کی روڈ سے ٹرن لے کر دوسری سائڈ پر کھڑی تھی۔

"ہاں علیحہ از بیسٹ،،، اسے کال کرتی ہوں۔۔۔"

اس نے گہرا سانس لیا۔

"عارش آپ نے مجھے کتنا مجبور کر دیا نا کہ میں حرام موت کو گلے لگانے پر مجبور ہو گئی ہوں۔۔"

وہ آنسو ہاتھ کی پشت سے پونچھتے ہوئے نمبر ڈائل کر رہی تھی۔

"علیحہ میری بات دھیان سے سنو۔۔"

ارحہ نے سلام دعا کے بعد نم آنکھوں کہا تو وہ الرٹ ہوئی۔

میری بیٹی جب بڑی ہو جائے گی نا تو اس کو کہنا کہ اپنی ماں کو معاف کر دے مگر بے قصور ہوں،،، پلیز اسے"

" کبھی بھی میری کمی محسوس نہ ہو، میری روح تڑپ اٹھے گی اگر کبھی بھی میری بیٹی روئی۔۔

ارحہ نے ہچکیوں میں بات مکمل کی۔

"لیکن تم کہاں جارہی ہو یار؟"

وہ پریشانی سے بولی۔

"آخری منزل۔۔۔"

اس نے سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ کر روڈ کی جانب قدم بڑھائے۔

"ارح—ہ۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے چلائی،،،دوسری جانب سے آتی آواز گواہ تھی کہ ارحہ کسی گاڑی کی زد میں آچکی تھی۔

" کیا کروں؟ یہ لڑکی کیا کر چکی؟"

علیحہ روتے ہوئے نیچے بیٹھی تبھی عارش کا نام ذہن میں آیا۔اس نے فوراً کال ملائی۔عارش میٹنگ میں تھا۔ علیحہ کا نمبر دیکھ کر اس نے ایک لمحہ تاخیر کیے بنا پک کی۔

"ع-ارش بھائی۔۔۔"

وہ سسکی۔

"کیا ہوا علیحہ بچے؟"

عارش کھڑا ہو گیا،،کچھ انہونی کا احساس ہوا۔

"بھائی ارحہ نے سوسائیڈ کر لی ہے۔۔"

علیحہ کی بات پر وہ چیئر پر گرا۔ سب لوگ اسے ناسمجھی سے دیکھنے لگے۔

"پلیز عارش بھائی جلدی دیکھیے اسے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے گڑگڑائی۔

"میں کرتا ہوں کال۔۔۔۔"

عارش خود کو سنبھالتا وہاں سے نکلا،،، ارحہ کا نمبر بند تھا،،، اس کا دل بری طرح کانپ گیا تھا۔ گھر گارڈ کو اطلاع دی۔۔۔

"حنان گاڑی روکنا،،، یہ رش کیوں ہے اتنا؟"

حنا نے آگے لوگوں کا جھرمٹ دیکھ کر کہا۔

"ہمممم۔"

حنان نے گاڑی روک دی۔

"ارحہ۔۔۔۔۔"

سامنے ارحہ کالت پت وجود دیکھ کر دونوں چلائے۔

"حنان اسے اٹھا کر گاڑی میں۔۔۔۔"

حنا تو باقاعدہ رونے لگی، حنان نے اسے فوراً اٹھایا۔

"پلیز زز جلدی ڈرائیو کرو۔۔"

حنا ارحہ کا سر گود میں رکھ کر مسلسل خون بہتا دیکھ کر چلائی۔ حنان نے فل اسپیڈ پر گاڑی ڈرائیو کی۔

زرنش بھابھی کو کال کرو اور بولو کہ اسٹریچر جلدی سے باہر لائیں،،، ایمرجنسی میں بھی جگہ خالی "
"کریں۔۔

حنان نے اسے دیکھ کر کہا تو وہ کال کرنے لگے۔ جونہی وہ لوگ پہنچے، زرنش اور سٹاف دونوں باہر تھے۔

"کون ہے؟"

زرنش بھاگتی ہوئی آگے بڑھی۔

"ارحہ۔۔۔"

زرنش چلائی۔

بھابھی اسے فرسٹ ایڈ کی ضرورت ہے پلیز جلدی سے کچھ کیجیے،،، اس کا آگے ہی خون بہت بہہ گیا۔۔۔"
"

حنان نے فکر مندی سے کہا تو وہ سر ہلاتی اندر بڑھی۔

"وہ گاڑی والا اور جس گھر کے سامنے ایکسیڈنٹ ہوا اس کا گارڈ کہہ رہا ہے کہ وہ خود آگے ائی تھی۔۔۔"

حنان تھوڑی دیر بعد آیا اور حنا کو بتایا۔

"کیا؟"

حنا شاکڈ تھی۔

"ہمممم۔"

اس نے سر ہلایا۔۔

"عارش بھائی کو کال کر دو۔"

وہ فکر مندی سے بولی۔

"نہیں یار ابھی نہیں،،،وہ پریشان ہو گا،،،ارحہ کو ہوش آ جائے تو کرتا ہوں کال۔۔۔۔"

حنان نے نفی میں سر ہلایا۔

"حنان نہیں پلیز، اللہ نہ کرے کوئی مسئلہ ہو گیا تو۔۔"

حنا نے کہا تو وہ سر ہلا کال ملانے لگا۔

عارش دیوانہ وار گاڑی ڈرائیو کرتا گھر آیا مگر گھر سے دس منٹ کے فاصلے پر بلڈ دیکھ کر گاڑی خود بخود رکی۔

"یہ ارحہ۔۔۔"

اس کی سانس رکنے لگی۔

"سنیے؟ یہاں کس کا ایکسیڈنٹ ہوا؟"

اس نے اس گھر کے گارڈ سے پوچھا۔

"سر کوئی لڑکی تھی مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ جان بوجھ کر آگے آئی گاڑی کے۔۔"

گارڈ نے بتایا تو عارش نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔

"اس کا نام پتہ آپ کو؟"

عارش نے آس بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"نہیں،، ہاں بعد میں ایک لڑکی اور لڑکا آئے تھے شاید ارحہ کہہ رہے تھے۔"

گارڈ کے کہنے پر اس کے قدم لڑکھڑائے۔۔

"ارحہ،،، نہیں ارحہ کو کچھ نہیں ہو گا،،، کوئی آئیڈیا کس ہسپتال لے کر گئے۔۔۔؟؟؟"

وہ رو دینے کو تھا۔

"صاحب شاید یہاں سے جو قریب ہے ادھر ہی،،، اس کا خون بہت بہہ رہا تھا۔۔۔"

اس نے قیاس آرائی کی۔عارش گاڑی بھگاتا زرنش کے ہوسپٹل پہنچا۔

یقین تھ-اکہ کوئی حادثہ گزرے گا

گمان نہ تھا کہ تجھ سے بچھڑوں گا

"یہاں ارحہ نامی کوئی پیشنٹ ہیں؟"

اس نے کہا تبھی اس کے سیل پر حنان کی کال آئی۔اتنے سالوں بعد کال دیکھ کر اس نے کچھ سوچ کر پک کی۔

"حنان بات کر رہا ہوں،،،ریلیکس ہو کر میری بات سننا۔"

اس کی بات پر عارش نے سر ہلایا گویا وہ دیکھ رہا ہو۔

"ارحہ کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے،میں اور حنا اسے ابھی۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ مزید بولتا عارش بے تابی سے بولا۔

"کس طرف ہو تم لوگ؟"

اس نے پوچھا تو حنان نے بتایا۔

"کیسی ہے وہ؟"

وہ بھاگتا ہوا ان کی جانب آیا۔

"آپریشن چل رہا ہے اس کا۔۔"

حنان نے سامنے اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"رکو۔۔"

وہ اس جانب بڑھا تو حنان آگے آیا۔

"یار پلیز مجھے جانے دو،، پلیز وہ تکلیف میں ہے۔۔"

عارش کی آنکھ میں آنسو تھے۔

"اس نے خودکشی کی ہے عارش،،۔۔"

حنان کی بات پر عارش نے گہرا سانس لیا۔

عارش خودکشی کرنے والوں کا بھی کوئی نہ قاتل ہوتا ہے،، ارحہ کے مجرم تم ہو، ارحہ مجھے اچھی لگتی تھی" اور میں نے سوچا کہ اس کے ساتھ اچھی زندگی گذار سکوں گا، لیکن جب تیرا اور ارحہ کا رشتہ طے ہوا تو اس نے صاف انکار کر دیا یہ کہہ کر وہ خوش ہے بہت،،، اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسے تمہارے سنگ خوش دیکھ کر میں بہت خوش ہوا اور وہ حد سے زیادہ خوش تھی، اس نے کبھی بھی مجھ سے کونٹیکٹ نہیں کیا ،۔وہ تمہارے ساتھ دل سے مخلص تھی، سچی محبت کرتی تھی تجھ سے، پسند اور محبت میں زمین آسمان کا فرق

ہوتا ہے،،،،تجھے مجھ پر نہ سہی مگر ایٹ لیسٹ اپنی بیوی پر ہی یقین کر لینا چاہیے تھا،،۔ تنگ آ کر اس نے زندگی ختم کرنے کا سوچ لیا،،،،،تجھے ایک بار بھی رئیلائز نہیں ہوا کہ تو نے کیا کیا ہے؟۔ ایک دو مہینے نہیں "اتنے سال۔۔۔۔۔۔

حنان غم و غصے کی کیفیت میں بول رہا تھا۔

"غلطی ہو گئی یار۔۔۔۔"

عارش نے سر ہاتھوں پر گرا لیا۔

"کیا آپ کو اندازہ ہو گیا کہ آپ نے ارحہ کو بے وجہ کہ سزا دی ہے،،،،وہ بھی اتنے سال۔۔۔۔"

حنا بھی ان کی جانب آئی۔

"پلیز حنا! مجھے مزید شرمندہ نہ کرنا۔۔"

عارش پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

" اٹھ،،،عارش اٹھ یار اور دعا مانگ۔۔۔"

حنان نے اسے ساتھ لگایا۔

"یار اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔"

عارش کی سانس رکنے لگی۔

"ان شاءاللہ اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

حنا نے بھی تسلی دی۔

"کیسی ہے وہ؟"

زرنش کو باہر آتا دیکھ کر عارش آگے بڑھا۔۔

" سرجری ہو گئی ہے،، اگلے کچھ گھنٹے بہت امپورٹنٹ اس کے لیے،،،، دعا کرو۔۔۔ "

زرنش نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

"زرنش امید کتنی ہے؟"

وہ آس بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

امید صرف اللہ سے رکھو عارش،،، وہ صحت مندوں کو بھی اٹھالیتا اور ضعیف سے ضعیف، شدید بیماروں کو"
"بھی شفا دیتا ہے،،، ٹرسٹ ان اللہ۔۔۔۔

زرنش نے اسے سمجھایا تو اس نے سر ہلایا۔

"ماموکی کال۔۔۔"

اس نے لب بھینچے۔

ان کو مت بتایا بلکہ یہ کہنا کہ تم دونوں آؤٹ آف سٹی ہو کسی فرینڈ کی مدر کی ڈیتھ ہو گئی اس لیے بتا کر نہ آ" "سکا،،، انہیں سچ نہ بتانا۔۔۔

حنان نے اسے آئیڈیا تو اس نے سر ہلایا۔

"کیوں نہ علیحہ کو ایک وائس نوٹ بھیج دوں، وہ بھی رو رہی ہو گی۔۔۔"

عارش نے سوچا اور واٹس ایپ آن کیا مگر ارحہ کا میسج دیکھ کر اسے ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا۔ صبح نو بجے کا میسج تھا، ایک غزل تھی عارش بے تابی سے پڑھنے لگا۔

قسم لے لو تمہارے بعد کسی کا خواب دیکھا ہو"

' کسی کو ہم نے چاہا ہو

کسی کو ہم نے سوچا ہو

کسی کی آرزو کی ہو

کسی کی جستجو کی ہو

' کسی کی راہ دیکھی ہو

کسی کا قرب مانگا ہو

' کسی کو ساتھ رکھا ہو

کسی سے آس رکھی ہو

' کوئی امید باندھی ہو

کوئی دل میں اتارا ہو

‘کوئی تم سے بھی پیارا ہو

کوئی دل میں بسایا ہو

‘کوئی روٹھا ہو تو ہم نے

اسے رو رو منایا ہو

دسمبر کی حسیں رات میں کسی کا ہجر جھیلا ہو

کسی کی یاد کاموسم میرے آنگن میں کھیلا ہو

‘کسی سے بات کرنی ہو

کبھی یہ ہونٹ ترسے ہوں

کسی کی بے وفائی پر کبھی یہ نین برسے ہوں

کبھی راتوں کو اٹھ اٹھ کر تیرے دکھ میں نہ روئے ہوں

قسم لے لو تمہارے بعد ہم اک پل کو سوئے ہوں

قسم لے لو کبھی جگنو کبھی تارہ کبھی ماہتاب دیکھا ہو

"قسم لے لو تمہارے بعد کسی کا خواب دیکھا ہو

وہ پڑھ کر ریلنگ پر جھک گیا۔وہ آج ہارا تھا صحیح معنوں میں،،،اس سے جدائی کا خوف رلا رہا تھا۔

"کاش میں صبح دیکھ لیتا۔۔۔"

دل درد کی زد میں تھا۔

ارحہ مجھے معاف کر دو،،، پلیز ٹھیک ہو جاؤ،،،، اے میرے اللہ مجھے معاف کر دے،،، ارحہ کو کچھ نہ ہو،،، یا اللہ اسے حرام موت سے بچا لے تو جانتا ہے کہ وہ کتنی عبادت گزار ہے،، یا اللہ اس نے میری وجہ سے۔۔۔"

اس نے ہاتھ چہرے پر پھیرے۔

کہیں جو میں نے کہا تھا تم سے

بغیر تیرے میں جی ھی لوں گا

میں بات کر کے مکر گیا ھوں

جو ھو سکے ___ تو لوٹ آؤ❤□

"کیسی ہے ارحہ؟"

حنا نے زرنش بھابھی کو دیکھا۔

"عارش جو میں تمہیں بتانے جا رہی ہوں، حوصلے سے سننا، بہت ہمت کی ضرورت ہے۔۔۔۔"

زرنش نم آنکھوں سے بولی۔

"پلیز کچھ اچھا بولنا۔۔"

اس نے گزارش کی۔

"ارحہ نہ تو ساری زندگی بول سکے گی اور نہ ہی وہ دیکھ سکے گی،،، تمہیں ہمت سے کام لینا ہو گا اب۔۔۔"

زرنش کے کہنے پر عارش کو اپنا وجود آگ میں جھلستا محسوس ہوا۔

"ت،،، تم مذاق کر رہی ہو نا؟"

عارش ننھے بچوں کی طرح امید سے بولا۔

"نہیں یہ ایک بلکل کڑوا سچ ہے۔۔۔"

زرنش نے کہا تو وہ وہاں ہی بیٹھ گیا۔

"عارش ہمت کر یار۔۔"

حنان نے اس کے کندھے پر دکھ سے ہاتھ رکھا۔ حنا زرنش کے ساتھ ہی اس کے روم میں چلی گئی۔

"حنان میں نے تیرے ساتھ بھی غلط کیا پلیز مجھے معاف کر دے شاید اسی لیے مجھے اتنی بڑی سزا ملی۔۔"

وہ روتے ہوئے بولا،،، کوئی دیکھ کر یقین نہ کرتا کہ یہ وہی بے حس عارش ہے جو سنجیدگی میں لاثانی تھا۔

"نہیں یار وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔"

حنان نے اسے تسلی دی۔

"حنان پلیز تو بھول دے نہ کہ تو نے مجھے معاف کر دیا،،، میری وجہ سے سب ہو رہا۔۔۔"

عارش نے اسے دیکھا۔

"معاف کیا میں نے تجھے گدھے۔۔۔"

حنان نے اسے گلے لگایا تو وہ رو دیا۔

"حنان تو بہت اچھا ہے پلیز دعا مانگ اس کے لیے۔"

عارش نے کہا تو حنان نے بنا کوئی بحث کیے سر ہلایا۔

"آپ مل سکتے ہیں پیشنٹ سے۔"

نرس نے آ کر کہا تو عارش بھاگا ہوا روم کی طرف بڑھا۔

ارحہ کا سر پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا۔

"ارحہ۔۔"

عارش کے دل میں درد اٹھا۔ ارحہ نے آنکھیں کھولیں اور بولنے کی کوشش کرنے لگی مگر جب بولا نہ گیا تو رو دی۔

عارش بھی بنا کچھ کہے اس کے سر کے ساتھ سر ٹکا کر رو دیا۔ ارحہ کا درد اسے بری طرح رلا رہا تھا۔

کیوں کیا تم نے ایسا؟۔ ارحہ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو،،، میں اور نیناں مر جاتے تم نے کیوں نہیں سوچا" "ہمارا۔۔۔

وہ روتا ہوا شکوہ کرنے لگا مگر وہ مسلسل رونے لگی تو عارش روتا ہوا باہر آ گیا۔

"بابا ماما کو کیا ہوا؟"

نیناں نے فکر مندی سے پوچھا۔

"بیٹا انہیں تھوڑی سی چوٹ لگی ہے،،، وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گی ان شاء اللہ۔۔۔"

عارش نے اسے سینے سے لگا کر خود کو بھی تسلی دی۔

دو ماہ بعد۔۔۔۔

ارحہ بلکل خاموش ہو کر رہ گئی تھی یا تو آسمان کو تکتی رہتی یا پھر روتی رہتی۔ عارش نے اس سمے اس کا دل و جان سے خیال رکھا تھا،،، ایک اتفاق یہ ہوا کہ ماموا ور مامی عمرہ کے لیے چلے گئے،،، سو وہ کچھ ریلیکس تھا کہ ان کو یہ دکھ ابھی نہیں ملا تھا،،، آفس بھی وہ کم ہی جاتا تھا،،، ارحہ کچن میں تھی جب عارش آیا تو اسے کچن میں دیکھ کر مسکرایا۔

"اب کیا چاہیے بیٹا؟"

بوا نے پوچھا۔

"میکرونیز۔"

اس نے لکھا تو عارش کی آنکھیں بھر آئیں۔

"واہ آج میری مسز کھانا بنا رہی ہیں تو کھانا یقیناً مزے کا ہو گا،،، کتنے مہینے ہو گئے تمہارے ہاتھ کا کچھ نہیں کھایا، آج تو میں خوب پیٹ بھر کر کھاؤں گا۔۔۔۔"

عارش نے مسکرا کر کہا تو ارحہ نے سر جھٹکا۔

"ارحہ۔۔۔"

اس نے کہا تو وہ ہنوز کام میں مگن رہی۔

"صرف ایک بار میری طرف دیکھو۔۔۔"

عارش نے ریکوسٹ کی۔

"اندھوں کو نظر نہیں آتا۔۔۔"

ارحہ نے لکھ کر ہوا میں ہاتھ لہرایا۔۔ پڑھ کر عارش کو اپنا سینہ چھلنی ہوتا محسوس ہوا۔

"ارحہ مجھے معاف کر دو یار، میں نے بہت زیادتی کی تمہارے ساتھ۔۔۔

عارش دونوں ہاتھ جوڑے گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

"ارحہ کچھ تو بولو نا؟"

اس کی آنکھ سے آنسو نکل کر گال پر پھیل گیا۔

"گونگے نہیں بول سکتے۔۔۔"

ارحہ نے پھر ٹیڑھا میڑھا لکھا تو عارش رو دیا مگر ارحہ بے حس بنی رہی۔

اگر ایک پل تم نے سکون کی سانس نہیں لی تو میں بھی پل پل تڑپتا رہا ہوں،،، تمہاری آنکھوں کی ویرانی " میرے دل کو ویران کرتی رہی، نیناں نہ ہوتی تو شاید میں مر ہی جاتا، جانتا ہو ازالہ ممکن نہیں مگر آئم سوری، میں تمہارا علاج کرواؤں گا ارحہ،، ارحہ کتنے دنوں سے تمہاری آواز نہیں سنی، تم مجھے دیکھ کر نظر نہیں اتارتی میں نے خود پر توجہ دینا چھوڑ دی ہے،،، تمہارا عارش ٹوٹ گیا ہے اس سے پہلے کہ وہ بکھر جائے پلیز "اسے سمیٹ لو۔۔

اس کی آنکھوں پر چہرے پر کرب تھا،،، آواز میں شدید نمی تھی۔ ارحہ تو اس ادا پر ہی جان ہار بیٹھی۔ عارش نے ان دو ماہ میں ہر لمحہ معافی مانگی،،، اتنا رویا کہ ارحہ کا دل پسیج گیا۔

مثلِ آت ـــــــ ش ہے یہ ـــ روگِ محـــــــبت

روشن تو خُوب کرتی ہے مگر جَلا جَلا کر

حنا کچن میں بریانی بنا رہی تھی تبھی اسے کاکروچ دکھائی دیا مگر تبھی حنان کچن میں آ گیا۔

"حنان کاکروچ۔۔"

حنا چلائی۔

"کیا؟ تم مجھے کاکروچ بول رہی ہو۔؟"

حنان لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

"نہیں تمہیں نہیں بولا،، حنان کاکروچ۔۔"

اسے پھر حنان کے پاؤں کے پاس کاکروچ دکھائی دیا۔

"تم باقاعدہ کہہ رہی ہو کہ حنان کاکروچ اور پھر کہتی ہو کہ کب بولا؟"

حنان نے دانت پیسے۔

"حنان کے بچے کاکروچ۔۔۔۔"

وہ حنان کے پاؤں پر کاکروچ چڑتا دیکھ کر خوف سے چلائی۔

"خبردار! مجھے کہہ لو مگر میرے بچوں کو کاکروچ کہا تو تمہیں چھوڑوں گا نہیں،۔"

وہ اس کی جانب بڑھا مگر تبھی کاکروچ دکھائی دیا۔

"حنا کاکروچ۔۔۔"

وہ چلا کر شیلف پر بیٹھ گیا اور حنا کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی شیلف پر بٹھایا۔

"حنا یہ کب جائے گا؟"

حنا نے ڈر کر لب دانتوں تلے دبائے۔

" مجھے کیا پتہ؟ بلکہ مجھے لگتا کہ یہ اپنے بچوں کا رشتہ مانگنے جا رہا ہے۔۔"

حنان نے قیاس آرائی کی۔

"ویری فنی،،، حنان میں کچھ سوچ رہی ہوں؟"

اس نے کہا تو حنان نے ابرو اچکائے۔

"ہمیں منان کی منگنی کر دینی چاہیے۔۔۔"

وہ کافی سنجیدگی سے بولی۔

"سبحان اللہ۔۔۔"

حنان نے اس کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے اسے گھورا۔

"حد ہے بھئی،،، تم دونوں کو پیار محبت کی باتیں کرنے کے لیے یہ کچن ہی ملا۔۔۔"

زرنش نے دونوں کو آڑے ہاتھوں لیا۔

"بھابھی کا کروچ تھا،،، یہاں ارے کدھر گیا؟"

"حنان نے آگے پیچھے دیکھا،،،بس بہت ہو گئے تم دونوں کے کا کروچ کے بہانے۔۔۔۔

زرنش نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بھابھی آپ کی بات ہوئی ارحہ سے؟"

زرنش کو دیکھتے ہوئے حنا نے پوچھا۔

ہاں کہہ رہی تھی کہ وہ عارش کو بتا دینا چاہتی ہے یہ ڈرامہ ہے مگر میں نے کہا ابھی رک جاؤ کیونکہ چند دن"
"بعد ویڈنگ اینورسری ہے انکی تو سرپرائز دے۔۔۔

زرنش نے پانی گلاس میں نکالتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ سب صحیح ہے،،،ویسے عارش تو اتنا بدل گیا ہے کیا بتاؤں،،،محبت ناکوں چنے چبوا دیتی ہے۔۔۔"

حنان ہنسا۔

"اسلام علیکم گائز۔۔۔"

دعا اور اسوہ ادھر آ گئیں۔

"ارے آپ لوگ؟؟"

وہ تینوں خوشی سے بولے۔

"جی ہم نے سوچا کہ کیوں کچھ پنگے لیے جائیں۔۔۔"

اسوہ ہنستے ہوئے ان سے ملی۔

"بہت اچھا کیا،،، ہم بھی بور ہو رہے تھے۔۔۔"

وہ لوگ بھی مسکرائے۔۔۔ زندگی تو اپنوں کے سنگ ہی حسین ترین ہوتی ہے جو کہ ان سب کی تھی کیونکہ نہ ہی کوئی نند بھابھی کی لڑائی نہ ساس بہو کا جھگڑا،،، اس گھر کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ کون بیٹی ہے اور کون بہو،،، کون بہن اور کون کزن۔ کیونکہ یہاں نفرتوں، حاسدو، سازشیوں کا دور دور تک لینا دینا نہ تھا،، یہاں بس محبت دینے والے رہتے تھے۔

"کل ہماری اینور سری ہے ارحہ،،، کاش کہ تم ٹھیک ہوتی،، ویسے شکر ہے نیناں نے خود کو سنبھال لیا ورنہ میرے لیے بہت مشکل ہوتا اس کا سنبھالنا۔۔۔"

اس نے لاونج میں ارحہ اور نیناں کو بیٹھا دیکھ کر گہرا سانس لیا۔ پچھلے چند سالوں سے جب بھی اینور سری آتی وہ بس خاموش رہا کرتے تھے اور اس بار۔ مرد رویا نہیں کرتے یہ کہاوت تھی مگر عارش بہت روتا تھا۔

"سب تیاریاں ہو گئی ہیں، اب ہم لوگ جا رہے ہیں بیسٹ آف لک۔۔۔"

حنان ہادی زرنش اور حنا اس کی ہیلپ کرنے آئے ہوئے تھے۔

"بہت شکریہ آپ سب کا۔۔۔"

وہ دل سے مشکور ہوئی۔

"اٹس اوکے لیکن ہمیں کل کیک چاہیے ہر حال میں۔۔۔"

زرنش نے اسے باور کروایا۔

"کیک کیوں بس،،،، ہمیں شاندار سی ٹریٹ چاہیے کہ یہ اندھی اور گونگی نہیں ہے۔۔۔"

حنان ہنسا تو سب ہنس پڑے۔

"ویسے اس نے ایکٹنگ بہت اچھے کی ہے۔۔۔"

ہادی متعرف ہوا۔

"اس نے ایکٹنگ اچھی نہیں کی بلکہ عارش اندھا ہوا تھا۔"

حنان ہنستا ہوا بولا۔

"چلیے بھی اب بارہ ہونے والے ارحہ نے ریڈی بھی ہونا۔۔"

حنا نے کہا تو وہ لوگ خدا حافظ کہتے چلے گئے۔ ارحہ نے میرون کلر کا خوبصورت سا ڈریس زیب تن کیا۔ آج وہ بہت خوش تھی۔ بارہ بجے کا وہ شدت سے ویٹ کر رہی تھی، اس نے بوا کو عارش کو جگانے بھیجا۔

"عارش بیٹا! ارحہ لاؤنج میں گر گئی ہے۔۔۔"

اس کا اتنا کہنا تھا کہ عارش اندھا دھند بھاگتا لاؤنج کی طرف آیا۔

"لائٹس کس نے آف کی؟؟؟"

وہ جھنجھلایااور لائٹس آن کی مگر سامنے کا منظر دیکھ کر شاکڈ رہ گیا۔

"ارحہ۔۔۔۔۔"

اس کے لب ہولے سے ہلے۔

"ہیپی ویڈنگ اینور سری مائی ون اینڈ اونلی ہز بینڈ۔۔"

ارحہ مسکراتے ہوئے شوخی سے بولی۔

"تم بولی؟؟؟؟"

وہ از حد حیران تھا۔

"ایسے جواب دیتے؟؟"

ارحہ نے گھورا۔

"ارحہ مجھے یہ خواب لگ رہا ہے کہ تم بول رہی۔۔"

وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور آنکھیں مسلیں۔

میں نہ صرف پٹر پٹر بول سکتی بلکہ ٹکر ٹکر دیکھ بھی سکتی،،،ویسے میں سمجھی میرے اندھے اور گونگے" ہونے کا فائدہ اٹھا کر آپ دوسری شادی رچالیں گے پر آپ تو مجنوں، پنوں، رانجھا سب کو پیچھے چھوڑ "گئے۔۔۔

ارحہ ہنستے ہوئے بولی۔

"ارحہ وہ۔۔۔"

وہ بے یقین تھا۔

"سب ایک ناٹک تھا، آپ کو سزا دینے کے لیے، جو کہ حنان زرنش آپی اور حنا نے رچایا تھا۔۔"

وہ معصومیت سے بولی تھی۔

"آپ کی شکل بڑی فنی لگ رہی۔"

وہ اسے شاکڈ دیکھ کر محظوظ ہو رہی تھی۔

"ارحہ آئی ول کل یو۔۔۔"

وہ اسے سینے سے لگا کر نم آواز میں بولا۔

"آئم سوری۔"

ارحہ نے معذرت کی۔

"نہیں شکر اس پاک ذات کا کہ تم ٹھیک ہو۔۔۔"

عارش نے اس کے سر پر بوسہ دیا۔

"پلیز بہت روئے آپ،،،، چلیں آئیں کیک کاٹیں۔۔۔۔"

ارحہ نے اس کے آنسو پونچھے۔

" ہیپی ویڈنگ اینور سری مائی کنگ اینڈ کوئین۔۔"

نیناں بھی مسکراتی ہوئی آگئی۔

"نیناں آپکو پتہ آپ کی مما،،،،،۔۔"

ارحہ نے بات اچک لی۔

"نیناں کو پتہ ہے، جانے نہ جانے گل نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے۔۔۔"

ارحہ ہنسی تھی۔

"اور آپ نے مجھے نہیں بتایا،؟ آپ کو پتہ تھا کہ میں کتنا رویا اور آپ؟؟؟"

عارش نے اسے گھورا۔

"کیا کرتی بابا سب نے منع کیا تھا، بتایئے سرپرائز کیسا لگا آپ کو؟"

وہ مسکرائی۔

"بہت بہت بہت اچھا۔۔۔۔"

عارش خوشی سے بولا۔

"اور آج میں بھی بہت خوش ہوں کہ وی آر ہیپی فیملی ناؤ ود دی گریس آف اللہ المائٹی۔۔۔"

نیناں دونوں کو کس کر کے بولی۔

"چلیں کیک کاٹیں اور سیلفی لیں۔"

ارحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ کیک کاٹنے لگے۔قہقہے پھر سے گونجنے لگے۔دونوں بہت خوش تھے۔۔

•

"پھوپھو اسے چوڑیاں میں پہناؤں گا۔۔"

عالی نے اسے حبہ کو چوڑیاں پہناتے دیکھ کر کہا۔

"اچھا یہ لو۔۔۔"

حنا نے اسے دے دیں۔

"حنان حنا میں میں سوچ رہی کہ کیوں نا کہ ہم عالی اور حبہ کی منگنی کر دیں۔۔۔"

زرنش نے کہا۔

"نووے۔۔"

حنان نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں بھئی؟؟؟"

زرنش نے گھورا۔

"کیونکہ میں بچپن کے رشتوں پر یقین نہیں کرتا۔۔"

حنان نے کہا۔

"تو ایک بات میری بھی سن لو، رات مما کہہ رہی تھیں کہ جیسے عالی حبہ کا خیال رکھتا ہے ویسے ہی حنان حنا کا خیال رکھتا تھا،،، مجھے اور میری بیوی کو تو یقین ہے کہ عالی صرف حبہ سے شادی کرے گا،،، اچھا ہے نا کہ یہ کسی نجومی کے چکر میں نہ پڑے۔۔۔"

ہادی نے بھی اتفاق کیا۔

"حنا تم کیا کہتی ہو؟ اچھا ہے حبہ ہمیشہ پاس رہے گی۔۔"

حنان نے اسے دیکھا اور خوشی سے بولا۔

"ویسے سچ کہوں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں،،، عالی مجھے حنان کی پرچھائی لگتا ہے۔۔"

وہ لوگ ارحہ کے گھر جا رہے تھے۔

"چلو رشتہ ڈن۔۔۔"

زرنش خوشی سے بولی۔ تو وہ لوگ ہنس دیئے۔

"ہیپی ویڈنگ اینورسری۔۔"

انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"تھینکس آلوٹ۔۔۔۔"

ارحہ خوشی سے بولی۔

"ارے رے گونگی بول پڑی۔۔"

حنان ہنسا۔

"بدتمیز۔"

ارحہ نے اسے پنچ دکھایا۔

"اندھی دھیان سے چلنا کہیں ٹکر نہ لگ جائے۔۔ "

حنان ارحہ کو دیکھ کر شرارت سے بولا۔

"عارش سمجھالیں اپنے دوست کو۔۔۔"

ارحہ نے منہ بنایا۔

"باز آجاؤ بھئی۔"

عارش نے گھورا۔

"اوکے اندھی کے ہزبینڈ۔۔۔""

سب کا قہقہہ بلند ہوا۔اس کے بعد کافی دیر محفل جمی رہی،،ایک ذرا سی غلط فہمی رشتوں کو،خوشیوں، دوستوں اور محبت کو کھا گئی،کتنے سال فقط ایک زرا سی غلط فہمی کی وجہ سے بے سکونی کی نظر ہو گئے۔ رشتوں کو بنانا آسسان جبکہ نبھانا اور بچانا مشکل ہے،اعتماد کو کبھی کسی رشتے سے نہ جانے دیں۔غصے میں بھی عقل کا دامن نہ چھوڑیں۔

نہ پوچھو حسن کی تعریف ہم سے،

محبت جس سے ہو بس وہ حسین ہے۔

"چائے پی لیں آپ؟"

حنا نے کہا۔

"ہی۔۔۔ں تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟"

حنان نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

"ممانے بہر عزت افزائی کی کہتی بچوں کو کیا سیکھاؤ گی خود شوہر کو تم کہتی۔۔۔"

حنا نے منہ بنایا۔

"ہم دوست بھی ہیں میری جان،دوستی میں تم بھی چلتا۔"

وہ اس کے گرد بازو حمائل کر کے بولا۔

"مگر مجھے آپ کہنا اچھا لگا۔۔"

وہ مسکرائی۔

"اچھا جی،،،، افف سکون دیتی چوڑیوں کی آواز۔۔"

وہ اس کا بازو ہوا میں لہرا کر بولا۔

"تم پورے دیوانے ہو۔۔۔"

حنا نے مسکرا کر کہا۔

"تمہارا اور تم سے وابستہ ہر چیز کا۔۔۔"

وہ اس کا ماتھا چوم کر بولا۔

" آئی لو یو حنا،،،، اتنا کہ بتا نہیں سکتا۔۔۔"

وہ محبت سے بولا۔

"بس کرو۔"

حنا بلش کر گئی۔ حنان نے اسے ریلنگ سے آگے دھکیلا اور جب اس کی چیخ بلند ہوئی تو پکڑ لیا۔

"حنان۔۔۔۔"

اس نے دانت پیسے۔

"جی حنان کی جان۔۔۔"

وہ ہنسا تھا۔

اس قدر پیاری لگتی ہے وہ غصے میں

دل کرتا ہر وقت تن۔گ کرتا رہوں اسے

آج یہ ناول بھی اپنے اختتام کو پہنچا۔ میری فیلنگز عجیب سی ہیں ایسا لگ رہا کہ اپنے کچھ دوستوں کو الوداع کہہ رہی ہوں تو اب کیسا لگا یہ آپ بتائیں گے، کیسی رہی میری کاوش،، آج نائس نیکسٹ زبردست اا ووسم وغیرہ نہیں بلکہ مجھے آپ کی فیلنگز جاننی ہیں کہ کیا فیل ہوا آپ کو یہ ناول پڑھ کر،،، کیسے احساسات ہیں اب آپ کے،،، کیا زیادہ اچھا لگا کون سی بات یاد رہے گی۔۔ آپ لوگوں کا اویسے ایک منٹ ہی صرف ہو گا میں یہ پیج پر لگاؤں گی۔ ss لیکن مجھے میری محنت وصول ہو گی، جن کے کمنٹ پسند آئے ان کے نہیں کہہ رہی کہ میری تعریف کریں، تنقید برائے اصلاح آپ کا حق ہے۔ چلیے آج ایک منٹ نکالیے اور بتائیے کہ کیسا لگا یہ ناول پڑھ کر۔ میں انتظار کر رہی ہوں۔ شکریہ

URDUNovelians